https://ataunnabi.blogspot.com/

1371

تذکرہ مجاہدینِ ختمِ نبوت

ابوالبرکات سید احمد قادری

خواجہ ضیاء الدین سیالوی

خواجہ قمرالدین سیالوی

مولانا عبدالغفور ہزاروی

مولانا محمد شفیع اوکاڑوی

مفتی محمد امین

محمد طاہر القادری

تحقیق و ترتیب

صادق علی زاھد

مکتبہ جمال کرم لاہور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تذکرہ مجاہدینِ ختمِ نبوت

تحقیق و ترتیب

صادق علی زاہد

مکتبہ جمالِ کرم
داتا دربار مارکیٹ لاہور
042-7324948
0321-4300441

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جملہ حقوق محفوظ ہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نام کتاب

تذکرہ مجاہدین ختم نبوت

ترتیب و تحقیق

صادق علی زاہد

اشاعت

مارچ 2009ء

زیر اہتمام

ایم احسان الحق صدیقی

تعداد

1100

ناشر

مکتبہ جمالِ کرم لاہور

قیمت

84077

ملنے کا پتہ

مکتبہ جمالِ کرم دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ لاہور

042-7324948, 0321-4300441

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بسم الله الرحمن الرحيم

لا اله الا الله محمد رسول الله

الصلوٰة والسلام علیک

یا خاتم النبیین

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ
وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

وہ دانائے سبل، ختم الرسل، مولائے کل جس نے
غبارِ راہ کو بخشا فروغِ وادی سینا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قَصِیدَہ بُردَہ شرِیف

مَولَایَ صَلِّ وَسَلِّم دَآئِماً اَبَدًا

عَلٰی حَبِیبِکَ خَیرِ الخَلقِ کُلِّھِم

اے میرے مالک و مولیٰ درود و سلامتی نازل فرما ہمیشہ تیرے پیارے حبیب پر تمام مخلوق میں افضل ترین ہیں۔

مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الکَونَینِ وَ الثَّقَلَینِ

وَالفَرِیقَینِ مِن عُرُبٍ وَّمِن عَجَمٍ

حضرت محمد ﷺ سردار ملجاء ہیں دنیا و آخرت کے اور جن وانس کے اور عرب و عجم دونوں جماعتوں کے۔

فَاقَ النَّبِیِّینَ فِی خَلقٍ وَّ فِی خُلُقٍ

وَلَم یُدَانُوہُ فِی عِلمٍ وَّ لَا کَرَمٍ

آپ ﷺ نے تمام انبیاء علیہم السلام پر حسن واخلاق میں فوقیت پائی اور وہ سب آپ کے مراتب کے قریب بھی نہ پہنچ پائے۔

وَکُلُّھُم مِّن رَّسُولِ اللہِ مُلتَمِسٌ

غَرفًا مِّنَ البَحرِاَورَشفًا مِّنَ الدِّیَمِ

تمام انبیاء علیہم السلام آپ ﷺ کی بارگاہ میں ملتمس ہیں آپ کے دریائے کرم سے ایک چلو یا باران رحمت سے ایک قطرے کے۔

وَکُلُّ اٰیٍ اَتَی الرُّسُلُ الکِرَامُ بِھَا

فَاِنَّمَا اتَّصَلَت مِن نُّورِہٖ بِھِم

تمام معجزات جو انبیاء علیہم السلام لائے وہ دراصل حضور ﷺ کے نور ہی سے انہیں حاصل ہوئے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وَقَدْ مَتْکَ جَمِیْعُ الْاَنْبِیَآءِ بِھَا
وَالرُّسُلِ تَقْدِیْمَ مَخْدُوْمٍ عَلٰی خَدَمٖ

تمام انبیاء علیہم السلام نے آپ ﷺ کو (مسجد اقصیٰ میں) مقدم فرمایا مخدوم کو خادموں پر مقدم کرنے کی مثل۔

بُشْرٰی لَنَا مَعْشَرَ الْاِسْلَامِ اِنَّ لَنَا
مِنَ الْعِنَایَةِ رُکْنًا غَیْرَ مُنْھَدِمٖ

اے مسلمانو! بڑی خوشخبری ہے کہ اللہ عزوجل کی مہربانی سے ہمارے لئے ایسا ستون عظیم ہے جو کبھی گرنے والا نہیں۔

فَاِنَّ مِنْ جُوْدِكَ الدُّنْیَا وَضَرَّتَھَا
وَمِنْ عُلُوْمِکَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمٖ

یارسول ﷺ آپ کی بخششوں میں سے ایک بخشش دنیا و آخرت ہیں اور علم لوح و قلم آپ ﷺ کے علوم کا ایک حصہ ہے۔

وَمَنْ تَکُنْ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ نُصْرَتُہٗ
اِنْ تَلْقَہُ الْاُسْدُ فِیْٓ اٰجَامِھَا تَجِمٖ

اور جسے آقائے دو جہاں ﷺ کی مدد حاصل ہوا سے اگر جنگل میں شیر بھی ملیں تو خاموشی سے سر جھکالیں۔

لَمَّا دَعَا اللّٰہُ دَاعِیْنَا لِطَاعَتِہٖ
بِاَکْرَمِ الرُّسُلِ کُنَّآ اَکْرَمَ الْاُمَمٖ

جب اللہ عزوجل نے اپنی طاعت کی طرف بلانے والے محبوب کو اکرم الرسل فرمایا تو ہم بھی سب امتوں سے اشرف قرار پائے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سَلَامِ رَضَا

مصطفٰے جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

مہر چرخ نبوت پہ روشن درود
گل باغ رسالت پہ لاکھو ں سلام

شب اسرٰی کے دولھا پہ دائم درود
نوشہ بزم جنت پہ لاکھو ں سلام

صاحب رجعت شمس و شق القمر
نائب دست قدرت پہ لاکھوں سلام

حجراسود و کعبہ جان و دل
یعنی مہرنبوت پہ لاکھوں سلام

جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا
اس جبینِ سعادت پہ لاکھوں سلام

فتح باب نبوت پہ بے حد درود
ختم دور رسالت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضا
مصطفٰے جان رحمت پہ لاکھوں سلام

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انتساب

میں اپنی یہ کاوش بصد احترام منسوب
کرتا ہوں والد گرامی قدر

مردِ خدا آگاہ، محبت کے کوہِ گراں **علامہ محمد صدیق**ؒ کے نام سے

جن کی پاکیزہ پرورش کی بدولت میں تحفظِ عقیدۂ ختم نبوت کا کام کرنے کے قابل ہوا

اور

شاہینِ عقیدۂ ختم نبوّت **مفتی محمد امین قادری**ؒ کے نام سے

جو بہت چھوٹی عمر میں بہت بڑا علمی کارنامہ سرانجام دے کر خلدِ بریں میں جا بسے

اور

جن کی پاکیزہ محبت میرے حقیقی بھائیوں سے بھی زیادہ ہمیشہ میرے قلب میں سمائی رہتی ہے

گر قبول افتد زہے عزّ و شرف

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فیضانِ نظر

آستانہ عالیہ شرقپور شریف

واقفِ اسرارِ یزدانی، منبعِ فیوضِ خاتم الانبیاء، پروردہ زیرِ نگاہِ حضرت مجدد الف ثانی، قاسمِ فیوضاتِ شیرِ ربانی، نائبِ ثانی لاثانی، سرخیلِ تحریکِ ختم نبوت، قافلہ سالارِ تحریک نظام مصطفٰے، ولی کامل، رہبرِ شریعت، پیرِ طریقت، سیدی ومرشدی، زیبِ سجادہ آستانہ عالیہ حضرت شیرِ ربانی حضرت صاحبزادہ

الحاج میاں جمیل احمد شرقپوری دامت برکاتہ العالیہ

اور حضرت صاحبزادہ

الحاج میاں خلیل احمد شرقپوری دامت برکاتہ العالیہ

کی خصوصی نگاہِ التفات کی بدولت یہ کم ترین اس قابل ہوا کہ یہ گرانقدر تذکرہ مجاہدین ختم نبوت قارئین کی خدمت میں پیش کر سکے۔

زاھد

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حروفِ تشکر

میں تہہ دل سے مشکور ہوں

خواجہ نورالزماں اویسی المعروف چن پیر صاحب، علامہ محمد سعید احمد اسعد صاحب، مہر محمد اسلم ناصر صاحب، محمد عثمان وجاہت صاحب، رائے محمد اقبال کھرل صاحب، علامہ سیّد شبیر احمد ہاشمی صاحب، پروفیسر شبیر حسین زاہد صاحب، علامہ شبیر احمد شرقپوری صاحب، پیر محمد اجمل گیلانی صاحب، عبدالستار عاصم صاحب، جمیل اختر چوہدری صاحب، رانا عامر رحمان محمود صاحب، محمد اکرم ناز صاحب، السید محمد عقیل انجم صاحب، محمد احمد قادری صاحب، محمد عاشق صاحب، نور محمد مجاہد صاحب، محمد احمد حسن صاحب، امجد جاوید سعیدی صاحب محمد رمضان شاہد صاحب، محمد جاوید اقبال صاحب، قاری محمد افضل باجوہ صاحب، افضل رشید صاحب، عزیز رسول صدیقی صاحب، ندیم اپل صاحب، مشتاق سیفی صاحب، محمد اعجاز سلیمی صاحب، مقصود احمد صابری صاحب، حاجی محمد اصغر صاحب، اللہ دتہ انجم صاحب، ڈاکٹر محمد اقبال صاحب، ملک مقبول احمد، محمد احسان الحق صدیقی صاحب، محمد ذکی سلیم صاحب، رانا سیف الرحمن، انوار قمر صاحب، شوکت علی شاہد صاحب، محمد طارق شفیع صاحب، سردار محمد عارف اور نسیم اقبال صاحب کا جن کا بھرپور قلمی، علمی، عملی اور مالی تعاون ہمہ وقت میری دستگیری کرتا رہا۔ میری قلبی دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ جملہ احباب کو دین اور دنیا میں بلند مراتب سے سرفراز فرمائے۔

آمین یارب العالمین۔

صادق علی زاہد

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فہرست

1	سپاس عقیدت	15
2	حرف عقیدت	18
3	میں کیا لکھوں	21
4	داستان عشق و وفا	24
5	ہراول دستہ	31
6	آواز جرس	32
7	احمد قادریؒ، علامہ ابوالبرکات سید	34
8	احمد پیلی بھیتیؒ، قاری	36
9	احمد الدّین درگاہیؒ، علامہ	38
10	افضل باجوہ، قاری محمد	42
11	الیاس اعظمی، پروفیسر محمد	45
12	امیر قادری شہیدؒ، میاں محمد	48
13	امین فیصل آبادی، مفتی محمد	60
14	امین علی نقویؒ، سید محمد	64
15	امین قادری، شاہین ختم نبوت مفتی محمد	76
16	امتیاز حسین بخاری، سید	86
17	ایاز خاں نیازیؒ، صوفی محمد	91

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

18	ایوب دھلویؒ، علامہ محمد	96
19	بشیر کوٹلی لوہاراںؒ، مولانا محمد	102
20	بشیر احمد حافظ آبادیؒ، مولانا	104
21	بشیر احمد سوہدرویؒ، پیر سید	107
22	جلال الدین مشھدیؒ، سید	109
23	جلال الدین لبید بہاولپوریؒ، علامہ	112
24	حامد رضا خاں بریلویؒ، سید	115
25	خلیل احمد قادریؒ، مولنٰا	119
26	سردار احمدؒ، محدث اعظم، مولانا	129
27	سعید الحسن شاہ، علامہ سیّد	146
28	شفیع اوکاڑویؒ، مولانا محمد	149
29	شوکت علی دلداریؒ، علامہ ڈاکٹر	153
30	صاحبداد خاں جمالیؒ، مفتی	159
31	ضیاالدین سیالویؒ، خواجہ محمد	161
32	طاہر القادری، پروفیسر ڈاکٹر محمد	165
33	طفیل ہنگامی امرتسریؒ، محمد	172
34	ظہور شاہ جلالپوریؒ، پیر	174
35	عالم آسیؒ، پروفیسر محمد	176
36	عبدالحفیظ شاہؒ (گجو)، سید	186

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

37	عبدالحکیم خاں اختر، علامہ	190
38	عبدالحکیم شرف قادری، علامہ	195
39	عبدالرحمٰن قادری، حافظ	201
40	عبدالسلام قادری باندوی، محمد	208
41	عبدالغفور ہزاروی، مولانا	210
42	عبدالکریم ابدالوی، علامہ محمد	224
43	عتیق الرحمٰن، پیر محمد	226
44	عزیز احمد قادری بدایونی، مفتی	229
45	عمر اچھروی، مولانا محمد	232
46	غلام رسول سیالوی، غازی	236
47	غلام رسول قاسمی، علامہ	240
48	غلام سرور قادری، مفتی	242
49	غلام علی اوکاڑوی، مولانا	248
50	غلام قادر بھیروی، مولانا	254
51	غلام قادر چشتی، حکیم	257
52	غلام محی الدین نعیمی، سید	259
53	غلام مرتضٰی بیر بلوی، مولانا	260
54	غلام مصطفٰی مجددی، علامہ	266
55	فضل دین چشتی، حضرت قاری محمد	269

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

56	فقیر محمد جہلمیؒ، مولانا	271
57	قمرالدین سیالویؒ، خواجہ	273
58	محمد حسین نعیمیؒ، مفتی	279
59	محمد حسین معظم آبادیؒ، مولانا	282
60	محمد مالک شہیدؒ	284
61	محمد متین خالد	295
62	سید محمد محفوظ مشہدی	300
63	سید محمود احمد رضویؒ	303
64	مظہرالدین رمداسیؒ، مولانا محمد	317
65	محمد علی چشتیؒ، مولانا	321
66	نورالحسن کیلیانوالےؒ، سید	323
67	ہدایت اللہ پسروری، مفتی	326
68	انجمن طلباء اسلام کا کردار	328

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سپاسِ عقیدت

عہد نبوت کے مسلمان حضور ﷺ کی ذات گرامی اور آپ کے اعمال سے محبت رکھتے تھے۔اوران میں فرق نہیں کرتے تھے۔اس لئے کہ اصل میں محبت کا آغاز آپ ﷺ کی ذات سے ہوتا تھااور پھر آپ ﷺ کے قول وفعل سے بھی وہ تعلق قائم ہوجاتا تھا۔گویا وہ آپ ﷺ کی ذات سے محبت بھی کرتے تھے اور آپ ﷺ کی اطاعت واتباع بھی اسی جذبہ سے کرتے تھے۔

جب آپ ﷺ نے اس دنیا سے رحلت فرمائی تو آپ ﷺ کے جسم اقدس سے جداشدہ ناخن اور بال ان لوگوں کے پاس موجود تھے۔وہ انہیں محترم اور مقدس سمجھتے تھے۔حضور ﷺ نے حجراسوداور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے نشانات قدم والے پتھر یعنی مقام ابراہیم کے احترام کا جذبہ ان کوتعلیم دے کر یہ چیزان کے قلوب واذہان میں راسخ و پیوست کردی تھی۔اسی طرح آپ ﷺ کے حکم اور طریقہ کی پیروی بھی ان کے دل ودماغ پر نقش حجر کی طرح مرتسم تھی۔چنانچہ حضور ﷺ کی حیات ظاہری کے آخری دور میں مسیلمہ کذاب اوراسود عنسی نے جب نبوت کا دعویٰ کیا تو سینکڑوں مردان عرب نے اپنی جانوں کے ہدیے پیش کر کے ان مدعیان نبوت اوران کے حامیوں کو صفحۂ ہستی سے مٹا کرر کھ دیا۔

اغیار مسلمانوں کے اس جذبہ "حب رسول ﷺ" کو بھانپ گئے اوران کی طرف سے ایسے اقدامات کئے جانے لگے جن سے مسلمانوں کے دلوں سے "حب رسول ﷺ" کا جذبہ مٹ جائے۔اعلیٰ حضرت سید پیر مہر علی شاہ مجدد گولڑوی قدس سرہ لکھتے ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

''مسیلمہ کذاب، اسود عنسی، حمدان بن قرامطہ اور محمد بن عبدالوہاب کے بعد یہی قادیانی صاحب ہیں جنھوں نے اپنے آپ کو نبی سمجھا''(۱)

ان تمام لوگوں نے مسلمانوں کے دلوں سے جذبہ ''حب رسول ﷺ'' سرد کرنے کی بھر پور کوشش کی۔ تاکہ ان کی ''نبوت کا ذبہ'' کا رواج ہو۔ محمد بن عبدالوھاب نجدی نے یہ اعلان کر کے کہ ''غیر اللہ کی تعظیم شرک ہے''۔ حضور ﷺ کی جو تعظیم وتکریم مسلمانوں کے دلوں میں تھی اسے مٹانے کی کوشش کی۔ قرآن حکیم ''من یطع الرسول فقد اطاع اللہ'' کہہ کر حضور ﷺ کی عزت وعظمت کا اعلان کر رہا ہے اور ''وتعزروہ و توقروہ'' کا فرمان جاری کر رہا ہے۔ جبکہ شیخ نجدی آپ کی ''تعظیم وتوقیر'' کی نفی کرتے ہوئے اپنے ''جدید مذہب'' کی بنیاد ''حرمت رسول ﷺ'' کی نفی پر قائم کر رہا ہے۔ ''حب رسول ﷺ'' وہ جذبہ تھا جس کی وجہ سے مسلمان ہر مدعی نبوت سے جدال وقتال کر کے فیصلہ کر لیتے تھے۔ شیخ نجدی نے ایسے دشمنان دین کو تحفظ فراہم کیا اور ''تعظیم حبیب ﷺ'' کو شرک قرار دیا۔ اس کی اس روش نے لوگوں کے دلوں سے حرمت رسول ﷺ کا جذبہ سرد کیا اور اس طرح ''مدعیان نبوت'' اپنا کام آگے بڑھاتے رہے۔

مرزا قادیانی بھی ابتداء میں مہدی ہونے کا دعویدار تھا پھر آہستہ آہستہ وہ خود کو ''نبی'' سمجھنے اور کہلوانے لگا۔ پاک و ہند میں بسنے والے محمد بن عبدالوھاب نجدی کے پیروکاروں نے اسے آگے بڑھنے کا پورا پورا موقع فراہم کیا۔ جبکہ علمائے اہلسنت اس کا بھر پور تعاقب کرتے ہوئے ۱۸۸۳ء سے لے کر ۱۹۰۸ء تک اس کے خلاف تحریر وتقریر کے ذریعے کام کرتے رہے۔ اس کے مرنے کے بعد بھی علماء اہلسنت نے اپنا کام جاری رکھا اور آج تک جاری رکھے ہوئے ہیں۔

---

(۱) سیف چشتیائی صفحہ ۹۸ از حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اعلیٰ حضرت پیر سید مہر علی شاہ مجدد گولڑوی قدس سرہ نے مرزا قادیانی کی زندگی میں اس کے خلاف تین کتابیں ہدیۃ الرسول، شمس الہدایت اور سیف چشتیائی لکھیں۔ ردقادیانیت سے فارغ ہو کر آپ اپنے اصلی کام یعنی تصوف کے فروغ واشاعت میں لگ گئے۔ آپ کے بعد اعلیٰ حضرت فاضل بریلویؒ نے بھی اس مکروہ فتنہ کی سرکوبی کی طرف بھرپور توجہ کی اور کئی کتابیں تصنیف کیں۔ آپ کے بعد حضرت مجدد گولڑویؒ کے فیض یافتہ حضرات میں سے حضرت مولانا محمد غازی قدس سرہ، حضرت مولانا مفتی عبدالرحمٰن جونپوری، حضرت مولانا کرم الدین دبیر، حضرت مولانا محمد حسن فیضی حضرت مولانا مفتی غلام مرتضیٰ میانوی اور حضرت مولانا غلام محمد گھوٹوی قدس سرہم قادیانیت کے خلاف جدوجہد کرتے رہے۔ اسی طرح اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ کے متوسلین بھی اس سلسلہ میں کمربستہ رہے۔ مبلغ اسلام مولانا عبدالعلیم صدیقی رحمۃ اللہ تعالیٰ اور دیگر اکابر تحریر و تقریر کے لحاظ سے جہاد میں سرخیل کا کردار کرتے رہے۔ قائد اہلسنت حضرت مولانا شاہ احمد نورانی قدس سرہ کا کردار تو آفتاب نیمروز کی طرح نمایاں ہے۔

ہمارے محترم جناب صادق علی زاہد صاحب نے بھی انہی بزرگوں کا فیض پایا ہے اوران سے محبت و تعلق کی وجہ سے ختم نبوت کی اہمیت وضرورت ان پر عیاں ہے اسی لئے آپ حضور ﷺ کی خصوصی صفت ''خاتم النبیین'' ہونے کو نمایاں کرنے میں مسلسل لگے ہوئے ہیں اور ''تذکرہ مجاہدین ختم نبوت'' شائع کرنے کیلئے پرتول رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے اس جذبہ کو فروزاں کرے اور آئندہ آنے والی نسل کو ان کی کتابوں سے استفادہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

شاہ حسین گردیزی

کراچی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرف عقیدت

زندہ قومیں نہ صرف اپنے محسنوں کو یاد رکھتی ہیں۔ بلکہ ان کی کتاب زندگی کے حرف حرف کو اپنے لیے مشعل راہ بھی بنالیتی ہیں۔ اور کسی بھی قوم کے سب سے بڑے محسن وہ ہوتے ہیں جو ان کے دین کی حفاظت کرتے ہیں۔ قادیانیت جو یہود ونصاریٰ کی مشترکہ سازشوں کا نتیجہ ہے نے امت مسلمہ سے اس کا ایمان چھیننے کے لیے اپنی ساری سازشیں آزمائیں لیکن علمائے حق نے ہر قدم پر انہیں اس طرح شکست فاش دی کہ استعمار کا لگایا ہوا یہ پودا اپنی جڑوں سمیت دھڑام سے زمین پر آگرا اور ہر میدان میں ذلیل ورسوا ہوا۔

جن علمائے حق نے قادیانیت کو زندہ درگور کرنے میں گراں قدر خدمات سر انجام دیں ان کے روح پرور اور ایمان افروز تذکروں کو مرتب کرنا نہ صرف ایک بہت بڑی سعادت ہے بلکہ کفر کے خلاف جدوجہد کرنے کے لیے ایک حسین نمونہ بھی ہے۔ لیکن یہ اہم اور مبارک کام تشنہ تکمیل ہی رہا۔ یا تو اس لیے کہ یہ بڑا کٹھن، دشوار اور صبر آزما سفر تھا یا یوں کہہ لیجئے کہ اللہ کی جناب میں ہر کام کے ظہور کا ایک وقت متعین ہے اور اپنے دین کا کام لینے کے لیے اس کی نظر رحمت کسی کا انتخاب کرتی ہے۔ سو اس کام کی تکمیل کے لیے اللہ تعالیٰ نے جناب صادق علی زاہد صاحب کو چن لیا۔

"یہ رتبہ بلند ملا جس کو مل گیا"

آپ نے ردّ قادیانیت پر کام کرنے والے علمائے کرام کی خدمات کو یکجا کرکے "علمائے حق اور ردِّ فتنہ مرزائیت" کے نام سے ایک روح پرور اور ایمان افروز

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کتاب مرتب فرمائی۔ جو کہ کئی سال پہلے شائع ہو کر علمی حلقوں سے داد و تحسین وصول پا چکی ہے۔ اب اس کا دوسرا حصہ "تذکرہ مجاہدین ختم نبوت" کے نام سے شائع ہو رہا ہے۔ یہ وقیع کام ایک تو اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندوں کے ساتھ ان کی نسبت کو مستحکم کرے گا اور جناب صادق علی زاہد صاحب اس جماعت میں شامل ہونے کی سعادت حاصل کریں گے۔ جس کے متعلق فرمایا گیا ہے" ھم قوم لا یشقی جلیسھم" کہ وہ ایسی قوم ہے جس کا ہم نشین بھی محروم نہیں رہتا۔ دوسرے جو انسان بھی دین کی سربلندی کے لئے مشقتیں اٹھائے گا علمائے حق کے یہ تذکرے ہر مشکل لمحہ میں اسے سہارا دیں گے اور وہ راہ حق میں آنے والی ہر مشکل کو خندہ پیشانی سے برداشت کرے گا۔ مثلاً آپ مولانا خلیل احمد قادری کے تذکرہ میں انہی کی زبانی لکھتے ہیں کہ

"ایک دن میں نے والد محترم کو سکھر جیل کے پتہ پر خط لکھا۔ جس میں اپنی خیریت بیان کی اور قبلہ والد صاحب کی خیریت دریافت کی گئی تھی۔ پندرہ دن بعد مجھے خط کا جواب موصول ہو گیا۔ والد صاحب نے اپنے خط میں لکھا تھا۔

"مجھے یہ جان کر بے حد افسوس ہوا۔ کہ تم مرتبہ شہادت حاصل نہیں کر سکے یہ جان کر بہر حال دل کو سکون ہوا۔ کہ تم ناموس رسالت ﷺ کے لیے لڑ رہے ہو۔ خط کے آخر میں لکھا تھا کہ کاش اللہ تعالیٰ میرے بیٹے کی قربانی قبول فرما لیتا۔"

کیا یہ چیز راہ حق کے مسافروں کی ہمتوں کو ایک ولولہ تازہ نہیں دے گی؟ یہ پوری کتاب ایسے ہی ایمان افروز واقعات کا ایک پیکر ہے۔ جو قیامت تک آنے والے راہ حق کے مسافروں کی ہمت بڑھائیگا اور جناب زاہد صاحب کے لیے صدقہ جاریہ ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

یہ کام صرف مطالعہ کی میز پر بیٹھ کر ہونے والا نہیں اس کیلئے بڑی دشوار گذار

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں کیا لکھوں؟

الحمد للہ وحدہ' والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الذی لانبی ولارسول بعدہ'

لکھنا کہنے میں جتنا آسان ہے حقیقت میں اتنا ہی دشوار ہے خصوصاً صاحب علم عظیم شخصیات کی سیرت وسوانح پر کام کرنا اوران کے کارنامے نسل نو تک پہنچانا تو جوئے شیر لانے کے مترادف ہے۔ کیونکہ ایک طرف تو ہر حرف کی ذمہ داری لکھنے والے پر ہوتی ہے۔ دوسری طرف ہر شخصیت کے تمام پہلوؤں پر لکھنا ناممکن سی بات ہے اس وجہ سے یہ بات بھی اکثر وجہ اعتراض بن جاتی ہے کہ فلاں شخصیت کی فلاں بات کو نہیں لکھا گیا، فلاں اہم بات رہ گئی، فلاں خوبی نہیں تھی اس کو بڑھا چڑھا کر پیش کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں جوابدہی تو آخرت کی بات ہے، کتاب جب انسانوں کے ہاتھوں میں پہنچتی ہے تو وہی مصنف کو معاف نہیں کرتے۔ ہزار خوبیوں کے باوجود حروفِ تنقید کھل جاتے ہیں۔ مجھے اس سلسلہ میں عملی تجربہ اس وقت ہوا جب میں نے ''شہدادکوٹ کے قلمکار وشاعر'' کے نام سے دوسو پچاس شخصیات کا تذکرہ قلمبند کیا۔ تب سے میں سوانح نگاری کو بہت دشوار کام سمجھنے لگا ہوں۔ لیکن بڑی شخصیات جو بڑا دل وجگر رکھتی ہیں وہ یہ کام بے دھڑک کر جاتی ہیں۔ ہمارے نہایت محترم دوست صادق علی زاہد بھی انہی عظیم شخصیات میں سے ایک ہیں جنھوں نے بڑی ہمت سے کام لے کر پچاس سے زائد علمائے اہلسنت کا تذکرہ ترتیب دے کر یہ امانت آنیوالی ملتِ اسلامیہ تک پہنچائی ہے۔ صادق علی زاہد نے نا صرف آنیوالی نئی نسل کو اپنے اکابرین سے روشناس و متعارف کروانے کا کام کیا ہے بلکہ اسلاف کی روایت کو بھی زندہ کیا ہے۔ کیونکہ امت محمدیہ میں یہ کام الحمد للہ بڑے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کر چکی ہے۔ جناب زاہد صاحب اس موضوع پر وسیع مطالعہ کی بدولت ایک مضبوط اتھارٹی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دلی دعا ہے کہ ہمیں آپ کے علم و فضل سے استفادہ کرنے کی توفیق بخشے۔ میں نے یہ چند سطور اپنے لیے باعث سعادت سمجھ کر لکھی ہیں۔

طالب العلم

سیّدگل محمد شاہ بخاری

سیرت لائبریری، شہدادکوٹ، سندھ

۴ جولائی ۲۰۰۸ء جمعۃ المبارک

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

داستانِ عشق ووفا

الحمدﷲ وحدہ ٥ والصلوٰۃ والسلام علی من لّا نبی بعدہ ٥ امّا بعد فاعوذ باﷲ من الشیطن الرجیم ٥ بسم اﷲ الرحمن الرحیم ٥

ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اﷲ وخاتم النبیین ٥

ترجمہ: نہیں ہیں محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ لیکن آپ اللہ کے رسول اور تمام انبیاء کی نبوت کو ختم کرنے والے ہیں۔

اہلسنت کا یہ عقیدہ اور ایمان ہے کہ اللہ رب العلمین سچا اور اس کا کلام بھی سچا ہے ایک مسلمان پر جس طرح لا الہ الا اللہ ماننا، اللہ جل شانہ کو احد ، صمد، لا شریک جاننا فرض اول اور مدار ایمان ہے بعینہ حضرت محمد ﷺ کو خاتم رسول و خاتم النبیین ماننا نص قطعی سے ثابت ہے اس کا منکر قطعاً کافر ملعون اور ہمیشہ جہنم میں رہنے والا ہے۔ نہ صرف یہ کہ وہی کافر ہے بلکہ جو اس سے عقیدہ پر مطلع ہو کر اسے کافر نہ جانے وہ بھی کافر ہے اور جو اس کے کافر ہونے میں شک و تردد کو راہ دے وہ بھی کافر ہے۔

مرزا قادیانی نے بھی اپنی کتاب ازالہ اوہام صفحہ 252 اور 614 پر مذکورہ آیت کریمہ کا ترجمہ ان الفاظ میں کیا ہے۔ "محمد ﷺ تم میں سے کسی مرد کا باپ نہیں مگر وہ رسول اللہ ہے ختم کرنے والا نبیوں کا یہ آیت صاف بتلا رہی ہے کہ بعد ہمارے نبی ﷺ کے کوئی رسول دنیا میں نہیں آئے گا"

اللہ تعالیٰ نے شریعت محمدیہ علی صاحبہ الصلوٰۃ والتسلیمات کے ساتھ تمام شریعتوں کو ختم فرما دیا ہے۔ اور آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی یا رسول نہیں جو شریعت جاری کرے۔ تا قیام قیامت لوگ آپ ﷺ کی شریعت کے ساتھ ہی عبادت کریں گے۔

مشرقی پنجاب کے ضلع گورداسپور کی تحصیل بٹالہ کے ایک گاؤں قادیان کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رہنے والے کذاب مرزا قادیانی لعنتی نے 23 مارچ 1889ء کو قادیانی جماعت کی بنیاد رکھی اور 1901ء میں اپنی جھوٹی نبوت کا دعویٰ کرتے ہوئے اپنے نظریات کو اعلیٰ جبکہ اکابرین ملت کے نظریات کو ادنیٰ، حتی کہ خود کو خدا کا رسول، اپنے چیلوں کو صحابی، اپنی بیٹیوں کو سیدۃ النساء، اپنی بیوی کو ام المومنین اور اپنے شہر قادیان کو مکہ مکرمہ ومدینہ منورہ سے مقدس کہلوانا شروع کیا۔ اور اپنے خود ساختہ اسلام کو زندہ اور نبی کریم ﷺ کے دین ومذہب کو مردہ قرار دیا ایسی صورت میں کونسا مسلمان تھا جو خاموش رہ سکتا۔ علمائے ربانیین کے ہوتے ہوئے دنیا کا کوئی بڑے سے بڑا خبیث اپنی خباثت اور بڑے سے بڑا کذاب اپنی کذب بیانی میں کبھی کامیاب نہیں ہوسکتا۔

کیونکہ علماء انبیاء کے علم کے وارث اور دین ومذہب کے نگہبان ہیں، وہ اپنے آقا مولیٰ ﷺ کی شریعت وختم نبوت کے محافظ ہیں۔ اور کوئی محافظ اپنی زندگی میں اپنے آقا کے مال پر قربان ہوکر اپنی جان کا نذرانہ تو دے سکتا ہے مگر قیمتی ورثہ پر ڈاکہ نہیں پڑنے دے گا پھر یہ کیسے ممکن ہوسکتا ہے کہ علمائے حق اہلسنت اور اولیائے کاملین کی اتنی بڑی جماعت کے سامنے کوئی گستاخ رسول جھوٹا دعویٰ نبوت کرکے آزاد دندناتا پھرے۔ قیامت تک جب بھی طاغوتی استعمار کے بل بوتے پر کوئی ایسی ناپاک جسارت کریگا تو اولیائے کاملین اور علمائے حق ہر سطح پر نہ صرف اسکا علمی محاسبہ کرینگے بلکہ اسے عبرتناک انجام سے دوچار کرکے دم لیں گے۔ جب ایک طرف نبوت کے اہم منصب پر ڈاکہ ڈالنے کیلئے مرزا قادیانی کی صورت میں ڈاکو تیار کھڑا تھا تو دوسری طرف دین اسلام کے نام نہاد ٹھکیدار اور انگریز کے ایجنٹ یہ پرچار کررہے تھے کہ "بالفرض اگر زمانہ نبوی کے بعد کوئی نبی آجائے تو خاتمیت محمدی میں فرق نہیں آتا" (۱) یعنی انگریز کا ایک حواری قصر نبوت کے دروازے کا تالہ توڑ رہا تھا تو اسکا دوسرا پروردہ ٹوٹا ہوا تالہ دیکھ کر قصر نبوت پر ڈاکہ زنی کی کوشش میں مصروف عمل ہوگیا۔ اس

(۱) تحذیر الناس ص ۳۴ از مولانا محمد قاسم نانوتوی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

صورتحال میں علمائے اہلسنت ومشائخ دین وملت نے اپنی فراست ونگاہ ولایت سے کام لیکر دونوں باطل قوتوں کا علمی اور عملی میدان میں محاسبہ کیا۔

1889ء میں جب قادیانی جماعت معرض وجود میں آئی تو سلسلہ عالیہ چشتیہ صابریہ کے عظیم مبلغ حضرت خواجہ شاہ محمد سراج الحق چشتی صابری گورداسپوری نے اپنے کشف باطنی اور نور معرفت سے اس جماعت کے ناپاک عزائم کو بھانپ کر اس کے مقابلے کیلئے مبلغین کی ایسی جماعت ترتیب دی کہ جنھوں نے قادیانیت کے امڈتے ہوئے سیلاب کے آگے بند باندھ دیا۔ آپ کے خلیفہ اکبر سلطان المناظرین حضرت مولانا محمد نواب الدین چشتی صابری ختم نبوت کے ایسے جرنیل ثابت ہوئے کہ آپ قادیانیوں کو للکارتے اور نہ صرف انکا علمی محاسبہ کرتے بلکہ اپنے ڈنڈے سے کام لینے سے بھی گریز نہ کرتے تھے۔ اہلسنت کے یہی عالم ربانی تھے جنھوں نے انگریز جج کی عدالت میں مرزا قادیانی کی کذب بیانی اور جھوٹے دعوے کو بے نقاب کیا۔

جب مرزا قادیانی نے ایک مسلمان لڑکی محمدی بیگم کے بارے میں کہا کہ "اس سے اللہ تعالیٰ نے آسمانوں پر میرا نکاح کر دیا ہے۔ اور اگر محمدی بیگم میرے نکاح میں نہ آئی۔ اور یہ میری پیش گوئی درست ثابت نہ ہوئی تو میں ہر ایک بد سے بدتر ٹھہروں گا" تو علامہ محمد نواب الدین ستکوہی محمدی بیگم کے گاؤں قصبہ پٹی پہنچ گئے اور اپنے علم وعرفان اور نگاہ فراست سے محمدی بیگم کے والدین، محمدی بیگم اور قصبہ پٹی کے مغلوں کو اپنے دستِ مبارک پر بیعت کرلیا۔ جس کی بنا پر محمدی بیگم کا نکاح مرزا قادیانی سے نہ ہوسکا۔ بلکہ علامہ محمد نواب الدین چشتی کے ایک مرید مرزا سلطان احمد سے ہوگیا اور مرزا قادیانی بقول خود ہر ایک بد سے بدتر ٹھہرا۔ اسی طرح جب ایک قادیانی نے آپکے خاندان کی ایک لڑکی سے نکاح کیا تو مولانا اس نکاح کو اپنی دینی عزت کا مسئلہ سمجھ کر خود عدالت میں پیش ہوتے رہے۔ کافی طویل عدالتی کاروائی کے بعد آپ نے تنسیخ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نکاح کا یہ مقدمہ جیت لیا جس پر علماء نے آپ کو"فاتح قادیاں" کے لقب سے نوازا۔

اسی طرح غوث زماں، تاجدار گولڑہ، حضرت پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی ؒ جب حج بیت اللہ کیلئے مکہ مکرمہ گئے تو وہاں پر مزید چند ماہ قیام کا پروگرام تھا۔ مگر حضرت محمد امداد اللہ مہاجر مکی چشتی صابری ؒ آپ سے ملے، اعزازی خلافت سے نوازا اور فرمایا"آپ فوراً ہندوستان تشریف لے جائیں۔ وہاں پنجاب میں ایک فتنہ اٹھنے والا ہے جسکی سرکوبی آپ کے ہاتھوں ہوگی" چنانچہ آپ واپس برصغیر تشریف لے آئے اور اس مکروہ فتنہ کو اسکے منطقی انجام تک پہنچانے میں اہم کردار ادا کیا۔

اسی دوران عاشق رسول، تاجدار بریلی امام اہل سنت حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی ؒ نے قلمی جہاد کر کے مرزا قادیانی کی جھوٹی نبوت کی قلعی کھول دی۔ آپ ؒ نے یہ فتویٰ بھی دیا تھا کہ" مسلمانوں کے بائیکاٹ کے سبب قادیانیوں کو مظلوم سمجھنے والا اور ان سے میل جول چھوڑنے کو ظلم و ناحق سمجھنے والا اسلام سے خارج ہے۔ اور جو کافر کو کافر نہ کہے وہ بھی کافر ہے"(۱)

حضرت علامہ ابوالحسنات محمد احمد قادری ؒ جو 1953ء کی تحریک ختم نبوت کے قائد و سپہ سالار تھے، کے کردار سے کون انکار کرسکتا ہے آپ کے بیٹے کو تحریک ختم نبوت میں حصہ لینے پر سزائے موت سنائی گئی تو فرمایا"ایک بیٹا نہیں ہزار بیٹے بھی ہوں تو ختم الرسل ﷺ پر قربان کردوں گا"۔

پیر سیال کے لخت جگر، شیخ الاسلام خواجہ قمر الدین سیالوی ؒ نے اعلان کر رکھا تھا کہ قادیانیوں کا مسئلہ باتوں سے حل نہیں ہوگا۔ اس سلسلہ میں عملی جہاد کی ضرورت ہے۔ جبکہ سلسلہ نقشبندیہ کے عظیم روحانی پیشوا حضرت صاحبزادہ پیر سید فیض الحسن شاہ ؒ آلومہار شریف والوں نے برملا اعلان کردیا تھا کہ" قادیانی کو قتل کرنا

(۱) احکام شریعت از مولانا احمد رضا خاں بریلوی ؒ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رضائے الٰہی کا موجب ہے" اہلسنت و جماعت کی عظیم روحانی شخصیت امیر ملت حضرت پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری کی فرمائی ہوئی ۲۵ مئی ۱۹۰۸ء کی یہ پیش گوئی سو فیصد درست ثابت ہوئی کہ مرزا قادیانی آئندہ چوبیس گھنٹوں میں واصل جہنم ہو جائے گا۔ زیر نظر کتاب انہی بلند پایا بزرگوں کے تذکرہ پر مشتمل ہے۔

برادر طریقت سید محمد عثمان شاہ چشتی صابری نے جب مجاہد ختم نبوت جناب صادق علی زاہد صاحب کا مختصر تعارف پیش کیا تو ندامت سے گردن جھک گئی کہ جو کام ہمارے کرنے کا تھا وہ جناب صادق علی زاہد صاحب نے کر دکھایا۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ یہ آقا ﷺ کی مرضی کی بات ہے کہ وہ جس سے جو کام چاہیں لے لیں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے آج کے دور میں عقیدہ ختم نبوت پر کام کرنے کیلئے اپنے غلاموں میں سے جناب صادق علی زاہد صاحب کو چن لیا۔ ویسے بھی یہ کام صادق علی زاہد صاحب نے ہی کرنا تھا۔ کہ جن کے اندر قلم اٹھاتے ہوئے حضرت صدیق اکبر کی صداقت، حضرت علی کی شجاعت و بہادری اور صوفیاء کا زہد موجود ہے۔ وگرنہ

ایں سعادت بزور بازو نیست۔

۱۲ ربیع الاول یکم اپریل ۲۰۰۷ء کو برادر طریقت فخر السادات جناب عثمان علی شاہ صابری تشریف لائے اور مجھے ایک کتاب "علمائے حق اور ردِ فتنہ مرزائیت" پیش کی۔ اسکے ساتھ ہی اس کتاب کے دوسرے حصہ "تذکرہ مجاہدین ختم نبوت" کا کمپوز شدہ مسودہ پیش کرتے ہوئے جناب صادق علی زاہد کا حکم سنایا کہ اس کتاب کی تفریظ لکھیں۔ فوراً ہی ختم نبوت کے سپاہیوں میں نام لکھوانے اور علمائے حق کی خدمات اور مشائخ عظام کے کردار کو اجاگر کرکے انکی بارگاہ میں حاضری لگوانے کیلئے چند صفحات اس امید پر لکھ دیئے کہ خدا کریم جناب صادق علی زاہد کے اس عمل خیر کے صدقے میری بھی نجات فرما دے گا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جناب صادق علی زاہد نے کتب ''علمائے حق اور ردِّ فتنہ مرزائیت'' اور ''تذکرہ مجاہدین ختم نبوت'' لکھ کر وہ کام کردکھایا جو ان علماء کی اپنی اولادیں بھی نہ کرسکیں۔ حالانکہ ان کے پاس وسائل بھی ہیں اور علم بھی اس کے باوجود وہ اس کام پر متوجہ نہیں ہے۔ میں وثوق سے کہہ سکتا ہوں کے جناب صادق علی زاہد صاحب کا یہ کارنامہ اس صدی کا عظیم کارنامہ ہے۔ میں اس بات سے اچھی طرح واقف ہوں کہ علمائے کرام کی ردِّ قادیانیت پر خدمات پر مشتمل اتنا مواد اکٹھا کرنا کوئی معمولی کام نہیں۔ یہ ہر لحاظ سے بہت اہم کام ہے۔ پہلا مرحلہ علماء کے ورثا اور لاتعداد کتب سے مواد اکٹھا کرنا۔ دوسری طرف اس کی کمپوزنگ پروف ریڈنگ اور پرنٹنگ کے معاملات سے نامساعد حالات میں گزرنا جوئے شیر لانے سے کسی طور کم نہیں۔ جبکہ آج کے دور کے لکھاری کو محنت کا ثمر ملنا محال ہے۔ پھر کتاب چھپنے کے بعد قادیانیوں کی رشیہ دوانیوں اور تخریبی کارروائیوں سے بچ کر وقت گزارنا جبکہ اعلیٰ عہدوں پر متمکن قادیانی افسران اور بیوروکریٹ کھلے عام ایسے حضرات کیخلاف انتقامی کاروائیاں کرتے ہیں۔

یہ کتاب دلائل نقلیہ وعقلیہ سے لبریز ہے۔ آیئے اس کتاب کو خریدیں، پڑھیں اور حضور ﷺ کی ختم نبوت اور شان نبوت سے وہ جذباتی تعلق زندہ کریں جو ہمارے اسلاف کے سینوں میں تھا۔ اور وہ عشق زندہ کریں جوان کے رگ وریشہ میں تھا۔ کیا آپ نے کبھی سوچا کہ ہم کتنے بڑے مجرم ہیں۔ کہ تحفظ ختم نبوت سے ہماری بے اعتنائی------ تحفظ ختم نبوت سے ہماری لاپرواہی------ تحفظ ختم نبوت سے ہماری بے رخی------ تحفظ ختم نبوت سے ہماری چشم پوشی------ تحفظ ختم نبوت سے ہماری عدم دلچسپی------ ہمارے آقا ومولیٰ جناب حضرت محمد ﷺ کو کتنا تڑپا رہی ہوگی۔ ہماری اس سستی سے سرکار دوعالم ﷺ کو کتنی اذیت پہنچ رہی ہوگی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

راقم الحروف یہ کہنے میں حق بجانب ہے کہ ہمارے معاشرے میں قادیانیت صرف اس لئے زندہ ہے کہ آج کا مسلمان انکی تخریبی کارروائیوں سے واقف نہیں۔ اس وقت قادیانیت دودھاری تلوار بن کر مسلمانوں کے ایمان کی شہ رگ کاٹ رہی ہے۔اور بڑے افسوس سے یہ کہنا پڑ رہا ہے۔کہ تمام دنیا کی طاغوتی اوراستعماری قوتیں مسلمانوں کو ختم کرنے کیلئے اتحاد کر چکی ہیں۔مگر مسلمان اپنے آپ کو بچانے کیلئے متحد نہیں ہورہے۔یہ اس صدی کا بہت بڑاالمیہ ہے۔ہمیں اس پر غور وفکر کرنا ہوگا۔

آخر میں پھر اس کتاب کے مصنف صادق علی زاہد صاحب کو ہدیہ تبرک پیش کرتے ہوئے بارگاہ خداوندی میں دعا گوہوں کہ اللہ تعالیٰ رحمت عالم ﷺ کا صدقہ اس کتاب کے مصنف کو دین ودنیا کی تمام آفتوں سے محفوظ فرمائے اور مشکل کشا کا صدقہ خدا ان کی مشکلیں آسان فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الکریم ﷺ۔

صاحبزادہ مقصود احمد صابری

بانی ومہتمم جامع اسلامیہ فیض القرآن جامع مسجد صابری

گلستان غریب نواز راولپنڈی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تحریکِ ختم نبوت کا ہراول دستہ

عزیز محترم صادق علی زاہد نے ردفتنہ مرزائیت کے سلسلہ میں علمائے اہلسنت کی مساعی جمیلہ کو منظم کرنے کا جو کام تقریباً دس برس قبل شروع کیا تھا اس کی دوسری قسط زیر نظر ہے۔ اس کتاب میں بھی آپ نے حسب سابق نہایت صحت کے ساتھ علمائے حق کی ان کوششوں کی ایک جھلک پیش کی ہے جو انھوں نے مرزا قادیانی اور اسکے پیروکاروں کی عیاریوں اور مکاریوں کا پردہ چاک کرنے کے لیے کیں۔ یہ کتاب بالخصوص ان لوگوں کے لیے ہے جو یہ خیال کرتے تھے کہ ردقادیانیت پر صرف اہل دیوبند نے ہی کام کیا ہے۔ اور علمائے حق اہلسنت کا اس سلسلہ میں کوئی کام نا ہے۔ جناب زاہد صاحب نے قبل ازیں "علمائے حق اور ردفتنہ قادیانیت" تحریر فرمائی تھی جو اہل علم حلقہ میں مقبول عام ہو چکی ہے۔ اب "تذکرہ مجاہدین ختم نبوت" تخلیق کی ہے۔ زاہد صاحب نے علمائے اہل سنت کی ردقادیانیت کے سلسلہ میں کی جانے والی کوششوں کو دونوں کتب میں ایک لڑی میں پروکر ثابت دیا ہے کہ اس میدان میں علمائے اہل سنت کا نا صرف کام ہے بلکہ اس میدان کے ہراول دستہ کی نمائندگی ہی علمائے اہل سنت کے حصہ میں آئی ہے۔ جس شرح وبسط سے فاضل مولف نے اس کتاب کو قلمبند کیا ہے اگر علمائے حق پر زبان طعن دراز کرنے والے اپنے حسد وتعصب سے کنارہ کش ہو کر اس کا مطالعہ کریں تو ضرور انہیں تسلیم کرنا پڑے گا کہ ردقادیانیت کے سلسلہ میں سب سے آگے علمائے اہل سنت ہی رہے ہیں۔ عزیزم صادق علی زاہد نے اس کتاب کو ترتیب دینے میں بہت جانکاہی اور عرق ریزی سے کام لیا ہے اور بڑی خوشی کا مقام ہے کہ وہ اس میں پورے طور پر کامیاب ہوئے ہیں جس پر میں انہیں ہدیہ تبریک وتہنیت پیش کرتا ہوں مجھے مختصراً اتنا ہی کہنا تھا کتاب دیکھ کر اہل علم خود میرے ان فقرات کی صداقت کی گواہی دیں گے۔ فجزاہ اللہ خیر الجزاء۔

پروفیسر ڈاکٹر محمد ذوالفقار علی رانا (لاہور)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آوازِ جرس

جس طرح تاجدار انبیاء حضرت محمد ﷺ کو خاتم النبیین بمعنی آخر النبیین ماننا نہ صرف ایمان کا حصہ ہے بلکہ عین ایمان ہے اسی طرح اس عقیدہ سے انکار یا اس کے معنی میں تبدیلی یا تاویل کا تصور بھی بدترین کفر اور دین کی روایات و مسلمات سے بغاوت ہے۔ قرآن ذیشان، احادیث نبوی، آثار صحابہ اور متقدمین و متاخرین آئمہ کرام و علماء عظام کے اقوال اس عقیدہ کی ترویج و اشاعت کی اہمیت پر دال ہیں۔

انیسویں صدی عیسوی کے آخری سالوں میں برصغیر کے مسلمانوں پر دنیاوی طور پر معیشت تنگ کرنے کے ساتھ ساتھ انکی دینی بنیادوں کو بھی متزلزل کرنے کا بھرپور اہتمام کیا گیا۔ قلبِ مسلم سے جذبہ حب رسول ﷺ ختم کر کے اس کی جگہ ایک طاغوتی ہندی ایجنٹ کو متعارف کروانے کا منصوبہ تشکیل دیا گیا۔ چنانچہ برطانوی سامراج کے جدی نمک خوار خاندان کے ایک شخص مرزا غلام احمد قادیانی کو یہ ذمہ داری سامراج کی طرف سے سونپی گئی۔ مرزا قادیانی نے اسلام کے متوازی ایک غیر اسلامی مذہب تشکیل دے کر اسلامی اصطلاحات کو اپنی ذات، گھر، مذہب اور پیروں کاروں پر چسپاں کرنے کی ناپاک جسارت کی۔ توحید و رسالت کا تصور بدل ڈالا، حضرت محمد ﷺ سمیت تمام انبیاء کرام کے بارے میں انتہائی سوقیانہ زبان استعمال کی، امہات المومنین، صحابہ کرام، اہلبیت عظام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بارے میں بہت نازیبا تحریریں لکھیں۔ آفاقی اسلامی نظریہ تبدیل کر کے ایک نیا ہندی اور سامراجی نظریہ حیات متعارف کروا دیا۔ سامراجی و طاغوتی قوتوں کی پشت پناہی کے بل پر اس مکروہ ترین فتنہ کی اس انداز سے تبلیغ و تشہیر کی گئی کہ لوگ اسے اسلام ہی کا ایک فرقہ سمجھ بیٹھے اور سامراجی قادیانی ٹولہ کے پیروکاروں کے ساتھ دینی و دنیاوی معاشرت میں اسی طرح کا برتاؤ رکھنے لگے جس طرح عام مسلمان ایک دوسرے کے ساتھ روا رکھتے ہیں۔ جب قادیانی فتنہ نے اسلام اور امت مسلمہ کی جڑیں کھوکھلی کرنا شروع کیں تو علمائے حق اہلسنت خم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ٹھونک کر اس کے سامنے آ کھڑے ہوئے اور اسکے کفریہ عقائد و اسلام شکن سرگرمیوں کے خلاف قلمی، علمی، عملی ہر محاذ پر ڈٹ گئے۔ کتاب و سنت کے آفاقی علمی، عقلی و نقلی دلائل سے لیس ہو کر اس کے مکر و فریب اور دجل و کذب کے پردے چاک کرتے ہوئے اس کی اسلام دشمن سرگرمیوں کا بھانڈا سر بازار پھوڑا۔ اور ہر ہر قدم پر قادیانیت کا جھوٹا ہونا ثابت کر دکھایا۔

زیر نظر کتاب "**تذکرہ مجاہدین ختم نبوت**" مارچ 2001ء میں منظر عام پر آنیوالی راقم الحروف کی چار سو صفحاتی کتاب "**علمائے حق اور رد فتنہ مرزائیت**" کا جاری سلسلہ ہے جس میں ایسے ہی خوش بخت افراد کا ذکر خیر پیش کیا گیا ہے جو اپنی زندگیاں تحفظ ختم نبوت کے لیے وقف کر کے تا ابد امر ہو چکے ہیں۔ میں اپنی کم علمی و کم مائیگی کے سبب اس قابل تو نہیں ہو سکا کہ اس مکروہ قادیانی فتنہ کو بیخ و بن سے اکھاڑ پھینکنے والے سب پاکان امت کا ذکر جمیل نذر قارئین کر سکوں۔ مگر جو کچھ مجھ سے بن پڑا وہ خوان علمی حاضر ہے میری یہ کوشش تو محض "آوازِ جرس" ہے تا کہ راہروان شوق ہوشیار ہو جائیں اور قافلہ سوئے منزل تیزی سے پیش قدمی کرے۔ اس مقصد میں کہاں تک کامیاب رہا ہوں؟ یہ آپ ہی بتا سکیں گے۔

"ہو قبول گر ز ہے عز و شرف"

صادق علی زاہد

ختم نبوت ریسرچ سینٹر ننکانہ صاحب

sazahid69@yahoo.com

فون: 0300-4529446

0301-4529446

0313-4529446

0322-4529446

0323-4529446

0332-4529446

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ابوالبرکات سید احمد رضوی قادری

سید المحدثین، استاذ العلماء علامہ ابوالبرکات سید احمد رضوی قادری رحمۃ اللہ علیہ مرکزی انجمن حزب الاحناف لاہور پاکستان کے صدر اور دارالعلوم حزب الاحناف لاہور کے شیخ التفسیر والحدیث تھے آپ 1904 میں بھارتی ریاست الور میں حضرت سید محمد دیدار علی شاہ کے گھر پیدا ہوئے (۱) (آپ کے بیٹے سید محمود احمد رضوی نے پندرہ روزہ ندائے اہلسنّت لاہور بابت 14 تا 30 اپریل 1992 میں آپ کی تاریخ پیدائش 1894ء بمطابق 1314ھ تحریر فرمائی ہے۔ زاہد)

ابتدائی علوم مدرسہ قوت الاسلام سے پڑھے۔ آپ کے اساتذہ کرام میں آپ کے والد مکرم مولانا دیدار علی شاہ، مولانا عبدالکریم، مولانا ظہور اللہ اور مولانا پُردل خاں شامل ہیں۔ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ کے مدرسہ اہلسنّت والجماعت مراد آباد میں بھی زیر تعلیم رہے۔ تحریک خلافت کے زمانہ میں جب کانگریسی علماء کانگرس کے حق میں تقاریر کر رہے تھے آپ اپنے والد مکرم کے ہمراہ کانگرس کے خلاف سینہ سپر رہے۔ امام اہلسنّت احمد رضا خاں بریلویؒ کے مدرسہ میں فتویٰ نویسی پر بھی مامور رہے فتاویٰ رضویہ کی پہلی جلد آپ ہی کی زیر نگرانی طبع ہوئی۔ سنیوں کے تاریخی رسالہ سوادِ اعظم مراد آباد کی اولین ادارت بھی آپ کے سپرد ہوئی۔ 1923ء میں آپ اپنے والد سید دیدار علی شاہؒ کے حکم پر لاہور آ گئے اور ریلوے لوکو شاپ میں جمعہ پڑھانے پر مامور ہوئے۔ بعد ازاں دارالعلوم حزب الاحناف میں مدرس و منتظم مقرر ہوئے آپ کی کوششوں اور تدریس سے مولانا مہر الدین، مولوی محمد علی، ابوالنور مولوی

(۱) تذکرہ علمائے اہلسنت لاہور ص ۳۲۱ از پیرزادہ اقبال احمد فاروقی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

محمد بشیر کوٹلی لوہاراں، مولنٰا حافظ مظہر الدین رمداسی، مولنٰا غلام الدین مولنٰا غلام علی اوکاڑوی، مولنٰا نوراللہ بصیر پوری، مولنٰا عبداللہ قصوری اور حافظ محمد عالم سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہم جیسے نامور فرزندان اہلسنّت پیدا ہوئے۔

ردقادیانیت:

پیرزادہ اقبال احمد فاروقی تحریر فرماتے ہیں۔ ''لاہوران دنوں (1930 میں) بد اعتقادیوں کے طوفان کی زد میں تھا وہابی، دیوبندی، مرزائی اور افضیوں کے علاوہ کئی قسم کے دوسرے فتنے بھی اٹھتے اور سنیّت کے اس کوہ الوند سے ٹکرا کر پاش پاش ہو جاتے۔ آپ نے مولوی اشرف علی تھانوی کو لاہور میں مناظرے کیلئے للکارا مگر وہ نہ آئے۔ زمیندار کی خرافات کا ترکی بہ ترکی جواب دیا مشرقی کے غلط مذہب کا پوسٹ مارٹم کیا۔ مرزائیوں سے مناظرے کئے اور چکڑالویوں کو چاروں شانے چت گرایا اس سلسلہ میں آپ پر قاتلانہ حملہ بھی ہوا لیکن آپ نے اپنا کام جاری رکھا'' (۱)

سید محمود احمد رضوی تحریر فرماتے ہیں

۱۹۵۳ میں تحریک ختم نبوت کا آغاز ہوا تو اس سلسلہ میں بھی آپ نے اپنا فرض ادا کیا۔ مارشل لاء نافذ ہو چکا تھا اور یہ پاکستان کی تاریخ کا نہایت سخت مارشل لاء تھا مگر اس کے باوجود آپ نے نہ تو لاؤڈ سپیکر کی ممانعت قبول کی اور نہ روزانہ درس قرآن کو ترک کیا۔ آپ روزانہ نماز فجر کے بعد درس قرآن میں قادیانی فتنہ کے موضوع پر تقریر کرتے، مسئلہ ختم نبوت سے متعلق قادیانی اعتراضات کا جواب دیتے اور قادیانوں کو غیر مسلم قرار دیئے جانے کے مطالبے کی تائید فرماتے'' (۲)

---

(۱) تذکرہ علمائے اہلسنت لاہور ص۳۲۲ از پیرزادہ اقبال احمد فاروقی۔

(۲) پندرہ روزہ ندائے اہلسنت لاہور ص ۵، ۱۶ تا ۳۰ اپریل ۱۹۹۲ء

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قاری احمد پیلی بھیتیؒ

(1911-1976)

مولانا حکیم قاری احمد پیلی بھیتی ۱۹۱۱ء کو مولانا عبدالاحد پیلی بھیتی کے ہاں گنج مراد آباد ضلع اوناوا، انڈیا میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم بھی بلند پایہ خطیب اور شعلہ بیان مقرر تھے جنہیں اعلیٰ حضرت فاضل بریلویؒ نے خلافت سے نواز کر سلطان الواعظین کا خطاب دیا تھا۔

مولانا حکیم قاری احمد پیلی بھیتیؒ نے مدرسۃ الحدیث پیلی بھیت، گولڑا شریف، مدرسہ عالیہ رامپور، مدرسہ امینیہ دھلی اور طبیہ کالج لکھنوء سے تعلیم حاصل کی۔ آپ کے اساتذہ میں مولانا عبدالحسن پیلی بھیتی، مولانا ضیاءالدین پیلی بھیتی، قاری غلام رسول، مفتی کفایت اللہ، مولانا احمد سعید اور مولانا عبدالغفور کے نام نمایاں ہیں۔ طبابت کو بطور پیشہ اختیار کیا۔ غوث گولڑا حضرت پیر مہر علی شاہؒ سے بیعت کا شرف حاصل ہوا۔ تحریک پاکستان میں گرم جوشی سے حصہ لیا اور گرفتار ہوئے۔ قیام پاکستان کے بعد ہجرت کر کے کراچی تشریف لے آئے۔ سواد اعظم کی سیاسی جماعت "جمعیت علمائے پاکستان" میں شمولیت اختیار کی، ۱۹۳۵ء میں حج بیت اللہ کی سعادت نصیب ہوئی تو مشاہدات حرمین کے نام سے سفرنامہ تحریر فرمایا۔

ماہنامہ الاسلام کراچی اور ماہنامہ پیام حق کراچی کے مدیر رہے۔ مسند امام اعظم، سیاست شرعیہ، سیرت الانبیاء اور حصن حصین جیسی عظیم پایہ کتب پر گرانقدر و مبسوط مقدمات تحریر فرمائے۔ آپ نے مختلف مذہبی اور تاریخی موضوعات پر بائیس کتب تحریر فرمائی ہیں۔ ۱۴ مئی ۱۹۷۶ء کو اچانک حرکت قلب بند ہو جانے کے باعث کراچی میں انتقال فرما گئے۔ معروف قلم کار خواجہ رضی حیدر آپ کے صاحبزادے اور علمی مسند کے وارث ہیں۔ (۱)

---

(۱) انوار علمائے اہلسنت سندھ ص ۸۸ از سید محمد زین العابدین شاہ راشدی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ردّ قادیانیت:

آپ اپنی اکثر تقاریر و خطبات میں عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت وافادیت اور قادیانیت کی زہرناکیوں سے سامعین کو آگاہ رکھتے تھے۔ آپ نے ایک کتاب ''قادیانی فتنہ کا ارتداد'' بھی تحریر فرمائی۔ قادیانی فتنہ اور علمائے حق کے مصنف محمد سعید احمد نے اسے غیر مطبوعہ لکھا ہے جبکہ محمد زین العابدین شاہ راشدی نے بھی اپنی ضخیم کتاب ''انوار علمائے اہلسنت سندھ'' کے صفحہ ۹۰ پر اس کتاب کا ذکر کیا ہے۔ تاہم راقم الحروف کو ابھی تک یہ کتاب دیکھنے کی سعادت نصیب نہیں ہوئی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

علامہ احمد دین درگاہیؒ

﴿۱۹۰۰ تا ۱۹۹۳﴾

استاذ العلماء حضرت مولانا احمد دین درگاہیؒ (تقریباً) ۱۹۰۰ء میں ضلع گجرات کے ایک قصبہ بیگہ مہروج پور میں پیدا ہوئے۔ آپکے والد گرامی کا نام میاں نور احمد تھا۔ درس نظامی کی ابتدائی کتب علامہ غلام محمد بگویؒ کے مدرسہ واقع قصبہ خان محمد نواح بھیرہ شریف میں حافظ محمد حبیب صاحبؒ سے پڑھیں۔ مزید علمی پیاس بجھانے کے لئے اس دور کے مشہور علمی مرکز ''دارالعلوم حزب الاحناف لاہور'' کا رخ کیا وہاں آپ کو شیخ الحدیث علامہ سید ابوالبرکات شاہؒ جیسے بحر العلوم سے کسب فیض کا موقع میسر آیا۔ دورۂ حدیث شریف شیخ المحدثین ابو محمد سید دیدار علی شاہ الوری قدس سرہ سے پڑھا۔

حزب الاحناف میں حصول تعلیم کے دوران سلطان الواعظین مولانا محمد بشیر احمدؒ، فقیہ اعظم مولانا نور اللہ نعیمیؒ اور مولانا غلام دینؒ جیسے اکابر آپ کے ہم سبق تھے۔ آپ نے خواجہ محمد قاسم صادق موہڑوی قدس سرہ کے دستِ حق پرست پر بیعت کی۔ ان کے وصال کے بعد ان کے صاحبزادے خواجہ نصیرالدین موہڑویؒ سے رہنمائی لیتے رہے۔

جب آپ دارالعلوم حزب الاحناف میں زیر تعلیم تھے تو مفکر پاکستان علامہ محمد اقبالؒ بھی بعض اہم دینی مسائل پر تبادلہ خیال کے لئے سید دیدار علی شاہ الوریؒ کے پاس حزب الاحناف میں تشریف لاتے تھے۔ اور علامہ درگاہیؒ بھی انکی علمی گفتگو سے لطف اندوز ہوتے تھے۔ مولانا درگاہیؒ اکثر یہ واقعہ بیان فرمایا کرتے تھے کہ۔

''ایک دفعہ ڈاکٹر محمد اقبالؒ سید دیدار علی شاہ الوریؒ سے ملنے آئے اور کسی دقیق ترین مسئلے پر گفتگو شروع ہوگئی میں اس وقت آخری کتب پڑھ رہا تھا لیکن مجھے گفتگو کی پوری طرح سمجھ نہیں آرہی تھی دوران گفتگو اقبالؒ کے ایک سوال کا جواب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سید صاحبؒ نے دینا شروع کیا تو اقبالؒ رونے لگے اور ہچکی بندھ گئی، آخر کار جب سید صاحبؒ نے مسئلہ کی تفصیلات بیان فرمائیں تو ڈاکٹر صاحب کو اطمینان خاطر ہوا بعد میں میں نے سید ابوالبرکاتؒ سے مسئلہ کی نوعیت پوچھی تو آپ نے فرمایا "الٰہیات کے متعلقہ ایک مسئلے پر گفتگو ہو رہی تھی"

تحصیل علم سے فراغت کے بعد آپ مزنگ لاہور میں جھنڈ والی مسجد میں امامت اور دعوت و تبلیغ کے فرائض سر انجام دینے لگے اسی دوران طبیہ کالج لاہور میں باقاعدہ داخلہ لے کر 1936ء میں علم طب میں بھی سند فراغت حاصل کر لی۔ جب کہ 1946ء میں آپ کو اللہ تعالیٰ نے زیارت حرمین شریفین اور حج بیعت اللہ کی سعادت سے بھی نوازا۔ آپ بذریعہ بحری جہاز حرمین شریفین پہنچے اور حج بیعت اللہ اور زیارت روضہ سے شاد کام ہو کر واپس لوٹے۔ آپ نے معززین علاقہ کے ساتھ مل کر انجمن ارشاد الاسلام کے پلیٹ فارم سے عظیم ترین مذہبی خدمات سر انجام دیں۔ ربع صدی سے زائد عرصہ تک انجمن کے تحت بیگہ مہر ج پور میں عظیم الشان سالانہ سہ روزہ کانفرنس کا انعقاد ہوتا رہا۔ جس میں شیخ القرآن علامہ عبدالغفور ہزارویؒ، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمیؒ، خطیب پاکستان علامہ غلام دینؒ (انجن شیڈ لاہور والے) عالم ربانی قادری احمد حسین روہتکی (خطیب عیدگاہ گجرات) محدث اعظم پاکستان مولانا سردار احمد قادریؒ، مناظر اہلسنت مولانا محمد عنایت اللہؒ (سانگلہ ہل) مولانا غلام محمد ترنمؒ، مولانا محمد بخش مسلمؒ، مولانا غلام قادر اشرفیؒ (لالہ موسیٰ) مولانا عارف اللہ قادریؒ مولانا محمد عمر اچھرویؒ وغیرہم انجمن کی دعوت پر تشریف لا کر اہل علاقہ کی کشت ایمان کو سراب کرتے رہے۔ کچھ عرصہ آپ فقیر والی تحصیل ھارون آباد ضلع بہاولنگر میں مولانا فیض الحسن تنویرؒ کے قائم کردہ مدرسہ فیض العلوم میں درس و افتاء کے عہدہ پر فائز رہ کر تشنگان علم کی پیاس بجھاتے رہے۔ ھارون آباد قیام کے دوران لکھے ہوئے وراثت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وطلاق کے متعلق آپ کے فتویٰ جات اب بھی ڈاکٹر اشفاق احمد جلالی کی لائبریری میں موجود ہیں آپ کا وصال نومبر 1993ء کو ہوا اور اپنے آبائی گاؤں بیگہ مہرج پور کے قبرستان میں ہی مدفون ہوئے آپ نے ترکہ میں عظیم الشان لائبیریری چھوڑی جو آپ کے داماد حکیم محمد فاروق حسن صدیقی اور آپ کی شفقت کے پروردہ ڈاکٹر اشفاق احمد جلالی کے پاس دو حصوں میں منقسم موجود ہے۔

ردِ قادیانیت:

دنیا کے مکروہ ترین مذہبی فرقہ قادیانیت کی ہولناکیوں اور گمراہ کن تعلیمات سے عوام الناس کو آگاہ کرنا آپ نے اپنا مقصد زندگی بنا رکھا تھا۔ کسی بھی وعظ وتقریر کے دوران جب تک آپ فتنہ قادیانیت کا ذکر کر کے اسکی تردید نہ کر لیتے آپ کی تقریر گویا پوری ہی نہ ہوتی تھی۔ تحریک ختم نبوت 1953ء کے دوران آپ فقیر والی (ھارون آباد) میں قیام پذیر تھے۔ آپ نے تحریک ختم نبوت کو موثر بنانے میں اپنی ساری کوشش صرف کر دے۔ علامہ مولانا سید فیض الحسن تنویرؒ کے ساتھ مل کر آپؒ نے فقیر والی، ھارون آباد اور گرد و نواح کے لوگوں کے دلوں میں عشق مصطفی ﷺ کی شمع فروزاں کرنے اور فتنہ قادیانیت کی ہولناکیوں کا پردہ چاک کرنے کی بھرپور کوششیں کیں۔ اسی دوران عقل انسانی کو عاجز کر دینے والا یہ واقعہ بھی رونما ہوا کہ جب انتظامیہ نے آپؒ اور علامہ سید فیض الحسن شاہ تنویرؒ (۱) کو گرفتار کر کے ہتھکڑی لگانا چاہی تو ہتھکڑی خود بخود ڈھل کر نیچے گر جاتی متعدد بار ایسا ہوا۔ بالآخر آپ دونوں بزرگوں کو بغیر ہتھکڑی کے ہی لے جایا گیا۔ (۲)

سیف درگاہی برگردن مرزائی: آپ نے ردقادیانیت کے سلسلہ میں ۴۰ صفحاتی

---

(۱) علامہ سید فیض الحسن شاہ تنویر کی ردقادیانیت کے سلسلہ میں خدمات کے بارے میں ملاحظہ ہو راقم الحروف کی کتاب "علمائے حق اور رد فتنہ مرزائیت صفحات ۲۶۴ تا ۲۶۶۔

(۲) مجلہ ضیائے اسلام جہلم ص ۲۷ بابت ربیع الاول ۱۴۲۸ھ۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ایک کتابچہ بھی تحریر فرمایا جس کا نام ''سیف درگاہی برگردان مرزائی'' ہے۔ یہ کتابچہ گویا دریا کو کوزے میں بند کرنے کے مترادف ہے۔ اس میں آپ نے قرآن وحدیث کی روشنی میں آپ ﷺ کا آخری نبی ہونا اور مرزا قادیانی کا اپنے جملہ الہامات ودعاوی میں جھوٹا ہونا ثابت کیا ہے۔ اور قادیانیوں کی طرف سے اٹھائے جانے والے اعتراضات کے بھی مسکت جوابات تحریر کیے ہیں۔ مولانا محمد مہر دین جماعتی (مصنف حیات مسیح) تحریر فرماتے ہیں ''سیف درگاہی برگردن مرزائی'' کو بعض جگہ سے سنا اور بعض جگہ سے پڑھا ہے۔ رسالہ سیف کی وہ حدت اور تیزی رکھتا ہے جس سے مرزائیت کی گردنیں اڑ جاتی ہیں اور ایماندار منصف کے لیے ھدایت کی نورانی شعائیں چمکتی ہیں۔ ماشاءاللہ براہین قاطعہ اور دلائل واضحہ سے نا صرف اپنے مطلب ومدعا کو ثابت کیا ہے بلکہ خانہ ساز مرزائیت کے استدلال کاسدہ کی وہ درگت بنائی ہے کہ کبھی سر اٹھانے کا نام نا لے گی۔ اللہ تعالیٰ مصنف کو مجھ اور جملہ مسلمانوں کی طرف سے وہ جزا عطا فرمائے جس کے وہ حقدار ہیں'' (۱)

علامہ محمد سعید احمد نے اپنی کتاب ''قادیانی فتنہ اور علمائے حق'' کے صفحہ ۸۳ پر آپ کی اس کتاب کا ذکر کیا ہے۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ مصنف اعلام، مجاہد ختم نبوت علامہ احمد دین درگاہیؒ کو کروٹ کروٹ راحت نصیب فرمائے۔ آمین۔

(۱) سیف درگاہی برگردن مرزائی ص۴۰ از حضرت مولانا احمد دین درگاہی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قاری محمد افضل باجوہ

﴿پ 1973ء﴾

قاری محمد افضل باجوہ داتا زیدکا، مرید کے نارووال روڈ چوک قلعہ کالروالا تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ میں فروری ۱۹۷۳ء کو پیدا ہوئے۔ مولوی محمد امین سے ناظرۃ القرآن و ترجمۃ القرآن پڑھا جبکہ گورنمنٹ پرائمری سکول داتا زیدکا سے پرائمری پاس کرنے کے بعد دینی تعلیم کے حصول کی خاطر جامع غوثیہ رضویہ سوکونڈ ضلع سیالکوٹ میں داخل ہوئے۔ مولانا قاری امانت علی نقشبندی صاحب سے چند روز حفظ القرآن کی کلاس میں پڑھا۔ ناظم اعلیٰ غازی عبدالشکور صاحب ھمدمی علیہ الرحمۃ کے مشورہ سے حفظ چھوڑ کر شعبہ درس نظامی میں داخلہ لے لیا جو کہ حضرت مولانا شوکت علی قادری صاحب فیصل آباد، حضرت مولانا علامہ محمد عبدالقادر صاحب سوکونڈ پھر علی پور سیداں شریف امیر ملت حضرت پیر سید جماعت علی شاہ صاحب علیہ الرحمۃ کے جامع میں علامہ مفتی محمد رفیق صاحب سے کچھ عرصہ پڑھا۔ جبکہ حضرت مولانا علامہ الحاج محمد منشاء تابش قصوری جامع نظامیہ حضرت مولانا علامہ مفتی محمد خان قادری صاحب اور حضرت مولانا فضل حنان صاحب سے جامعہ اسلامیہ فصیح الدین روڈ لاہور میں اکتساب فیض کرتے رہے۔ میٹرک وایف اے لاہور بورڈ سے کیا۔ شرف ملت مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادریؒ سے بھی اکتساب فیض کیا، روحانی تشنگی دور کرنے کے لئے پیر سیّد فیروز شاہ قاسمی مدظلہ العالی (سابق صدر جماعت اہلسنت صوبہ سندھ) کی خدمت اقدس میں کراچی حاضر ہو کر بیعت کی۔ آپ کے مرشد گرامی نے خصوصی توجہ سے جلد ہی اپنے خاص و قریبی حلقہ میں شامل فرما کر خصوصی طور پر سلسلہ نقشبندیہ قادریہ میں خلافت سے نوازا۔

۲۰۰۲ء میں ضلع سیالکوٹ کے معروف آستانہ عالیہ ہیبت پور شریف کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خلیفہ مجاز حضرت پیر محمد رفیق صاحب نقشبندی مجددی یعقوبی صاحب مدظلہ العالی نے انتہائی شفقت فرما کر اپنی چھوٹی بیٹی کا عقد آپ سے کر دیا۔ نیز تقریب نکاح کے موقع پر آپکو سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کی طرف سے خلافت سے بھی نوازا۔

ردِّ قادیانیت:

چونکہ مرزا قادیانی ضلع کچہری سیالکوٹ میں ملازمت کرتا رہا تھا۔ اور انتہائی متعصب قادیانی ظفر اللہ خاں کا تعلق بھی ڈسکہ ضلع سیالکوٹ ہی سے تھا اس وجہ سے ضلع سیالکوٹ میں قادیانیت کو پنپنے کا خوب موقع ملا۔ منکرین ختم نبوت کی بڑھتی ہوئی سرگرمیاں اور علاقہ کے مفلس و دین سے بے خبر لوگوں بکھرا ہوا شیرازہ دیکھ کر۔ ان کو متحد اور حق سے آگاہ کرنے کیلئے اور تحفظ مقام مصطفےٰ ﷺ کی خاطر آپ نے ۱۴۔۱۳ فروری ۱۹۹۹ء بروز ہفتہ اتوار پہلی سالانہ ختم نبوت کانفرنس چوک قلعہ کالروالا میں منعقد کروائی۔ یہ کانفرنس بڑے جوش و خروش سے کامیاب ہوئی اور اس میں سندھ و پنجاب سے ہزاروں کی تعداد میں عوام نے شرکت کی۔ خصوصی طور پر پیر طریقت امیر شریعت حضرت سید فیروز شاہ صاحب نقشبندی قادری مدظلہ العالی (صدر کانفرنس)، شیخ الحدیث علامہ عبدالحکیم قادریؒ، علامہ محمد عارف نوریؒ، جنرل کے ایم اظہرؒ، رائے ارشاد اللہ کمال ایڈووکیٹ، پیر سید شبیر حسین حافظ آبادی، علامہ محمد منشاء تابش قصوری اور دیگر علماء کرام نے شرکت فرمائی۔ یہ کانفرنس اللہ کے فضل سے ۱۹۹۹ء سے شروع ہو کر آج تک مسلسل سالانہ ختم نبوت کانفرنس کے طور پر جاری ہے اور انشاء اللہ جاری رہے گی۔

اکتوبر ۱۹۹۹ء کو چناب نگر (ربوہ) میں عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت کے زیر اہتمام منعقدہ سالانہ ختم نبوت کانفرنس میں بھی خطاب فرمایا۔ اس کے علاوہ ننکانہ صاحب، میانوالی، سرگودھا، چیچہ وطنی، لاہور، سیالکوٹ، میلسی، کراچی، پنڈی اسلام آباد،

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بونیر شریف سوات، ایوبیہ، مری، فیصل آباد، ڈسکہ، غرض ملک بھر میں اپنے خطبات کے ذریعے پیغام ختم نبوت لے کر پہنچے۔

قادیانیوں نے آپ پر کئی بار قاتلانہ حملے بھی کیئے ہیں۔ اس کے باوجود آپ کے پائے ثبات میں لغزش نہیں آئی اور آپ نے ہر جگہ شرعی و قانونی تقاضوں کے مطابق قادیانیت کے خلاف جہاد کرتے ہوئے انکی عبادت گاہوں کی تعمیر، تنظیموں کی تشکیل، تبلیغی سرگرمیوں اور ان کی مذہبی دہشت گردی کو روکا۔ اکتوبر ۲۰۰۰ء میں گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ میں قادیانی عبادت گاہ پر نامعلوم افراد نے حملہ کر دیا جس سے چار پانچ قادیانی ہلاک ہوگئے۔ آپ پر جھوٹا مقدمہ درج کرانے کی بہت کوشش کی گئی لیکن آپ محفوظ رہے۔ درجنوں عیسائی و قادیانی آپ کی تبلیغ سے متاثر ہو کر آپ کے ہاتھوں مشرف بہ اسلام ہو چکے ہیں اللہ تعالیٰ کی توفیق سے تقریراً، تحریراً اور عملاً آپ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کیلیئے پروانہ وار مصروف عمل ہیں۔ ماہنامہ ''لا نبی بعدی لاہور'' میں مضامین بھی لکھتے ہیں اور اس رسالہ کی طبع و ترسیل میں بھی شامل ہیں۔ آپ کے مطبوعہ رسائل میں مرزا قادیانی کے حالات و دعاوی، ختم نبوت (سوالاً جواباً) اور قادیانیوں کو دعوت اسلام شامل ہیں۔ ابھی تک آپ نوجوان ہیں خون گرم اور عزائم بلند ہیں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ آپ کی صلاحیتوں کو مزید اجاگر کرتے ہوئے ردقادیانیت پر آپ کو اہلسنت کا سرمایہ بنا دے۔ امین بجاہِ خاتم النبیین ﷺ

صلی اللہ علیہ وسلم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

محمد الیاس اعظمی

﴿پ ۱۹۶۳ء﴾

مصنف کتب کثیرہ، لیکچرار منہاج القرآن یونیورسٹی لاہور علامہ محمد الیاس اعظمی صاحب 1963ء کو چوہدری محمد اسماعیل سندھو کے گھر فیصل آباد میں پیدا ہوئے، بعد ازاں والدین کے ساتھ نقل مکانی کر کے قصور چلے گئے اب قصور ہی کے مکین ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اعلیٰ ادبی صلاحیتوں سے نوازا ہے اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں، عربی و اسلامیات میں ماسٹر کر چکے ہیں، دار العلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف سے دینی تعلیم کا آغاز کیا اور تکمیل جامعہ اسلامیہ منہاج القرآن لاہور سے کی، علامہ محمد طاہر القادری کے دستِ راست ہیں، مختلف دینی و اصلاحی موضوعات پر اب تک ڈیڑھ درجن کتب طبع ہو چکی ہیں۔

ردقادیانیت:

آپ بچپن سے ہی فتنہ قادیانیت کی سرکوبی کے لیے کوشاں ہیں، آپ کے بڑے بھائی جناب خالد محمود چودھری صاحب 1974ء کی تحریکِ ختم نبوت کے دوران مجلسِ عمل تحفظِ ختم نبوت قصور کے سیکرٹری جنرل تھے۔ آپ کی عمر اگرچہ اس وقت دس برس تھی لیکن آپ بڑے بھائی کے دستِ راست بنے رہے۔ دوست احباب کو پیغامات کی ترسیل، اہم مقامات پر مجلس کے لٹریچر کی تقسیم وغیرہ جیسے امور آپ کے ذمہ تھے آپ فرماتے ہیں کہ 1974ء میں تحریک کے دوران دس پندرہ برس تک کی عمر کے بچوں کا ایک جلوس میں نے مرتب کیا۔ گھر میں بڑے بھائی کی صحبت کی وجہ سے فتنہ قادیانیت کے خلاف سخت نفرت پیدا ہو چکی تھی چنانچہ میں جلوس کی قیادت کرتا ہوا دار الذکر احمدیہ (مرزائیوں کی عبادت گاہ) گیا اور اُسے آگ لگا کر خاکستر کر دیا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

چند دن بعد گورنمنٹ ہائی سکول کے طلباء نے ایک منظم جلوس نکالا جس میں آپ شامل ہوئے۔ 1977ء میں جب آپ کی عمر صرف چودہ برس تھی قادیانیوں کے ناظم نشرو اشاعت علی احمد کو ایک جلسہ گاہ میں آپ نے سوال وجواب کی محفل میں لاجواب کر دیا۔

1988ء میں جب قادیانیوں کے بھگوڑے سربراہ مرزا طاہر نے اپنی ڈوبتی ہوئی کشتی کو سہارا دینے کی غرض سے علماء کرام سے مباہلہ کا ڈھونگ رچایا تو علامہ محمد طاہر القادری نے بھی چیلنج قبول کرتے ہوئے مینارِ پاکستان لاہور میں مباہلہ کانفرنس کا انعقاد کیا۔ علامہ محمد طاہر القادری کے ساتھ حوالہ جات کی تلاش وغیرہ کی ذمہ داری آپ کے سپرد کی گئی نیز اسی دوران آپ نے مباھلہ کی حقیقت نامی کتابچہ تحریر فرمایا جس میں مباھلہ کی شرعی حیثیت، مباھلہ کا شرعی طریقہ کار اور قادیانیوں کے مباھلہ ڈھونگ کی حقیقت واضح فرمائی۔ 1993ء میں ضلع قصور کے گاؤں نور پور نہر میں قادیانیوں نے اپنی تبلیغ کا بازار گرم کیا۔ گاؤں والوں نے ادارہ منہاج القرآن لاہور سے رابطہ کیا تو سربراہِ ادارہ جناب پروفیسر محمد طاہر القادری صاحب نے آپ کو اپنا نمائندہ بنا کر گاؤں نور پور نہر بھیجا۔ وہاں قادیانی مربی ملک امان اللہ قادیانی سے "مرزا قادیانی کا ذاتی کردار" کے عنوان پر فیصلہ کن مناظرہ ہوا۔ قادیانی مربی موٹر سائیکل پر بیٹھ کر فرار ہو گیا اور گاؤں کے قادیانیوں نے آپ پر قاتلانہ حملہ کی کوشش کی لیکن اللہ نے آپ کو محفوظ رکھا۔

1995ء گلشنِ حدید کالونی پورٹ بن قاسم کراچی میں مرزا محمد مقصود قادیانی کے ساتھ "اجرائے نبوت اور مرزا قادیانی کا ذاتی کردار" کے عنوان پر آپ کا مناظرہ ہوا، مناظرہ رات عشاء کے بعد شروع ہوا اور صبح ساڑھے چار بجے تک جاری رہا۔ مقصود قادیانی سٹیل ملز کراچی کا ملازم تھا اور ملز ملازمین کو قادیانیت کی تبلیغ کرتا تھا سٹیل ملز ملازمین نے مناظرہ کا اہتمام کیا تھا۔ صبح ساڑھے چار بجے مقصود قادیانی نے ہاتھ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اٹھا کر اپنی شکست کا باقاعدہ اعتراف کیا اور برملا اظہار کیا کہ اب میں پہلے والا متعصب قادیانی نہیں رہا اور میں اپنے نظریات پر غور کرونگا۔ مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب کے زیر اہتمام منعقدہ انعامی تحریری مقابلہ میں آپ نے ”مرزا قادیانی کے کفریہ عقائد“ پر مبنی ایک مبسوط مقالہ تحریر فرما کر انعام حاصل کیا۔

1998ء سے جاری منہاج علماء کونسل کے زیرِ اہتمام جامعہ بغدادی مسجد گلبرگ فیصل آباد میں منعقد ہونے والے سالانہ ردِ قادیانیت کورس میں آپ ہر سال مدلل لیکچرز کے ذریعے عوام الناس کو اس مکروہ فتنہ کی ہولنا کیوں سے آگاہ فرمانے کے ساتھ ساتھ اس سے محفوظ رہنے کے طریقوں سے بھی روشناس کراتے ہیں۔

جولائی ۲۰۰۶ء میں آپکی کتاب ”مطالعہ احمدیت اور دعوت انصاف و عمل“ منظر عام پر آئی۔ ۳۰۴ صفحات پر مشتمل اس کتاب میں آپ نے عقلی و نقلی دلائل سے عقیدۂ ختم نبوت ثابت کر کے قادیانیوں کو راہ ہدایت قبول کرنے اور قادیانیت سے تائب ہونے کی دعوت دی ہے۔ ”اجرائے نبوت پر قادیانی دلائل کا قرآن مجید سے علمی محاکمہ“ بھی آپ نے تحریر فرمائی ہے جو عنقریب طبع ہو کر ردِ قادیانیت پر کام کرنیوالوں کے لیے ایک عظیم تحفہ ثابت ہوگی۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ آپ کے علم و عمل میں مزید برکت فرمائے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

شہید ختم نبوت میاں محمد امیر قادریؒ

﴿2003-1964﴾

شہید ختم نبوت حضرت میاں محمد امیر شہیدؒ چک 30 سکندر ضلع گجرات کے رہائشی تھے، مورخہ 10 اکتوبر 1964ء کو آپ چوہدری لال خاں کے گھر پیدا ہوئے، آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والدین اور دیگر قریبی سب رشتہ دار قادیانی تھے 1972ء تک آپ خود بھی قادیانی رہے پاک بھارت جنگ 1971ء میں جنگی قیدی بن کر بھارتی قید میں چلے گئے اور دوران قید ہی آپ نے صوفی غلام سرور رحمۃ اللہ علیہ سے قرآن حکیم کا ترجمہ پڑھا۔ ترجمہ پڑھنے کے دوران ہی آپ قادیانیت پر لعنت بھیج کر مسلمان ہو گئے۔ جبکہ دیگر خاندان والے قادیانی ہی تھے آپ کی والدہ، بیوی اور بہنوئی وغیرہ نے بہت کوشش کی کہ آپ کو دوبارہ قادیانی بنالیا جائے لیکن آپ ثابت قدم رہے یہاں تک کہ آپ کی بیوی قادیانیت چھوڑنے پر آمادہ نہ ہوئی تو آپ نے اسے طلاق دے کر دسمبر 1979ء میں چک سکندر میں دوبارہ شادی کر لی جس سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو دو بیٹے اور ایک بیٹی عطا فرمائے۔ ایک بیٹا آپ کے ساتھ ہی شہید ہو گیا جبکہ ایک بیٹا اور بیٹی بقید حیات ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں لمبی اور پرسکون زندگی سے نوازیں۔ 4 ستمبر 2003ء کو بوقت چھ بجے قادیانیوں نے فائرنگ کر کے آپ کو نوجوان بیٹے سمیت شہید کر دیا اس طرح آپ کی شہادت کی دلی آرزو پوری ہو گئی۔

ردِ قادنیت:

آپ کا تقریباً تمام خاندان قادیانی تھا جب آپؒ نے قادیانیت سے تائب ہو کر مسلمان ہونیکا اعلان کیا تو آپ کو اپنے قریبی اعزاء کی طرف سے ہی بڑی مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا۔ آپؒ کے والدین بھائی بیوی سب کے سب آپ کو دوبارہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قادیانی بنانے پر تلے رہے۔ خصوصاً آپ کا بہنوئی تو دن رات آپ کی ڈی برینفنگ پر مامور رہا لیکن آپ کے پائے ثبات میں ذرا بھی لغزش نہ آئی اور آپ نے سب رشتہ داروں کے بائیکاٹ کا بڑی جوانمردی سے مقابلہ کیا بالآخر آپ کو مجبور کرنے والے خود مجبور ہو گئے اور آپ کی تبلیغ کی بدولت آپ کے بہت سے عزیز قادیانیت سے تائب ہو گئے آپکی بیوی ہٹ دھری پر قائم رہی۔ اور قادیانیت چھوڑنے پر رضا مند نہ ہوئی تو 1978ء میں آپ نے اسے طلاق دے کر اپنی زوجیت سے آزاد کر دیا بعد ازاں آپ نے ایک صالح مسلمان عورت سے عقد ثانی کیا۔

1982ء میں آپ کے گاؤں کی مسجد کا مسلمان امام تلاش روزگار میں یونان چلا گیا تو اہل محلہ نے آپ کو مجبور کیا کہ آپ مسلمانوں کو نماز باجماعت پڑھا دیا کریں۔ آپ نے ابھی تک داڑھی نہ رکھی تھی لیکن نماز باقاعدگی سے ادا کرتے تھے چنانچہ اہل محلہ کے پرزور اصرار پر آپ نے نماز کی امامت کرانا شروع کر دی۔ گاؤں کی دونوں مساجد پر قادیانیوں نے زبردستی قبضہ کر رکھا تھا پورے گاؤں کے لوگ قادیانیوں کی ظاہری شان وشوکت اور تنظیم سے مرعوب ہو کر ان سے ڈرتے تھے اسی وجہ سے مساجد پر قادینوں کا قبضہ مضبوط ہو چکا تھا۔ چنانچہ قادیانی ہی سپیکر میں اذان دیتے اور محراب میں نماز پڑھاتے آپ اسی اذان پر باہر صحن میں مسلمانوں کو نماز باجماعت پڑھاتے رہے یہ سلسلہ جاری تھا کہ جون 1988ء میں مرزا طاہر قادیانی نے اپنی خلافت کی ڈوبتی کشتی کو سہارا دینے کی غرض سے دنیا بھر کے مسلمان کو نام نہاد مباہلہ کا چیلنج کیا۔ اس پمفلٹ مباہلہ کی ایک کاپی آپ کی دوکان میں بھی پھینکی گئی۔ اُس چیلنج میں مرزا طاہر نے قادینوں کو مسلمان اور دیگر تمام مسلمانوں کو کافر قرار دیا تھا جب آپ نے یہ پمفلٹ پڑھا تو آپ کے اندر ایک انقلاب برپا ہو گیا آپ نے قادیانوں کے خلاف منظم طریقہ سے کام کا آغاز کر دیا۔ مسجد میں نماز تو آپ پڑھاتے ہی تھے۔ جب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رمضان المبارک آیا اور تراویح پڑھنے کا وقت آیا تو حسب سابق قادیانیوں نے صحن میں آکر تراویح شروع کردی اور مسلمانوں سے کہا آپ مسجد کی چھت پر تراویح ادا کر لیں آپ نے فرمایا میں تو صحن میں ہی نماز پڑھاؤں گا یہ پہلا موقع تھا جب چک سکندر کے کسی مسلمان نے قادیانیوں سے باقاعدہ ٹکر لی اور اپنی مرضی کے مطابق مسجد میں نماز باجماعت ادا کی آپ نے صحن میں ہی قادیانیوں کی جماعت کے بالمقابل صفیں سیدھی کرا کے نماز تراویح ادا کرنی شروع کردی۔ جب دونوں اماموں نے قرأت شروع کی تو آپ کی بلند اور پرسوز آواز کیوجہ سے قادیانی امام ومقتدی بہت پریشان ہوئے اور اپنی صفیں لپیٹ کر مسجد کے اندر چلے گئے ابھی نماز شروع ہی کی تھی کہ بجلی بند ہوگئی، گرمی کا موسم تھا قادیانی پسینے میں بھیگ کر باہر نکلے اور بولے کہ کل سے تم نماز چھت پر ادا کرو گے یا مسجد کے اندر آپ نے فرمایا کل آئے گی تو دیکھیں گے چنانچہ اگلے دن پھر نماز تراویح صحن میں شروع کردی قادیانی بہت بگڑے لیکن آپ کی جرأت مندی کے سامنے کھڑے نہ ہو سکے اور مجبوراً مسجد کے اندر چلے گئے۔ یہ آپ کی پہلی کامیابی تھی جس میں چک سکندر کے مسلمانوں نے قادیانیوں کو مجبور کر کے اپنی بات منوائی۔ اسی طرح اگلے سال رمضان المبارک آیا پھر آپ کی حکمت عملی سے قادیانیوں کو اندر نماز پڑھنا پڑی اور مسلمانوں نے صحن مسجد کی کھلی فضا میں نماز تراویح ادا کی آپ نے بعد از نماز درس دینے کا سلسلہ شروع کردیا قادیانی یہ سب کچھ دیکھ سن کر جل بھن رہے تھے۔ آپ کے وعظ وتبلیغ سے نوجوانوں کے حوصلے بلند ہو گئے اور انھوں محراب مسجد پر قبضہ کرنے کی اجازت مانگی لیکن حکمت عملی اور مناسب وقت کے انتظار میں آپ نے انھیں باز رکھا لیکن خون بہت گرمایا جا چکا تھا۔ چنانچہ مشاورت ہوئی اور حصول مسجد کی غرض سے ڈپٹی کمشنر گجرات کو ایک درخواست پیش کردی گئی۔ تین ماہ تک بڑی جانفشانی سے درخواست کی پیروی کی گئی بالآخر اللہ تعالیٰ کے فضل اور آپؒ کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کوششوں سے 3 اکتوبر 1988ء کو مسجد مسلمانانِ چک سکندر کو مل گئی اور قادیانیوں کا داخلہ مسجد میں بند ہو گیا اس درخواست کی پیروی کے سلسلہ میں چک دھوریہ سے صوبیدار احمد خاں مہر، سنت پورہ سے جناب صوفی محمد امین گولڑوی، باسریاں سے جناب قاری محمد اعظم صاحب جناب صولافی لال خاں اور ریاست علی مہر آپ کے قدم سے قدم اور کاندھے سے کاندھا ملا کر چلتے رہے۔ جبکہ صوفی رحم داد گوجر آف دھوریہ نے بھی دامے درمے سخنے قدمے آپ سے تعاون جاری رکھا۔ جب قانونی طور پر مسجد مسلمانوں کو مل گئی تو اب مسجد کا قبضہ لینا اس سے بھی مشکل تھا لیکن آپ نے لوگوں کو حوصلا دلایا نماز ظہر 13 اکتوبر کو چند لوگ مسجد میں ڈرتے ڈرتے آئے جلسہ عام شروع ہو گیا مغرب تک تمام مسلمانانِ چک سکندر مسجد میں پہنچ گئے اس دن کے بعد مسجد میں قادیانیوں کا داخلہ بند ہو گیا۔ اسی طرح چک سکندر کا قبرستان بھی آپ نے قادیانیوں سے آزاد کرا لیا۔ اور قادیانی یہ معاہدہ طے کرنے پر مجبور ہو گئے کہ ''مسجد میں داخل ہو نگے نا ہی قبرستان میں کوئی قادیانی مردہ دفن کیا جائے گا اور کوئی قادیانی مبلغ چک سکندر میں آ کر قادیانیت کی تبلیغ نہ کرے گا۔'' لیکن قادیانی اپنے معاہد پر کاربند نہ رہے اور انہوں نے مسلمانوں پر تشدد شروع کر دیا۔ یہاں تک کہ 14 جولائی 1989ء کو عید قربان کے دن قادیانیوں نے کھلے عام اسلحہ کی نمائش کرتے ہوئے شعائر اللہ کا مذاق اڑایا اور مسلمانوں کے گھروں پر فائرنگ کر کے خوف وہراس پھیلایا، حالات کشیدہ ہونے لگے جو 14 جولائی 1989ء کو مسلمانوں اور قادیانیوں کے مابین خانہ جنگی پر منتج ہوئے۔ اس لڑائی کی داستان صوفی محمد امیر قادری ہی کی زبانی سنئے جو کہ آپ نے اپنی زندگی میں ہی تحریر کی تھی۔ آپ لکھتے ہیں۔

16 جولائی 1989ء کو دن 10 بجے قادیانیوں نے لڑائی شروع کر دی۔ ہوا یوں کہ ہمارا ایک انتہائی متحرک نوجوان احمد خاں ہمارے گھر سے چند ساتھیوں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہمراہ اپنے گھر جا رہا تھا جوں ہی خالق قادیانی کے مکان کے سامنے پہنچا تو مکان کی چھت سے فائر کیا گیا جو احمد خاں شہید کے سینے میں لگا اور وہ وہیں اللہ کو پیارا ہو گیا۔ اس کے ساتھ ایک لڑکا بنام محمد اصغر تھا جس کے گلے پر گولی لگی اور شدید زخمی ہو گیا دوسرا آدمی فتح علی تھا وہ بھی زخمی ہو گیا۔ یہ شرارت کر کے پانچویں مسلح قادیانی اپنے بیت الکفر میں پہنچے جہاں پر پہلے سے ساری جماعت مورچہ بند تھی۔ انہوں نے مسلمانوں کے گھروں کو آگ لگانی شروع کر دی اور اگر کوئی مسلمان مرد عورت یا بچہ ملتا تو اس کو فائر مارتے اور زخمی کرتے جاتے مگر اللہ تعالیٰ کریم کے فضل سے کوئی مزید آدمی شہید نہ ہوا۔ جن گھروں کو انہوں نے آگ لگائی وہ تینوں میرے ہی بھائی تھے۔ قادیانی محلے میں آباد میرے بھائی عدالت خاں، بھائی عبدالغفور اور بھائی خادم حسین کے گھروں کو انہوں نے گیس سلنڈروں سے آگ لگائی اور سب کچھ جلا دیا اور پر چھتوں پر مسلح قادیانی انکی حفاظت بھی کر رہے تھے۔ ہم بے بس ہو گئے کیونکہ ہمارے پاس نہ تو کوئی اسلحہ تھا اور نہ ہی کوئی اور ذریعہ۔ ہمارے گاؤں میں اس دن مغرب کی طرف بکروں کی لڑائی تھی اسکو دیکھنے کے لئے دیگر دیہات کے لوگ بطور تماشائی جمع تھے۔ احمد خاں کا شہید ہونا تھا کہ یہ خبر علاقہ بھر میں جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی۔ پھر کیا تھا مسلمان جو بکروں کی لڑائی دیکھنے آئے ہوئے تھے سینکڑوں کی تعداد میں گاؤں پہنچ گئے اور گردونواح سے بھی مسلمان ہمارے گاؤں پہنچے اور گولیوں کی بوچھاڑ میں انہوں نے ہمارے گھروں کو لگی ہوئی آگ بجھانی شروع کی اتنے میں 2:30 بجے کے قریب کھاریاں تھانہ کا SHO راجہ ریاض اپنے ساتھ کافی نفری لے کر میرے مکان پر آیا اور مجھ سے حالات دریافت کئے۔ میں نے ان کو سارے واقعات بتائے۔ SHO نے مجھے اپنی جماعت کی طرف سے فائر بند کروانے کا حکم دیا تو میں نے بتایا کہ یہ سب فائر صرف ان کی طرف سے ہی ہو رہے ہیں جو کہ نذیر احمد عرف ساقی ان کی عبادت گاہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے ساتھ ایک ملحقہ مکان جو کہ نذیر احمد قادیانی کا ہے وہاں سے کر رہا ہے جس کو دو آدمی رائفل لوڈ کر کے دیتے ہیں اور وہ مسلسل فائر کر رہا ہے اور انکے دیگر لوگ بھی متواتر فائر کر رہے ہے۔ ہمارے پاس تو اسلحہ چلانے کو گولی ہی نہیں۔ پھر وہ میرے مکان سے اپنی نفری سمیت قادینوں کی طرف گیا تا کہ وہ انکا فائر بند کرائے مگر کامیاب نہ ہو سکا حتی کہ مزید پولیس طلب کر لی گئی۔ SP شمیم صاحب کو وائرلس کی گئی تو وہ بھی کچھ دیر بعد پہنچ گئے۔ پھر کیا تھا پورے ضلع گجرات اور منڈی بہاؤالدین کی پولیس آنے لگی SP نے بڑی کوشش کی مگر وہ فائر بند کرانے میں کامیاب نہ ہو سکے۔ بالآخر ایک گولی جب نذیر ساقی کو لگی جو کہ مکان کی چھت پر مورچہ بند تھا تو فائر بندی ہو گئی اتنے میں مشتعل لوگوں نے جو کہ پورے علاقے سے یہاں آئے ہوئے تھے قادیانیوں کے گھر کو آگ لگانی شروع کر دی اور کافی گھر جلا دیئے کچھ مویشی بھی جل گئے ایک قادیانی رفیق نامی کو بھی جو کہ 2 پسٹل ہاتھ میں لئے اپنے مکان سے مسلمانوں پر فائر کرتا ہوا نکلا۔ کسی نے کلہاڑی کا وار کر کے اسے ختم کر دیا۔ اس طرح تین قادیانی واصل جہنم ہوئے اور ان کے مکان بھی جل گئے مگر یہ سب کچھ پہل انہی کی طرف سے کرنے پر ہوا پولیس نے کنٹرول کرنے کی بڑی کوشش کی مگر عوام اتنی تھی کہ ایک قیامت کا سماں تھا۔ پورے صوبے سے پولیس چک سکندر نمبر 30 میں آنی شروع ہو گئی بلکہ شیخوپورہ سے PC ریزرو پولیس بھی یہاں آنی شروع ہو گئی اور گاؤں میں کرفیو لگا دیا گیا کہ باہر سے کوئی آدمی اندر نہیں آسکتا تھا پولیس اور فوج نے کنٹرول سنبھال لیا اور وزیر اعظم بے نظیر بھٹو کے حکم سے تمام کے تمام قادیانیوں کو پولیس گاڑیوں میں سوار کر کے کھاریاں لے گئی۔ وہاں سے کچھ ربوہ چلے گئے اور کچھ آگے پیچھے ہو گئے گاؤں میں کوئی قادیانی نہ رہا۔ پولیس نے کنٹرول سنبھال کر حفاظت شروع کر دی اور یہ سلسلہ 9 ماہ تک جاری رہا۔ ہمارا جو نوجوان احمد خاں شہید ہوا تھا اس کی لاش ہمارے آدمی پوسٹ مارٹم کرانے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کھاریاں سول ہسپتال لے گئے۔صوفی محمد امین صاحب ہمای تنظیم کے جنرل سیکرٹری ہیں گاؤں میں لڑائی کے دوران آئے تو کرفیو کیوجہ سے انہیں گاؤں میں داخل نہ ہونے دیا گیالہذا وہ مراڑیاں شریف ضلع گجرات کے مدرس جناب پیر محمد افضل قادری کے پاس گئے اوران کوتمام واقعات سے آگاہ کیا۔انھوں نے امین صاحب کوحکم دیا کہ آپ علاقہ بھر کے علماء کھاریاں عیدگاہ میں اکھٹے کرلیں۔جناب صوفی محمد امین گولڑوی آف سنت پورہ کی دعوت پرعلاقہ بھر سے بہت سے علماء کرام اکھٹے ہوگئے۔علماء نے باہم مشورہ کیا کہ احمد خاں شہید کا جنازہ لے کرکھاریاں شہر میں جلوس نکالیں گے جس سے انتظامیہ کوامن وامان میں خلل کی فکر لاحق ہوئی اورانہوں نے منت سماجت کی کہ شہر کے حالات بھی خراب ہونگے اور امن امان کا مسئلہ پیدا ہوگا اس پر معاملہ مجھ پر چھوڑ دیا گیا کہ اگر میاں محمد امیر کہے تو ہم ایسا کرسکتے ہیں۔انتظامیہ نے ہمارے ساتھ چلنے والے دھوریہ کے صوبیدار احمد خاں صاحب سے کہا کہ مہربانی کریں شہر میں جنازہ لے کر جلوس نہ نکالیں اور میاں محمد امیر کی منت کریں تاکہ حالات قابو سے باہر نہ ہوجائیں انہوں نے انتظامیہ کی بات مان لی اور مجھے بتائے بغیر ہی کہہ دیا کہ ٹھیک ہے میں میاں امیر صاحب کا ذمہ دار ہوں۔چنانچہ جنازہ بغیر جلوس نکالے واپس لے گئے۔17 جولائی کو صبح 9 بجے کے قریب جنازہ پڑھایا گیا۔جس میں توقع سے زیادہ لوگ جمع ہوئے اور ایک وسیع زمین میں جنازہ جناب مفتی حبیب اللہ نعیمی صاحب خطیب اعظم سرائے عالمگیر نے پڑھایا۔حالانکہ لوگ کچھ ڈر کی وجہ سے کچھ کرفیو کی وجہ سے جنازہ میں شریک نہ ہوسکے پھر بھی چک سکندر 30 کی تاریخ اور علاقے کا یہ بہت بڑا جنازہ تھا۔18 تاریخ کوالفلاح مسجد شمالی چک سکندر 30 میں قل شریف کی محفل ہوئی جس میں جناب قبلہ ریاض حسین شاہ صاحب خطیب اعظم ماڈل ٹاؤن لاہور نے خطاب فرمایا۔وقت گزرتا گیا دونوں طرف سے مقدمات درج کرادیے گئے مرزائی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

34 آدمیوں پر مقدمہ درج ہوا اور میرے گھر بیٹھکر FIR کاٹی گئی جبکہ قادیانیوں نے میرے سمیت 44 مسلمانوں پر FIR کٹوائی۔ کچھ مرزائی تو گرفتار ہو گئے اور کچھ بھاگ گئے مگر مسلمانوں کو حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے گرفتار نہ کیا گیا۔ وقت گزرتا گیا ہمارے گاؤں میں پولیس کا پہرہ لگا دیا گیا جو بعد میں کم ہو گیا اور گاؤں سے باہر ایک چوکی بنا دی گئی۔ یہ سلسلہ 9 ماہ تک جاری رہا۔ آخر پہرہ ختم ہو گیا اور مجھے اپنے ساتھ چند مسلح نوجوان رکھنے کی لوکل پولیس کی طرف سے اجازت تھی۔ یہ سلسلہ تقریباً 13 ماہ تک جاری رہا۔

ایک نزدیکی گاؤں بوریا نوالی میں میری سگی بہن مسماۃ سردار بیگم رہتی تھی جو کہ ایک بچے سمیت قادیانی ہو چکی تھی، میں ان کے گاؤں اپنے ایک عزیز کو جو کہ حج بیت اللہ سے واپس آیا تھا ملنے گیا میرے ساتھ کافی مسلح لوگ بھی تھے ہم وہاں پہنچے اور رات کو نماز عشاء کے بعد وہاں کے لوگوں نے مجھے شہادت امام حسین علیہ اسلام کے جلسہ میں خطاب کرنے کی درخواست کی جو میں نے قبول کر لی۔ رات نماز عشاء پڑھ چکے تو دعا مانگنے سے پہلے ہی میرے بہنوئی' اس کے دو بیٹوں اور داماد نے مسجد کی چھت کی طرف سے نمازیوں پر فائر کھول دیا جس سے چک سکندر 30 کا میرا ساتھی نوجوان محمد اشفاق شدید زخمی ہو گیا۔

اس وقت کا ڈی سی گجرات محمد اقبال بوسن مسلمانوں کے لئے بالکل رحم دل نہ تھا اور نہایت تیز ترار تھا۔ اس نے اسی دن میری گرفتاری کے لیے پورے ضلع کی پولیس اکٹھی کر لی اور 5 اگست 1990ء کی صبح میرے گھر پر چھاپہ مارا۔ مجھے اور میرے بھائی صوبیدار عبدالغفور کو گرفتار کر کے تھانہ ککرالی تحصیل کھاریاں میں بند کر دیا۔ یہ کام بڑی پلاننگ سے کیا گیا نوتانوالی میں بھی ناکہ لگایا گیا تھا تاکہ ادھر ڈنگہ یا دیگر گاؤں کے ڈیرے سے کوئی آدمی نہ آسکیں۔ راستے میں ہر گاڑی خواہ وہ ہائی ایکس تھی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ویگن تھی' ٹرک تھا۔ بس تھی کار تھی اس میں چک سکندر سے لے کر کھاریاں تک پولیس ہی پولیس نظر آتی تھی۔ رات 9 بجے تک ہم دونوں بھائیوں کو کنگرالی تھانہ میں بند رکھا گیا تا کہ کہیں سے مظاہرے نا ہوں یا کوئی آدمی حالات خراب نا کرے۔ اسی دوران پیر افضل صاحب آف مراڑیاں شریف کی قیادت میں عیدگاہ کھاریاں میں علماء کرام اکھٹے ہوئے۔ اور پیر افضل صاحب ڈی سی گجرات کی دعوت پر مذاکرات کے لیے گجرات چلے گئے۔ مذاکرات شروع ہوئے تو پیر افضل جو واقعی ایک مجاہد آدمی ہے۔ نے ڈی سی گجرات سے کہا کہ اگر میاں محمد امیر 3 بجے تک رہا نہ کیا گیا تو میں جو کچھ کروں گا اس کے لیے تیار رہیں اس پر ڈی سی نے دوسرے کمرے میں جا کر ٹیلی فون پر ہوم سیکرٹری پنجاب سے اجازت حاصل کر کے پیر افضل صاحب کو 3 ماہ نظر بندی کے احکامات سے اسی وقت میانوالی جیل میں بھیج دیا تا کہ "نہ رہے بانس نہ بجے بانسری" اور دیگر علماء کرام کو دھمکی دی کہ اگر کسی دوسرے نے انکی حمایت کی تو میں سب کے ساتھ وہی سلوک کرونگا اور مدرسوں کے لیے جو فنڈ دیا جاتا ہے بند کرادونگا۔ ہر آدمی تو مجاہد نہیں ہوتا۔ نہ کوئی بولا نہ کوئی امن امان خراب ہوا۔ نہ کسی سُنی نے ناموس رسالت ﷺ کی پاسداری کرنے والوں کے لیے کہیں مظاہرہ ہی کرنے کی زحمت گوارا کی صرف چک سکندر کا گاؤں تھا جس کے ہر فرد کے دل میں میاں محمد امیر کی محبت موجزن تھی گاؤں کا ہر فرد، عورت، مرد، نوجوان، بچے جس حالت میں تھے نکلے اور دھوریہ اڈے پر پولیس سے زبردست ٹکراؤ ہوا جس میں پولیس نے ہوائی فائرنگ کر کے لوگوں کو منتشر کیا اور عورتوں کے سروں سے دوپٹے اتار کر ان کو لاٹھیوں سے پیٹا۔ ادھر ہم دونوں بھائی رات 9 بجے گجرات جیل کے پھانسی پہرے میں پہنچا دیے گئے اور دیگر لوگوں کی گرفتاری بھی شروع ہوگئی جبکہ مرزائیوں کی ضمانت ہو چکی تھی اور وہ گاؤں آنے کیلئے پرتول رہے تھے ہم جوں ہی جیل میں مقید ہوئے اقبال بوسن ڈی سی گجرات نے تمام

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قادیانیوں کو گاؤں میں لا کر آباد کر دیا۔ اگر وہ ایسا نہ کرتے آج یہ گاؤں جس میں 250 گھرانے مرتد ہیں ان مرتدوں سے خالی ہو چکا تھا اور یہاں صرف مسلمان ہی رہ جاتے۔ بہرحال ہم 2 سال جیل میں رہ کر اپنا مقدمہ ڈیل کرتے رہے اور میں دونوں مقدمات 302 سے اللہ کریم کے کرم سے بری ہو گیا اور ہمارے نوجوان جو کہ بالکل بے گناہ تھے انکو رائے محمد ظفر بھٹی ایڈیشنل سیشن جج گجرات نے 12 سال کی سزا سنا دی۔ جبکہ باقی تمام مسلمان بری ہوئے مگر قادیانی سب کے سب بری کر دئے گئے کتنے ظلم کی بات ہے کہ نبی کریم ﷺ کے تمام گستاخ بری اور آپ ﷺ کی ناموس ختم نبوت کی حفاظت کرنے والے مسلمان کو سزا سنا دی گئی یہ ہے ہمارے اسلامی ملک میں ایک مسلمان حکومت کا اور اس کے کارندوں کا کردار پھر میں اللہ کریم کے خاص فضل سے دوسرے مقدمہ 302 بمقام بوریا نوالی میں بھی بری ہو گیا اور گھر آ گیا۔ ہمارے جو نوجوان سزا ہوئے وہ گجرات جیل میں قیدی بنا دئے گئے اور کچھ عرصے کے بعد ان کو کوٹ لکھپت جیل لاہور میں منتقل کر دیا گیا جن کے لیے میں تقریباً ڈیڑھ سال بھاگتا رہا اور 3 وکلاء کو فیس ادا کی آخر کار اسماعیل قریشی وکیل کی کوششوں سے ضمانت ہو گئی اور وہ لوگ بھی گھر آ گئے۔ اس واقعہ سے 100 کے قریب قادیانی مسلمان ہو گئے مگر 250 خاندان موجود ہیں باقاعدہ ان کی گاؤں میں عبادت گاہ بشکل مسجد بنی ہوئی ہے جس کا مینار ہم نے نہیں بننے دیا۔ مگر محراب ہے اور انہوں نے وہاں ڈھیروں اسلحہ سٹور کر رکھا ہے ہر وقت بہت سے لوگ پہرہ پر ہوتے ہیں جبکہ ہم اپنی مسجد میں ایک مسلح گارڈ بھی کھڑا نہیں کر پاتے۔ ان کی سرگرمیاں اندر ہی اندر جاری ہیں بے غیرت مسلمان ان کے ساتھ کھاتے پیتے اٹھتے بیٹھتے اور دیگر لین دین معاملات سب کے سب کرتے ہیں اور اس کام سے گاؤں کے علاوہ بھی کوئی مسلمان مجھے ایسا کم ہی ملا جو کہ ان سے بائیکاٹ کرنے والا۔ بہرحال ہم نے اپنی ذمہ داری اللہ کریم کی مدد سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پوری کردی اور گاؤں میں ایک بھرپور انقلاب آیا کافی لوگ مسلمان ہوئے ابھی کچھ دن پہلے ایک ہی گھرانے کے 16 افراد مسلمان ہوئے ہیں۔ اللہ کے کرم سے میں نے مشن جاری رکھا ہوا ہے کوئی ساتھ ہو یا نہ ہو ہم انشاء اللہ اپنی جان، اپنا تن من دھن سب کچھ قربان کر دیں گے ہم باتوں پر نہیں بلکہ عمل پر یقین رکھنے والے لوگ ہیں کیونکہ امام اہلسنت مجدد دین ملت اعلیٰ حضرت نے فرمایا

وہ کمال حسن حضورﷺ ہے کہ گمان نقص جہاں نہیں
یہی پھول خار سے دور ہے یہ وہ شمع ہے کہ دھواں نہیں
اور کروں تیرے نام پہ جان فدا بس ایک جان یا دو جہاں فدا
دو جہان سے بھی نہیں جی بھرا کروں کیا کروڑوں جہاں نہیں

اور علامہ اقبال نے فرمایا

قوت عشق میں ہر پست کو بالا کر دے
دہر میں اسم محمدﷺ سے اجالا کر دے
کی محمدﷺ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح قلم تیرے ہیں
ہر دل کی تسلی بھی ہر غم کی دوا بھی کیا چیز ہے
مولا تیری خاک کف پا بھی
اس موت پہ اک میں نہیں لکھ جان تصدق
جس موت کے ساتھ آئے مدینہ کی ہوا

آپ کی یہ قلمی تحریر آپ کے دست راست صوفی محمد امین گولڑوی نے مندرجہ ذیل نوٹ لکھ کر راقم الحروف کو ارسال کی تھی۔

"یہ تحریر آپ، رسالہ "لا نبی بعدی" لاہور کو بھیجنا چاہتے تھے لیکن اب آپ کی شہادت کے تقریباً ایک سال بعد آپ کو بھیج رہا ہوں خادم خاکپائے اہل اللہ محمد امین گولڑوی"

آپ نے زندگی بھر دامے درمے سخنے قدمے قادیانیت کا تعاقب جاری رکھا یہاں تک کہ قادیانیوں نے آپ کو شہید کر دیا آپ نے اپنی اور اپنے نوجوان بیٹے کی جان ناموس تاجدار ختم نبوت پر فدا کر کے چک سکندر کے مسلمانوں میں اسلام کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حفاظت کا اک نیا ولولہ پیدا کر دیا ہے آپ کا شروع کردہ مشن اب مولانا صوفی محمد امین گولڑوی کی شبانہ روز کاوشوں سے جاری وساری ہے۔ مولانا محمد امین گولڑوی نے آپ کی شہادت کے کافی عرصہ بعد مارچ 2005 میں ایک کتابچہ ”قادیانیت کیا ہے“ کے عنوان سے مرتب کر کے شائع فرمایا ہے۔ اس رسالہ میں صفحہ اول پر آپ نے تحریر فرمایا ہے۔

”شہید اسلام مجاہد تحریک ختم نبوت چک سکندر 30 اور ان کے صاحبزادے جناب شبیر حسین قادری صاحب کے نام“ یہ انتساب آپ کی خدمات کو خراج تحسین کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

علامہ مفتی محمد امین فیصل آبادی

﴿پ ۱۹۲۶ء﴾

حضرت علامہ مفتی محمد امین فیصل آبادی ان نابغہ روزگار ہستیوں میں ایک ہیں جن کے دم قدم سے کئی مردہ دلوں کو زندگی ملی اور کئی گم کردہ راہوں کو صراط مستقیم کی دولت نصیب ہوئی۔ مورخہ ۱۹ دسمبر ۲۰۰۶ء کو آپ کے لخت جگر اور عالمی شہرت یافتہ خطیب و مناظر مولنا محمد سعید احمد اسعد سے ان کے مدرسہ جامع امینیہ شیخ کالونی فیصل آباد میں ملاقات ہوئی اس ملاقات میں مفتی صاحب کے بارے میں جو معلومات میسر آئیں انکی روشنی میں یہ مضمون تیار کیا ہے۔ مولنا سعید احمد اسعد صاحب کے بقول۔

''بہ روایت عم محترم مولنا محمد حنیف آپ کی ولادت باسعادت ۱۴ شعبان ۱۳۴۴ھ مطابق ۲۷ فروری ۱۹۲۶ء بروز ہفتہ ہے۔ آپکے والد گرامی قدر کا نام حکیم غلام محمد تھا۔ آپ راجپوت بھٹی خاندان کے چشم و چراغ ہیں۔ آپ کی ولادت باسعادت نوازش آباد لاہور میں ہوئی۔ پرائمری تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد اپنے بڑے بھائی مولنا محمد حنیف سے دینی تعلیم کا آغاز کیا بعد ازاں درس حضرت میاں صاحب شرقپور شریف میں داخل ہو گئے اور حضرت ثانی لاثانی میاں غلام اللہ شرقپوری کے زیر سایہ محدث کبیر علامہ غلام رسول رضوی سے اکتساب علم کیا۔ حضرت ثانی لاثانی میاں غلام اللہ شرقپوری آپ کو زمانہ طالبعلمی میں ہی ولی اللہ کہہ کر پکارا کرتے تھے۔ اسی دوران جب حضرت محدث اعظم مولنا سردار احمد نے فیصل آباد میں ورود فرما کر درس و تدریس کا آغاز فرمایا تو قبلہ والد صاحب کو آپ کے اولین شاگرد ہونے کا اعزاز ملا۔ جبکہ مولنا ابوداؤد محمد صادق آف گوجرانوالہ آپ کے پہلے سال کے ہم مکتب بنے۔ جامعہ رضویہ فیصل آباد کی شہرت چاردانگ عالم میں پھیلی تو درس و تدریس کے ساتھ ساتھ لوگ اپنے مذہبی و فقہی مسائل کے حل کی غرض سے بھی جامعہ رضویہ کی طرف رجوع کرنے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لگے۔ چنانچہ حضرت محدث اعظمؒ نے قبلہ مفتی صاحب کو جامعہ رضویہ کا سب سے پہلا باقاعدہ مفتی مقرر فرما کر فتاویٰ نویسی آپ کے سپرد کردی۔ اور جامعہ مسجد سنی رضوی فیصل آباد کے اولین امام و خطیب بھی آپ کو مقرر کردیا گیا۔ طریقت میں آپ نے پہلی بیعت حضرت پیر مقبول الرسولؒ للہ شریف سے کی۔ انکی وفات کے بعد آزاد کشمیر کی معروف روحانی و علمی شخصیت شیخ الاولیاء قاضی محمد صادق کے دست حق میں اپنا ہاتھ دے دیا۔ جہاں سے آپ کو خلافت و اجازت بھی نصیب ہوئی بعد ازاں حضرت محدث اعظمؒ نے بھی خلافت سے نوازا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو چار بیٹے اور ایک بیٹی عطا فرمائی ہے۔ آپ کی ساری اولاد صاحب علم و فضل ہے۔ سب سے بڑے بیٹے علامہ مولانا سعید احمد اسعد ہیں انھیں کے نام کی نسبت سے آپ اپنی کنیت ابوسعید تحریر فرماتے ہیں۔ جو کہ جامعہ امینیہ رضویہ شیخ کالونی کے ناظم ہیں۔ جبکہ جامع تبلیغ الاسلام مفتی آباد کھرڑیانوالہ کے ناظم و مہتمم مولانا محمد کریم سلطانی آپ کے دوسرے بیٹے ہیں۔ مولانا محمد حبیب امجد تیسرے جبکہ قاری محمد مسعود احمد خاں آپ کے سب سے چھوٹے بیٹے ہیں۔ مفتی صاحب نے متعدد دینی اداروں اور مساجد کی بنیاد رکھی ہے جن میں جامعہ امینیہ رضویہ محمد پورہ، مدرسۃ البنات امینیہ رضویہ محمد پورہ، جامعہ امینیہ رضویہ شیخ کالونی اور ادارہ تبلیغ الاسلام مفتی آباد کھرڑیانوالہ زیادہ مشہور ہیں۔ آپ کتب کثیرہ کے مصنف ہیں جن میں سے فضائل درود شریف پر مشتمل کتاب ''آب کوثر'' لاکھوں کی تعداد میں شائع ہوکر مفت تقسیم ہوچکی ہے اور اس کا انگریزی ترجمہ بھی ہوچکا ہے جبکہ معجزات نبوی ﷺ پر مشتمل آئمہ و خطباء کیلیے ایک انمول تحفہ ''البرھان'' کی صورت میں موجود ہے۔''

ردِّ قادیانیت:

۱۹۷۴ء میں تحریک ختم نبوت کے موقع پر جب قوم نے متفقہ طور پر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کیلئے ان کے سوشل بائیکاٹ کی تحریک چلائی تو قادیانی نواز منافقین کی طرف سے یہ بحث چھیڑ دی گئی کہ قادیانیوں کا سوشل بائیکاٹ کرنا غیر انسانی طرزِ عمل ہے۔ چنانچہ آپ نے ''بائیکاٹ کی شرعی حیثیت'' کے عنوان سے ایک کتابچہ تحریر فرمایا جس میں قرآن وسنت کی روشنی میں ثابت کیا کہ قادنیوں کا بائیکاٹ نہ صرف درست ہے بلکہ بائیکاٹ نہ کرنیوالے کے خود کافر ہونے کا اندیشہ ہے۔ یہ اتنا جامع مقالہ قلمبند کیا گیا ہے کہ علامہ شاہ احمد نورانی نے خود ممبران پارلیمنٹ میں تقسیم کیا۔ مولنا اللہ وسایا اپنی کتاب'' قادیانیت کے خلاف قلمی جہاد کی سرگزشت'' میں اس کتابچہ پر تبصرہ کرتے ہوئے رقمطراز ہیں۔ ''تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء کے دوان قادیانیوں کا سوشل بائیکاٹ کیا گیا۔ اسکی شرعی حیثیت پر مفتی صاحب نے یہ فتویٰ مرتب کر کے تحریک کے خالفین کو چپ کرادیا'' (۱)

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان میں مختلف علمائے کرام کے ردِ قادیانیت کے سلسلہ میں فتاویٰ جات اکٹھے کر کے تین جلدوں میں شائع کیے ہیں۔ آپ کا مذکورہ بالا فتویٰ ''سوشل بائیکاٹ کی شرعی حیثیت'' اپنی اہمیت کے پیش نظر جلد نمبر تین کے صفحات ۱۱۱ تا ۱۲۳ پر شائع کیا گیا ہے فتویٰ کے شروع میں مولانا اللہ وسایا مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان نے یہ تعارفی نوٹ لکھا ہے ''1974ء کی تحریک ختم نبوت میں مجلس عمل تحفظ ختم نبوت نے قادیانیوں سے سوشل بائیکاٹ کی اپیل کی۔ پورے ملک کے اسلامیان وطن میں قادیانیوں سے تاریخ ساز بائیکاٹ کیا۔ چند ''روشن خیال'' اس پر چیں بجبیں ہوئے۔ تمام مسالک کے علمائے کرام نے قادیانیوں کے سوشل بائیکاٹ کی شرعی حیثیت واضح کرنے کیلئے فتویٰ جات تحریر کیے۔ جامعہ امینیہ رضویہ فیصل آباد کے حضرت مولانا مفتی محمد امین صاحب نے یہ فتویٰ مرتب کیا جو پیش خدمت ہے تحریک

---

(۱) قادیانیت کے خلاف قلمی جہاد کی سرگزشت ص ۱۸۶ از مولانا اللہ وسایا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے دوران غالباً سنسر کی پابند کے باعث اس فتویٰ میں الکنایہ ابلغ من الصریح کو مدنظر رکھا گیا۔ مگر اس اشاعت میں اسے واضح کر دیا گیا ہے''

آج تک مختلف مذہبی تنظیموں نے اس فتویٰ کو لاکھوں کی تعداد میں شائع کر کے مفت تقسیم کیا ہے۔

تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء کے دوران قائد تحریک علامہ شاہ احمد نورانی آپ ہی کی دعوت پر فیصل آباد تشریف لائے۔ اور جامع مسجد گلزار مدینہ محمد پورہ میں ایک پر جوش خطاب کر کے تحریک میں روح پیدا کر دی۔ اسی جلسہ کے دوران آپ نے اپنے بڑے بیٹے علامہ محمد سعید احمد اسعد کو برائے تحریک ختم نبوت وقف کرنے کا اعلان فرمایا۔ جون ۱۹۹۴ء میں آپ نے ردقادیانیت کے سلسلہ میں ہی ایک پوسٹر ''خاتم النبیین'' شائع کیا۔ جو بعدازاں سولہ صفحاتی کتابچہ کی صورت میں بھی شائع کر کے مفت تقسیم کیا گیا۔ میرے زیرنظر جو کتابچہ ہے یہ ایک خوبصورت چار رنگے سرورق سے مزین، جامع تبلیغ الاسلام مفتی آباد شاہکوٹ سے شائع شدہ ہے۔ اس کتابچہ میں آپ نے چار آیات قرآنی، پانچ احادیث مبارکہ اور پانچ اقوال آئمہ عظام تحریر کر کے انکی مختصراً مگر جامع اور قابل فہم تشریح فرماتے ہوئے بڑے ہی سلیس انداز میں مسئلہ ختم نبوت پر قادیانی خرافات کا رد فرمایا ہے۔ نیز آپ نے متعدد بار بحث ومباحثہ میں قادیانیوں کو لاجواب کیا ہے۔ آپ اپنے ہفتہ وار درس قرآن وحدیث میں عقیدہ ختم نبوت اور ردقادیانیت پر سیر حاصل گفتگو فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ آپ کو عمر خضر عطا فرمائے۔ امین

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سید محمد امین علی نقویؒ

﴿2007-1940﴾

سید محمد امین علی نقوی نام ہے اس درویش صفت اور خدامست بزرگ کا جو گوشہ تنہائی میں بیٹھ کر اپنے منظوم و مقبول اردو، عربی، فارسی، پنجابی کلام سے اپنا پیغام عوام و خواص تک پہنچاتے رہے۔ آپ کے کلام میں یہ صفت بدرجہ اتم موجود ہے کہ جس موضوع پر لکھتے تھے لکھنے کا حق ادا کر دیتے۔ خصوصاً غیر منقوط اور بغیر الف کے استعمال کیے تحریر لکھنے کے آپ ماہر تھے۔

صاحبزادہ سید محمد امین علی نقوی 1940ء میں بٹھہ دویا ضلع لدھیانہ (انڈیا) میں سید شاہ محمد نقوی کے ہاں پیدا ہوئے۔ ولادت کے دو سال بعد ہی 1942ء میں والدِ محترم کا انتقال ہو گیا۔ قیامِ پاکستان کے وقت ہجرت کر کے والدہ ماجدہ و دیگر افرادِ خانہ کے ہمراہ پاکستان تشریف لے آئے اور چک نمبر 208 رب فیصل آباد میں سکونت اختیار کی۔ بعدہ فیض آباد فیصل آباد میں رہائش اختیار فرمائی۔

والدِ محترم کا سایہ سر سے اٹھ جانے کے باوجود آپ نے حصول تعلیم کی بھرپور کوشش کی۔ جامعہ رضویہ فیصل آباد، جامعہ نقشبندیہ علی پور سیداں، جامعہ امینیہ رضویہ وار برٹن میں زیرِ تعلیم رہے۔ چیچہ وطنی کے ایک دینی مدرسہ سے بھی کسب علم حاصل کیا۔ آپ کے اساتذہ میں محدثِ اعظم پاکستان علامہ سردار احمد، مولانا نور محمد قادری، ابوانیس صوفی محمد برکت علی لدھیانوی رحمہم اللہ علیہم اور مولانا عبدالرشید جھنگوی کے اسمائے گرامی زیادہ نمایاں ہیں۔ تحصیل علوم دینیہ سے فارغ ہو کر آپ نے درس و تدریس کا شعبہ اختیار کیا اور ایک بلند پایہ خطیب اور مناظر بن کر منصۂ شہود پر چمکنے لگے۔ جب مناظروں اور مباحثوں نے زور پکڑا تو زبان بندیاں ہونے لگیں، متعدد بار آپ کی زبان بندی ہوئی۔ آپ کے اندر تصوف کی چنگاریاں تو بچپن سے ہی سلگ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رہی تھیں چنانچہ آپ مناظرہ و خطابت کی دھوم دھام سے کنارہ کشی اختیار کرتے ہوئے شہر کی رنگینیوں کو خیر آباد کہہ کر ویرانے کی خاموشی میں جا بیٹھے اور باطنی منازل کے حصول کا سفر شروع کر دیا۔ اسی دوران بانی دارالاحسان ابو انیس صوفی برکت علی لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ شناسائی ہوگئی۔ یہ شناسائی بہت جلد دلربائی میں تبدیل ہوگئی۔ اور منازل سلوک کے حصول میں مدد معاون ثابت ہوئی۔ جب آپ گوشہ نشین تھے تو آپ اپنے مافی الضمیر کو عربی، فارسی، اردو اور پنجابی زبانوں میں اشعار کی صورت میں ڈھالتے رہے۔ جو کئی کتب بن گئیں۔ حضرت باوا جی سرکار صوفی برکت علی لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ آپ کو اور ان کو آپ سے خصوصی لگن ہوگئی، آپ کا اکثر وقت ان کی معیت میں گزرنے لگا اور انکی وفات کے بعد آپ حضرت باوا جی سرکار کے مزار پر انوار پر باقاعدگی سے حاضری دیتے رہے۔ حضرت باوا جی سرکار نے آپ کو اسم اعظم عنایت فرمایا۔ جس کی ایک فوٹو کاپی آپ نے راقم الحروف کو بھی عنایت فرمائی۔ آپ نے متعدد کتب تحریر فرمائیں جن میں اکثر عربی کلام، کچھ فارسی و اردو اور پنجابی کلام پر مشتمل ہیں۔ آپ کی طبع شدہ کتب کے نام یہ ہیں۔

1۔ عشقِ محمد ﷺ

عربی، فارسی، اردو، پنجابی کلام کا مشترکہ شاہکار ہے جس میں حمد، نعت، منقبت، قومی نظمیں، قطعات اور مثنویات شامل ہیں۔

2۔ حُسنِ محمد ﷺ

حروف تہجی کا آغاز کرنے والا لفظ (الف) اس پوری کتاب میں آپ کو نظر نہ آئے گا۔ سید محمد امین نقوی وہ پہلے شاعر ہیں۔ جنھوں نے بغیر الف کے پوری کتاب منظوم رقم کی ہے۔ حمد و نعت کے علاوہ یہ کتاب حضرت فاطمۃ الزھرۃ رضی اللہ عنہا اور حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کی مدح سرائی کے لیے وقف ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

3۔ محمد ہی محمد ﷺ

حمد و نعت اور مدحتِ آلِ رسول پر مبنی یہ کتاب غیر منقوط کلام کا شاہکار ہے۔

4۔ محمد رسول اللہ ﷺ

غیر منقوط مجموعہ کلام ہے جو معنوی حسن کے ساتھ ساتھ ظاہری حسن سے بھی مزین ہے۔اس کتاب میں آپ نے قادیانی خلیفہ مرزا طاہر کو چیلنج بھی کیا ہے۔

5۔ دمادم مست قلندر

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مدح سرائی پر مشتمل ہے چند حمد اور نعتیں بھی شامل ہیں۔

6۔ رداء الوردہ علی قصیدۃ البردہ

قصیدہ بردہ شریف کی بحر میں غیر منقوط عربی اشعار کا مجموعہ بمعہ اردو ترجمہ۔

7۔ لا نبی بعدی

ردِ قادیانیت کے سلسلہ میں لاجواب شاہکار کتاب، منظوم عربی کلام بمعہ اردو ترجمہ۔

ردقادیانیت:

شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ ابوانیس صوفی محمد برکت علی لدھیانوی رحمتہ اللہ علیہ کے حکم اور ہدایت کے پیش نظر میں کسی بھی فرقہ' مذہب یا شخص کے خلاف لکھنے یا بولنے سے اجتناب کرتا ہوں۔لیکن قادیانیت ایک ایسا مکروہ مذہب اور ناسور ہے کہ جب تک اس کی تردید نہ کی جائے ایمان کی تکمیل نہیں ہوتی بلکہ اپنا ایمان خطرہ میں پڑا ہوا نظر آتا ہے۔چنانچہ اس ناسور کی جہاں تک ہوسکے تردید کرنی چاہیے۔مختلف کتب و رسائل میں بکھرے ہوئے اشعار وقطعات کے علاوہ آپ کی دو مستقل کتب ردِ قادیانیت پر موجود ہیں۔

1۔ محمد رسول اللہ ﷺ:

162 صفحات پر مشتمل یہ کتاب اکتوبر 1989ء میں طبع ہوئی۔پندرھویں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

صدی ہجری کی مناسبت سے اس میں صرف پندرہ حروف تہجی استعمال کئے گئے ہیں یعنی صرف ایسے حروف تہجی جن میں نقطہ موجود نہ ہے (غیر منقوط حروف کی تعداد پندرہ ہے) مزید برآں یہ کتاب مرزا قادیانی کی ذریۃ البغایا کے لیے ایک چیلنج لیے ہوئے ہے۔ کتاب کے صفحہ 7 پر شاہ صاحب رقمطراز ہیں۔

قادیانی لیکھ میں میکھ:

آج ہم خدا تعالیٰ کی بے پایاں رحمت سے محض اتمامِ حجت کے لیے امیر فرقہ قادیانیہ مرزا طاہر قادیانی کو ایک فیصلہ کن چیلنج کرتے ہیں کہ آپ اپنے نام نہاد علم و فضل کے باوجود ہماری تیس روزہ کاوش محمد ہی محمد ﷺ اور اکیس روزہ محنت کا ثمرہ کتاب محمد رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر نہ سہی ان کے مماثل ہی لکھ کر ایک سال تک ملک میں شائع کر دیں تو جانیں۔ ورنہ آپ کے جعلی نبی مرزا قادیانی دوزخ مکانی کے درج ذیل تمام دعوے باطل ہو کر رہ جائیں گے اور ہمیشہ ہمیشہ ایک کلنک کا ٹیکہ ان کے اور تمھارے ماتھے پر لگا رہے گا جیسا کہ اُس نے خود لکھا ہے:۔

1۔ ''اے مرزا تجھے عربی زبان میں فصاحت و بلاغت دی جائے گی جس کا کوئی مقابلہ نہ کر سکے گا چنانچہ اب تک کوئی مقابلہ نہ کر سکا۔(۱)

2۔ رسالہ اعجاز المسیح جب میں نے فصیح عربی میں لکھا، تو خدا تعالیٰ سے الہام پا کر میں نے یہ اعلان شائع کیا کہ اس رسالہ کی نظیر اُس فصاحت و بلاغت کے ساتھ کوئی مولوی پیش نہیں کر سکے گا(۲)

3۔ ہم نے کئی مرتبہ یہ اشتہار دیا کہ تم ہمارے مقابلہ پر کوئی عربی رسالہ لکھو پھر عربی زبان جاننے والے اس کے منصف ٹھہرائے جائیں پھر اگر تمھارا رسالہ فصیح و بلیغ

---

(۱) حقیقۃ الوحی ص ۲۳۵ از مرزا قادیانی

(۲) حقیقۃ الوحی ص ۳۹۳ از مرزا قادیانی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہوا تو میرا تمام دعویٰ باطل ہو جائے گا'' (۱)

4۔ ''تو پھر بلا شبہ ہمارا یہ دعویٰ باطل ہو جائے گا کہ اعجازی طاقت جو انشا پردازی اور نظم و نثر میں ہے یہ خدا کا ایک نشان ہے۔ جو ہمارے مسیح موعود ہونے پر گواہ ہے'' (۲)

یاد رہے انشا پردازی کا ایک کمال صنعتِ غیر منقوط کی قلم کاری ہے۔ جس میں انگریزی نبوت کے بانی مرزا قادیانی کو ایک سطر بھی لکھنے کی توفیق نہیں ہوئی۔ تو پھر آنجہانی مرزا قادیانی کے مندرجہ بالا دعاوی کی کیا حیثیت رہ جاتی ہے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

کل میاں حجام سب کا مونڈتے پھرتے تھے سر
آج اس کوچے میں ان کی بھی حجامت ہو گئی

بحمد اللہ تعالیٰ آج مرزا قادیانی غلط بیانی کا تحریری مقابلہ کا مطالبہ تو پایا تکمیل کو پہنچا مگر ہمارا مطالبہ باقی ہے اور باقی رہے گا انشاء اللہ العزیز۔

بنایا آڑ کیوں دیوار گھر کو
نکل دیکھیں تیری ہم جوانی (۳)

مرزا قادیانی نے اپنی کتاب نزول المسیح کے صفحہ 63 پر لکھا تھا۔ جو شخص ہزار جز عربی فصیح و بلیغ کی لکھ چکا ہو نہ صرف بے ہودہ طور پر بلکہ معارف حقیقی کے بیان میں تو کیا صرف انکار سے اس کا جواب ہو سکتا ہے یا جب تک کام کے مقابل پر کام نہ دکھایا جائے صرف زبان کی بلبک حجت ہو سکتی ہے۔

---

(۱) نزول المسیح ص ۶۲ از مرزا قادیانی
(۲) نزول المسیح ص ۷۱ از مرزا قادیانی
(۳) محمد رسول اللہ ﷺ ص ۷۔۸ از صاحبزادہ سید محمد امین علی نقوی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس کے جواب میں سید محمد امین علی نقوی رقمطراز ہیں "لیجئے کام کے مقابلہ میں کام حاضر ہے۔ ان کا کام منقوط اور ہمارا غیر منقوط فیصلہ خود کیجئے"

اس غیر منقوط کتاب کی تحریر کا نمونہ ملاحظہ ہو صفحہ 37 پر آپ مرزا قادیانی کی تردید فرماتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"اِمَّا حَرَّرَ مَمْلُوکُ اَحْمَدَ الْمُدَّعِیُّ لِلرِّسَالَۃِ لِلْکَلَامِ الْمُعَرَّا مَعَ الدَّعَاوِیِّ کَالَا حَلَامُ وَھُوَ الْمَرْدُوْدُ الْمَطْرُوْدُ الْمُوْصَلُ اِلٰی دَارِ الْاَ لَامِ وَاُدْعُ اَوْلَادَہٗ اِلٰی صِرَاطِ الْاِسْلَام۔"

ترجمہ:۔"جعلی نبوت کے دعویدار مرزا غلام قادیانی کو اپنے بلند و بانگ دعووں کے باوجود غیر منقوط کلام لکھنے کی توفیق نہ ہوئی وہ مرزا قادیانی جو مردود ہے اور جہنم رسید ہو چکا ہے۔ اے اللہ اس کی اولاد کو اسلام کی راہ دکھلا"۔ صفحہ 58 پر آپ رقمطراز ہیں۔

اَلَا مُمْلُوْکُ اَحْمَدَ مَا رَسُوْلُ
وَمَا سِدُّ الْکَلَامِ وَمَا الْاِ مَام
وَمَا ھُوَ مُسْلِمٌ اِلَّا الْاَعَادُ
لَہٗ اَعْلَمُ وَسُلَّمُہُ اللِّئَام
وَلَوْلَاہُ لَمَا رُءِیَ الْحِمَارُ
وَمَا دُعِیَ الْمُحَامِیُّ الْمُلَامُ

ترجمہ: سن لو مرزا غلام قادیانی خدا کا رسول تھا نہ بات کا سچا اور نہ امام مہدی اور نہ وہ مسلمان تھا مگر انگریز نے اسے کھڑا کیا اور قادیانیوں نے اسے نبی مان لیا۔ اگر مرزا غلام احمد قادیانی کا قادیان(۱) سے خروج نہ ہوتا تو نہ خر دجال دیکھنے میں آتا اور نہ ہی اسے کوئی انگریزی لابی کا وکیل کہہ کر بلاتا۔

(۱) قادیانی منسوب ہے قادیان کی طرف اور قادیان جمع ہے قادی کی۔ قادی کا معنیٰ ہے جلدی کرنے والا یا جنگل سے آنے والا۔ لہٰذا قادیانی کا معنیٰ ہوا جنگل سے آنیوالوں اور جلدی کرنے والوں کا ایک شخص۔ اور حضرت شیخ سعدیؒ فرماتے ہیں "تعجیل کار شیطان بود" یعنی جلدی کام شیطان کا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

علامہ محمد حسن فیضی جہلمی رحمتہ اللہ علیہ نے مرزا قادیانی کی زندگی میں ہی اس کے دعویٰ عربی نویسی کے جواب میں ایک غیر منقوط قصیدہ مرتب کر کے مرزا قادیانی کے سامنے پیش کر دیا تھا لیکن مرزا قادیانی یا اس کا کوئی بھی حواری اس قصیدہ علیہ کا جواب دینے سے عاری رہے اور آج تک اس قصیدہ کا جواب قادیانی امت کے سر قرض تھا کہ اب قبلہ سید محمد امین نقویؒ نے غیر منقوط عربی و اردو نثری و شعری مجموعے لکھ کر قادیانی ذریۃ البغایا کو چیلنج پر چیلنج کیے ہیں لیکن قادیانی امت ایسی خاموش ہوئی کہ گویا سانپ ہی سونگھ گیا ہو۔

لا نبی بعدی

جون 1988ء میں قادیانی گروہ کے نام نہاد چوتھے خلیفہ مرزا طاہر نے اپنی ڈگمگاتی کشتی کو سہارا دینے کی غرض سے دنیا بھر کے مسلمانوں کو مباہلہ کا چیلنج دینے کا ڈھونگ رچایا۔ جو کہ محض دھوکہ دہی اور گمراہ قادیانی عوام کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے مترادف تھا اس پر دنیا بھر کے مسلمانوں نے قادیانی مداری کی خوب خبر لی۔ ہر محاذ پر اس کے نام نہاد چیلنج کا جواب دیا گیا۔ اب قادیانیت کو اپنے سربراہ سمیت منہ چھپانے کے لیے جگہ نہ مل رہی تھی۔ اس ذلت و رسوائی کو دیکھ کر ہزاروں نوجوان قادیانی مرزا طاہر سمیت قادیانیت پر لعنت بھیج کر مسلمان ہو گئے۔ اسی مباہلہ کے جواب میں سید محمد امین علی نقوی نے اگست 1988ء میں عربی زبان میں منظوم کلام تحریر کر کے افادہ عوام و خواص کے لیے طبع کرا دیا۔ 80 صفحات پر مشتمل یہ کتاب سات ابواب پر مشتمل ہے۔ مولانا اللہ وسایا (مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت) نے آپ کی اس شہرہ آفاق کتاب کا جو تعارف تحریر کیا ہے وہ اس کتاب اور صاحب کتاب کو خراج تحسین پیش کرنے کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ لکھتے ہیں۔ ”عربی زبان میں منظوم کلام تحریر کیا ہے۔ پہلا باب حمد الٰہی دوسرا باب نعتِ رسول، تیسرا باب حضرت مہدی و حضرت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مسیح کی منقبت، چوتھا باب مرزا قادیانی کی تردید، پانچواں باب مرزائیت کے عقائد و نظریات، چھٹا باب قادیانی ٹولہ سے خطاب اور ساتواں باب عالم اسلام سے خطاب پر مشتمل ہے۔ منظوم عربی کلام خوب سے خوب تر اور اس کا اردو ترجمہ سونے پر سہاگہ۔ 16 صفحات کا مقدمہ نور علی نور کا مصداق یوں عربی و اردو کی خوبصورت کتاب پڑھئے اور سر دھنیے۔ ماشاءاللہ ایک کامیاب کوشش ہے۔ مرزا طاہر کے مباہلہ نامی پمفلٹ کی تمام جزئیات کی تردید اس میں آگئی ہے۔ مرزا طاہر کے مباہلہ کا بے شمار امتِ محمدیہ کے افراد نے اردو، انگریزی، عربی میں جواب لکھا ہے۔ عربی نظم میں کا جواب یہ کتاب ہے۔ میرے اللہ تیری قدرت پر قربان کہ ہر زبان میں حتیٰ کہ نظم و شعر میں امتِ محمدیہ نے مرزائیت کے بخیئے ادھیڑ دیئے ہیں" (۱)

ڈاکٹر سید آفتاب احمد نقوی (استاد زبان و ادبیات دیال سنگھ کالج لاہور) آپ کی شہرہ آفاق کتاب "لا نبی بعدی" پر تبصرہ کرتے ہوئے رقم طراز ہیں۔ "لا نبی بعدی" کی طویل عربی نظم جو بذات خود کئی منظومات پر مشتمل ہے۔ جہاں اس دور میں تبلیغ اسلام اور تردید قادیانیت کے حوالے سے ایک شاہکار فن پارہ ہے وہاں اسلوب و بیاں کے حوالے سے بھی یہ عربی کلام کا ایک دلنواز گلدستہ ہے۔ جس میں حمد و نعت کے ساتھ ساتھ مناظرہ و مباہلہ اور خطابت والتجا کے رنگا رنگ پھول پوری آب و تاب کے ساتھ چمکتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں" (۲)

مرزا طاہر قادیانی کے چیلنج مباہلہ کے جواب میں آپ نے بھی مرزا طاہر قادیانی کو دو چیلنج کیے ہیں جس کا جواب آج تک مرزائی امت کے ذمہ ہے۔ آپ تحریر فرماتے ہیں۔ "آج دنیا بھر کے تمام مرزائیوں، قادیانیوں کے لیڈر مرزا طاہر قادیانی کو دو قسم کے چیلنج کرتا ہوں۔ ایک علمی اور دوسرا روحانی"

(۱) قادیانیت کے خلاف قلمی جہاد کی سرگزشت ص ۱۹۳ از مولانا اللہ وسایا۔

(۲) لا نبی بعدی ص ۵ از صاحبزادہ سید محمد امین علی نقوی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

چیلنج نمبر 1

میں نے خدا تعالیٰ کے بے پناہ فضل و کرم سے اپنے سچے نبی اعلیٰ حضرت محمد رسول ﷺ کی شان اقدس اور سیرت عالیہ کے حوالے سے تقریباً ایک ماہ کے عرصہ میں دوسو چالیس صفحات پر مشتمل غیر منقوط اور منظوم کتاب محمد ہی محمد ﷺ کے بے مثال نام سے لکھ کر شائع کی ہے جو پاکستان بھر کے علمی و ادبی حلقوں سے دادِ تحسین حاصل کر چکی ہے۔ لہٰذا آپ بھی اپنے جھوٹے نبی مرزا قادیانی کی سیرت کے موضوع پر ایک ماہ کی مختصر مدت میں دوسو چالیس صفحات پر مشتمل اور غیر منقوط کتاب لکھ کر شائع کریں۔

چیلنج نمبر 2

آپ اور ہم مرزا قادیانی کی قبر پر چلتے ہیں۔ ہمارے ذکر و مراقبہ کے بعد اگر اس کی قبر سے بُری آواز اور بدبو آئے اور اس کا منہ خانہ کعبہ کی طرف سے پھرا ہوا نظر آئے تو ہم سچے اور اگر اس کی قبر سے قرآن مجید پڑھنے کی آواز اور خوشبو آئے اور اس کا منہ خانہ کعبہ کی طرف سے پھرا ہوا نہ ہو تو آپ سچے۔ پورے یقین سے کہتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ آپ کو میرے دونوں چیلنج قبول کرنے کی کبھی توفیق و ہمت نہیں ہوگی۔ (۱)

اسی طرح آپ نے مرزا طاہر سے دو انتہائی اہم علمی سوالات کیے ہیں جن کے جوابات ساری عمر قادیانی امت نہ دے سکے گی۔ آپ فرماتے ہیں۔

سوال نمبر 1: آپ پاکستانی مسلمانوں کو مسلمان تصور کرتے ہیں یا نہیں اگر آپ انھیں مسلمان تصور کرتے ہیں تو پھر مسلمانوں کو مباہلہ کا چیلنج دینا اور اس پر اصرار کرنا بالکل بے معنی سی باتیں اور بچگانہ حرکتیں معلوم ہوتی ہیں۔ کیونکہ آپ کے انگریزی نبی کے فتاویٰ احمدیہ میں یہ فتویٰ چھپا ہوا ہے کہ "ہر وہ شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے۔ اور وہ خدا کے نزدیک

(۱) لا نبی بعدی ص ۱۰۔۱۱ از صاحبزادہ سید محمد امین علی نقوی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قابلِ مواخذہ ہے"۔اور اگر آپ پاکستانی مسلمانوں کو غیر مسلم قرار دیتے ہیں تو پھر آپ کا غیر مسلموں کو قرآنی تعلیم کے مطابق چیلنج کرنا کیسے درست ہوسکتا ہے کہ "میں بحیثیت امام جماعت احمدیہ فیصلہ کرتا ہوں کہ تمام مکذبین اور معاندین کو قرآنی تعلیم کے مطابق کھلم کھلا مباہلہ کا چیلنج دوں"(۱)

سوال نمبر 2: مرزا قادیانی ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم اور تشحیذ الاذھان کے حوالے سے مراق کا مریض تھا۔علم طب کا فیصلہ ہے کہ مراق کا مریض کبھی خدا یا نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ لہٰذا قیامت کے دن جب خداتعالیٰ مرزا قادیانی سے دریافت فرمائے گا کہ اے بندے تو نے میرے حکم کے بغیر نبوت کا دعویٰ کیوں کیا؟ تو مرزا قادیانی عرض کرے گا یا اللہ میں تو مراق کا مریض ہونے کی وجہ سے نبوت کا دعویٰ کرنے پر مجبور تھا۔اس میں میرا کیا قصور ہے۔مرتا کیا نہ کرتا۔دراصل قصور تو ان لوگوں کا ہے جنھوں نے سب کچھ جان لینے کے باوجود مجھ جیسے سرپھرے کو نبی مان لیا۔ اب عذاب کے مستحق بھی وہی لوگ ہیں میں نہیں ہوں۔تو فرمایئے آپ خداتعالیٰ کے دربار میں کیا جواب دیں گے؟ امید ہے آپ میرے علمی سوالات کے علمی جوابات دینے کی ضرور کوشش کریں گے۔(۲)

مرزا قادیانی نے اپنی کتاب نزول المسیح میں چیلنج کیا تھا کہ "ہم نے کئی مرتبہ یہ بھی اشتہار دیا کہ تم ہمارے مقابلے پر کوئی عربی رسالہ لکھو، پھو عربی زبان والے اس کے منصف ٹھہرائے جائیں گے۔پھر اگر تمھارا رسالہ فصیح و بلیغ ثابت ہوا تو میرا تمام دعویٰ باطل ہوجائے گا"(۳)اس کے جواب میں آپ رقمطراز ہیں۔

"میں سید محمد امین شاہ نقوی اعلان کرتا ہوں کہ خداتعالیٰ کے بے پناہ فضل و

(۱) مباحلہ کا کھلا چیلنج ص ۴ از مرزا طاہر قادیانی۔

(۲) لا نبی بعدی ص ۲۱ از صاحبزادہ سید محمد امین علی نقوی۔

(۳) نزول المسیح ص ۶۲ از مرزا قادیانی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کرم سے مرزا قادیانی کے اس چیلنج کے جواب میں میری چار کتابیں ارباب فکر ودانش کے سامنے ہیں۔ محمد ہی محمد ﷺ۔ عشق محمد ﷺ۔ محمد رسول اللہ ﷺ اور لا نبی بعدی جن میں مجموعی طور پر صرف غیر منقوط کلام ایک سو تیرہ منظومات، پنتالیس قطعات اور ایک ہزار کے قریب اشعار شامل ہیں۔ اور منقوط کلام کا تو اندازہ ہی نہیں۔ جبکہ دوسری جانب مرزا قادیانی اپنے بے شمار بلند و بانگ دعووں کے پیش نظر صنعتِ غیر منقوط میں نظم ونثر لکھنے کی بہت کوشش کرنے کے باوجود کبھی ایک سطر نہ لکھ سکا۔ لہٰذا قادیانیوں کی طرح آخر ساری دنیا اندھی تو نہیں۔ سوچنے والے بھی موجود ہیں کہ صنعتِ غیر منقوط میں لکھنے پر قادر نہ ہونے کی وجہ سے ان کے رسالہ نزول المسیح" کے مذکورہ بالا چیلنج کی روشنی میں جہاں مرزا قادیانی کی انگریزی نبوت کی خودساختہ عمارت برقرار نہیں رہتی وہاں بلاشبہ اپنے تمام دعووں میں بھی جھوٹا دکھائی دیتا ہے"(۱)

کیا خبر تھی انقلاب آسماں ہو جائے گا
دین مرزا پائمال نقویاں ہو جائے گا

کتاب ہذا کے آخری حصہ میں صفحہ 69 پر آپ نے ایک بڑی اچھی توجیح کرتے ہوئے لکھا ہے کہ مرزا قادیانی 1840ء میں پیدا ہوا جبکہ مجھے اللہ تعالیٰ نے 1940ء میں اس دنیا میں بھیجا۔ یعنی سو سال بعد میں پیدا ہوا ہوں۔ اور مثل مشہور ہے کہ سو دن چور کا اک دن شاہ کا، اسی حوالے سے آپ نے سو دن چور کے تو ایک دن شاہ کے عنوان سے مرزا قادیانی کے دعویٰ نبوت کے جھوٹے ہونے پر بہت سے ایسے مضبوط دلائل پیش کیے ہیں جن سے انکار یا تاویل کی کوئی گنجائش ہی باقی نہ رہتی ہے۔ سید محمد امین علی نقوی نے قادیانیت پر جو ضرب کاری لگائی ہے پوری قادیانی ذریۃ البغایا کے جسم سے اس کی ٹیسیں اٹھ رہی ہیں۔ اور قادیانیت کو منہ چھپانے کی جگہ نہیں

(۱) لا نبی بعدی ص ۱۲/۱۱ از صاحبزادہ سید محمد امین علی نقوی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مل رہی۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ آپ کے قلمی جواہرات اور علمی نوادرات سے امت مسلمہ کو مستفیض فرمائے اور طائفہ مرزائیہ آپ کی کاری ضربوں سے ذلیل وخوار ہوتا رہے۔ راقم الحروف کو کئی مرتبہ آپ کی صحبت میں بیٹھنے کا شرف حاصل ہوا۔ آپ سے ہونے والی ملاقاتوں اور آپکی کتب کے مطالعہ کے بعد یہ مضمون مکمل ہوا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

شاہینِ عقیدۂ ختم نبوت مفتی محمد امین قادریؒ

(۱۹۷۲ء۔۲۰۰۵ء)

شاہین عقیدہ ختم نبوت مفتی محمد امین قادری رحمۃ اللہ علیہ بن محمد حسین محمد ابراہیم واڈی والا ۲۲ رجب ۱۳۹۲ھ بمطابق ۷ نومبر ۱۹۷۲ء کو کھارادر کراچی میں پیدا ہوئے۔ آپ کتیانہ میمن جماعت سے تعلق رکھتے تھے۔ ککری گراؤنڈ کھارادر کتیانہ میمن اسکول سے میٹرک کرنے کے بعد بی کام سندھ مسلم کامرس کالج کراچی اور ایم اے اسلامیات کراچی یونیورسٹی سے کیا۔ دعوت اسلامی کے ماحول سے بہت متاثر تھے۔ دینی علوم دعوت اسلامی سے متاثر ہو کر حاصل کئے۔ ۱۹۹۷ء کو دارالعلوم امجدیہ کراچی سے شیخ الحدیث مولنا افتخار احمد قادری کی زیر سرپرستی عصری و دینی علوم کی تکمیل کی اور امیر دعوت اسلامی مولانا محمد الیاس قادری کی موجودگی میں آپ کی دستار فضیلت ۱۹۹۸ء کو ہوئی۔ جبکہ ۱۹۸۵ء کو جامع مسجد گلزار حبیب کراچی میں سلسلہ قادریہ عطاریہ میں امیر دعوت اسلامی مولانا محمد الیاس قادری کے دست حق پرست پر بیعت ہوئے۔ برصغیر پاک و ہند کے کئی علماء و مشائخ سے اسناد خلافت واجازت حاصل کیں۔ قائد اہلسنت علامہ شاہ احمد نورانیؒ سے خاص عقیدت و محبت رکھتے تھے۔ کراچی کی کئی مساجد اور مدارس میں تدریس کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ جن میں نور مسجد کاغذ بازار، انوار مدینہ مسجد اسماعیل کیگا، ارائیں مسجد جمشید روڈ اور دارالعلوم غوثیہ فاروق آباد پرانی سبزی منڈی شامل ہے۔ مسجد اسماعیل کیگا مرکز فیضان مدینہ کراچی اور سالانہ مرکزی اجتماع ملتان میں کئی بار خطبات اور درسِ قرآن دیئے۔ تین بار حج بیت اللہ شریف کی سعادت نصیب ہوئی اور کئی بار عمرہ شریف اور روضہ رسول ﷺ پر حاضری کا شرف نصیب ہوا۔ ۱۹۹۰ء میں عراق میں مقامات مقدسہ کی زیارت سے بھی مستفیض ہوئے۔ دارالعلوم امجدیہ میں دوران تعلیم سالنامہ ''رفیق علم'' کا اجراء کروایا اور دارالعلوم امجدیہ کے پچاس سال پورے ہونے پر دیدہ زیب ''رفیق علم گولڈن جوبلی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نمبر'' شائع کروایا۔آپ نے ایک شادی کی جس سے ایک بیٹی اور ایک بیٹا تولد ہوئے۔بیٹے کا نام محمد عقلمہ رکھا گیا ہے۔ جو آپ کی وفات کے پندرہ دن بعد تولد ہوا۔آپ کو عرصہ تقریباً ایک سال پہلے شوگر کا مرض تھا لیکن امور دین میں آپؒ اس قدر مشغول رہے کہ آپ کو اپنی بیماری کا علاج کروانے کا خیال تک نہ آیا چنانچہ بلڈ پریشر،شوگر اور بخار کی شدت میں مبتلا ہو کر دو دن تک بے ہوشی کی حالت میں ہسپتال داخل رہنے کے بعد ۲۰ دسمبر ۲۰۰۵ء کو بوقت نماز مغرب صرف ۳۶ برس کی عمر میں آپ اس جہان ناپائیدار سے کوچ کر گئے۔اسی رات بارہ بجے دارالعلوم امجدیہ والے مین روڈ پر شیخ الحدیث علامہ ضیاء المصطفیٰ اعظمی (مبارکپور انڈیا) کی امامت میں آپ کی نماز جنازہ ادا کر کے قبرستان میوہ شاہ میں آسودۂ خاک کر دیا گیا۔

ردِقادیانیت:

ردِقادیانیت پر علمائے اہلسنت کے تحریری علمی نوادرات کو جمع کر کے از سر نو ترتیب و تخریج کے بعد طبع کروانا آپ کی زندگی کا اہم منفرد اور قابل قدر کارنامہ ہے۔ختم نبوت کے حوالے سے تقریباً سواصدی پر محیط علمائے اہلسنت احناف نے جو گراں قدر کام کیا ہے۔افسوس اسکی پذیرائی نہیں ہو سکی جسکی اصل وجہ علمائے حق کا لوجہ اللہ کام کرنا تھا۔انھیں شہرت و پذیرائی سے کوئی سروکار نہ تھی۔لیکن ان کی عظیم کاوشوں اور دماغ سوزی پر مشتمل مقالات و کتب کی حفاظت و اشاعت وقت کی اہم ضرورت ہے۔اس ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے ابوعقلمہ مفتی محمد امین قادریؒ نے ان نادر و نایاب کتب کی جمع و تدوین کا منفرد کام کرنے کا بیڑہ اٹھایا اور چھ جلدوں کا کام آپؒ کی زندگی میں تکمیل تک پہنچ گیا تھا جبکہ مزید چودہ جلدوں کی جمع و تدوین ہونا باقی تھی کہ آپؒ اس دارِ فانی سے کوچ کر گئے۔ان تاریخی و نایاب کتب کی تحصیل اور جمع و تدوین کی غرض سے دور دراز سے سفر طے کرتے ہوئے قبلہ مفتی صاحب مرحوم راقم الحروف کے غریب خانہ واقع مصری والہ تحصیل و ضلع ننکانہ صاحب پر بھی تشریف

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لائے۔اور میری لائبریری کھنگالی۔

یہ یکم اپریل ۲۰۰۵ء کی بات ہے کہ بوقت عصر جبکہ میں اپنے گھر مصری والہ میں موجود تھا فون کی گھنٹی بجی فون اٹھایا تو آواز انجانی تھی مگر احساس اپنائیت کا تھا۔بولنے والا کہہ رہا تھا'' حضرت ہم تین دوست کراچی سے حاضر ہوئے ہیں اس وقت قصور میں ہیں کل صبح آپ سے ملاقات کی خواہش رکھتے ہیں۔آپ اپنے گھر رہ کر ہمارا انتظار فرمائیے گا اور ذرا اپنے گھر تک پہنچنے کا راستہ بھی سمجھا دیجئے گا'' میں نے استفسار کیا کہ مجھ ناچیز سے ملنے کی غرض و غایت کیا ہے۔جواب ملا علماء اہلسنت کی تصنیفات اکھٹی کر رہے ہیں۔میں نے کہا بہت خوب،تشریف لائیے، مجھے آپ کی میزبانی کر کے قلبی سکون میسر آئے گا آپ جس وقت چاہیں تشریف لے آئیں میں سراپا انتظار ہوں۔چنانچہ میں نے اپنے گاؤں تک آنے کا راستہ سمجھا دیا۔

اگلے دن یعنی ۲ اپریل ۲۰۰۵ء کو صبح تقریباً آٹھ بجے تین باریش نورانی صورتوں کے حامل اہل علم و فضل نوجوان میرے گھر تشریف لے آئے اور تعارف ہونے پر پتہ چلا کہ میرے معزز مہمان جناب مفتی محمد امین قادریؒ، جناب سیّد عقیل انجم اور مفتی محمد حنیف صاحب ہیں۔مفتی محمد امین قادریؒ کے بارے میں چند روز قبل ماہنامہ ''لا نبی بعدی'' لاہور میں شرف اہلسنت علامہ عبدالحکیم شرف قادریؒ صاحب کا مضمون ملاحظہ کر چکا تھا۔چنانچہ مفتی صاحب کے جاہ و مرتبہ کا معتقد ہو کر آپ سے ملنے کا اشتیاق دل میں سمائے پھرتا تھا کہ آج قسمت انکو میرے غریب خانہ پر لے آئی۔واہ سبحان اللہ،اس سے بڑھکر میری خوش بختی اور کیا ہو سکتی تھی۔میری چھوٹی سی لائبریری ہے۔تینوں معزز مہمان اسی میں بیٹھ گئے۔چائے بسکٹ،مٹھائی وغیرہ سے مہمانانِ گرامی قدر کی تواضع کی۔مفتی صاحب سے ملاقات کر کے اور آپ کے جذبات و پختہ ارادے دیکھ کر میں نے اپنے اندر ایک نیا جوش و جذبہ بیدار ہوتا ہوا محسوس کیا۔تقریباً دو گھنٹے تک آپ تینوں حضرات نے میرے غریب خانہ کو اپنے قدوم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میمنت لزوم کی برکات سے نوازا۔اسی دوران آپ سب حضرات میری چھوٹی سی لائبریری کھنگالنے میں بڑے انہماک وجستجو سے مشغول رہے۔اور ایسی کتب جن تک قبل ازیں آپ کی رسائی نہ ہو سکی تھی ایک طرف رکھتے گئے تاکہ انکی فوٹو کاپیاں کروا سکیں۔ جب حضرت مولانا عبدالعلیم میرٹھیؒ کی شہرہ آفاق تصنیف ''المرآۃ'' (مرزائی حقیقت کا اظہار) آپؒ کے ہاتھ لگی تو آپؒ نے اسے فوراً چوم کر ماتھے سے لگایا اور فرط جذبات سے تقریباً روتے ہوئے آپؒ نے فرمایا''اس کتاب کی خاطر میں بارہا انڈیا میں خطوط لکھ چکا ہوں اور اب انڈیا جانیکا پروگرام بنا رہا تھا کہ آج اللہ رب العزت نے خصوصی دستگیری فرماتے ہوئے میری مشکل دور کردی ہے اور یہ کتاب میسر آگئی ہے'' چنانچہ جو جو کتب آپ نے علیحدہ رکھی تھیں ان کو ایک بیگ میں رکھ لیا اور واپس جانے کی تیاری کر لی۔وہیں بیٹھے بیٹھے فیصل آباد میں علی ارشد چوہدری کی لائبریری دیکھنے کا پروگرام طے ہو گیا چنانچہ راقم الحروف بھی ساتھ ہو گیا اب قافلہ تین کی بجائے چار افراد پر مشتمل ہو گیا تھا۔بذریعہ ٹیکسی کار ہم فیصل آباد پہنچے اور ٹیکسی کار کا کرایہ مفتی صاحب نے میرے اصرار کے باوجود خود ادا کیا۔فیصل آباد میں علی ارشد چودھری کی لائبریری کھنگالتے ہوئے مغرب کی اذان ہو گئی اور کافی قابل قدر مواد وہاں سے دستیاب ہو گیا جس کی فوٹو کاپی کروالی گئی۔اسی دوران مجاہدِ ختم نبوت احمد حسن قادری اور امجد جاوید سعیدی بھی آ گئے۔

میرے غریب خانہ سے حاصل ہونے والی کتب اور علی ارشد چودھری کی لائبریری سے ملنے والی کتب کی تعداد اتنی زیادہ تھی کہ تین فوٹو سیٹ مشینیں لگاتار تین گھنٹے کاپیاں کرتی رہیں۔ہزاروں صفحات کی فوٹو کاپی کروا کر بل مفتی صاحب نے خود ادا کیا اور ہم فیصل آباد سے براستہ موٹروے لاہور پہنچے۔جب ہم ہوٹل پہنچے تو رات تین بج رہے تھے۔سب حضرات کو نیند آ رہی تھی لیکن مفتی صاحب بالکل ہشاش بشاش اور تازہ دم تھے۔دوران قیام فیصل آباد ہم چاروں حضرات محدث اعظمؒ کے آستانہ پر فاتحہ پڑھنے بھی حاضر ہوئے۔لاہور میں مورخہ ۳ اپریل کو قیام کے دوران انارکلی میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پرانی کتب کا سٹال بھی دیکھا۔شام کو محمد متین خالد صدر مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب اور حافظ عبدالرحمٰن جامعہ مخزن العلوم ٹاؤن شپ سے بھی ملاقاتیں ہوئیں۔ محمد متین خالد کے گھر پر ہونے والی ملاقات بھی انتہائی اہم تھی، متین خالد صاحب مفتی صاحب کا جوش وجذبہ دیکھ کر بار بار شکر خداوندی بجالا رہے تھے کہ اہلسنت کے پلیٹ فارم پر بھی عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کی غرض سے منظم کام کرنے والا کوئی نوجوان پیدا ہوا ہے۔ متین خالد نے مفتی صاحب کے جذبہ مجاہدانہ سے متاثر ہو کر کئی کتب کا سیٹ مفتی صاحب کی خدمت میں پیش کیا۔ اور اپنی ساری لائبریری ساتھ ساتھ چلتے ہوئی دکھائی رات کو پھر ہم سب شاہد ہوٹل نزد داتا دربار میں قیام پذیر ہوئے۔ اس طرح دو دن اور دو راتیں شاہینِ عقیدہ ختم نبوت کی ہمراہی میں گذارنے کا موقع اس عاجز کو بھی میسر آیا۔ اس دوران میں نے ملاحظہ کیا کہ جس خلوص اور مصمم ارادہ کے ساتھ آپ علمائے حق اہلسنت کی کتب کو اکٹھا کر کے شائع کرنے کی مہم جاری رکھے ہوئے ہیں بہت جلد آپ اپنے ارادہ میں کامیاب ہو جائیں گے۔ دوران ملاقات آپ نے یہ بھی فرمایا کہ انشاء اللہ دس جلدوں کی تقریبِ رونمائی ستمبر ۲۰۰۵ء میں اور بقیہ دس جلدوں کی تقریب رونمائی ستمبر ۲۰۰۶ء میں کرانے کی بھرپور کوشش کر رہا ہوں۔ لیکن زندگی نے وفا نہ کی اور آپ صرف پانچ جلدوں کی تکمیل کے بعد ہی اس دار فانی سے دار بقا کی طرف سدھار گئے۔

آپؒ کے دوست و دستِ راست نثار احمد اختر القادری امجدی مدرس دارالعلوم امجدیہ کراچی، آپ کی خدمات جلیلہ کا ذکر کرتے ہوئے رقم طراز ہیں" میں خراج عقیدت اور سلام عظمت پیش کرتا ہوں اس امین دین وملت، سرمایہ اہلسنت، پیکر وفا ومحبت، عظیم المرتبت، فاضل نوجوان، محقق ذیشان، عالم باعمل، مفتی بافضل، ام العلماء، محب الاولیاء، پروانہ شمع رسالت، شاہین عقیدہ ختم نبوت کی بارگاہ عالی جناب میں جو اسم بامسمیٰ ابوعلقمہ عبدالمصطفیٰ محمد امین قادری نوراللہ مرقدہ القوی ہیں کہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

انھوں نے تن تنہا، انتہائی خطرناک اور دشوار ترین و جان لیوا مراحل و معاملات سے گزرتے ہوئے اپنی جان عزیز پر کھیل کر اس کارِ فخیم و کام عظیم کو انجام دیا جو بحمد اللہ ''عقیدہ ختم نبوت'' کے نام سے ۲۰ ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے۔ جس کی چند جلدیں بفضلہٖ تعالیٰ ان کی حیات مبارکہ ہی میں زیور طبع سے آراستہ ہو چکیں اور بقیہ پر کام جاری ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ وہ بھی جلد ہی زیور طبع سے آراستہ ہو کر منصۂ شہود پر آجائیں گی۔ اس عظیم کام کیلئے قبلہ مفتی صاحب نے فارغ التحصیل ہونے کے بعد سے ہی ذہن بنالیا تھا چنانچہ دارالعلوم غوثیہ میں مسند افتاء و تدریس کو زینت بخشنے کے ساتھ ہی انھوں نے تحفظ ختم نبوت سے متعلق اکابرین کی تحریروں سے مزین خوبصورت پوسٹر چھاپ کر شائع کر دیا۔ جسے ہر سال ۷ ستمبر کو پورے پاکستان کے اہم علماء کرام کو ارسال اور مساجد میں آویزاں کرانا شروع کر دیا تھا۔ اسی دوران آپ نے مفتی ظفر علی نعمانی کی اجازت سے، علامہ منظور احمد فیضی صاحب کے ذریعے ۱۵ روزہ تحفظ عقیدہ ختم نبوت و ردِ قادیانیت کورس کرایا۔ جس کے اختتام پر اسناد بھی تقسیم کی گئیں۔ اس کے فوراً بعد آپ نے مذکورہ ۲۰ جلدوں پر مشتمل کتاب ''عقیدہ ختم نبوت'' کی تکمیل کے سلسلہ میں پاکستان بھر کی بہت ساری لائبریریوں کی خاک چھانی، دور دراز کے علماء سے رابطے کیے، جانی، مالی قربانیاں دیں اور یوں شب روز کی جانگسل محنت کے بعد تقریباً سوا صدی پر محیط علمائے اہلسنت و اکابرین دین و ملت کا ردِ قادیانیت اور تحفظ عقیدہ ختم نبوت کے سلسلے میں جو تحریری کام منتشر تھا اسکو جمع و مرتب کر کے آپ نے شاہین عقیدہ ختم نبوت کا لقب حاصل کیا''(۱)

عقیدہ ختم نبوت کی اشاعت:

علمائے اہلسنت کی نایاب کتب کو ازسر نو زیورِ طبع سے آراستہ کرنا آپ کا وہ

(۱) مجلہ رفیقِ علم مارچ ۲۰۰۶ء ص ۸۲

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عظیم کارنامہ ہے جسے صدیوں یاد رکھا جائے گا اور یہ کارنامہ مفتی محمد امین رحمۃ اللہ علیہ کی یاد کو ہمیشہ زندہ رکھے گا۔ کام سامنے آیا ہے تو آپ کی محنت شاقہ، کھوج، تلاش، جستجو ذوق وشوق کا اندازہ ہوا ہے کہ آپ نے کہاں اور کس قدر مسافت کے سفر اس کار عظیم کی خاطر اختیار کیے۔ کن کن لائبریریوں میں راتیں جاگ کر اجالا کیا۔ کن کن شخصیات سے رابطہ کر کے قلمی بیاضوں سے کیسی کیسی تحریریں برآمد کیں۔ بہرحال کام جس قدر اہم ہے اسی قدر مشکل بھی تھا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کام پر مامور بھی ایسے ہی عالی ہمت نوجوان کو کیا جس کی ٹھوکر سے پہاڑ بھی سمٹ کر رائی بن جائیں۔ چنانچہ ۱۳ اپریل ۲۰۰۸ء کو آپؒ کی وفات کے سوا دو سال بعد جامعہ امجدیہ کراچی میں ایک پروقار تقریب رونمائی منعقد ہوئی جس میں ملک بھر سے جید علماء نے شرکت فرما کر عقیدہ ختم نبوت پر علمائے اسلام کی تحقیقی کتب ورسائل کے انسائیکلوپیڈیا، گراں قدر علمی کتاب "**عقیدہ ختم نبوت**" کی پہلی چھ جلدوں کی رونمائی کی۔ عالمی معیار کے کاغذ، دیدہ زیب سرورق اور انتہائی خوبصورت ومضبوط جلد بندی والی چھ جلدیں دیکھ کر دل باغ باغ ہو گیا۔ راقم الحروف کو بھی مقالہ پڑھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ آپ کے حقیقی بھائی حافظ محمد صادق صاحب اور مفتی محمد حنیف صاحب نے اس پختہ عزم کا اظہار فرمایا کہ انشاء اللہ بہت جلد بقیہ ۱۴ جلدیں بھی منصہ شہود پر آجائیں گی۔ پہلی چھ جلدوں میں شامل کتب ورسائل کی تفصیل اس طرح ہے۔

جلد اوّل: یہ جلد ۶۸۶ صفحات پر مشتمل ہے جس میں حضرت مولانا غلام دستگیر قصوریؒ، علامہ مفتی غلام رسول نقشبندیؒ اور قاضی فضل احمد لدھیانویؒ کی کتب شامل ہیں۔

(1) حضرت مولانا غلام دستگیر قصوریؒ کی کتب۔

(۱) تحقیقات دستگیریہ۔

(۲) رجم الشیاطین۔

(۳) فتح رحمانی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(2) علامہ مفتی غلام رسول نقشبندیؒ کی کتب۔

(۱) الالہام الصحیح (عربی)۔

(۲) الالہام الصحیح (اردو) المسمیٰ بہ آفتاب صداقت۔

(3) قاضی فضل احمد لدھیانویؒ کی کتب۔

(۱) کلمہ فضل رحمانی۔

جلد دوم: یہ جلد ۵۳۳ صفحات پر مشتمل ہے۔ جس میں حضرت مولانا قاضی فضل احمد لدھیانویؒ، مولنا احمد رضا خانؒ اور مولانا محمد حامد رضا خانؒ کی کتب شامل ہیں۔

(1) حضرت مولانا قاضی فضل احمد لدھیانویؒ کی کتب۔

(۱) جمیعت خاطر۔

(2) مولنا احمد رضا خانؒ کی کتب۔

(۱) جزاالله عدوہ باباہ ختم نبوت۔

(۲) السوؤالعقاب علی المسیح الکذاب۔

(۳) قہر الدیان علیٰ مرتد بقادیان۔

(۴) المبین ختم النبیین۔

(۵) الجبل الثانوی علیٰ کلیۃ التھانوی۔

(۶) الجرز الدیانی علیٰ المرتد القادیانی۔

(3) مولانا محمد حامد رضا خانؒ کی کتب۔

(۱) الصارم الربانی علیٰ اسراف القادیانی۔

جلد سوم: یہ جلد ۶۵۷ صفحات پر مشتمل ہے جس میں حضرت مولانا محمد حیدراللہ خان، شاہ عبدالعلیم صدیقیؒ اور پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ کی کتب شامل ہیں۔

(1) حضرت مولانا محمد حیدراللہ خانؒ کی کتب۔

(۱) فہرست درۃ الدرانی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(۲) درۃ الدرانی علی ردۃ القادیانی۔

(2) شاہ عبدالعلیم صدیقیؒ کی کتب۔

(۱) فہرست مرزائی حقیقت کا اظہار۔

(۲) مرزائی حقیقت کا اظہار۔

(3) پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ کی کتب۔

(۱) فہرست ھدیۃ الرسول۔

(۲) ھدیۃ الرسول۔

جلد چہارم: یہ جلد ۵۸۱ صفحات پر مشتمل ہے۔ جس میں حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ کی بقیہ دو کتب شامل ہیں۔

(1) حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ کی بقیہ دو کتب۔

(۱) شمس الھدایہ فی اثبات حیات المسیح۔

(۲) سیفِ چشتیائی۔

جلد پنجم: یہ جلد ۴۹۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ جس میں حضرت علامہ محمد انوار اللہ خانؒ کی کتب شامل ہیں۔

(1) حضرت علامہ محمد انوار اللہ خانؒ کی کتب۔

(۱) مفاتیح الاعلام۔

(۲) افادۃ الافہام (حصہ اول)۔

جلد ششم: یہ جلد ۵۲۱ صفحات پر مشتمل ہے۔ جسمیں حضرت علامہ محمد انوار اللہ خانؒ اور مولانا محمد ضیاالدینؒ کی کتب شامل ہیں۔

(1) حضرت علامہ محمد انوار اللہ خانؒ کی کتب۔

(۱) افادۃ الافہام (حصہ دوم)۔

(۲) انوار الحق۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(2) مولانا محمد ضیاالدینؒ کی کتب۔

(ا) معیارالمسیح۔

ختم نبوت پوسٹر: آپؒ نے ایک خوبصورت ومدلل پوسٹر ترتیب دیا تھا جو چار رنگوں میں اعلیٰ ترین کاغذ پر طبع کروا کر ہر سال ۷ ستمبر (یوم ختم نبوت) کے موقع پر ملک بھر میں تقسیم کیا جاتا ہے مفتی صاحب مرحومؒ نے اپنی حیات مستعار کے دوران مذکورہ پوسٹر راقم الحروف کو بھی ارسال کیا تھا۔

بیس روزہ دورہ ختم نبوت: اس دورہ کا اہتمام حضرت مفتی محمد امین قادری مرحومؒ نے علامہ منظور احمد فیضی صاحب کے توسط سے کیا۔ اسکی مکمل ریکارڈنگ محفوظ ہے۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ مفتی صاحب مرحوم کو غریق رحمت کرے اور آپ کے شروع کیے ہوئے کام کو احسن طریقہ سے پایہ تکمیل تک پہنچانے کی غرض سے کوئی مفتی محمد امین ثانی پیدا کر دے۔ امین

صلی اللہ علیہ وسلم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سید امتیاز حسین بخاری

﴿پ 1943ء﴾

سید امتیاز حسین بخاری 1943ء میں ضلع گورداسپور میں سید ذوالفقار حسین بخاری کے گھر پیدا ہوئے۔ قیام پاکستان کے وقت والدین کے ہمراہ ہجرت کر کے پاکستان تشریف لے آئے اور فیصل آباد میں قیام کیا۔ تھرڈ ائیر تک تعلیم حاصل کی ہے۔ ان دنوں پرنٹنگ پریس چلا کر اپنا کاروبار حیات چلا رہے ہیں۔ اسلامک ریسرچ کمیٹی ختم نبوت وانسداد رشوت ستانی فیصل آباد کے آپ سیکرٹری جنرل ہیں۔ کچھ عرصہ قبل آپ سے آپ کے پرنٹنگ پریس پر ملاقات ہوئی تو ردِ قادیانیت کے حوالے سے آپ نے جو معلومات بہم پہنچائیں ان کا خلاصہ پیش خدمت ہے۔

گورنمنٹ کالج دھوبی گھاٹ میں داخلہ کے دوران ایک قادیانی سے علیک سلیک ہوگئی اور اس نے آپ کو مکان کرائے پر لے کر رہنے کی پیش کش کی جسے آپ نے قبول کرلیا۔ اس طرح مصطفےٰ آباد سرگودھا روڈ فیصل آباد میں آپ کو ایک مکان کرایہ پر مل گیا۔ جس میں آپ نے دو سال قیام رکھا۔ یہ مکان قادیانیوں کا تھا۔ اسی وجہ سے قادیانیوں کے ساتھ کافی گہرے مراسم ہوگئے اور قادیانی آپ کو ورغلانے کی غرض سے متعدد کتب برائے مطالعہ دیتے رہے۔ آپ کے بقول آپ نے مرزا قادیانی کی 83 کتب کا گہری نظر سے مطالعہ کر رکھا ہے۔ آپ مرزا قادیانی کی کتب کا مطالعہ کرتے ہوئے جب بھی کسی مشکل کا شکار ہوتے تو فوراً حکیم محمد یوسف صاحب اور قاری محمد عالم صاحب کی بارگاہِ عالیہ میں حاضر ہو کر راہنمائی حاصل کرتے۔ اسی دوران مولٰنا فاروق صاحب کی ہمدردی و راہنمائی بھی شامل حال رہی۔ جناب طاہر نظامی صاحب کا تعاون بھی ہمیشہ ساتھ ساتھ رہا۔ 1980ء میں ہی آپ کے دوست

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ڈاکٹر نور محمد نے اسلامک ریسرچ کمیٹی تحفظ ختم نبوت وانسدادِ رشوت ستانی فیصل آباد کی بنیاد رکھی اور آپ کو اس کا سیکرٹری جنرل مقرر کیا۔ 1980ء میں مصطفےٰ آباد گلی نمبر 6 میں موجود قادیانی عبادت گاہ میں مرزا ناصر احمد قادیانی خلیفہ آیا اور اُس نے دوران تقریر مناظرہ کا چیلنج کیا، آپ بھی مرزا ناصر احمد کا جلسہ سننے گئے ہوئے تھے۔ جب اُس نے مناظرہ کا چیلنج کیا تو آپ نے فوراً کھڑے ہو کر پانچ سوالات کئے جن میں مرزا قادیانی کا شجرہ نسب اور معجزہ کی تعریف جیسے سوال شامل تھے لیکن مرزا ناصر آپ کے سوالات کے تسلی بخش جواب نہ دے سکا، اس پر آپ کے ساتھیوں ڈاکٹر نور محمد، ڈاکٹر زاہد، ڈاکٹر احسان الحق ثانی اور ڈاکٹر سعید گریٹ نے مرزا ناصر احمد کو بھرے جلسے میں خوب بے عزت کیا۔ محلہ مصطفےٰ آباد میں قادیانیوں کی کافی تعداد تھی جب آپ نے قادیانی سربراہ مرزا ناصر کی بھرے پنڈال میں بے عزتی کی تو قادیانیوں نے آپ کو تنگ کرنا شروع کر دیا اور مکان بھی خالی کروالیا۔

26 اپریل 1984ء کو جنرل محمد ضیاء الحق صدر مملکت پاکستان نے امتناع قادیانیت آرڈیننس جاری کیا تو اس آرڈیننس کی خلاف ورزی کرنے پر سب سے پہلا پرچہ 7 فروری 1985ء کو تھانہ سول لائین فیصل آباد میں آپ نے درج کروایا جو 22 قادیانیوں کے خلاف تھا۔ اسی طرح 1986ء میں بھی تھانہ فیکٹری ایریا فیصل آباد میں 6 قادیانیوں کے خلاف آپ نے توہینِ کلمہ طیبہ کا مقدمہ درج کروایا، چوہدری محمد اسماعیل مجسٹریٹ کی عدالت میں مقدمہ زیرِ سماعت رہا 1987ء میں ان چھ میں سے 4 قادیانیوں کو 4 سال قید کی سزا ہوئی۔ ملکی تاریخ میں توہینِ کلمہ طیبہ کی بنا پر سنائی گئی یہ پہلی سزا تھی۔ بعد ازاں عدالت اعلیٰ ہائی کورٹ نے یہ سزا کم کر کے دو سال کر دی اور قادیانی یہ سزا کاٹ کر گھر آئے۔ اسی طرح 1987ء میں شیخ بشیر قادیانی کے خلاف شعارِ اسلام کے استعمال کی بنا پر آپ نے مقدمہ درج کروایا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

1984ء میں مصطفےٰ آباد گلی نمبر 5 کے قادیانیوں نے جلسہ کا پروگرام بنایا جلسہ شیخ سرور قادیانی کے گھر منعقد ہوا اور مرزا طاہر آنجہانی جو اُس وقت خلیفہ ربوہ تھا مہمانِ خصوصی تھا۔ آپ کو جلسہ کا علم ہوا تو آپ نے پنجاب میڈیکل کالج سے طالب علم منگوا کر جلسہ کے آغاز پر ہی حملہ کر دیا طلباء کا کافی ہجوم تھا۔ جلسہ میں بھگدڑ مچ گئی۔ آپ نے اپنے سینڈل سے مرزا طاہر کی پٹائی کی اور مرزا طاہر کی ٹوپی بھی گر گئی۔ جس سینڈل سے آپ نے مرزا طاہر کی پٹائی کی آپ نے محفوظ رکھا ہوا ہے اور ملنے والے مسلمانوں کو دکھاتے رہتے ہیں۔ راقم الحروف کو بھی آپ نے وہ سینڈل دکھایا۔ مرزا طاہر کی گرنے والی ٹوپی بھی آپ کے ایک دوست نے محفوظ رکھی ہوئی ہے۔ جسکی نمائش مختلف ختم نبوت کے جلسوں میں آپ کرواتے ہیں۔ قادیانیوں نے گھبرا کر جلسہ گاہ کی بجلی بند کر دی اور اندھیرے کا فائدہ اٹھاتے ہوئے مرزا طاہر فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا۔ جبکہ جلسہ کا انتظام کرنے والے قادیانیوں نے پنجاب میڈیکل کالج فیصل آباد کے کئی طلبہ سمیت آپ پر مرزا طاہر کو اغوا کرنے کا الزام لگا کر تھانہ سول لائن میں رپٹ درج کرا دی۔ بعد میں رات اندازاً بارہ بجے فون پر اطلاع ملی کہ مرزا طاہر ربوہ پہنچ چکا ہے۔ اس پر رپٹ درج کرانے والے قادیانیوں نے آپ سے معذرت کر کے رپٹ واپس لی۔

فیصل آباد کے مختلف تھانوں مثلاً کوتوالی، سول لائن، فیکٹری ایریا، غلام محمد آباد سرگودھا روڈ، نشاط آباد، صدر اور جھنگ بازار میں اب تک آپ تین سو سے زائد قادیانیوں کے خلاف بطورِ مدعی 298/c کے مقدمات درج کروا چکے ہیں۔

قادیانی آپ کی دن رات کی جانبوالی انتھک کوششوں سے بوکھلا گئے اور آپ کے قتل کا منصوبہ بنا لیا چنانچہ 1988ء میں قادیانیوں نے فیصل آباد کے مشہور غنڈے رانا حفاظت سے آپ کو قتل کرنے کا سودا اڑھائی لاکھ روپے میں طے کیا۔ اُس شخص

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نے آپ پر قاتلانہ حملہ کیا لیکن آپ بروقت سنبھل گئے اور مخالف پر جوابی حملہ کر کے اُسے شدید زخمی کر دیا۔ بعدازاں وہ بوجہ کینسر جہنم واصل ہوا۔

1984ء تا 1988ء آپ پر متعدد قاتلانہ حملے ہوئے آپ کے سارے جسم پر گولیوں کے نشانات موجود ہیں آپ کے بقول اب تک قادیانی آپ پر 80 مقدمات مختلف تھانوں میں درج کروا چکے ہیں لیکن الحمدللہ کسی بھی مقدمہ میں آپ کو سزا نہیں ہوئی اور سب کے سب مقدمات جھوٹے اور بے بنیاد قرار پائے ہیں۔

1985ء میں شاہ میڈیکوز کے مالک غلام محمد کے خلاف بھی مقدمہ درج کرایا۔ 1987ء میں ظہیر احمد قادیانی نے نبی اکرم ﷺ کی شان میں گستاخی کی تو آپ نے اس پر قاتلانہ حملہ کر دیا۔ اتنے کاری زخم لگائے کہ کچھ ہی دنوں بعد وہ جہنم واصل ہو گیا اور آپ کو تھانہ میں بند کر دیا گیا۔ آپ کے بقول تھانہ حوالات میں قید کے دوران آپ کو حضرت خاتم الانبیاء ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی۔ 1987ء میں تھانہ کوتوالی میں ایک مرزائی شیخ قدیر نے آیتِ کریمہ والی انگوٹھی پہنی تو آپ نے مقدمہ درج کروا دیا۔ ملزم ہارٹ اٹیک سے جہنم واصل ہو گیا۔ 1987ء بھوانہ، بازار میں ریٹا شوز کے مالک ملک منظور احمد کے خلاف توھین کلمہ طیبہ کے سلسلہ میں مقدمہ درج کرایا۔ 1986ء کا نپور لیدر سٹور والے نعیم کے بہنوئی کو مسلمان کیا۔ اور نعیم کے خلاف 298/C کے تحت مقدمہ درج کرایا۔ 1985ء میں ہی فضل کریم' امیر جماعت فیصل آباد کریم میڈیکل ہال گول امین پور بازار اور مراد کلاتھ ہاؤس والے شیخ بشیر احمد کے خلاف 298/C کے تحت مقدمہ درج کرایا۔ 1990ء میں مرزا طاہر نے الفضل لندن میں خبر شائع کرائی کہ سید امتیاز شاہ فوت ہو کر جہنم کے سب سے نچلے گڑھے میں جل رہا ہے۔ جبکہ آپ آج بھی بقید حیات ہیں۔ آپ نے اب تک 56 قادیانیوں کو مسلمان کیا ہے۔ 1996ء میں آپ کوچ میں لاہور سے ملتان سفر کر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رہے تھے شیخ بشیر قادیانی آپ کے ساتھ بیٹھ گیا، جب اُس نے آپ کو دیکھا تو مانگا منڈی کے قریب اتر کر بھاگ گیا۔ حرا جنرل سٹور سپر مارکیٹ جرنیل چوک نیو انارکلی سمن آباد تھانہ فیکٹری ایریا کے عزیز بٹ نے عرصہ 20 سال سے اپنی دوکان پر کلمہ طیبہ لکھا ہوا تھا۔ آپ نے اپنے 2 ساتھیوں کے ہمراہ کلمہ طیبہ محفوظ کیا۔ ماڈل ٹاون بی میں شیخ عبدالمجید قادیانی نے اپنے مکان پر قرآنی آیات اور کلمہ طیبہ لکھا۔ جو تھانہ گلبرگ پولیس کی موجودگی میں محفوظ کیا گیا۔

قادیانیوں کی طرف سے آپ کے خلاف کئی مقدمات درج ہوئے۔ آپ کو اشتہاری قرار دے دیا گیا تو آپ علاقہ غیر میں چلے گئے اور پرنٹنگ کا کاروبار کرلیا جبکہ گھر والوں سے آپ کا رابطہ منقطع تھا۔ 12 سال تک آپ علاقہ غیر میں رہے اسی دوران متعدد مقدمات دفتر داخل ہو گئے۔ کئی ایک میں آپ بے گناہ ثابت ہو کر بری ہو گئے۔ بارہ سال بعد آپ دوبارہ فیصل آباد آ گئے اور قادیانیوں کے خلاف سرگرم عمل ہیں۔

جل جلالہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت صوفی محمد ایاز خان نیازیؒ

﴾2003-1913﴿

(سابق مرکزی امیر و بانی تحریک فدائیان ختم نبوت)

آپ ۱۵ جون ۱۹۱۳ء کو ضلع میانوالی کے ایک چھوٹے سے قصبہ بوری خیل میں پیدا ہوئے اور آپ کا تعلق معروف نیازی قبیلے کی شاخ شاہجہان خیل سے تھا۔ آپؒ کے والد ایک معروف دیندار زمیندار تھے۔ ابتدائی دینی و دنیاوی تعلیم بوری خیل سے ہی حاصل کی۔ اور تدریس کے شعبہ سے منسلک ہو گئے۔ آپ کی ساری زندگی جمعیت علمائے پاکستان اور مولانا شاہ احمد نورانیؒ کی رفاقت میں بسر ہوئی۔

حضرت قبلہ صوفی ایاز خان نیازی رحمتہ اللہ علیہ اس زمانے میں اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی تھے۔ آپؒ نے زندگی کے آخری لمحات تک اپنے نصب العین سے مکمل وابستگی رکھی۔ بلاشبہ آپؒ کی زندگی بہت سی زندگیوں کا حسین امتزاج تھی۔ آپؒ کا وجود ایک تاریخ یا ایک ادارہ سے کسی طور کم نہ تھا۔ آپؒ سراپا تحریک اور سرگرم تنظیم تھے۔ غرضیکہ آپ کی ذات ایک ایسا محور تھی جس کے گرد افراد ہی نہیں ادارے بھی گھومتے تھے۔ آپ کی فراست، وضعداری، اور استقامت کا لوہا اپنے ہی نہیں بیگانے بھی مانتے تھے۔ آپؒ ایک عظیم مجاہد تھے جنھوں نے اعلائے کلمۃ الحق سے کبھی گریز نہیں کیا۔ 90 برس کی عمر پائی اور بڑے بڑے انقلاباتِ زمانہ اور تاریخ کے اتار چڑھاؤ آپؒ کی آنکھوں کے سامنے ہوئے۔

ردِ قادیانیت:

تحفظِ عقیدہ ختم نبوت آپ کی زندگی کا مشن اولین تھا۔ اس مشن کی تکمیل کی غرض سے آپ نے قید و بند کی صعوبتیں بڑی پامردی سے برداشت کیں۔ اپنوں اور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بیگانوں کی مخالفتوں اور طعن و تشنیع کے باوجود آپ کے پائے استقلال میں کبھی لغزش نہ آئی۔ آپؒ فرمایا کرتے تھے تاریخ اسلام کا بدترین ''فتنہ قادیانیت'' ہے اور تاریخ اسلام کا بدترین دن وہ ہے جس دن خلافت اسلامیہ کا خاتمہ ہوا اور عالم اسلام کی مرکزیت پامال ہوگئی۔ آپ کا دل عشق مصطفےٰ ﷺ کی جلوہ گاہ تھا۔ حضور ﷺ کے عشق میں آپ اس قدر سرشار تھے کہ کہ آپؒ نے اپنے آپ کو اسی رنگ میں رنگ لیا تھا۔ آپؒ کا اوڑھنا بچھونا ہی عشق مصطفےٰ ﷺ تھا اور اسی عشق نے آپؒ کو عقیدہ ختم نبوت سے گہری وابستگی عطا فرما کر آپؒ کو عظیم مجاہد ختم نبوت بنا دیا جب بھی حضو ﷺ کا ذکر جمیل آتا آپؒ نمدیدہ ہو جاتے۔ حضور پاک ﷺ کا ذکر اس محبت و خلوص سے فرماتے کہ سننے والے کے دل میں محبت رسول کے چراغ روشن ہو جاتے۔ آپؒ اپنے بیٹھنے کے کمرہ میں واضح طور پر تنظیم فدائیان ختم نبوت کی تختی لگوا کر ختم نبوت کے ساتھ اپنے قلبی لگاؤ کا اظہار کھلے عام کرتے تھے۔

جمعیت علمائے پاکستان کے پلیٹ فارم پر کوئی قابلِ ذکر جلسہ ایسا نہ ہوگا جس میں آپؒ نے شرکت نہ فرمائی ہو اور خطاب نہ کیا ہو۔ ہر اجتماع اور جلسہ و جلوس میں آپ کا موضوع سخن تحفظِ عقیدہ ختمِ نبوت، ردِ قادیانیت اور احیائے خلافتِ اسلامی ہوا کرتا تھا۔ آپؒ پاکستانی حکمرانوں کی مغرب نوازی سے سخت نالاں تھے آپ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ اگرچہ انگریز چلا گیا لیکن ہمارے سروں پر اپنے تربیت یافتہ ایجنٹ مسلّط کر گیا جو شاہ سے زیادہ شاہ کے وفادار ہیں۔ آپ جب بھی خطاب فرماتے بڑے مدلل انداز میں اپنے موضوع کا احاطہ فرماتے۔ آخر میں بڑے دلسوز انداز میں فرماتے۔ ''میں بوڑھا تو اب صرف باتیں ہی کر سکتا ہوں عمل کرنا آپ نوجوانوں کی ذمہ داری ہے۔''

1953ء میں جب تحریک ختم نبوت کا آغاز ہوا تو آپؒ کو مجلس عمل تحفظ ختم نبوت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ضلع میانوالی کا صدر مقرر کیا گیا۔ اور آپؒ کی قیادت میں یہ تحریک آخر تک چلتی رہی۔ اور دیگر علاقوں کی طرح اہالیان میانوالی بھی گرفتاریاں دیتے رہے۔ آپؒ بھی اس تحریک کے دوران گرفتار ہو کر میانوالی، ساہیوال اور لاہور کی جیلوں میں بند رہے۔ تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء جب اپنے عروج پر تھی آپ نے عالمی ذرائع ابلاغ کی مدد سے مسئلہ قادیانیت کو اجاگر کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ اور قومی اسمبلی کے کئی ارکان سے ملاقاتیں کر کے انھیں قادیانیت کی حقیقت سے روشناس کرا کے انھیں یہ بات ذہن نشین کرائی کہ قادیانیت ایک فرقہ نہیں بلکہ اسلام سے بغاوت کا دوسرا نام ہے۔

۵۳ء سے ۷۳ء تک آپؒ عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوت کی مجلسِ شوریٰ کے رکن رہے اور مجلس کے ساتھ آپؒ کا بھرپور تعاون رہا مگر مجلس تحفظِ ختم نبوت کے اراکین و کارپردازان کے رویہ سے تنگ آ کر آپؒ نے مفتی غلام قادر کشمیری، سید ارشاد علی سلیم قریشی ایڈووکیٹ اور دیگر رفقاء کے ساتھ مل کر، تنظیم فدائیانِ ختم نبوت پاکستان، کی بنیاد رکھی 1995ء میں آپؒ نے تنظیم فدائیاں ختم نبوت کا نام بدل کر تحریک فدائیانِ ختم نبوت رکھ دیا اور اس کا اجلاس رضا لائبریری برنس روڈ کراچی میں منعقد ہوا جس میں آپ نے رفقاء سمیت خدمتِ ختم نبوت کا حلف اٹھایا اور عہدے دار نامزد کیے۔ آپ نے مختلف علاقوں میں ختم نبوت کانفرنسیں منعقد کرنے کی ہدایت فرمائی جس کے نتیجہ میں ملک بھر خصوصاً کراچی میں کئی تاریخی ختم نبوت کانفرنسیں منعقد ہوئیں جن کی بدولت عوام اہلسنت میں تحفظ ختم نبوت سے متعلق شعور کی بیداری پیدا ہوئی ساتھ ہی ساتھ آپ ملک بھر میں تحریک فدائیان ختم نبوت کی تنظیم سازی بھی کرتے رہے۔

1996ء کے عبوری دورِ حکومت میں سندھ کے نگران وزیرِ اعلیٰ نے مشہور مرزائی بیوروکریٹ کنور ادریس کو سندھ کا سنیئر وزیر مقرر کیا تو پورے سندھ میں ایک ہلچل مچ گئی۔ قائدِ ملت اسلامیہ علامہ شاہ احمد نورانیؒ کی ہدایت پر سندھ میں مجلسِ عمل تحفظ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ختم نبوت کی تشکیل کی گئی جس میں اکثر دینی جماعتیں شامل تھیں۔اس مجلس عمل تحفظِ ختم نبوت کے سرپرست قبلہ صوفی صاحبؒ مقرر ہوئے۔جبکہ مفتی عبدالحلیم ہزاروی اس کے سربراہ، اور مفتی محمد جمیل خان ناظم اعلیٰ مقرر ہوئے۔قبلہ صوفی صاحب اپنی بزرگی اور ضعف کے باوجود مجلس عمل کے تمام اجتماعات میں شریک ہوئے اور اپنے مفید مشوروں سے نوازتے رہے۔دوسرے مسالک میں بھی آپ کا بڑا ادب واحترام پایا جاتا تھا۔

21 دسمبر 1966ء کو غازی محمد مانک نے ایک گستاخ رسول قادیانی عبدالحق کو جہنم واصل کر دیا 20 اپریل 1968ء کو عدالت نے آپ کو تین سال قید کی سزا سنائی جو 1970ء میں ختم ہوگئی قبلہ صوفی ایاز خاں نیازیؒ نے اس کیس میں ذاتی دلچسپی لی۔آغاز سے آخر تک ہر اہم معاملہ میں تعاون فرمایا پورے مقدمہ میں آپ کا مشورہ اور عملی تعاون شامل رہا آپ کئی مرتبہ جیل میں ملاقات کیلئے تشریف لے گئے جس دن غازی محمد مانک رہا ہو کر گھر آئے۔ان کا استقبال کرنے کے لئے ایک بہت بڑا جلوس نکالا گیا۔آپؒ نے جلوس کی قیادت فرمائی اور ایک معرکہ آرا دلنشین تقریر بھی فرمائی(۱)

حضرت قبلہ صوفی محمد ایاز خاں نیازیؒ کا مطالعہ بہت وسیع تھا آپؒ اکثر قرآن مجید کی کسی نہ کسی تفسیر کا مطالعہ جاری رکھتے آپؒ فرمایا کرتے تھے کہ میں جب قرآن پڑھتا ہوں تو مجھے قرآن میں ہر طرف عقیدہ ختم نبوت ہی نظر آتا ہے۔آپؒ اپنے حلقہ احباب کو بھی مطالعہ قرآن حکیم کی عادت ڈالنے کی ترغیب دیتے بالخصوص عقیدہ ختم نبوت سے متعلق کتب کے مطالعہ کی تو آپ بہت تاکید فرماتے۔مرکزی ناظمِ اعلیٰ فدائیان ختم نبوت جناب عقیل انجم صاحب فرماتے ہیں کہ آپؒ نے مجھے علامہ ابوالقاسم رفیق دلاوری صاحب کی ''رئیس قادیان'' برائے مطالعہ عنایت فرمائی۔آپ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ جس نے مرزا قادیانی کو پہچاننا ہو وہ کتاب ''رئیس قادیان'' کا ضرور مطالعہ کرے۔آپؒ

(۱) غازیان وشہیدانِ ناموسِ رسالت ص ۱۵۸ از محمد متین خالد

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کو جب علم ہوتا کہ کوئی ردِ قادیانیت کے موضوع پر کتب جمع کر رہا ہے تو آپ دلی طور پر خوش ہوتے۔ آپؒ کی زیر سر پرستی لاہور سے ماھنامہ لا نبی بعدی کا اجراء سنہ ۲۰۰۰ء میں ہوا جس نے ردِ قادیانیت کے سلسلہ میں قابلِ قدر خدمات سر انجام دی ہیں۔ خصوصاً ختم نبوت نمبر ۲۰۰۲ء اور مجاہدین ختم نبوت نمبر ۲۰۰۳ء تو تاریخی اہمیت کے حامل ہیں۔

دارالعلوم غوثیہ کراچی کی نئی عمارت کے افتتاح کے موقع پر مفتی عبدالحلیم ہزاروی صاحب نے دارالعلوم کو تحریک فدائیانِ ختم نبوت کے لیے وقف فرمانے کا اعلان کیا اور ایک کمرہ خصوصی طور پر برائے دفتر عنایت فرمایا تو صوفی صاحب بے حد خوش ہوئے اور دفتر کے افتتاح کے لیے دارالعلوم غوثیہ تشریف لائے اور بہت دیر تک کامیابیوں اور کامرانیوں کی دعا فرماتے رہے اسی دن آپ نے مستقبل کی حکمت عملی اور نئی تنظیم سازی سے متعلق کافی دیر نشست فرمائی۔

سنہ ۲۰۰۰ء میں قائدِ ملت اسلامیہ شاہ احمد نورانی (۱) نے تحریک فدائیان ختم نبوت اور تحریک تحفظ ختم نبوت لاہور کے ذمہ داران کا ایک اجلاس کراچی میں طلب فرمایا جس میں انتہائی غور و فکر کے بعد دونوں تنظیمات کو ضم کر دیا گیا اور فدائیان ختم نبوت پاکستان کا قیام عمل میں آیا۔ اس تنظیم کے سر پرست اعلیٰ امام نورانی، مرکزی امیر قبلہ صوفی محمد ایاز خاں نیازی صاحبؒ، نائب امیر صاحبزادہ مظہر قیوم مشھدی، ناظمِ اعلیٰ عقیل انجم قادری، امیر سندھ مفتی عبدالحلیم ہزاروی ناظم سندھ مولانا شفیق احمد قادری اور امیر صوبہ پنجاب محترم محمد خاں لغاری نامزد ہوئے اور تحفظِ ختم نبوت کا تحریکی سفر ایک نئے عزم کے ساتھ شروع ہوا۔

---

(۱) قائدِ ملت اسلامیہ شاہ احمد نورانیؒ کی ردِ قادیانیت کے سلسلہ میں خدمات کے بارے میں ملاحظہ ہو راقم الحروف کی کتاب "علمائے حق اور ردِ فتنہ مرزائیت صفحات ۴۹ تا ۶۱"۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

علامہ حافظ محمد ایوب دھلویؒ

(۱۸۸۸ـ۱۹۶۹)

رئیس المتکلمین علامہ حافظ محمد ایوب دھلویؒ بن شیخ عبدالرحمٰن محلہ کوچہ قابل عطار (دہلی) میں ۱۸۸۸ء کو تولد ہوئے۔ آپ کے والد دھلی کے معروف تاجر تھے۔ ابتدائی تعلیم گھر پر حاصل کرنے کے بعد آپؒ نے مشاہیر علماء سے شرف تلمذ حاصل کرتے ہوئے درس نظامی مکمل کیا۔ آپ کتاب وسنت اور منطق وفلسفہ میں بلند پایہ عالم وفاضل، قادرالکلام خطیب، بلند پایہ مصنف اور بلا کے ذہین ونقاد تھے۔ دہلی میں ہی عجائب خانم خاتون سے آپ کی شادی ہوئی۔ جس سے آٹھ لڑکے اور آٹھ لڑکیاں تولد ہوئیں۔ آپؒ کی اولاد کراچی میں مقیم ہے۔

مولانا سید عبدالسلام باندوی، مولانا سید منتخب الحق قادری، مولانا مفتی محمد عمر نعیمی، مولانا امیر احمد انصاری جودھپوری، مولانا شاہ احمد نورانی اور مولانا محمد شفیع اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہم آپ کے حلقہ احباب میں شامل تھے جبکہ ہمدرد فاؤنڈیشن کے بانی حکیم محمد سعید دھلوی، محترم سخی سید شوکت علی دھلوی بانی مکتبہ رازی کراچی مولانا عبدالعزیز الحق عزیز ڈپٹی سیکریٹری حکومت پاکستان اور محمد احمد خان ریٹائیرڈ الیکشن کمشنر سندھ آپ کے معتقدین میں شامل تھے۔

آپ ہر اتوار کو درس دیا کرتے تھے ایک اتوار حکیم محمد سعید (بانی ادارہ ہمدرد فاؤنڈیشن) کے گھر جبکہ دوسرے اتوار اسد ملتانی (سیکریٹری حکومت پاکستان) کے گھر درس ہوتا تھا۔ آپ کے درس میں حاضرین کو کسی بھی موضوع پر سوال کرنے کی کھلی اجازت ہوتی تھی۔ جو بھی سوال آتا آپؒ قرآن وسنت اور منطق وفلسفہ کی روشنی میں اسکا کافی وشافی جواب دیتے ان دروس کی آڈیو کیسٹ کا خزانہ بیت الحکمت ہمدرد

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لائبریری کراچی میں آج بھی محفوظ ہے۔

ایم اے جناح روڈ پر کپڑے کی مارکیٹ میں خالق دینا ہال کے سامنے آپ کی لٹھے کی دوکان تھی۔ جہاں بیٹھ کر آپ دن بھر حلال روزی کماتے ۔نماز عشاء کے بعد جلد سونا آپ کا معمول تھا۔آپ کے شاگرد ملا واحدی تحریر فرماتے ہیں۔

افسوس کہ آپؒ کو لکھنے کی مشق نہ تھی۔ اگر وہی زبان جو آپ تقریر میں استعمال کرتے تھے تحریر میں بھی استعمال کر سکتے تو بلا مبالغہ امام غزالی کی طرح حیات جاوید پا لیتے۔ مجھے چودھویں صدی ہجری کے عظیم ترین علماء ومشائخ سے شرف نیاز مندی رہا ہے، میں نے علم کے سمندر میں غوطہ زن عالم اور غزالی صفت درویش مولانا ایوب دہلوی جیسا کسی کوئی نہیں پایا۔(۱)

علامہ دوراں مولانا حافظ محمد ایوب دہلویؒ ۴ شوال المکرّم ۱۳۸۹ھ بمطابق ۱۳ دسمبر ۱۹۶۹ء بروز پیر ۸۱ سال کی عمر میں کراچی میں انتقال کر گئے اور آپ کا مزار دھوبی گھاٹ کے متصل یوسف پورہ لیاری کے قبرستان میں واقع ہے۔

ردقادیانیت:

جیسا کہ قبل ازیں ذکر ہوا، آپؒ ہر اتوار کو درس قرآن وحدیث دیا کرتے تھے جس میں انتہائی قابل قدر علمی لوگ شرکت فرماتے تھے۔آپؒ اپنے درس میں قرآن وسنت اور فلسفہ ومنطق کی روشنی میں سوالات کے جواب دیتے ان میں عقیدہ ختم نبوت اور ردقادیانیت پر بھی سیر حاصل گفتگو ہوتی۔ بطور نمونہ چند سوالات اور انکے جوابات ملاحظہ ہوں

سوال: ختم نبوت کے دور میں نبوت کا امکان ہے یا نہیں؟

جواب: نہیں ہے۔ختم نبوت اور عدم ختم نبوت میں اجتماع النقیضین ہے،

---

(۱) روزنامہ جنگ کراچی ۲۰ دسمبر ۱۹۶۹ء

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جس طرح جسم کے متحرک ہونے کے وقت جسم کا ساکن ہونا محال ہے۔ بالکل اسی طرح ختم نبوت کے وقت امکان نبوت محال ہے۔ نیز اگر ختم نبوت کے اوقات میں عدم ختم یعنی امکان نبوت ہوگا اور ہر ممکن کے واقع ہونے کا فرض جائز اور صحیح ہے تو اس ممکن کے واقع ہونے کو فرض کیا جائے گا تو ختم ختم نہیں رہے گا اور ختم کا ختم نہ ہونا قطعاً محال ہے۔ لہذا اس وقوع کا فرض کرنا محال ہے اور دوران ختم نبوت میں نبوت محال ہے۔ (۱)

سوال: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان پر جانا عقل میں نہیں آتا؟

جواب: کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بے باپ کے پیدا ہونا عقل میں آتا ہے۔ جس شخص کی ابتدا خرق عادت ہو اور تمام زندگی خرق عادت ہو، اس کا انجام کیوں نہ خرق عادت ہو۔ غور کرو۔ (۲)

سوال: اَللّٰهُ يَصْطَفِيْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ (۳) اللہ فرشتوں میں سے اور آدمیوں میں سے رسول چنتا ہے یا چنتا رہے گا یا چنے گا۔ یہاں مضارع کا صیغہ ہے جو حال، استقبال دونوں کیلئے آتا ہے۔ اس آیت سے ظاہر ہوتا ہے کہ نبوت کا انتخاب حال اور مستقبل میں ہوتا رہے گا۔

جواب: یہ يَصْطَفِيْ کا صیغہ مضارع ہی کا ہے مگر اصطفیٰ کے معنی میں ہے جس طرح قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ (۴) اور جب اللہ تعالیٰ کہے گا اے عیسیٰ! کیا تو نے کہا تھا۔ یہاں قال کا صیغہ ماضی کا ہے مگر مستقبل کے معنی میں ہے۔ اسی طرح مستقبل کا صیغہ حال اور ماضی میں مستعمل ہے۔

(۱) ختم نبوت صفحہ ۱۰ از مولانا محمد ایوب دھلوی
(۲) ختم نبوت صفحہ ۱۷ از مولانا محمد ایوب دھلوی
(۳) پارہ ۱۷، سورۂ حج، آیت ۷۵
(۴) پارہ ۷، سورۂ مائدہ، آیت ۱۱۶

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سوال: وَ مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ (۱) محمد اور ان سے پہلے کے تمام رسول گذر گئے یعنی وفات پا گئے۔

جواب: یہ معنی جب صحیح ہوں گے کہ خَلَتْ کے معنی مَاتَتْ کے ہوں اور رسل سے تمام مراد ہوں اور کوئی رسول مستثنٰی نہ ہو۔ حالانکہ خَلَتْ کے معنی مَاتَتْ کے نہیں ہیں۔ بلکہ مَضَتْ کے ہیں یعنی ان کا دور اور زمانہ گذر گیا۔ اور خَلَتْ کے معنی مَاتَتْ کے ہوں گے تو قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمُ الْمَثُلٰتُ (۲) کے معنی ہوں گے کہ تحقیق ان سے پہلے واقعات عقوبت مر گئے اور فِی الْاَیَّامِ الْخَالِیَةِ (۳) کے معنی گذشتہ ایام کی بجائے مردے ایام ہوں گے۔ خلت کے معنی ماتت کے نہیں ہیں۔ اس طرح رسل سے مراد تمام رسل نہیں ہیں۔ جس طرح وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّ ذُرِّيَّةً (۴) ہم نے تجھ سے پہلے رسولوں کو بھیجا اور ان کو بیبیاں اور اولا دیں دیں حالانکہ یحیٰؑ کو بیوی اور اولاد نہیں دی کیوں کہ ان کی تعریف میں حَصُوْرًا فرمایا (۵) یعنی عورتوں سے بچنے اور پرہیز کرنے والا"۔ میں کہتا ہوں کہ اگر یہ دعویٰ کہ حضرت عیسیٰؑ فوت ہو گئے، سچا ہے تو یہ دعویٰ کہ وہ حیات ہیں زندہ ہیں قطعی جھوٹا ہو گیا۔ یعنی اگر قادیانی سچا ہے تو ساری قوم جھوٹی ہے اور اگر ساری قوم اصحاب رسول ﷺ سے لے کر آج تک اگر سب جھوٹے ہیں تو یہ مذہب اسلام ہی ختم ہوا۔ اور ان سب جھوٹوں نے قرآن نقل کیا ہے تو قرآن بھی غیر معتبر ہوا اور اسی قرآن سے اصلی مسیح ثابت ہوا۔ وہ اصل مسیح بھی ختم ہوا۔ اب مسیح موعود کی

---

(۱) پارہ ۴، سورہ ال عمران، آیت ۱۴۴
(۲) پارہ ۲۹، سورۃ الرعد، آیت ۶
(۳) پارہ ۲۹، سورۃ الحاقہ، آیت ۲۴
(۴) پارہ ۱۳، سورہ الرعد، آیت ۹۳
(۵) پارہ ۳، سورۃ ال عمران، آیت ۳۹

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کیا ضروریات باقی رہ گئی جب کہ اصلی مسیح ختم ہو گیا جو قرآن سے ثابت ہے اور قرآن ان تمام جھوٹوں سے ثابت ہے اور اگر ساری قوم سچی ہے اور یہی حق ہے تو قطعاً قادیانی منکر حیات مسیح جھوٹا ہو گیا اور یہ بیان قادیانی اور انکار حیات مسیح کو ختم کر دیتا ہے۔(۱)

ختم نبوت:

عقیدہ ختم نبوت کے اثبات اور رد قادیانیت پر مشتمل یہ کتاب آپؒ کے ذہن رسا کا گراں قدر تحفہ ہے۔اس کتاب کی ہمہ گیر آفاقی اہمیت کے پیش نظر اس کا عربی، انگلش اور فرانسیسی زبانوں میں ترجمہ ہو چکا ہے۔سارے تراجم ہزاروں کی تعداد میں طبع ہو کر افریقہ میں مفت تقسیم ہوئے ہیں۔صدیقی ٹرسٹ کراچی نے آپ کی دیگر کتب کے علاوہ اس کتاب کو بھی طبع کروا کر مفت تقسیم کیا ہے۔مولانا اللہ وسایا آپ کی کتاب ختم نبوت (عربی) پر تبصرہ تحریر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

”مصنف قلم وقرطاس کے بادشاہ تھے۔بات کو عام فہم اور اچھوتے انداز میں سمجھانے کا قدرت نے انہیں عجیب ملکہ دیا تھا متعدد کتب و رسائل کے مصنف ہیں۔ختم نبوت پر انکی کتاب کا یہ ایڈیشن ستر صفحات پر مشتمل ہے۔جو سوال و جواب کے طرز پر لکھا گیا ہے۔پہلے ہندوستان سے اب کراچی سے شائع ہوا ہے۔“(۲)

آپؒ کی اس کتاب کی اہمیت کے پیش نظر محترم جناب محمود احمد خاں (ریٹائیرڈ الیکشن کمشنر سندھ) نے اسکا انگریزی ترجمہ کیا جسے مکتبہ رازی کراچی نے شائع کیا۔

آپؒ کے صاحبزادہ محمد زین العابدین صاحب فرماتے ہیں کہ ”ایک بار ایک صاحب دوکان پر آئے اور والد صاحب سے کہنے لگے کہ ایک خالی چیک لے لیں اور اس پر جتنی چاہیں رقم لکھ کر کیش کروالیں اور یہ لکھ دیں کہ عیسائیت، قادیانیت،

---

(۱) رسالہ ختم نبوت ص ۱۸

(۲) قادیانیت کے خلاف قلمی جہاد کی سرگزشت صفحہ ۱۶۶ از مولانا اللہ وسایا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

پرویزیت اور غیر مقلدیت کا رد نہیں کریں گے لیکن اس مرد خدا نے وہ پیش کش سختی سے ٹھکرا دی اور آنے والے ایمان کے ڈاکوں کو بھگا دیا“

آپؒ کے علمی نوادرات کی اہمیت کے پیش نظر سید شوکت علی مرحوم نے اپنی تمام ریٹائرمنٹ کی آمدن سے مولانا مرحوم کی علمی تقاریر کیسٹس سے کاغذ پر نقل کروا کر کتابیں ترتیب دلوائیں اور ملک و بیرون ملک مفت تقسیم کر دیں۔ ساتھ ہی اہل علم کا ایک بورڈ مقرر کر دیا جو آپ کے علمی نوادرات کو عوام الناس تک پہنچاتا رہے گا۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ حافظ ایوب دھلوی کو کروٹ کروٹ راحت نصیب فرمائے۔ امین (ا)

(ا) حافظ ایوب دھلوی کے بارے میں زیادہ تر معلومات ”انوار علمائے اہلسنت سندھ“ مرتبہ سید محمد زین العابدین شاہ راشدی سے اخذ کی گئی ہیں۔ زاہد

https://ataunnabi.blogspot.com/

مولنٰا محمد بشیرؒ کوٹلی لوہاراں

پنجاب کے مایہ ناز خطیب، علماء اہلسنت کے قابلِ صد افتخار واعظ، مقبول عام مصنف مولنٰا محمد بشیرؒ کوٹلی لوہاراں کے عظیم علمی خاندان کے چشم و چراغ تھے۔ آپ کے والد مشہور زمانہ عالم دین مولنٰا محمد شریفؒ اپنے وقت کے جیّد عالم دین تھے۔ آپ کی تربیت خصوصی طور پر علمی ماحول میں ہوئی۔ ابتدائی علوم والدِ محترم سے حاصل کئے۔ 1935ء میں دارالعلوم حزب الاحناف لاہور میں داخل ہوئے اور علامہ سید ابوالبرکات کے نامور شاگردوں میں شمار ہونے لگے۔ جب آپ کی خطابت کا شہرہ ہوا تو گکھڑ کی جامع مسجد میں خطیب مقرر ہوئے بہت کم عرصہ میں اپنے شیریں بیان خطاب وفاضلانہ تقریروں سے پاک وہند میں اپنی شہرت کا لوہا منوالیا۔ بعدازاں اپنے گاؤں کوٹلی لوہاراں میں خطابت کے جوہر دکھانے شروع کر دیے۔ آپ صرف خطیب ہی نہ تھے بلکہ خطباء کو خطابت کا اندازِ نو بخشنے کا ڈھنگ آپ کے پاس تھا۔ اور آپ شہرہ آفاق مصنف بھی تھے۔ ردِ قادیانیت پر آپ کو خصوصی ملکہ حاصل تھا۔ آپ اپنی ہر تحریر و تقریر میں ردِ قادیانیت کا فریضہ اچھے طریقہ سے انجام دیتے۔ علامہ عطاء المصطفیٰ جمیل آپ کے لائق وہونہار فرزند اور آج کے ہر دلعزیز خطیب ومصنف ہیں۔ (۱)

ردقادیانیت

گمراہ وباطل مذاہب کا ردّ آپ کو وراثت میں ملا تھا جب معروف قادیانی قلم کار فخر الدین ملتانی نے روائتی دجل و تلبیس کا مرقع احمدیہ پاکٹ بک شائع کی جس میں تاویلاتی رطب ویابس کا سہارا لے کر حیات ووفات عیسیٰ علیہ السلام اور ختم نبوت و اجرائے نبوت جیسے انتہائی اہم اور نازک ترین موضوعات پر بحث کر کے شکوک و

(۱) تذکرہ علمائے اہلسنت و جماعت لاہور ص ۳۶۴ از پیرزادہ اقبال احمد فاروقی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

شبہات پیدا کرنے کی کوشش کی تو آپ کی رگ حمیت بھڑکی اور آپ نے انتہائی عالمانہ وفاضلانہ انداز میں مذکورہ پاکٹ بک کارد تحریر فرمایا۔ جس کا نام "ختم نبوت" تجویز فرمایا۔ اپنے موضوع پر یہ کتاب بینظیر ہے۔ اس وقت کے جید علمائے عظام کی تعریفی تقاریظ سے کتاب کی اہمیت اور بھی دوچند ہوگئی ہے۔ کتاب کی زبان انتہائی شائستہ وسلیس ہے۔ قرآن وحدیث کی روشنی میں قادیانی مغالطوں کا رد تحریر فرماتے ہوئے آپ نے کئی مقامات پر خود قادیانی تحریروں کی روشنی میں ہی اعتراض پر گرفت کی ہے لو عاش ابراهیم لکان صدیقا نبیا کا سہارا لے کر قادیانی اجرائے نبوت ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس مغالطے کا جو رد بلیغ آپ نے فرمایا ہے اس کے بعد اس موضوع پر مزید مطالعہ کی تشنگی باقی نہیں رہتی۔

علامہ ابوالبرکات سید احمد قادریؒ سابق ناظم ادارہ حزب الاحناف لاہور اس کتاب مستطاب پر تقریظ لکھتے ہوئے رقمطراز ہیں "رسالہ ختم نبوت مصنفہ اعزالاخص تلمیذ ارشد مولوی محمد بشیر متع اللہ المسلمین بعلمہ بجاہ حبیبہ البشیر والنذیر کو جا بجا سے معائنہ کیا ہے۔ ختم نبوت کو دلائل قویہ سے ثابت کیا ہے اور فرقہ مرزائیہ کے اوھام و شکوک واعتراضِ واہیہ ومعتقدات کا سدہ کا خوب قلع قمع کیا ہے۔ مولیٰ کریم عزیز موصوف کے علم وفضل اور ورع وتقویٰ میں دن دونی رات چوگنی ترقی فرمائے اور اس رسالہ کو مقبول خاص وعوام بنا کر وسیلہ ہدایت گردانے۔ آمین۔"

اپنی آفاقی اہمیت کے پیش نظر کتاب ہذا کے اب تک متعدد ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ مجاہد ختم نبوت محمد احمد حسن قادری مدظلہ العالیٰ اس کی طبع جدید کا مصمم ارادہ رکھتے ہیں۔ کمپوزنگ وغیرہ مکمل کروا چکے ہیں۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ آپ کو کامیابی سے ہمکنار کرے۔ آمین

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الحاج حافظ محمد بشیر احمد چشتی گولڑوی

﴿1974-1911﴾

حضرت مولانا الحاج حافظ محمد بشیر احمد چشتی گولڑویؒ کی ولادت 1911ء میں موضع تھیہ گلباز تحصیل گوجر خان ضلع راولپنڈی میں ہوئی آپ کے والد ماجد کا نام کرم دین تھا اعوان خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ ابتدائی تعلیم وحفظِ قرآن اودھڑ وال شریف ضلع چکوال میں حافظ محمد معصوم سے کیا۔ آپ والد صاحب کی طرف سے 15 پشت سے جبکہ والدہ صاحبہ کی جانب سے 13 پشت سے حافظِ قرآن تھے۔ آپ کے اساتذہ میں علامہ نور بخش توکلیؒ، علامہ فضل کریم بندیالویؒ، علامہ عطا محمد بندیالویؒ، علامہ مہر محمد چشتیؒ اور مفتی احمد یار خاں نعیمیؒ شامل ہیں۔ آپ نے غوثِ زماں حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ کے دستِ حق پرست پر بیعت فرمائی تھی۔

تعلیم سے فراغت کے بعد اپنے گاؤں میں خطابت کا آغاز کیا پھر جامع مسجد سانگلہ ہل ضلع ننکانہ صاحب تشریف لے آئے بعد ازاں 1945ء میں مرکزی جامع مسجد صوبیدار والی حافظ آباد میں خطیب مقرر ہوئے تو عمر بھر کے لیے حافظ آباد کے ہی ہو کر رہ گئے (۱)

آپ نے حافظ آباد میں بہت ساری مساجد کی بنیادیں رکھیں اور تکمیل تک پہنچائیں جو کہ آپ کا عمدہ صدقہ جاریہ ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ تحریک قیامِ پاکستان میں آپ نے بھرپور حصہ لیا۔ قیامِ پاکستان کے بعد جب فسادات شروع ہوئے تو آپ پر قاتلانہ حملہ کیا گیا اور آپ کی مسجد کو آگ لگا دی لیکن آپ بفضل خدا محفوظ رہے جبکہ آپکا قیمتی کتب خانہ مکمل طور پر جل کر راکھ ہو گیا۔ جس کا آپ عمر بھر افسوس کرتے رہے۔ حافظ آباد کے گردونواح کے علاوہ آپ کے شاگردوں کا سلسلہ ملک بھر

(۱) تجلیاتِ مہر انور ص ۲۷۴ از شاہ حسین گردیزی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں پھیلا ہوا ہے۔سنیت کے آفتابِ عالمتاب جناب مولنا عبدالستار انصاری چشتی بھی آپ کے تربیت یافتہ شاگردِ خاص تھے آپ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ روزِ قیامت جب اللہ تعالیٰ مجھ سے میری نیکیوں کے بارے میں پوچھیں گے تو میں جواب میں مولنا عبدالستار انصاریؒ کو پیش کر کے کہوں گا کہ ان کو مولوی بنا کر آیا ہوں۔آپ کی وفات 11 رجب المرجب بمطابق یکم اگست 1974ء کو بروز جمعرات حافظ آباد میں ہوئی اور آپ کا مزار جامع مسجد بہار مدینہ قبرستان ریلوے لائن حافظ آباد میں واقع ہے جہاں ہر سال 10 اور 11 رجب کو آپ کا سالانہ عرس منعقد ہوتا ہے۔

ردِ قادیانیت

1953ء میں قادیانی ٹولہ کے حد سے بڑھتے ہوئے اثر و رسوخ کے آگے بند باندھنے کی غرض سے تحریک ختم نبوت چلائی گئی تو آپ نے اس تحریک میں بھرپور حصہ لیا۔حافظ آباد کی قیادت آپ نے فرمائی۔ 64 افراد کا پیدل قافلہ لے کر آپ گوجرانوالہ پہنچے جس میں جیدّ علماء کرام اور نابغہ روزگار شخصیتیں شامل تھیں۔شیرانوالہ باغ گوجرانوالہ میں آپ نے تحفظ عقیدہ ختم نبوت ورد قادیانیت پر تاریخی خطاب فرمایا جس پر آپ کو ساتھیوں سمیت گرفتار کرلیا گیا۔مختلف جیلوں میں 6 ماہ تک آپ نے قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں لیکن اپنے موقف سے ذرا بھی پیچھے نہ ہٹے۔آپ کے شاگرد رشید مولنا عبدالستار انصاریؒ آپ کی دینی و علمی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔

"تحریک پاکستان، تحریک استحکام پاکستان، مسئلہ کشمیر، تحریک ختم نبوت اور سوشلزم ایسی تحریکوں میں آپؒ پرزور طریقوں سے شامل رہے بلکہ میری سوچ تو یہ ہے کہ اگر اس علاقہ میں آپ کا وجودِ مسعود نہ ہوتا تو آج اس خطہ کا نظریاتی و علمی نقشہ کچھ اور ہی ہوتا۔مذاہب باطلہ کے رد میں آپ نے بے مثال جرأت کا مظاہرہ کیا اور آج

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اپنے پرائے سب آپؒ کے کارناموں پر برملا تحسین و آفرین پیش کر رہے ہیں (۱)

حافظ آباد کے علاوہ گرد و نواح میں بھی آپ کی ہر دلعزیزی و علمی ثقاہت کا بھی شہرہ تھا اور قادیانیوں کا بھی بہت اثر و رسوخ تھا۔ یہ ممکن ہی نہیں کہ آپ نے ردِ قادیانیت کے سلسلہ میں بہت منظم طریقہ سے کام نہ کیا ہو لیکن آپ کی اولاد صرف گدی نشینی اور آپ کا سالانہ عرس منا کر اپنے سر سے ابا جی کا بوجھ اتارنے کو کافی سمجھتی ہے مورخہ 22 اگست 2003 کو آپ کے برطانیہ پلٹ صاحبزادے اور سجادہ نشین حافظ محمد رفیق احمد سے ان کے در دولت پر ملاقات ہوئی جو کہ صرف عرس پر نذرانے اکٹھے کرنے کی غرض سے برطانیہ سے حافظ آباد آئے ہوئے تھے اور عرس کے فوراً بعد واپس جانے کی تیاری تھی۔ لیکن وہ اپنے والدِ محترم کے بارے میں کوئی قابلِ ذکر معلومات بہم پہنچانے سے قاصر رہے۔ وعدہ کیا کہ جانے سے قبل آپ کو بہت ساری معلومات اکھٹی کر کے پہنچاؤں گا لیکن تا حال وعدہ وفا نہیں ہو سکا۔

(۱) محسن اہلسنت حضرت مولانا محمد بشیر احمدؒ حافظ آبادی کی حیات طیبہ از حمید الدین انصاری۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت پیر سید بشیر احمد سوہدرویؒ

﴿1900ء تا 1973ء﴾

حضرت پیر سید بشیر احمد سوہدروی 1900ء کو موسم بہار میں جلال پور جٹاں ضلع گجرات میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد اپنے علاقے کے انتہائی معزز، نیک اور خدا ترس انسان تھے تین سال کی عمر میں آپ کے والد محترم فوت ہوگئے اور آپ کی تربیت واصلاح کی ساری ذمہ داری آپ کے شفیق والدہ کے کندھوں پر آگئی چنانچہ آپ کی والدہ نے آپ کو حصول تعلیم دین کی خاطر اپنے وقت کے جید علماء اور اساتذہ کے سپرد کیا۔ صغرسنی میں ہی آپ کی والدہ بھی وفات پاگئیں اس کے باوجود آپ نے حصول علم کا سلسلہ جاری رکھا اور تشنگی علم دور کرنے کی خاطر نامور مشائخ کے زیر تربیت رہے ایک عرصہ تک ریاضت ومجاہدات میں مشغول رہے۔ آپ نے ایک شعلہ بار مبلغ ہونے کے ناطے اپنی تقریروں سے مردہ دلوں کو زندگی بخشی۔ اپنی اعلیٰ صلاحیتوں سے عوام کے ذہنوں سے زنگ اتار کران کو اسلام کی تابندہ روشنی سے منور کیا اوران میں ایک نیا جوش اور ولولہ تازہ پیدا کیا۔ نصف صدی تک آپ جامع مسجد آرائیاں میں خطاب جمعہ فرماتے رہے۔ آپ کی تبلیغ سے سینکڑوں لوگ مسلمان ہوئے۔ ایک دفعہ غیر مسلموں کی ایک پوری بستی نے آپ کے دست حق پرست پر بیعت کرتے ہوئے اسلام قبول کرلیا تو آپ نے شوکت اسلام کا جلوس نکالا۔ گمراہ فرقوں کی تردید واصلاح آپ اپنا فرض سمجھتے تھے قیام پاکستان کے بعد ظفر اللہ قادیانی کے بطور وزیر خاجہ تعینات ہونے پر آپ نے باقاعدہ احتجاج ریکارڈ کرایا۔ اور اسے معطل کرکے نیا وزیر خارجہ تعینات کرنے پر زور مطالبہ کیا۔ 1953ء میں تحریک ختم نبوت چلی تو آپ نے جرأت وبہادری اور اسلامی جذبے سے سرشار ہوکر ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت کے متعلق ایمان افروز تقریریں کیں اور مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کیلئے عوامی سطح

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پر قرار دادیں منظور کروائیں۔ اس سلسلہ میں آپ کو گرفتار کر کے پہلے گوجرانوالا پھر ساہیوال جیل میں چھ ماہ تک نظر بند کردیا گیا۔ لیکن آپ کے پائے ثبات میں لغزش نہ آئی۔ ۴ مئی ۱۹۷۳ کو جمعۃ المبارک کے دن آپ کی وفات ہوئی اور مسجد آرائیاں سوہدرہ کے دروازے کے قریب تدفین ہوئی۔(۱)

صلی اللہ علیہ وسلم

(۱) ماہنامہ ضیائے حرم لاہور مئی ۲۰۰۶ء ص ۸۵

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سید محمد جلال الدین مشہدیؒ

(1985-1916)

سید محمد جلال الدین مشہدی ولد سید محمد عالم مشہدیؒ 1916ء کو بھکھی شریف ضلع منڈی بہاؤالدین میں پیدا ہوئے ابھی آپؒ کی عمر مبارک چھ ماہ ہی تھی کہ بوجہ چیچک آپ کی ظاہری بصارت ضائع ہوگئی لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایسی عظیم الشان باطنی بصیرت سے نوازا کہ آپؒ کے علمی کارناموں کی بدولت رہتی دنیا تک آپ کا نام زندہ و جاوید رہے گا۔ حضور پور نزد میانی ضلع سرگودھا سے قرآنِ پاک حفظ کرنے کے بعد آپؒ میانہ گوندل ضلع منڈی بہاؤالدین میں مولانا محمد صدیقؒ کے مدرسہ میں داخل ہوگئے اور ابتدائی کتب کا درس مکمل کیا۔ درمیانی کتب کی تحصیل کے لیے آپ حاصلاں والا ضلع منڈی بہاؤالدین میں مولانا سلطان احمد صاحبؒ کے ہاں تشریف لے گئے۔ جامع فتحیہ اچھرہ میں مولانا مہر محمد سے بھی اکتساب علم کیا۔ کچھ وقت بٹالہ (انڈیا) میں بھی زیرِ تعلیم رہے بعد ازاں بھکھی شریف میں جب آپ نے مدرسہ قائم کیا تو اپنے ہی قائم کردہ مدرسہ میں بھی زیرِ تعلیم رہے۔ دورہ حدیث 1946ء میں بریلی شریف سے مولانا سردار احمد صاحب محدث اعظم فیصل آبادیؒ، مفتی اعظم ہند شاہ مصطفیٰ رضا خانؒ اور مولانا امجد علی اعظمیؒ سے مکمل کیا۔ اعلیٰ حضرت شرقپوری حضرت میاں شیر محمدؒ کے خلیفہ مجاز پیر نورالحسن شاہ بخاریؒ سے بیعت ہوئے اور خلافت کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ 18 نومبر 1985ء کو آپ کی رحلت ہوئی۔ آپ کی یادگار آپ کے چار صالح فرزند ہیں جن میں سید محمد مظہر قیوم مشہدی آپ کے سجادہ نشین ہیں جبکہ سید محمد محفوظ مشہدی، سید محمد عرفان مشہدی اور سید محمد انوار مشہدی صاحب اپنے عظیم والد کے مشن کو آگے بڑھانے میں دن رات کوشاں ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ردِ قادیانیت:

مورخہ 24 جنوری 2004 کو بوقت 4 بجے شام مرکزی جماعت اہلسنت پنجاب کے دفتر لاہور میں آپ کے فرزندِ دل بند سید محمد محفوظ مشہدی صاحب سے ایک ملاقات ہوئی۔ جناب مشہدی صاحب نے تحریک ختم نبوت کے حوالے سے اپنے والدِ گرامی کی خدمات کا تذکرہ کرتے ہوئے بتایا کہ آپؒ کے شاگردوں اور مریدین کا وسیع حلقہ اثر تھا۔ پورے علاقہ منڈی بہاؤالدین کے علاوہ اردگرد کے دیگر شہروں میں بھی آپ کے فیض یافتہ وعقیدت مند لوگ موجود تھے۔ آپؒ درسِ قرآن میں ختم نبوت کے حوالے سے خصوصی علمی نکات سمجھاتے، مرزا قادیانی کے مکروفریب کو اس کی اپنی تحریروں کی روشنی میں اس انداز سے بیان فرماتے کہ آپ کا وعظ ایک بار سننے کے بعد مزید کسی قسم کا اشکال یا شبہ ذہن میں باقی نہ رہتا۔ 1953ء میں جب تحریک ختم نبوت چلی تو آپؒ نے پورے ضلع کا دورہ کیا۔ ہر قابلِ ذکر قصبے اور گاؤں میں جلسہ کیا۔ اکثر جلسہ ہائے آپ کی زیرِ صدارت منعقد ہوتے اور جلسوں میں سامعین کی تعداد صرف آپ کا نام سن کر ہی کئی ہزار تک پہنچ جاتی۔ مولانا غلام علی اوکاڑویؒ اور مولانا ظہور احمد فاضلِ بریلی شریف آف سیرہ بھی ان دنوں علاقہ منڈی بہاؤالدین و گجرات میں مقیم تھے۔ ہر دو حضرات آپؒ کی زیرِ صدارت جلسہ ہائے عام سے خطاب فرماتے اور عوام کا لہو گرماتے۔ منڈی بہاؤالدین میں تحریک ختم نبوت آپؒ کی علمی کاوشوں سے زندہ رہی۔ آپؒ نے متعدد رضا کاروں کو تیار کر کے گرفتاری کے لیے لاہور روانہ کیا۔ علاوہ ازیں پیر محمود شاہ گجراتی، پیر ولایت علی شاہ، مولانا سعید احمد مانگٹ فاضلِ بریلی، مولانا غلام قادر فاضلِ بریلی، اور مفتی احمد یار خان نعیمیؒ یہ سب حضرات آپ کے انتہائی قریبی اور مخلص دوستوں میں شامل تھے اور ان کے ساتھ شانہ بشانہ آپؒ نے تحریک کی کامیابی کے لیے ہر ممکن کوشش کی۔ بعض حلقوں میں یہ تاثر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دینے کی کوشش کی جاتی ہے کہ آپؒ نے تحریک 53ء میں عملی حصہ نہ لیا تھا بلکہ اس کی مخالفت کی تھی یہ تاثر غلط اور آپ کے خلاف محض پروپیگنڈہ ہے۔ آپؒ نے اپنے دائرہ کار میں رہتے ہوئے تحریک میں بھرپور کردار ادا کیا۔ بعد ازاں جب مولانا عبدالستار خان نیازیؒ کو سزائے موت سنائی گئی تو آپ نے ان کی سزائے موت ختم کرانے میں بھی موثر کردار ادا کیا۔ جب تحریک ختم نبوت 1974ء شروع ہوئی تو آپ جمعیت علمائے پاکستان ضلع گجرات کے صدر تھے۔ پیرانہ سالی کے باوجود آپؒ میدان میں اترے اور اپنے فاضلانہ خطبات سے عوام کو مسئلہ ختم نبوت اور قادیانیوں کی ریشہ دوانیوں سے آگاہ کیا۔ اپنے خطابات میں حکومت وقت کو پرزور الفاظ میں متنبہ کیا کہ اگر مسئلہ ختم نبوت حل نہ کیا گیا اور قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے میں حسب سابق حیلوں بہانوں سے کام لیا گیا تو نہ قادیانیت کی سرپرستی کرنے والی حکومت رہے گی اور نہ قادیانیت کو سر چھپانے کی جگہ ملے گی۔ علمائے اہلسنت کی سرتوڑ کوششوں کے نتیجہ میں 7 ستمبر 1974ء کو جب قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا بل اسمبلی میں پاس ہو گیا اور اس کی منظوری کا سرکاری اعلان کیا گیا تو آپؒ کی مسرت کا کوئی ٹھکانہ نہ تھا۔ آپؒ اٹھتے بیٹھتے اس کامیابی پر مجاہدین ختم نبوت کی قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے ان کی بلند حوصلگی اور مجاہدانہ کوششوں کی داد دیتے اور خدا کا شکر ادا کرتے کہ آپؒ نے اپنی زندگی میں اس ناسور کو اپنے منطقی انجام تک پہنچتے دیکھ لیا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

علامہ جلال الدین لبیدؒ بہاولپوری

﴿1949-1895﴾

آپ کا نام علامہ جلال الدین جبکہ لبید تخلص کرتے تھے اسی تخلص کی وجہ سے ''لبید بہاولپوری'' کے قلمی نام سے اہل علم وقلم حلقوں میں معروف ہیں آپ کے والد کا نام مہتاب دین تھا 1895ء کو جھنگ میں پیدا ہوئے میٹرک ایس ڈی ہائی سکول بہاولپور میں اور ایف اے صادق ایجرٹن کالج بہاولپور سے کرنے کے بعد پوسٹل کلرک اور سب انجینئر کے طور پر ملازمت کرتے رہے محمد عبداللہ شاہ مکی اور سائیں توکل شاہ انبالوی سے بیعت تھے عربی و فارسی اور اردو میں اعلیٰ درجہ کے شعراء میں شمار ہوتے تھے، شیخ الصحراء فصیح البیان کے القابات سے نوازے گئے یکم جنوری 1949ء کو بہاولپور میں فوت ہوئے قبرستان ملوک شاہ بہاولپور میں آسودہ خاک ہیں۔

ردقادیانیت:

پروفیسر ڈاکٹر محمد سلیم ملک نے 1992ء میں لبید بہاولپوری کے عنوان سے آپ کی سوانح حیات مرتب کی تھی جو کہ اردو اکیڈمی بہاولپور سے طبع ہوئی۔ اس کتاب کے مطالعہ سے ردِقادنیت کے سلسلہ میں آپ کی خدمات کی جھلک ملاحظہ ہو۔ صفحہ 76 پر تحریر فرماتے ہیں۔

آب و خاکِ قادیاں جاں پرور است
سرزمین او نبوت پرور است
نیست ایں تاثیر درآب رواں
ایں زبول حضرت شیطان بداں
چوزمطر بول شیطان شد پلید
نخل کذب و افتراء ازوئے روئید

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ترجمہ:

قادیاں کی سرزمین روح پرور ہے (بلکہ) نبوت کو پروان چڑھاتی ہے ایسی تاثیر کو جو چلتے پانی میں نہیں ہوتی۔ بلکہ شیطان کے پیشاب میں ہوتی ہے جو پلید ہوگا شیطان کے پیشاب سے۔ جھوٹ اور افتراء کا نخلستان ہے ایسے (ناپاک پانی) سے ہی پروان چڑھتا ہے۔

صفحہ 77 پر مرزا قادیانی کے خود ساختہ جعلی بہشتی مقبرہ کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہ مرزا قادیانی نے قیمتاً جنت کی فروخت کا ڈھونگ رچا رکھا ہے آپ فرماتے ہیں۔

مرزا گوئید کہ اندر قادیاں
من بدینارے فروشتم جناں

اسی صفحہ پر مزید لکھتے ہیں

پور مرزا دام دیگر بافتہ
قادیاں را دارِ جلجل ساختہ

ترجمہ

مرزا کے لخت جگر نے اور ہی طرح کا جال بنا ہے اُس نے قادیان کو دارِ جلجل بنا دیا ہے۔

اشتہاری نبوت کے عنوان کے تحت صفحہ 167 پر تحریر کیا ہے۔

انبیاء تکلیف میں تھے اپنی امت کے لیے
اینٹیں چنتے تھے خلیفہ بھی خلافت کے لیے
بند ہے بالکل وحی معزول ہیں روح الامین
اک پروپگنڈہ کافی ہے نبوت کے لیے

مرزا قادنی کی خرافات میں سے ایک یہ ہے کہ ''صد حسین است درگر بیانم''

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کہ سو حسین میرے گریبان میں موجود ہیں۔ جبکہ مرزا قادنی کا چیلا و نام نہاد خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود اس الہام کی مزید تاویل کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ میرا تو یہ عقیدہ ہے کہ سو حسین سے بہتر حضرت صاحب (مرزا قادیانی) کی ایک ایک لحہ کی قربانی ہے مرزائیوں کے اس گمراہ کن و باطل نظریہ پر گرفت کرتے ہوئے آپ صفحہ 167 پر رقم طراز ہیں

کُتا یا سرگر بیعت نہ مانی
وہ جانِ صبر تھا زہرا کا جانی
حسین اندر گریباں خوف حاکم
حیا کر او رسولِ قادیانی

صفحہ 20 پر مرزا قادیانی کو اسکی حیثیت کا احساس دلاتے ہوئے رقم طراز ہیں

درمیان محفل پیغمبراں
چو مگس آمد رسول قادیاں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مولانا محمد حامد رضا خان بریلویؒ

﴿1875-1943﴾

اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا بریلویؒ (۱) کے آپ بڑے صاحبزادے ہیں آپ 1875ء بمطابق 1292ھ میں بریلی میں پیدا ہوئے محمد حامد رضا خان آپ کا نام رکھا گیا۔ اپنے علم وفضل کی بدولت حجۃ الاسلام اور امام الاولیاء کے القابات سے مشہور ہوئے صرف انیس برس کی عمر میں آپ نے درس نظامی مکمل کر کے سند فراغت حاصل کر لی۔ علم وفضل اور تقوٰی و پرہیزگاری میں آپ اپنے والد محترم کا عکس جمیل تھے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی نے آپ کی شان میں تحریر فرمایا

انا من حامد و حامد رضا منی کے جلووں سے
بحمد اللہ رضا حامد اور حامد رضا تم ہو

ظاہری طور پر آپ حد درجہ حسین وجمیل اور باطنی بصیرت سے مالا مال تھے۔ دین حق کی سربلندی کی غرض سے آپ نے خود کو فی سبیل اللہ وقف کر رکھا تھا۔ باطل وگمراہ فرقوں کی سرکوبی کیلئے آپ نے متعدد کتب و رسائل تحریر فرمائے اور بے شمار مناظرے ومباحثے کئے۔ آپ ہر مناظرہ میں بعون اللہ کامیاب وکامران رہے۔ بلکہ آپ کے ظاہری وباطنی حسن، بصیرت سے مرعوب ہو کر اکثر مخالفین کو سامنے آنے کی ہی جرأت نہ ہوتی تھی۔ شب برات کے دن آپ ظہر کے وقت سے ہی اپنے تمام ملنے والوں سے معذرت طلب کرنا شروع کر دیتے کہ اگر مجھ سے کوئی غلطی ہوگئی ہو تو مجھے معاف کر دو۔

علم وعمل کا یہ کوہ گراں 24 مئی 1943ء بمطابق 17 مادی الاول 1363ھ

(۱) اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا بریلویؒ کی رد قادیانیت کے سلسلہ میں خدمات کے بارے میں ملاحظہ ہو راقم الحروف کی کتاب "علمائے حق اور رد فتنہ مرزائیت صفحات ۲۶ تا ۳۸۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

گیارہ بجے شب عین حالت تشہد میں اپنے خالق حقیقی سے جاملا۔ نماز جنازہ آپ کے شاگرد رشید مولانا محمد سردار احمد قادری رضوی فیصل آبادی نے پڑھائی (۱)

ردقادیانیت:

گمراہ و باطل فتنوں کی سرکوبی آپ کو وراثت میں ملی تھی۔ آپ کے والد گرامی قدر فاضل بریلوی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی کی رد فرق باطلہ کے بارے میں کی جانے والی کوششوں کا زمانہ معترف ہے۔ چنانچہ والد محترم کی تربیت اور شفیق اساتذہ کی شفقت نے آپ کو بہت جلد اس قابل بنادیا کہ گمراہ و باطل نظریات کا علمی انداز میں رد بلیغ کرسکیں۔

الصّارِمُ الرَّبانی علیٰ اِسراف القادیانی:

۱۵ رمضان المبارک ۱۳۱۵ھ بمطابق 7 فروری 1898ء کو ایک شخص یعقوب علی خاں کلرک محکمہ پولیس ہندوستان نے ساوہ ضلع سہارنپور سے ایک سوال بسلسلہ حیات و وفات مسیح اور ظہور امام مہدی و دجال ارسال فرمایا اور قرآن و سنت سے مضبوط دلائل کے ساتھ جواب طلب کیا اس سوال کے جواب میں آپ نے رسالہ "الصارم الربانی علی اسراف القادیانی" تحریر فرمایا جو 1898ء سے آج تک لاکھوں کی تعداد میں طبع ہو کر شائع ہو چکا ہے۔

رسالہ مذکور میں آپ نے سوال کا جواب دینے سے قبل بڑے اختصار و جامعیت سے قرآن و سنت اور اقوالِ صحابہ و علمائے کرام کی اہمیت و ضرورت واضح فرمائی بعد ازاں نہایت فصاحت و بلاغت سے حیات عیسیٰ علیہ اسلام پر دلالت کرتی ہوئی آیات قرآنیہ و احادیث نبویہ درجہ بدرجہ تحریر فرما کر نہایت لطیف و عمیق نقاط بیان فرمائے ہیں۔ جس کو عقل سلیم فوراً بلا جھجک تسلیم کرتی ہے۔ ظہور امام مہدی و فتنۂ دجال پر

(۱) الصارم الربانی علی اسراف القادیانی ص ۴ تا ۷ از مولانا محمد حامد رضا خان بریلوی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بھی سیر حاصل بحث کی گئی ہے اور مرزا قادیانی کے باطل دعاوی کی بھی خوب خبر لی ہے ۱۵ رمضان المبارک کو ارسال شدہ اس سوال کا علمی تحقیقی جواب آپ نے ۲۲ رمضان المبارک کو مکمل کر کے ارسال کر دیا اور تاریخی نام ''الصارم الربانی علی اسراف القادیانی'' تجویز کیا۔ آپ کی اس محققانہ تحریر کا ذکر اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی نے اپنی کئی تحریروں میں کیا ہے۔ اپنے شہرہ آفاق رسالہ السوٓ والعقاب علی المسیح الکذاب میں آپ تحریر فرماتے ہیں۔ ''اس ادعائے کاذب (مرزا قادیانی کے مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ) کے متعلق سہارنپور سے ایک سوال آیا تھا جس کا ایک مبسوط جواب ولد اعز فاضل نوجوان مولوی حامد رضا خاں محمد حفظہ اللہ نے لکھا اور بنام تاریخی الصارم الربانی علی اسراف القادیانی مسمّٰی کیا یہ رسالہ حامی سنن قاضی عبدالوحید حنفی فردوسی نے اپنے رسالہ مبارکہ ماہوار تحفہ حنفیہ میں عظیم آباد پٹنہ سے شائع فرمادیا ہے'' (۱)

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے معروف مؤلف و مبلغ مولنٰا اللہ وسایا ردّ قادیانیت کے سلسلہ میں لکھی جانے والی کتب پر تبصرہ جات پر مشتمل اپنی کتاب میں تحریر فرماتے ہیں ''اس کتاب میں قادیانی خرافات وہذیانات ووساوس کا مدلل جواب تحریر کیا گیا ہے'' (۲)

مولنٰا محمد منشاء تابش قصوری استاذ جامعہ نظامیہ لاہور نے اپنے مضمون ''ردّ مرزائیت میں علمائے اہلسنّت کا حصہ'' میں آپ کی زیر نظر کتاب پر تبصرہ کرتے ہوئے تحریر فرمایا ہے کہ ''آپ اپنے والد ماجد اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کا آئینہ تھے مسئلہ ختم نبوت پر آپ کی نہایت عمدہ تصنیف ''الصارم الربانی علی اسراف القادیانی'' ۱۳۱۵ھ میں مطبع حنفیہ پٹنہ سے شائع ہوئی پھر بریلی شریف اور لاہور سے متعدد بار شائع ہوتی رہی''۔

---

(۱) السوٓ والعقاب علی المسیح الکذاب ص ۸ از اعلیٰ حضرت مولنٰا احمد رضا بریلوی۔

(۲) قادیانیت کے خلاف قلمی جہاد کی سرگذشت ۲۱۰ از مولانا اللہ وسایا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس کتاب کے علاوہ آپ کے دیگر کئی فتاویٰ جات آپ کے فتویٰ میں شائع شدہ ہیں جن میں آپ نے قادیانیت کو آڑے ہاتھوں لیا ہے۔علاوہ ازیں اپنے عظیم والد اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کے فتاویٰ جات پر بطور تصدیق آپ کی مہریں موجود ہیں اعلیٰ حضرت کی کتاب ''جز اللہ عدوہ بابائہ ختم نبوت'' کے اختتام پر بھی آپ کے دستخط اور مہر تصدیق ثبت ہے راقم الحروف کے پاس جو نسخہ ہے اس کے صفحہ ۲۳ پر دستخط و مہر ثبت شدہ ہیں اللہ تعالیٰ آپ کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس کی اعلیٰ نعمتوں سے سکون مہیا کرے۔(آمین)

صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مولنا خلیل احمد قادریؒ

﴿1998-1933﴾

امین الحسنات حضرت علامہ سید خلیل احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ بن سید ابو الحسنات محمد احمد قادریؒ(۱) بن سید دیدار علی قادریؒ 1933ء میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم والد گرامی سے حاصل کی بعد ازاں اپنے دادا سید دیدار علی شاہؒ سے بھی شرف تلمذ رہا۔ آپ کے دیگر اساتذہ میں علامہ سید ابوالبرکات احمد قادری اور علامہ سید احمد سعید کاظمیؒ کے نام نامی بہت نمایاں ہیں۔ آپ نے اپنے والد صاحب سے بیعت کر کے ہر چہار سلسلہ کی خلافت و اجازت حاصل کی۔ آپ کا خاندان علمی تو ہے ہی، تحریکی سلسلہ میں بھی آپ کے سارے خاندان نے بہت نام کمایا ہے تحریک پاکستان میں آپ کے والد محترم کا شمار مرکزی قائدین میں ہوتا تھا ہے۔ تحریکِ کشمیر تو تھی ہی سید ابوالحسنات محمد احمد قادریؒ کے دم قدم سے اور اسی نسبت سے غازی کشمیر کہلائے۔ تحریک ختم نبوت 1953ء کی قیادت بھی آپ کے والد محترم اور بعد ازاں آپ نے خود فرمائی جس کی بناء پر آپ کو موت کی سزا سنائی گئی۔ 1958ء میں اپنے والد سید محمد احمد قادریؒ کی علالت کے باعث آپ کو جامع مسجد وزیر خان لاہور کا عارضی خطیب مقرر کیا گیا اور ان کی رحلت کے بعد آپ مستقل خطیب مقرر ہو گئے اور تا دم وفات آپ اسی عہدہ پر قائم رہے۔ آپ ایک جید عالم دین، بے باک مقرر، بے مثل خطیب، اور دینی و سیاسی شعور سے آگاہ سلجھے ہوئے مفکر تھے۔ آپ بیک وقت جامع مسجد وزیر خان کے خطیب و مدرس، محکمہ اوقاف کے زونل خطیب، رویئت ہلال کمیٹی کے صوبائی مشیر و ممبر، دواخانہ قادریہ کے نامور معالج، اپنے والد محترم کے خلیفہ،

---

(۱) سید ابوالحسنات محمد احمد قادریؒ کی رد قادیانیت کے سلسلہ میں خدمات کے بارے میں ملاحظہ ہو راقم الحروف کی کتاب "علمائے حق اور رد فتنہ مرزائیت صفحات ۲۹۲ تا ۳۰۲۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اندرون شہر کی متعدد سماجی وفلاحی تنظیموں کے روح رواں اور سب سے بڑھ کر جامعہ حسنات العلوم کے بانی و منتظم اعلیٰ تھے۔ جامعہ حسنات العلوم کی بنیاد آپ نے 1980ء میں رکھی۔ ریڈیو ٹیلی ویژن کے دینی پروگرام آپ کی شرکت کے بغیر ادھورے معلوم ہوتے تھے۔ آپ نے اپنے والد محترم کی تفسیر الحسنات جو علم کا عظیم خزانہ ہے سمیت دیگر کئی کتب بہت اہتمام سے شائع فرمائیں۔ آپ نے متعدد حج کیئے۔ آپ کا حلقہ ارادت بہت وسیع تھا۔ عارضہ قلب کی وجہ سے بہت دیر تک صاحب فراش رہنے کے باوجود اپنی تمام تر ذمہ داریاں باحسن نبھاتے رہے۔ 26 مارچ 1998ء کو رات گیارہ بجے اس دارِفانی سے کوچ کر گئے۔

ردِقادیانیت:

باطل وگمراہ فرقوں کی سرکوبی کے لیے میدانِ عمل میں نکلنے کی خاطر پہل کرنا آپ کے علمی خاندان کا طرۂ امتیاز رہا ہے۔ 1953ء میں قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی شر انگیزیوں کے خلاف جب مسلمانان پاکستان نے منظم تحریک کا اعلان کیا تو اس تحریک کی سربراہی و قیادت بھی آپ کے والد بزگوار سید ابوالحسنات محمد احمد قادریؒ (مدفون احاطہ دربار حضرت داتا گنج بخشؒ) کے حصہ میں آئی۔ اور تحریک کے آغاز میں ہی 27,26 فروری کو جب قائدین تحریکِ ختم نبوت کو گرفتار کرلیا گیا تو آپؒ نے تحریک کی قیادت خود سنبھال لی۔ اس طرح تحریک ختم نبوت 1953ء آپ کی قیادت میں چلتی رہی۔ 12 ستمبر 1996ء کو فیصل ٹاؤن لاہور میں آپ سے راقم الحروف کی ملاقات ہوئی تو آپ نے اس حوالے سے تفصیلی معلومات بہم پہنچائیں ان کی روشنی میں آپ کے کردار کی ایک جھلک ملاحظہ فرمائیں۔

1953ء کی تحریک کے آغاز پر مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے قائدین کے ایک وفد نے وزیر اعظم خواجہ ناظم الدین سے ملاقات کر کے اپنے مطالبات سے آگاہ کیا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لیکن اُس نے مطالبات ماننے سے صاف انکار کر دیا اس پر تحریک کے قائدین نے تحریک کے باقاعدہ آغاز کا اعلان کر دیا۔ 26 اور 27 فروری 1953ء کی درمیانی شب قائدین تحریک کو کراچی میں گرفتار کر لیا گیا۔ اگلے دن جمعہ تھا۔ پورے ملک میں قائدین کی گرفتاری کی اطلاع جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی۔ لاہور میں بھی بپھرے ہوئے عوام کا ایک اجتماع دہلی دروازہ کے باہر جمع ہو گیا۔ آپؒ مولٰنا غلام محمد ترنم اور حافظ خادم حسین کے ہمراہ اجتماع میں پہنچے۔ لوگوں کو پر امن رہنے اور اعلیٰ قیادت کے فیصلوں کا احترام کرنے کی ہدایت کر کے جلسہ منتشر کر دیا۔ اگلے دن مولٰنا غلام محمد ترنم اور حافظ خادم حسین کو بھی گرفتار کر لیا گیا۔ تو آپؒ مولٰنا عبدالستار خان نیازیؒ کی ہمراہی میں مشاورت کی غرض سے مولٰنا مودودی کے پاس اسکے مکان پر اچھرہ میں گئے لیکن مودودی صاحب نے یہ کہہ کر تحریک میں شریک ہونے سے صاف انکار کر دیا کہ تحریک کو تشدد کی راہ پر ڈالا جا رہا ہے اور میں اس پُر تشدد تحریک میں شریک نہیں ہو سکتا۔ آپ نے فرمایا کہ آپ تحریک کی قیادت سنبھال لیں اور اپنی فہم و فراست کو بروئے کار لاتے ہوئے تحریک کو پر تشدد بننے سے بچا کر پُر امن رکھنے کی کوشش کریں اس کے باوجود مودودی صاحب نے تحریک میں شامل ہونے سے انکار کر دیا (بعد میں منیر انکوائری رپورٹ میں بیان دیتے ہوئے بھی مولٰنا مودودی نے یہی کہا تھا کہ ہمیں زبردستی تحریک میں گھسیٹ کر شامل کیا گیا ہے جبکہ ہم تو تحریک کے مخالف تھے۔ زاہد) مولٰنا مودودی کے انکار پر آپ مولٰنا عبدالستار خان نیازی کی معیت میں مولٰنا داؤد غزنوی کے پاس گئے لیکن انھوں نے بھی حیلے بہانے سے تحریک میں شرکت سے انکار کر دیا۔ آپ دہلی دروازہ پہنچے تو کم و بیش ایک لاکھ افراد کسی راہنما کے حکم کے منتظر کھڑے تھے۔ آپؒ نے مولٰنا غلام دین خطیب جامع مسجد انجمن شیڈ کی خدمت میں حاضر ہو کر انہیں گرفتاری کے لیے تیار کیا۔ وہ تشریف لائے، نمازِ ظہر پڑھائی ایک پر جوش تقریر کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جلوس چیرنگ کراس کی طرف بڑھا۔ اور مولانا غلام دین صاحب گرفتار ہو گئے۔ یہ لاہور میں پہلی باقاعدہ گرفتاری تھی۔ آپ نے گھر سے بستر منگوایا اور مسجد وزیر خان میں مستقل قیام کر لیا۔ رضا کاروں اور جانثاروں کے قافلے دن بھر آتے رہے مولانا عبدالستار خان نیازی اور مولانا بہاء الحق قاسمی بھی آپ کے ساتھ مسجد وزیر خان میں مقیم ہو گئے اور تحریک کو سنبھالنے میں آپؒ کے ساتھ ہر ممکن تعاون کرتے رہے۔

حکومت نے پر امن تحریک کو تشدد کی راہ پر ڈالنے کی غرض سے ڈی ایس پی فردوس شاہ سے توہین قرآن مجید کروائی جس پر اُسے قتل کر دیا گیا اور حکومت کو بہانہ مل گیا کہ تحریک کو قوت سے کچل دیا جائے چنانچہ حالات بگڑنے لگے۔ آپ کی زیرِ صدارت ایک اجلاس مسجد وزیر خان میں منعقد ہوا جس میں آپ نے فردوس شاہ کے قتل کی مذمت کی۔ حکومت کی طرف سے کچھ نمائندے آپ کے پاس آئے اور درخواست کی کہ تحریک کے خاتمہ کا اعلان کر دیں لیکن آپ نے مطالبات کی منظوری تک تحریک جاری رکھنے کے عزمِ صمیم کا اظہار کیا تو نمائندگانِ حکومت مایوس ہو کر واپس چلے گئے۔ 4 مارچ 1953ء کی رات آپ نے عوام سے ہڑتال کی اپیل کی تو 5 مارچ کو تاریخی پہیہ جام ہڑتال ہوئی جس میں سیکرٹریٹ تک کے سرکاری ملازمین نے بھی شرکت کی۔ 5 مارچ تک تحریک پورے پنجاب بلکہ سرحد اور سندھ میں بھی کافی مضبوط ہو گئی۔ 6 مارچ 1953ء کو ملک میں مارشل لاء نافذ کر دیا گیا اور ریڈیو سے اعلان کیا گیا کہ مولانا خلیل احمد قادری اور مولانا عبدالستار خان نیازیؒ خود کو گرفتاری کے لیے پیش کر دیں ورنہ انھیں دیکھتے ہی گولی ماردی جائے گی۔ اس موقع پر مولانا نیازیؒ پر داڑھی منڈوانے اور دیگ میں بیٹھ کر فرار ہونے کے الزامات بھی لگائے گئے جن کا حقیقت سے کوئی تعلق نہ تھا۔ 7 مارچ کو جنرل ایوب خان (بعد میں صدر مملکت بنے) چند دیگر فوجی افسروں کے ہمراہ آئے اور اعلان کیا کہ مولانا خلیل احمد قادریؒ خود کو فوج کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حوالے کردیں بصورت دیگر مسجد میں داخل ہو کر انھیں گرفتار کیا جائے گا اور حالات کی خرابی پر ہر قسم کے نفع ونقصان کی ذمہ داری مولانا موصوف پر ہوگی۔ جواباً آپ نے مسجد کے لاؤڈ سپیکر پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر کسی حکومتی یا فوجی نمائندہ نے زبردستی مسجد میں داخل ہونے کی کوشش کی اور قتل وغارت ہوئی تو تمام تر ذمہ داری فوج پر ہو گی۔ نتیجۃً جنرل ایوب خان ناکام واپس چلے گئے۔ 8 مارچ کی صبح کرفیو نرم ہوا تو آپ نے اعلان کر دیا کہ جو لوگ مسجد سے جانا چاہیں جا سکتے ہیں مسجد لوگوں سے بھری ہوئی تھی سب لوگ ایک ایک کر کے چلے گئے صرف ڈیڑھ ہزار افراد باقی رہ گئے 8 مارچ کو امیر الدین قدوائی ایڈووکیٹ حکومت کی طرف سے پیغام لے کر آپ کے پاس آئے کہ گورنر پنجاب آئی آئی چندریگر آپ سے ملاقات کرنا چاہتے ہیں لیکن آپ نے مسجد سے نکلنے سے انکار کر دیا۔ دوسرے دن قدوائی صاحب دوبارہ آئے کہ خون خرابہ بہت زیادہ ہوگا ورنہ آپ گرفتاری پیش کر دیں۔ آپ نے کارکنوں اور مجاہدین سے مشورہ کے بعد گرفتاری پیش کر دی ایک کرنل دو کیپٹن اور کثیر تعداد میں فوجی آپ کو گرفتار کرنے کی غرض سے مسجد کے باہر موجود تھے۔ آپ کو گرفتار کر کے شاہی قلعہ لے جایا گیا اسی دوران فوج اور پولیس اپنے اپنے ہیڈ کوارٹرز پر بذریعہ وائرلیس اطلاع دیتے رہے کہ بڑے ملزم کو پکڑ لیا گیا ہے۔ پہلے تھانہ کوتوالی اور بعد ازاں شاہی قلعہ لے جایا گیا جہاں آپ سے تفتیش شروع کر دی گئی۔ ایک قادیانی فوجی افسر کو آپ سے تفتیش پر متعین کر دیا گیا جس کے ساتھ آپ کی تلخ کلامی بھی ہوئی۔ نمازِ مغرب کے بعد دوبارہ پوچھ گچھ شروع ہوئی اسی طرح وقفے وقفے سے کبھی فوج اور کبھی پولیس کے افسران آپ کے پاس آتے رہے اکثر نہایت غلیظ وفحش زبان استعمال کر کے آپ کو زچ کرتے رہے۔ آپ کو کئی دن تک مسلسل قید تنہائی میں رکھا گیا۔ 25 مارچ رات نو بجے سے 26 مارچ دوپہر گیارہ بجے تک آپ کو ہاتھ کھڑے کر کے کھڑا رکھا گیا اور مطالبہ کیا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

گیا کہ معافی نامہ لکھ دو تو ابھی رہائی ہو جائے گی لیکن آپ کے پائے ثبات میں لغزش نہ آئی۔ آپ کو ڈرانے کی غرض سے آپ کی بیرک کے پچھلی جانب اکثر فائرنگ کی جاتی اور بعد میں آپ کی بیرک پر پہرہ پر موجود سپاہی آپس میں فرضی قتل کیے جانے والے افراد کا تذکرہ بلند آواز میں آپ تک پہنچانے کی غرض سے کرتے کہ آج اتنے قتل ہوئے اور آج اتنے قتل ہوئے۔ اسی دوران آپ کو ایک زہریلے سانپ والی بیرک میں دھکا دینے کی کوشش کی گئی لیکن آپ محفوظ رہے۔ 26 مارچ کو آپ کو حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خواب میں زیارت نصیب ہوئی۔ انھوں نے آپ کو تھپکی دی اور فرمایا کہ گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں اللہ آپ کو کامیاب کرے گا۔ حضور غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت کا تذکرہ کرتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ "تحریک ختم نبوت 1953ء کے دوران جب مجھے گرفتار کر کے جیل بھجوا دیا گیا اور مجھ پر مصائب کے پہاڑ توڑ دیئے گئے، میرے کمرے میں زہریلے سانپ چھوڑے گئے، کئی کئی دن کھانا نہ دیا جاتا۔ نماز پڑھنے کی بھی اجازت نہ ہوتی۔ پیٹ اور سینے میں شدید درد ہونے کی وجہ سے کراہتا مگر ظالم حکمرانوں پر کوئی اثر نہ ہوتا۔ ایک دن میں نے مسلسل درود شریف پڑھنا شروع کر دیا جس سے کافی افاقہ ہوا اسی عالم میں آنکھ لگ گئی۔ خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک بہت بڑا کمرہ ہے جس میں سبز رنگ کی روشنی ہے۔ اس کمرے کی سیڑھیوں پر والد محترم حضرت علامہ ابوالحسنات جو اس وقت سکھر جیل میں تھے کھڑے ہیں، مجھے دیکھ کر انھوں نے سینہ سے لگالیا، میں نے آپ سے حال دریافت کیا تو فرمانے لگے "ظالم جیل والے رات بھر کھڑا رکھتے ہیں" اس گفتگو کے بعد میں سیڑھیوں سے کمرے میں اترا تو دیکھا کہ شمالی جانب ایک دروازہ کھلا ہوا ہے میں اس کمرہ میں داخل ہو کر دوزانوں بیٹھ گیا اتنے میں ایک بزرگ سفید نورانی چہرہ، کشادہ پیشانی، درمیانہ قد، سفید داڑھی، کھلی آستین کا کرتہ زیب تن کیے میری

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

طرف تشریف لائے تو پیچھے آواز آئی ''سرکار شیخ عبدالقادر جیلانیؒ تشریف لا رہے ہیں'' میں نے فوراً کھڑے ہو کر دست بستہ عرض کی ''حضور ان کتوں نے بہت تنگ کر رکھا ہے'' آپ نے میری پشت پر تھپکی دیا ور فرمایا ''شاباش بیٹے گھبراؤ نہیں سب ٹھیک ہو جائے گا'' میں نے دوبارہ عرض کی ''حضور انھوں نے بہت ہی پریشان کر رکھا ہے۔ آپؒ نے رخ انور پر شگفتگی پھیلاتے ہوئے فرمایا'' کچھ نہیں سب ٹھیک ہو جائے گا'' یہ فرما کر آپ واپس تشریف لے گئے لیکن میرا حوصلہ بہت بلند ہو گیا۔

ایام گرفتاری کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا ''ایک دفعہ مغرب کے بعد میں اپنی بیرک میں بیٹھا ہوا تھا کہ میرے دل میں خیال آیا کہ یہاں خشک روٹی اور چنے کی دال کے سوا کچھ نہیں مل رہا۔ اپنے گھر میں ہوتے تو حسب منشاء کھانا کھاتے لیکن دوسرے ہی لمحے آنکھوں میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیھم اجمعین کی قربانیوں کا نقشہ آ گیا اور ضمیر نے سخت ملامت کی میں نے سر بسجود ہو کر توبہ واستغفار کی اور اس وسوسے کا ازالہ چاہا۔ خدا کی قدرت دیکھئے کہ چند لمحے بعد اندھیرے میں ایک ہاتھ آگے بڑھا اور آواز آئی شاہ جی یہ لے لو، اور پھر ایک لفافہ مجھے دے دیا گیا جس میں کچھ پھل اور مٹھائی تھی میں حیران رہ گیا کہ اتنے سخت پہروں کے باوجود یہ سب کچھ مجھ تک کیسے پہنچ گیا لیکن میرے دل کو یقین ہو گیا کہ یہ غیبی دعوت ہے وہ پھل اور مٹھائی میں تین دن تک استعمال کرتا رہا''

آپ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں نے والدِ محترم کو سکھر جیل کے پتہ پر خط لکھا۔ جس میں اپنی خیریت بیان کی اور قبلہ والد صاحب کی خیریت دریافت کی۔ پندرہ دن بعد مجھے خط کا جواب موصول ہو گیا والد صاحب نے اپنے خط میں لکھا تھا ''مجھے یہ جان کر بے حد افسوس ہوا کہ تم رتبہ شہادت نہیں حاصل کر سکے یہ جان کر بہر حال دل کو اطمینان ہوا کہ تم ناموسِ رسالت کی خاطر لڑ رہے ہو'' خط کے آخر میں لکھا تھا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کاش اللہ تعالیٰ میرے بیٹے کی قربانی قبول کر لیتا۔

ایک اور واقعہ ذکر کرتے ہوئے آپؒ نے فرمایا۔ ''تحریک کے دوران میرے ہاتھوں کو ہتھکڑی لگی ہوتی تھی جب مجھے حوالات میں بند کرنے کی غرض سے پولیس کی بیرک کے سامنے سے گزارا گیا تو میں نے دیکھا کہ اکثر سپاہی مجھے بڑی حیرت سے دیکھ رہے ہیں۔ میں نے اپنے دونوں ہاتھ اوپر اٹھائے اور ہتھکڑی کو چوم کر آنکھوں سے لگا لیا۔ میرے ساتھ چلنے والے سپاہی نے اسکی وجہ پوچھی تو میں نے کہا کہ خدا کا شکر ہے کہ میں نے یہ ہتھکڑیاں کسی اخلاقی جرم کی پاداش میں نہیں پہنیں اور مجھے فخر ہے کہ میں نے اللہ کے پاک حبیب ﷺ کے ناموس اور عظمت کے تحفظ کی غرض سے یہ زیور پہنا ہے۔ یہ سن کر وہ سپاہی خاصے متاثر ہوئے اور کہنے لگے۔ دل تو ہمارے بھی تمہارے ساتھ ہیں لیکن ہم کچھ کر نہیں سکتے ملازمت کا معاملہ ہے میں نے اُن سے کہا کہ یزیدی فوج بھی یہی کہتی تھی۔ اگر تم مجھے حق پر سمجھتے ہو تو اسوۂ حسنہؓ پر عمل کرو۔ یہ سن کر وہ بہت شرمندہ ہوئے''

آپ پر مختلف مقدمات قائم میں 39 دفعات لگائی گئی جو بالآخر سب ختم ہو گئیں۔ ان دفعات میں بغاوت، نقضِ امن اور قتل جیسے سنگین مقدمات کی دفعات بھی شامل تھیں۔ 27 مارچ کو آپ کو شاہی قلعہ سے سنٹرل جیل منتقل کر دیا گیا۔ آپ کو جیل میں حضرت داتا گنج بخشؒ کی خواب میں زیارت نصیب ہوئی اور انھوں نے آپ کے گلے میں پھولوں کا ہار ڈال کر کامیابی کی خوشخبری سنائی۔ 14 اپریل کو عصر کے وقت ڈی ایس پی سی آئی اے نے آپ کو اپنے دفتر طلب کر کے کاغذ قلم آپ کے سامنے رکھتے ہوئے پہلے حکماً معافی نامہ لکھنے کو کہا آپ نے نہ لکھا تو مغلظات کی بوچھاڑ کر دی۔ آپ نے اُسے سختی سے ٹوکا تو اپنی ملازمت اور بچوں کی روزی کا رونا رو کر منت سماجت کرنے لگا کہ اگر آپ نے معافی نامہ نہ لکھا تو میری ملازمت ختم ہو جائے گی لیکن آپ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس کے کسی رعب یا فریب میں نہ آئے اور معافی نامہ لکھنے سے صاف انکار کر دیا۔ اس قید کے دوران ایک دفعہ کراچی میں ایک جھوٹی خبر پھیلا کر کہ مولانا خلیل احمد قادری انتقال کر گئے ہیں آپ کے والد گرامی کا حوصلہ پست کرنے کی مذموم کوشش کی گئی لیکن اُن کے پائے ثبات میں لغزش نہ آئی۔ آپ پر فردوس شاہ ڈی ایس پی کے قتل کا الزام لگایا گیا تھا جیل میں فوجی عدالت قائم کر کے اس مقدمہ کی 19 روز تک سماعت جاری رہی بالآخر آپ کو مقدمہ قتل سے بری کر دیا گیا آپ گھر تشریف لے جا کر کپڑے وغیرہ تبدیل کر کے حضور داتا صاحبؒ حاضری کے لیے چلے گئے۔ حاضری سے فارغ ہو کر واپس گھر کی طرف جا رہے تھے کہ لوہاری گیٹ کے نزدیک دوبارہ فوجی افسروں نے نئے مقدمہ میں گرفتار کر لیا ایک رات شاہی قلعہ میں گزارنے کے بعد آپ کو سنٹرل جیل منتقل کر دیا گیا۔ آپ پر 7 مارچ کو مسجد وزیر خان میں کی جانے والی تقریر کی بنا پر مقدمہ قائم کیا گیا اور سات سال قید بامشقت کی سزا سنا کر قیدیوں کا لباس پہنا دیا گیا۔ تقریباً ایک ہفتہ بعد آپ کے خلاف بغاوت کا مقدمہ درج سرسری سماعت کے بعد آپ کو سزائے موت سنا دی گئی۔ آپ فرماتے ہیں سزائے موت کا فیصلہ سننے کے بعد ایک لمحے کے لیے آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا چھا گیا لیکن معاً بعد آیت کریمہ ”بل احیاء ولکن لاتشعرون“ زبان پر آ گئی اور پھر حوصلے کا یہ عالم تھا کہ جام شہادت نوش کرنے کے لیے طبیعت مچلنے لگی اور جنت کے لہلہاتے باغ آنکھوں میں سمانے لگے۔ آپ کو سزائے موت کے قیدیوں کا مخصوص لباس پہنا کر مخصوص بیرک میں بند کر دیا گیا۔

آپ فرماتے ہیں کہ شہادت کی آرزو دل میں سمائے میں اپنے بخت رسا پر ناز کر رہا تھا کہ چند دن بعد دوبارہ مجھے فوجی عدالت میں پیش کر کے سزائے موت عمر قید میں تبدیل کر دی۔ جبکہ میں نے سزا میں تخفیف کی غرض سے کوئی اپیل دائر نہ کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تھی۔ بعد میں علم ہوا کہ آپ کی اور مولانا نیازیؒ کی سزائے موت والئی افغانستان ملا شور بازار مجددی، مولانا فضل الرحمان مدنی اور دیگر اسلامی ممالک کے لیڈروں اور سربراہوں کی ذاتی دلچسپی سے کالعدم قرار دی گئی۔ سردار عبدالرب نشتر نے بھی آپ کی سزائے موت ختم کرانے میں اہم کردار ادا کیا۔ 2 دن بعد سزا 14 سال سے کم کر کے سات سال کر دی گئی۔ ایک سال تک آپ کو سی کلاس سنٹرل جیل میں رکھا گیا اور گڑ اور چنے کا ناشتہ دیا جاتا رہا۔ دوپہر کو دال روٹی ملتی تھی۔ اسی طرح جیل میں سوت کاتنے اور چکی پیسنے کی مشقتیں بھی آپ سے لی جاتی رہیں۔ اسی دوران خواجہ ناظم الدین کی حکومت ختم ہو گئی اور ڈیڑھ سال بعد آپ کو دیگر کئی ساتھیوں سمیت بری کر کے رہا کر دیا گیا۔ 29 مئی 1974ء کو قادیانیوں کی طرف سے نشتر میڈیکل کالج ملتان کے طلبہ پر ربوہ میں تشدد کے بعد ملک بھر میں تحریک ختم نبوت دوبارہ شروع ہو گئی۔ اس میں بھی آپؒ نے تحریک ختم نبوت 1953ء کی طرح قائدانہ کردار ادا کیا آغازِ تحریک میں ہی آپ نے جامع مسجد وزیر خان میں 4 جون کو ایک عظیم الشان جلسہ ختم نبوت منعقد کروانے کا اعلان کیا۔ چونکہ 1953ء کی تحریک ختم نبوت کے دوران جامع مسجد وزیر خان کو مرکزی حیثیت حاصل رہی تھی چنانچہ اسی ڈر کی وجہ سے کہ کہیں اب بھی مسجد وزیر خان تحریک کا مرکز نہ بن جائے حکومت نے مساجد میں جلسے جلوس پر پابندی عائد کر دی اور علماء کے وفد سے ملاقات بھی کی لیکن بغیر کوئی تصفیہ ہوئے ملاقات ختم ہو گئی چنانچہ حکومت نے دیگر علمائے کرام کے ساتھ ساتھ مولانا خلیل احمد قادری کو بھی گرفتار کر کے تھانہ ہیرا منڈی میں بند کر دیا۔ البتہ بعض علماء کرام جلسہ گاہ پہنچ کر جلسہ کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ حکومت نے بعض گرفتار شدگان کو عوامی جذبات کے حالات دیکھ کر رات کو رہا کر دیا جن میں آپ بھی شامل تھے۔ 24 جون 1974ء کو مسجد چوک ملتان میں ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے آپ نے کارکنوں اور عوام کو قادیانیوں کے سماجی بائیکاٹ پر آمادہ کیا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

محدث اعظم حضرت مولنا سردار احمدؒ فیصل آبادی

﴿1962-1903﴾

پاک و ہند میں موجود نوے فیصد شیوخ الحدیث کے استاد، نائب اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی محدث اعظم پاکستان، شیخ الحدیث حضرت علامہ محمد سردار احمد فیصل آبادی رحمتہ اللہ علیہ کے نام سے کون واقف نہیں۔ آپؒ 22 ستمبر 1903ء بمطابق 29 جمادی الاول 1321ھ کو موضع دیال گڑھ ضلع گورداسپور بھارت میں پیدا ہوئے۔ آپؒ کے والد چودھری میراں بخش علاقہ کے صاحبِ عزوجاہ زمیندار تھے۔ ابتدائی تعلیم گاؤں سے حاصل کرنے کے بعد میٹرک کی سند گورنمنٹ اسلامیہ ہائی سکول بٹالہ سے حاصل کی۔ بعدازاں لاہور میں کچھ عرصہ زیرِ تعلیم رہے۔ لاہور قیام کے دوران ہی مولنا حامد رضا خاں بریلوی کی زیارت نصیب ہوئی جو مرکزی دارالعلوم حزب الاحناف داتا گنج بخش روڈ لاہور کے سالانہ جلسہ کی صدارت کے لیے آئے ہوئے تھے۔ چنانچہ آپ کالج کی تعلیم کو خیر باد کہہ کر شہزادہ اعلیٰ حضرتؒ کے ساتھ ہی بریلی شریف تشریف لے گئے اور دینی علوم کی تحصیل شروع کردی۔ کچھ عرصہ بریلی شریف میں حصولِ تعلیم کے بعد اساتذہ سے اجازت لے کر اجمیر شریف پہنچ گئے جہاں مصنف بہار شریعت مولنا امجد علی اعظمیؒ کی شاگردی نصیب ہوئی۔ اجمیر شریف سے سندِ فراغت حاصل کرنے کے بعد آپ نے جامعہ منظر الاسلام بریلی شریف میں تدریس کا سلسلہ شروع کیا جو مسلسل 16 برس تک جاری رہا۔(۱)

اسی دوران آپؒ نے بعمر 40 سال حج بیت اللہ کی سعادت بھی حاصل کی۔ بریلی شریف میں آپ شیخ الحدیث اور صدر مدرس کے جلیل القدر عہدوں پر فائز رہنے

(۱) محدث اعظم پاکستان ج ا ص ۱۳ از علامہ محمد جلال الدین قادری

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے بعد قیامِ پاکستان کے وقت ہجرت کر کے بھکھی شریف تشریف لے گئے اور اعزازی طور پر مدرسہ میں پڑھتے رہے پھر ساروکی ضلع گوجرانوالہ تشریف لے آئے اور اپنے علمی نوادرات کی برسات شروع کر دی۔ بعد ازاں آپ لائل پور (موجودہ فیصل آباد) تشریف لے آئے اور ایک گمنام جگہ پر درس و تدریس کا سلسلہ شروع کر دیا۔ آپؒ کے حلقہ درس میں بیٹھنے والے علم پرور احباب کی رائے پر آپؒ نے جھنگ بازار میں نمازِ جمعہ پڑھانے کا آغاز کر دیا تو سارا شہر آپؒ کے علمی نوادرات سمیٹنے کی غرض سے امڈ کر آنے لگا چنانچہ آپؒ نے جامعہ مسجد رضویہ مظہر الاسلام کی بنیاد رکھی جو بہت جلد ایک عظیم الشان مسجد کی صورت اختیار کر گئی۔ آپ کی زبان میں انتہا درجہ کی حلاوت اور چاشنی تھی۔ دوران درس آپ کمال علمی نقطے طلباء کے گوش گذار کرتے جس کے سبب دن بدن آپ کے تلامذہ کی فہرست طویل ہونے لگی۔ آپؒ نے بحیثیت مدرس، محقق، محدث، مفتی، مناظر، واعظ غرضیکہ ''جس طرف گئے سکے بٹھا دئے'' کے مصداق ہر شعبہ میں انتہائی اہم خدمات سر انجام دی ہیں جو رہتی دنیا تک آبِ زر سے لکھے جانے کے قابل ہیں۔ آپؒ کے اساتذہ میں مفتی اعظم ہند مولٰنا محمد مصطفٰے رضا خاں، حجتہ الاسلام مولٰنا حامد رضا خان، صدر الشریعتہ مولٰنا امجد علی اعظمی، مولٰنا حاجی پیر محمد خان اور حکیم مولوی ذوالفقار علی قریشی رحم اللہ تعالٰی علیھم قابلِ ذکر ہیں جبکہ آپؒ کے تلامذہ کی فہرست مرتب کرنے کے لیے کئی دفتر درکار ہیں تاہم مولٰنا محمد شریف الحق امجدی، مولٰنا محمد صابر نسیم بستوی، مولٰنا مجیب الاسلام اعظمی، مولٰنا غلام رسول رضوی، مولٰنا عبدالرشید جھنگوی، مولٰنا جلال الدین بھکھی، مولٰنا مختار الحق صدیقی کے اسمائے گرامی تابندہ ستاروں کی مانند ہیں۔ آپ کی اولاد میں چھ صاحبزادیوں کے علاوہ علامہ محمد فضل رسول حیدر رضوی، محمد فضل احمد اور محمد فضل کریم شامل ہیں۔ آپ کے تینوں صاحبزادگان صاحبان علم و فراست ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

علم وعمل کا یہ کوہِ بیکراں زندگی کی پرکیف ایک کم ساٹھ بہاریں دیکھنے کے بعد ۲۹ دسمبر ۱۹۶۲ء بمطابق یکم شعبان ۱۳۸۲ھ جمعہ ہفتہ کی درمیانی شب رات ایک بج کر چالیس منٹ پر لاکھوں تلامذہ وعقیدت مندوں کو سوگوار چھوڑ کر رفیقِ اعلیٰ کی طرف پرواز کر گیا۔ لیکن اپنے مایہ ناز علمی کارناموں کی بدولت آپ اس وقت تک زندہ رہیں گے جب تک یہ دنیا باقی رہے گی۔ آپ کا مزار مبارک فیصل آباد میں مرجع خلائق ہے۔

ردِقادیانیت:

ردِ قادیانیت کے سلسلہ میں آپ کی خدمات کو یکجا کرنے کی غرض سے صاجزادگان علامہ فضلِ رسول حیدر رضوی صاحب اور صاحبزادہ حاجی فضل کریم سے چند بار ملاقات کرنے کی کوشش کی لیکن آپ اپنی دیگر مصروفیات کی بدولت اس کام کیلئے وقت نکالنے پر آمادہ نہ ہوئے۔ یا شائید میری کم مائیگی دیکھ کر حضرات صاجزادگان کے دل تعاون پر مائل نہ ہو سکے۔ اس سلسلہ میں آپ کی مکمل خدمات کا احاطہ تو تب ہی ممکن تھا جب آپ کے متوسلین بھرپور تعاون فرماتے لیکن ناچیز نے اپنی کوشش سے جو کچھ میسر آسکا اسے بطورِ تبرک جمع کرنے کی کوشش کی ہے شائد اس پہلے قطرہ کو دیکھ کر کوئی صاحب عظم وہمت برسات برسانے کا سامان پیدا کردے۔

۱۔ زمانہ طالب علمی میں آپؒ نے جگت سکانوں ضلع بدایوں بھارت میں ایک جلسہ میں ردِقادیانیت پر تقریر فرمائی تقریر کا موضوع حیاتِ مسیح علیہ السلام تھا آپؒ نے آیت مبارکہ اِنَّکَ مَیِّتٌ وانھم میتون"کو موضوع گفتگو بنایا اور نہایت مدلل واثر آفرین تقریر فرمائی۔ اس سے خوش ہو کر عوام اہلسنت آپ کی دست بوسی کرنے لگے اور علاقہ سے مرزائیت کا زور ٹوٹ گیا(۱)

۲۔ حضرت شیخ الحدیثؒ کے برادرِ خورد چوھدری محمد اسماعیل صاحب راوی

(۱) محدث اعظم پاکستان ج ۱ص ۳۶۰ از علامہ محمد جلال الدین قادری (مفتی عزیز احمد بدایونی نے شریک مناظرہ کی حیثیت سے روایت کی)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہیں کہ 1945ء میں آپؒ کے آبائی گاؤں موضع دیال گڑھ ضلع گورداسپور کے ایک مرزائی نے آپ کو مناظرہ کا پیغام بھیجا آپ نے چیلنج قبول کر لیا اور کہلا بھیجا کہ اپنی مرضی کے مرزائی مناظر بلا لو چنانچہ اُس نے اپنے مناظر بلا لیے اور پیغام بھیج دیا کہ ہم آپ کی مسجد میں آکر مناظرہ کرنا چاہتے ہیں۔ آپؒ نے کہلا بھیجا کہ مرزائی چونکہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں اس لیے ہم انہیں اپنی مسجد میں داخل نہیں ہونے دیں گے اس کے ساتھ ہی آپ نے مسجد کے بالکل قریب ایک کھلے میدان کو مقام مناظرہ قرار دیا اور مرزائیوں کو بلا بھیجا مرزائی مناظر بڑے طمطراق سے آئے اور کافی کتابیں اپنے ساتھ لائے۔ حضرت صاحب نے بطور حوالہ ایک کتاب پیش کی اور مرزائی مناظرین کو دعوت دی کہ اس حوالہ کو صحیح صحیح پڑھ دو لیکن ان میں سے کوئی بھی حوالہ کی عبارت کو صحیح نہ پڑھ سکا۔ اس طرح قادیانیوں کو سخت ذلت و رسوائی کا سامنا کرنا پڑا اور مجمع پر واضح ہو گیا کہ مرزائی جھوٹے ہیں۔ چنانچہ شکست خوردہ مرزائی سٹیج چھوڑ کر بھاگ گئے اور گاؤں سے باہر جا کر بیٹھ گئے۔ اور گفتگو کرنے لگے کہ مولوی سردار احمد تو کوئی جادوگر معلوم ہوتا ہے۔ اس کا جادو ہم پر ایسا چلا کہ ہم تو قطعاً لاجواب ہو گئے۔ حضرت شیخ الحدیث کا ایک مرید وہاں بیٹھا ان کی گفتگو سن رہا تھا۔ اُس نے گاؤں آکر آپ کو اُن کے درمیان ہونے والی گفتگو من و عن سنا دی (۱)

۳۔ حضرت مولانا محمد عبدالرشید جھنگوی بیان فرماتے ہیں کہ بریلی شریف کا ایک نواب اور اس کے زیرِ اثر ایک لڑکا مرزا قادیانی کے دعویٰ وفات مسیح کو مان چکا تھا ان کا کہنا تھا کہ نزولِ عیسیٰ کا عقیدہ حال ہی کے سنیوں نے کوئی چالیس پچاس برس قبل وضع کیا ہے۔ اگر کوئی ہمیں ایسی کوئی کتاب دکھاوے جو چالیس برس پہلے لکھی گئی ہو اور اس میں حیات مسیح کا عقیدہ موجود ہو تو ہم مان جائیں گے۔ یہ خبر جب شیخ الحدیث تک

(۱) محدث اعظم پاکستان ج ۱ ص ۳۷۵ از علامہ محمد جلال الدین قادری۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پہنچی تو آپ نے اپنے شاگرد رشید مولنٰا عبدالرشید جھنگوی جو اس وقت آپ کے پاس دورہ حدیث پڑھ رہے تھے کو امام ابوبکر احمد بیہقی کی کتاب آلاسماء والصفات دے کر نواب اور اس لڑکے کے پاس بھیجا۔ مولنٰا عبدالرشید صاحب نے بطرزِ مناظوان سے گفتگو کی اور صدیوں پرانی کتاب جو مطبوعہ بھی کافی پرانی تھی اُن کو دکھا کر اپنا موقف مضبوط کیا۔ نتیجۃً وہ لڑکا قادیانیت سے تائب ہو کر نزولِ عیسیٰ کا قائل ہو گیا(۱)

فتاویٰ محدث اعظم کے چند صفحات

مختلف اوقات میں لوگوں کی طرف سے پوچھے گئے فقہی سوالات پر مبنی آپ کے فتاویٰ کو مکتبہ قادریہ نے فتاویٰ محدثِ اعظم کے نام سے شائع کیا ہے۔ اس میں قادیانیوں سے متعلق بے شمار سوالات اور ان کے شرعی جوابات موجود ہیں جن سے آپ کی ثقاہت علمی اور عقیدہ کی پختگی اظہر من الشمس ہو جاتی ہے اور ماننا پڑتا ہے کہ آپ واقعتاً نائب اعلیٰ حضرت فاضلِ بریلویؒ تھے۔ فتاویٰ محدثِ اعظم کے صفحات 92 تا 96 ملاحظہ فرمائیں۔

سوال نمبر 1:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ کیا مسلمان کی شادی مرزائی عورت سے ہو سکتی ہے، جب کہ قرآن و حدیث اور طریقہ عبادت ایک ہی ہے۔ مرزائیوں کے علاوہ دوسرے فرقوں نے بھی بہت سی تاویلیں بنا رکھی ہیں، مگر رسالت اعلیٰ سے انکار نہیں کرتے، مرزائیوں کے خیال میں مرزا مسیح یا مہدی ہے، جبکہ دیوبندیوں کے خیال سے کوئی اور نبی آجائے تو جناب ﷺ کے خاتم النبیین ہونے پر کوئی اثر نہیں پڑتا، اور کلمہ اور سنت محمد بتاتے ہیں تو کیا دیوبندی عورت سے بھی شادی کرنی ناجائز ہے؟ بینوا توجروا۔

(۱) محدث اعظم پاکستان ج ا ص ۳۶۳ از علامہ محمد جلال الدین قادری

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الجواب

مرزائی قادیانی یا لاہوری عقیدے والی عورت سے نکاح شرعاً جائز نہیں، کیونکہ مرزائی قادیانی ہوں یا لاہوری، کافر و مرتد ہیں، یونہی جس عورت کا یہ عقیدہ ہو کہ خاتم النبیین ﷺ کے بعد بھی نبی شرعاً پیدا ہوسکتا ہے، حضور علیہ السلام کی شان میں بے ادبی و گستاخی جو بھی کرے کافر ہے، اسلام سے خارج ہے واللہ تعالیٰ ورسولہ الاعلیٰ اعلم۔

سوال نمبر 2

زید نے اقتصادی حالات کی انتہائی کمزوری و ملازمت و جگہ رہائش نہ ملنے کی مایوسی سے مرزائی کو دوست بنایا، اس کے پاس رہائش اختیار کی، اور اس دوست نے دوسرے مرزائیوں کے اصرار پر زید سے اپنے بیعت فارم پر دستخط کروائے، زید بظاہر مرزائی ہوا اور ان کے ساتھ نمازیں بھی ادا کیں، اس خیال سے کہ نماز خدا کی، اور الفاظ قرآن کے ہیں کیا فرق ہوگا، اپنے آپ کو اس مدت میں مسلمان ہی تصور کرتا رہا، ملازمت و رہائش و جگہ ملنے کے بعد زید نے مرزائیوں سے قطع تعلق کر دیا تو کیا وہ مسلمان رہا اور اس کا نکاح بیوی سے قائم رہے گا اگر نہیں تو دوبارہ ہوسکتا ہے، یا حلالہ کی ضرورت ہوگی، اگر نہیں تو نکاح کی صورت میں اسے عدت کے ایام کا خیال رکھنا پڑے گا، اور وہ عرصہ کہ جب تک وہ نکاح نہ کرے، یا بہت عرصہ پہلے گزر چکا ہے، اس کا کفارہ ادا کرے، زید نے یہ معاملہ آج تک کسی کو نہیں بتایا، اس کے والدین بچے بیوی سب بے خبر ہیں نکاح ٹوٹ جانے کی صورت میں جیسا کہ زید نے بتایا اس کے مندرجہ بالا فعل سے قبل اس کی بیوی حاملہ تھی اور اس فعل کے بعد اس کو بیوی سے ملنے کا اتفاق ہوا اور اس نے بیوی سے مجامعت بھی کی کیا وہ بچہ جو ڈیڑھ دو ماہ کے بعد پیدا ہوا حرامزادہ نہ ہوگا، اور اس کے دو بچے اور ہیں، وہ کس صورت میں سمجھیں، زید اپنے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آپ کو مسلمان سمجھتا رہا ہے، اور نکاح کو بھی درست سمجھتا رہا، بیوی کو علم نہیں ہے، اس قسم کے بچوں کا نکاح مسلمان مرد یا عورت سے ہوسکتا ہے، ایسے بچے وراثت کے حقدار ہوں گے، یہ معاملہ تھا، چار برس بعد اور دوستوں پر ظاہر ہوا ہے، اور دوستوں کی بحث انتہائی پیچیدہ سمجھی گئی ہے جس کا ذکر کردیا گیا، یہ ضروری سمجھا گیا کہ کسی ایسے مفتی سے اس کا فیصلہ ہو، اس معاملہ میں شریعت مجرم کی بھول غلطی یا کم علمی کی جس حد تک بھی حمایت ہوسکے، بہت غور سے فتویٰ سے مستفیض فرماویں، زید اس بحث سے نفسیاتی طور پر بیمار ہوگیا ہے، بینوا توجروا۔

الجواب

زید سے جبکہ مرزائی کے بیعت فارم پر دستخط کرائے تو زید کافر و مرتد ہوگیا، زید اسلام سے باہر ہوگیا، اور مرزائی ہوگیا، اس کی نماز شرعاً نماز نہیں اور اس کا اپنے آپ کو مسلمان تصور کرنا غلط اس کی بیوی نکاح سے باہر اس کی بیوی اگر زید مرزائی ہونے پر بے خبر رہی تو وہ معذور ہے، زید کی بیوی کو جو حمل زید کے مرزائی ہونے سے پہلے ہوا اس حمل سے جو بچہ پیدا ہوگا۔ وہ جائز اولاد سے ہے، زید نے مرزائی بننے کے بعد جو مجامعت کی تو قطعاً حرام مگر جو بچہ ڈیڑھ دو ماہ کے بعد پیدا ہوا تو اس بچہ کو حرامزادہ نہیں کہا جائے گا، کیونکہ اس بچہ کا وجود اس کے مرزائی ہونے سے پہلے ہوچکا تھا۔ ہاں اس نے جو مجامعت کی وہ حرام ہے، پہلے بچے کے بعد جو دو بچے پیدا ہوئے وہ حرام اور زنا کے ہیں، کیونکہ نکاح ٹوٹ چکا تھا۔ اس لئے وہ دو بچے حرامکاری و زنا و بدکاری سے ہوئے اور اس کے بچے بچیاں مسلمان رہیں گے، تو ان کا نکاح مسلمان عورت مسلمان مرد سے جائز ہے، ایسے بچے جو حرامکاری و بدکاری سے ہیں، وہ ثابت النسب نہیں ہیں، ان کا چونکہ شرعاً باپ نہیں لہٰذا ایسے بچے ماں کی وراثت کے حقدار ہیں، ماں کے توسط سے جتنے رشتہ دار ہوں گے شریعت کے مطابق ایسے بچے ان رشتہ داروں کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ورثاء ہوں گے، ان کی وراثت کے شریعت کے مطابق حقدار ہوں گے، مسئلہ صورت واقعی پیچیدہ ہے، اور اس پیچیدگی کا حل یہ ہے کہ وہ شخص جلد از جلد مرزائی مذہب سے توبہ کر لے، تو اس کے بعد اپنی سابقہ بیوی سے دوبارہ نکاح کرے، حلالہ کرنے کی یا عدت گزارنے کی اس میں ضرورت نہیں۔ دو مسلمان گواہوں کے سامنے اس شخص میں اور اس کی بیوی میں ایجاب وقبول ہو جائے، یا کسی نکاح پڑھانے والے مسلمان سے شرعی گواہوں کے سامنے ایجاب وقبول کرائے تو نکاح ہو جائے گا۔ اس شخص پر فرض ہے کہ اپنی بیوی سے معافی مانگے، کیونکہ اس نے اپنی سابقہ بیوی کی عصمت دری کی ہے، اس سے حرامکاری کی ہے، اور اس بیچاری کو شوہر کے مرزائی ہونے کا علم نہیں، چونکہ وہ لاعلم رہی لہٰذا اس حرامکاری کی وجہ سے وہ گنہگار نہ ہوئی مگر اس شخص کا عذر جہالت ایسے قضیہ میں مقبول نہیں توبہ کرے مسلمان ہو جائے، اپنی بیوی سے دوبارہ شریعت کے مطابق نکاح کرے بس قضیہ ختم ہے، واللہ تعالیٰ ورسولہ الاعلیٰ اعلم۔

سوال نمبر 3

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ بکر کی بارات جب اس کے سسرال پہنچی تو اس وقت معلوم ہوا کہ بکر کے آباء واجداد ودیگر اعزہ مرزائی ہیں، لڑکی والوں نے نکاح دینے سے انکار کیا، بے عزتی یا حالات کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے بکر سے کہلوایا گیا، کہ وہی خیال ہے جو اہلسنّت کا مرزائیوں کے خلاف ہے، اور نکاح کر دیا گیا، بکر بعد میں کیا رہا، پتہ نہیں کیا یہ نکاح درست رہا یا کہ نہیں، بینوا توجروا۔

الجواب

بکر جب کہ مرزائی تھا تو لڑکی والوں پر فرض تھا کہ اس سے توبہ کراتے اسے کلمہ پڑھاتے اس کو مسلمان کراتے قادیانی دجال سے بیزاری کراتے، صرف اتنی بات کہنے سے کہ مرزائیوں کے خلاف بکر کا وہی خیال ہے جو اہلسنّت کا ہے، اس کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

توبہ قبول نہ ہوگی، تو نکاح کیسے درست ہوگا۔ اور اگر بکر کو نکاح کے وقت مسلمان کر لیا تھا تو نکاح درست ہے۔

تصنیفات

مولنٰا محمد جلال الدین قادری نے آپ کی سوانح حیات محدث اعظم پاکستان کی جلد اوّل میں آپ کی مطبوعہ کتب اور غیر مطبوعہ قلمی نسخوں کی فہرست شائع کی ہے۔ اس فہرست میں کل ۶۹ مسودات کا اجمالی تعارف کرایا گیا ہے جو آپ کے چھوڑے ہوئے کتب خانہ میں موجود ہیں۔ ان میں 5 کتب و رسائل ردِ قادیانیت پر ہیں ان کے نمبر شمار ۸، ۲۲، ۵۰، ۵۳، اور ۵۴ ہیں۔

۱۔ مرزا مرد ہے یا عورت

مرزا د قادیانی کے غیر سنجیدہ اور مہمل الہامات کا ردِ بلیغ ہے آپ نے مرزا قادیانی کی کتب کے حوالے سے ہی ثابت کیا ہے کہ اپنے الہامات کی روشنی میں ہی مرزا قادیانی نہ مرد تھا نہ عورت، مرزا قادیانی کا ردِ بلیغ اس رسالہ میں کیا گیا ہے۔

۲۔ لفظِ وفات کی تحقیق

مرزا قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مردہ ثابت کرنے کی غرض سے "توفی" سے متعدد مقامات پر استدلال کیا ہے۔ آپ نے لفظ وفات کی عربی لغت اور عربی علم الکلام کی روشنی میں تحقیق کر کے حیات مسیح ثابت کی ہے۔ غیر مطبوعہ مسودہ جامعہ مظہر العلوم فیصل آباد کی لائبریری میں موجود ہے۔

۳۔ ردِ قادیانی

تردید قادیانیت پر آپ کی علمی تحریر آٹھ صفحاتی مسودہ کی شکل میں موجود ہے۔ جسے شائع کیا جانا بہت ضروری ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۴۔امام مہدی کی آمد کی بشارت

ردِمرزائیت پر بہترین عربی زبان میں لکھا ہوا عمدہ رسالہ ہے جو مسودہ کی شکل میں موجود ہے۔اس میں آپ نے احادیث و آثار کی روشنی میں آمد امام مہدیؒ کی بشارت پر مدلِلانہ گفتگو فرمائی ہے۔

۵۔حیاتِ مسیح علیہ السلام

آیات و احادیث کی روشنی میں آپ نے مرزائیوں کا دندان شکن جواب حیاتِ مسیح کی شکل میں بزبان عربی تحریر کیا تھا جو تا حال طبع نہ ہو سکا ہے۔

تحریکِ ختم نبوت 1953 میں کردار

حضرت محدثِ اعظم رحمتہ اللہ علیہ کی زندگی تو عبارت ہی اس عنوان سے تھی کہ گمراہ و باطل فرقوں کا علی الاعلان رد کر کے دین حنیف کی سربلندی کے لیے اپنا تن من دھن قربان کر دیا جائے چنانچہ آپ ہر محاذ پر گمراہ و باطل قوتوں کی سرکوبی کے لیے سرگرم عمل رہے۔خصوصاً قادیانیوں کو تو آپ نے ہر وقت آڑے ہاتھوں لیا۔جس کی جھلک آپ کے مناظروں، مباحثوں، تصنیفات اور فتاویٰ میں ملاحظہ فرما چکے ہیں۔

1953ء میں تمام مکاتب فکر کے جید علماء کرام نے متفقہ طور پر قادیانیوں کے خلاف تحریک ختم نبوت شروع کی تو حضرت محدثِ اعظمؒ کا طرزِ عمل وہی رہا جو تحریکِ خلافت و تحریکِ ترک موالات میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی اور آپ کے ہم نوا اکابر علماء کا تھا۔جوش و جنوں کے عالم میں تو ان کے خلاف ہر طرح کا مکروہ پروپیگنڈا کرتے ہوئے انہیں غدار، آزادی کے دشمن اور انگریز کے پٹھو تک کہا گیا مگر جب طوفان ذرا تھما تو معلوم ہوا کہ حق ان کے ساتھ تھا اور وہ حق کے ساتھ تھے۔یہی حال تحریک ختم نبوت 1953ء کے دوران آپ کے ساتھ گذرا آپ کے خلاف مکروہ پروپیگنڈہ، اشتہار بازی اور غلط بیانات کی بھرمار کر دی گئی لیکن آپ کے پائے ثبات

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں لرزش نہ آئی اور آپ اپنے موقف پر قائم رہے کہ تحریکِ ختم نبوت ضرور چلائی جائے لیکن دیگر گمراہ فرقوں سے اشتراک نہ کیا جائے بلکہ ان کی شرکت کے بغیر تحریک چلائی جائے تاکہ کامیابی یقینی ہو سکے۔ تحریک کے ایام کا ذکر کرتے ہوئے آپ تحریر فرماتے ہیں۔

"دورِ حاضر میں یہ چند روز عجیب گزرے۔ اپنی زندگی کی تاریخ میں ایسے دن گزارنے کا پہلا اتفاق تھا۔ نہ اُٹھتے چین نہ بیٹھتے چین، نہ بولتے چین نہ چپ رہتے چین۔ کہیں تو کیا کہیں چُپ رہا جائے تو کیسے؟ امام اہل سنت، مجدد دین وملت، اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت قدس سرہ العزیز کے فیض سے چین ملا۔ ان کے بیان فرمودہ طریقہ پر قائم رہنے سے تسکین ہوئی۔ خلافت کمیٹی، گاندھویت کے دور اور ندوہ کے نشوونما کے زمانہ میں سیدنا اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز کا جو لائحہ عمل رہا، اس پر استقامت سے، انہیں کے صدقہ سے، باعثِ قرار وسکون ہوا۔ فقیر تقریباً نو ماہ سے متواتر تقریر وتحریر میں، جمعہ کے خطبات واجلاس میں بغیر خوف لومتہ لائم یہ بیان کرتا رہا کہ بدمذہبوں، بے دینوں، وہابیوں، دیوبندیوں، غیر مقلدوں، شیعہ، رافضیوں، مودودیوں، تبلیغی جماعت والوں، مرزائیوں، قادیانیوں سے میل جول، سلام کلام شرعاً منع اور ناجائز ہے۔ مجلسِ عمل میں چونکہ دین کے دشمن ملک کے دشمن، غدار لوگ بھی شامل ہیں۔ لہٰذا فقیر اس میں شامل نہیں۔ رہے حکومت سے مطالبات، تو وہ مطالبات کرنا جائز وصحیح ہے۔ چنانچہ ہماری طرف سے بھی مطالبات کیے گئے، مگر ملک میں امنِ عامہ کو خطرے میں ڈالنا، عام مسلمانوں کے جذباتِ ایمانی کو غلط طریقہ سے استعمال کرنا، لوٹ کھسوٹ اور غدر کی صورتیں نکالنا شرعاً ہرگز درست نہیں۔ لائل پور میں بارہا تقریروں میں اپنے مسلک کو واضح کیا۔ لاہور کے جلسہ حزب الاحناف میں، جلسہ گڑھی شاہو میں اور کراچی جلسہ عرس مبارک اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز میں بھی اور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مقامات میں بھی اپنا مسلک اہل سنت واضح کیا۔ کھلے اور صاف لفظوں میں واضح کیا۔ یہاں پر مجلس عمل کے بعض ذمہ داروں نے جلسہ عام میں یہ اعلانیہ بیان کیا کہ اگر سردار احمد ہمارے ساتھ مل جائے تو ہم سب اس کو اپنا امام بناتے ہیں اور سب (دیوبندی، غیر مقلد، مودودی، تبلیغی جماعت والے) اس کے پیچھے لگنے کو تیار ہیں، وہ ہمارے امام اور ہم اُن کے مقتدی۔ بلکہ مجلس عمل کے ذمہ دار ایک وفد لے کر فقیر کے پاس آئے اور انہوں نے کہا کہ ہم آپ کو سارے شہر لائل پور کا صدر اور امیر بناتے ہیں، لہٰذا آپ سارے شہر لائل پور والوں کے امیر و امام بن جائیں۔ مگر فقیر نے ان سے یہ کہا کہ مجھے نہ امارت کی حرص ہے نہ صدر و امام بننے کا لالچ۔ دیوبندی، وہابی مولویوں کے پیشواؤں نے شانِ الوہیت' شانِ رسالت' شانِ صحابہ کرام' شانِ اہلِ بیت اطہار و شانِ بزرگانِ دین کے خلاف صریح بے ادبی و گستاخی کی جو عبارتیں لکھی ہیں، ان عبارتوں سے دیوبندی، وہابی توبہ کر لیں، تو امامت کیا، فقیر تو ان کا مقتدی بننے کو تیار ہے او اسی طرح جتنے گمراہ بے دین فرقے مجلس عمل میں داخل ہیں، جب تک وہ گمراہی بے دینی سے توبہ نہ کریں۔ فقیر اُن کے ساتھ ملنے کو ہرگز تیار نہیں۔ وفد نے کہا کہ ہم آپ کو دعوت دینے آئے ہیں، دعوت کو قبول کریں۔ فقیر نے کہا کہ تمہاری دعوت اس شرط پر قبول ہے کہ تم لوگ، ان عبارتوں سے توبہ کرو، جو تمہارے بڑوں نے شانِ الوہیت و شانِ رسالت و شانِ بزرگانِ دین کے خلاف لکھی ہیں۔ آپ لوگ توبہ کرلو، میں دعوت قبول کر لیتا ہوں۔ انہوں نے توبہ نہیں کی، لہٰذا فقیر نے دعوت قبول نہ کی اور میں نے جمعہ میں اعلانیہ یہ مطالبہ کیا کہ او! دیوبندیو! تمہارے مولویوں نے اپنے جلسہ میں اعلانیہ مجھ پر اور بزرگانِ دین پر کفر و شرک کے فتوے دیئے اور آج مجھ کو اپنا امام بناتے ہو، تمہارا دین کیا ہے؟ مجھ کو تمہارا اعتبار نہیں۔ مولانا ابوالحسنات صاحب نے اس فتویٰ کی تصدیق کی ہے کہ دیوبندی شانِ رسالت میں گستاخ، ختم نبوت کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

منکر کافر و مرتد ہیں، اور دیو بندیو! تم نے اُن کو اپنا صدر بنایا ہے اور تمہارے عقیدے میں مولانا ابوالحسنات کافر و مشرک کیونکہ وہ حضور نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حاضر و ناظر جانتے ہیں اور علمِ غیب کُلی مانتے ہیں۔ وفد نے میری اس بات کا کوئی جواب نہ دیا اور نہ ہی کسی دیو بندی کو آج تک جواب دینے کی جرات ہوئی۔ جب دیو بندی، وہابی احراری جواب سے عاجز آئے تو انہوں نے اپنی عادت کے مطابق جھوٹے پروپیگنڈے کرنے شروع کیے۔ زہر اُگلا، بلکہ وفد کے ایک ذمہ دار وہابی نے مجمع کے سامنے مجھے مخاطب ہو کر اعلانیہ کہا کہ ہمارا تو کوئی عقیدہ ہی نہیں ہے۔ اس سے مجمع پر واضح ہو گیا کہ وہابی بڑے بے دین ہوتے ہیں۔ جب وہابیوں کا کوئی عقیدہ ہی نہیں، تو اس تحریک کا کیا مطلب؟ صرف ڈھونگ رچایا ہے۔ یہاں جب مجلس عمل والوں نے جلسے وجلوس کے سلسلے شروع کیے اور فقیر کے متعلق بے دینوں نے غلط پروپیگنڈے کیے تو بے دین تو دشمن تھے ہی اپنے بھی اُن کے اثر میں آ کر مخالف ہو گئے۔ حتیٰ کہ سوائے چند گنتی کے افراد کے سارا شہر مخالف ہو گیا۔ تقریباً ایک ماہ تک عجیب مخالف ہوا چلی۔ ایک ہفتہ بہت نازک فضا رہی۔ مگر داتا صاحب، حضور غوثِ اعظم، حضور خواجہ غریب نواز اور اعلیٰ حضرت امام اہل سنت رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے صدقہ سے فقیر امامِ اہلِ سنت قدس سرہ العزیز کے فرمودہ طریق پر قائم رہا اور مسلمانوں کو جلسہ وجلوس میں نہایت امن سے رہنے کی تبلیغِ بلیغ کی۔

ایک ماہ بعد فضا کا رُخ بدلا کہ اکثر لوگ موافق ہوئے۔ مخالفین نے بھی استقامت کی داد دی اور یہ کہلایا کہ پبلک کے جذبے میں نہ بہنا، اور اپنے نصب العین پر قائم رہنا اور ملامت کرنے والوں کی پروانہ کرنا، یہ بڑا مشکل کام ہے مگر اس نے (سردار احمد نے) کر دکھایا۔ اب فضا بحمدہ تعالیٰ اچھی ہے۔ اس نازک دور میں سیدنا اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز اور حضرت حجۃ الاسلام اور حضرت صدر الشریعہ قدس اسرارہم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے فیض نے بڑی دستگیری فرمائی اور حضرت مفتی اعظم قبلہ کی خدمت کی برکت سے بہت نفع پہنچا(۱)

چنانچہ آپ اس اتحاد میں شریک نہ ہوئے بلکہ متدین و متقی مفتیان عظام جو آپؒ کے ہم نوا تھے کے ساتھ ملکر آپؒ نے الگ تحریک چلائی چنانچہ شدید مخالفت کے باوجود آپ کے پائے ثبات میں تزلزل نہ آیا مولنٰا قاری محبوب رضا قدسی کراچی سے اپنے ایک مضمون میں تحریک کے ایام کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ ''شیخ الحدیث اپنے اٹل فیصلہ پر نہایت پر اعتمادی کے ساتھ عمل پیرا رہے۔ اور فرماتے ہیں کہ ہم غیروں کے ساتھ اشتراکِ عمل کو مناسب نہیں خیال کرتے۔ ہم مطالبات کی پوری حمایت کرتے ہیں مگر گرفتاریاں اپنے پلیٹ فارم سے دیں گے۔ دوسرے اپنے پلیٹ فارم سے گرفتاریاں دیں۔ ناموس رسالت کے لیے خون کا آخری قطرہ بہانا ہمارے لیے فخر و مباہات میں سے ہے مگر ہم اہانتِ مصطفٰے کرنے والوں سے اشتراکِ عمل کسی طرح بھی پسند نہیں کریں گے۔ چنانچہ اس صحیح فیصلہ پر آخردم تک ڈٹے رہے اور جامعہ رضویہ کے پلیٹ فارم سے گرفتاریاں جاری رہیں(۲)

ظفر اللہ خاں قادیانی سے ملاقات کا پروپیگنڈہ

آپؒ کے مضبوط موقف اور اصابت رائے سے بعض لوگ جلنے لگے اور آپ کو بدنام کرنے کی غرض سے بڑے زور شور سے یہ جھوٹا پروپیگنڈہ کیا گیا کہ آپؒ نے ظفر اللہ خاں قادیانی وزیر خارجہ سے ملاقات کی ہے اسی وجہ سے آپ تحریک میں شامل نہ ہوئے۔ اصل واقعہ اس طرح ہے کہ ظفر اللہ خان قادیانی جو اُس وقت پاکستان کا وزیر خارجہ تھا بذریعہ ریل سفر کرتا ہوا فیصل آباد سے گذرا۔ اُس کا ایک دیرینہ دوست

(۱) محدث اعظم پاکستان ج ۱ ص ۳۴۳، ۳۴۴ از علامہ محمد جلال الدین قادری

(۲) ماہنامہ نوری کرن بریلی شریف اپریل ۱۹۶۳ء

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پروفیسر سردار محمد زرعی کالج لائل پور سے اُسے ملنے کی غرض سے اسٹیشن پر آیا۔ اس پر مخالفین نے اخبار میں شائع کروادیا کہ علامہ سردار احمد صاحب نے مرزائی وزیر ظفر اللہ خان سے ملاقات کی ہے۔ اس دروغ بے فروغ کو شہرت دینے کی غرض سے مختلف اوچھے ہتھکنڈے استعمال کئے گئے۔ اخبارات کے علاوہ اشتہارات بھی شائع کئے گئے اور خطبات جمعہ میں اس کی خوب خوب تشہیر کی گئی۔ مخالفت کے جنون میں انہیں ہوش نہ رہا کہ جب حقیقت کھل کر سامنے آئے گی تو ہماری کس قدر رسوائی ہوگی۔ عوام و خواصِ اہلِ سنت نے اس کی تردید کی لیکن مخالفت کا زور تھا کہ ٹوٹنے کا نام نہ لیتا تھا۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے بھی سختی سے تردید کی کہ آپ نے کبھی مرزائی وزیر خارجہ سے ملاقات نہ کی ہے۔ بالآخر ۲۸ مئی 1953ء کو ڈپٹی کمشنر لائل پور نے، معززین شہر و اکابرین لیگ کی موجودگی میں یہ اعلان کیا کہ ''جہاں تک میری سرکاری وغیر سرکاری معلومات واطلاعات کا تعلق ہے میں واشگاف الفاظ میں بتانا چاہتا ہوں کہ مولٰنا سردار احمد صاحب نے وزیرِ خارجہ ظفر اللہ خان کے قیام لائل پور کے دوران ان سے کوئی ملاقات نہیں کی'' (۱)

مولٰنا خلیل اشرف اعظمی صاحب کے نام اپنے مکتوب میں بھی آپ نے اس ملاقات کی تردید کی ہے آپ تحریر کرتے ہیں۔ جس اشتہار کا آپ نے ذکر کیا ہے وہ فتنہ پرور دیوبندیوں کی ذہنیت کا نتیجہ ہے چند روز ہوئے ڈیلی بزنس میں ایک مضمون شائع ہوا تھا کہ لائل پور کے چوٹی کے عالم نے ظفر اللہ خان مرزائی سے ملاقات کی ہے جس سے پبلک میں انتشار پھیلا۔ کسی نے کہا کہ مولوی یونس دیوبندی نے وزیرِ خارجہ مرزائی سے ملاقات کی ہے اور کسی نے میرے متعلق کہا۔ میں نے اپنی تقریروں میں ہزاروں کے مجمع میں مرزائیت وقادیانیت کا ردِ بلیغ کیا اور کہا کہ میں قادیانی وزیرِ

(۱) محدث اعظم پاکستان از مولنا ابوداؤد صادق گوجرانوالہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خارجہ سے ملاقات کرنے نہیں گیا۔ حالانکہ مجھے اس کے بیان کی ضرورت نہ تھی کیونکہ احباب اہلسنت و جماعت کو مجھ پر اعتماد ہے کہ میں مرزائیوں، دیوبندیوں اور وہابیوں سے نہیں ملتا مگر پھر بھی پبلک کے انتشار کو دور کرنے کے لیے جمعہ میں اس حقیقتِ حال کا ذکر کیا۔ بلکہ مجھے اس کے آنے اور جانے کا بھی علم نہ تھا یہ اطلاع مجھے اس وقت ملی جب لوگ میرے پاس اخبار، ڈیلی بزنس، لائے، اب جو یہ کہتا ہے کہ ملاقات کی وہ افتراء کرتا ہے، سراسر جھوٹ بولتا ہے، لائل پور کے دیوبندیوں وغیرہ نے بھی اپنے جلسوں میں اس جھوٹ کی کافی تشہیر کی ہے مگر یاد رکھو دروغ کو فروغ نہیں"(۱)

آپ اپنے تلامذہ کو بھی فرقہ ضالہ قادیانیہ کی تردید کے لیے ہمہ وقت تیار رہنے کی تلقین فرمایا کرتے تھے۔ اپنے شاگرد رشید مولنٰا غلام رسول صاحب کے نام ایک خط میں تحریر فرماتے ہیں "الغرض جیسا کہ شرح عقائد میں فرقہ ضالہ معتزلہ، کرامیہ، خارجیہ وغیرہ کا رد کیا ہے اس لیے آپ اور باقی احباب اہلسنت کو چاہیے کہ فرقہ باطلہ حاضرہ کے رد میں خصوصیت سے قلم اٹھائیں"(۲)

۱۹۵۳ء کی تحریک میں بوجوہ مسلمانوں کے مطالبے منظور نہ ہوئے اور حکومت نے مرزائیوں کو "غیر مسلم اقلیت" قرار نہ دیا مگر یہ مسئلہ ہمیشہ علماء اہلِ سنت کی توجہ کا مرکز رہا۔ مناسب موقعہ کا انتظار ہوتا رہا۔ اس عرصہ میں حضرت شیخ الحدیث علیہ الرحمہ کا وصال ہو گیا، مگر وصال کے بعد بھی آپ کی توجہ اس مسئلہ پر مرکوز رہی۔

آپ کے وصال کے کافی عرصہ بعد ۱۹۷۴ء میں جب یہ مسئلہ ایک بار پھر اٹھا، تو علماء اہلِ سنت نے تحفظِ ختم نبوت کے عقیدہ کی خاطر ہر قسم کی مشکلات کو برداشت کیا، تا آنکہ حکومتِ وقت نے مجبور ہو کر اہلِ سنت کے مطالبات منظور کر لیے اور مرزائیوں (قادیانی اور لاہوری) کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا گیا۔ انہی ایام کا ایک

(۱) اشتہار اظہار حقیقت منجانب جمعیت اصلاح و ترقی اہل سنت لائل پور

(۲) محدث اعظم پاکستان جلد اول صفحہ ۲۴۹ از جلال الدین قادری

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

واقعہ جناب چوہدری مختار انور ایڈووکیٹ حال مقیم اسلام آباد بیان کرتے ہیں۔

"بھٹو کے دور میں مرزائیوں کو غیر مسلم قرار دینے کا معاملہ اسمبلی میں زیر غور تھا۔ ایک شام میرے پرانے موکل جو کہ مجلس عمل تحریک ختم نبوت کے ممبر تھے، اپنے ذاتی معاملہ میں قانونی مشورہ کے لیے میرے پاس آئے اور اپنا معاملہ بتانے لگے۔ میں نے ان سے کہا کہ انہیں بھی بھٹو پر بھروسہ نہیں۔ اُن کے ایسا بتانے پر مجھے بہت تشویش ہوئی، کیونکہ میں خود بھی بھٹو پر شاکی تھا۔ یہ رمضان شریف کے ایام تھے، میں اسی فکر میں سو گیا۔ خواب میں حضرت صاحب تشریف لائے۔ ہمراہ مولانا محمد معین الدّین تھے۔ فرمانے لگے: "چوہدری صاحب، فکر مت کرو مرزائیوں کی بابت فیصلہ اسی مقررہ تاریخ پر ہوگا اور فیصلہ ٹھیک ہوگا"۔ نہایت اطمینان کی حالت میں صبح میں کچہری گیا، تو میرے دفتر میں وہ صاحب موجود تھے۔ میں نے اُن سے کہا کہ آپ تو مجھے مایوس کر گئے تھے، مگر میں آپ کو بتاتا ہوں کہ فیصلہ اسی مقررہ تاریخ پر ہوگا اور صحیح فیصلہ ہوگا ________ ساتھ ہی مجھے خیال آیا کہ میں ناچیز اس قابل کہاں کہ یہ بات کہہ سکوں۔ وہ بھی غیر عقیدہ کے تھے۔ میں نے ان سے کہا کہ یہ بات حضرت صاحب (شیخ الحدیث قدس سرہ) نے رات مجھ کو خواب میں بتائی ہے"۔ اب سب کو معلوم ہے کہ تاریخ مقررہ پر فیصلہ ہوا اور مرزائیوں کو متفقہ طور پر اسمبلی اور سینٹ نے غیر مسلم قرار دیا۔"(۱)

اگرچہ یہ واقعہ خواب سے متعلق ہے، تاہم اولیاء کاملین کی جانب سے اکثر اوقات راہنمائی یا پیش گوئی خواب میں ہو جاتی ہے۔ اس سے حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کے منصب ولایت کا پتہ چلتا ہے۔ نیز یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ سے انہیں کس قدر والہانہ لگاؤ تھا اور آپ دوسرے سُنّی علماء و عوام کی طرح مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے میں کتنے بے تاب تھے۔

(۱) محدث اعظم پاکستان مرتبہ جلال الدین قادری

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

علامہ سید محمد سعید الحسن شاہ

﴿پ 1956ء﴾

(بانی ادارہ حزب الاسلام پاکستان و نور الہدیٰ فاؤنڈیشن پاکستان)

استاذ العلماء علامہ سید محمد سعید الحسن شاہ صاحب نے ضلع فیصل آباد کے ایک نواحی چک ۸۵ ج ب میں ۲۲ جمادی الثانی ۱۳۷۵ھ بمطابق ۵ فروری ۱۹۵۶ء کو حکیم سید نیاز احمد شاہ صاحب کے علمی و مذہبی گھرانے میں آنکھ کھولی۔ آپ کے والد گرامی عالم پور ضلع جالندھر (انڈیا) سے ہجرت کر کے پاکستان تشریف لائے اور چک نمبر ۸۵ ج ب لیلاں میں مسکن بنایا۔ سید محمد سعید الحسن شاہ صاحب کو گھر کے علمی اور اسلامی ماحول اور والد صاحب کی علم دوستی کی وجہ سے بچپن سے ہی اسلامی تعلیمات حاصل کرنے کا شوق تھا۔ دین فطرت اسلام کی ترویج و اشاعت کا جذبہ گویا آپ کو وراثت میں ملا آپ نے ایم اے اسلامیات کے ساتھ ساتھ درس نظامی جامعہ رضویہ مظہر الاسلام سے کیا اور خدمت انسانیت کیلئے چار سالہ ہومیو پیتھک طبیب کورس بھی کیا۔

۱۶ اگست ۱۹۷۷ء کو ۲۱ سال کی عمر میں آپ نے مانانوالہ (ضلع فیصل آباد) کے نزدیکی گاؤں چندیاں تلاواں کی جامع مسجد ابرار میں خطبات و امامت کے فرائض سرانجام دینے شروع کئے جو بحمد للہ آپ کی شبانہ روز انتھک محنت کے نتیجہ میں آج ایک ایسا عالیشان مسجد و مدرسہ اور روحانیت کا مینارہ نور بن چکا ہے جہاں سے دور و نزدیک سے آنے والے ہزاروں تشنگان علم و حکمت فیض یاب ہو رہے ہیں۔ آپ کی کوششوں سے گلشن سعید شیخوپورہ روڈ نزد مانانوالہ میں بھی عظیم الشان تعلیمی ادارہ ''نور الھدیٰ ایجوکیشن کمپلیکس'' اور جامع مسجد نور الھدیٰ تیزی سے تعمیر کے مراحل طے کر رہے ہیں۔ آپ کی علمی و روحانی قابلیت اور خدمات دین متین کا ایک زمانہ معترف ہے۔ آپ کی علم دوستی کی زندہ مثال آپ کی وسیع ذاتی لائبریری ہے جس

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں ہزاروں اسلامی کتب مختلف موضوعات پر موجود ہیں۔

ردقادیانیت:

ردقادیانیت پر آپ کا مطالعہ بہت وسیع ہے مرزا قادیانی کی اکثر کتب برائے حوالہ آپ کی ذاتی لائبریری میں موجود ہیں۔ گلشن سعید نزد مانانوالا میں آپ سالانہ چالیس روزہ تعلیم القرآن کورس منعقد کرواتے ہیں جس میں عقیدہ ختم نبوت کی تبلیغ اور ردقادیانیت پر خصوصی خطاب ہوتے ہیں۔

تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء میں آپ نے بھرپور حصہ لیا اور منکرین ختم نبوت کا ہر میدان میں احسن انداز سے ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ اسی تحریک کے دوران آپکے چھوٹے بھائی نے قید و بند کی صعوبتیں بھی برداشت کیں۔ متعدد بار قادیانیوں اور عیسائیوں سے فیصلہ کن مباحثوں میں آپ نے مذہب حقہ اسلام کا پرچم سربلند کیا۔ جامعہ نوریہ رضویہ گلبرگ فیصل آباد کے زیراہتمام کئی برس سے مسلسل منعقد ہونے والے چھ روزہ ردقادیانیت کورس میں آپ مدلل خطاب فرماتے ہیں۔

۱۹۹۶ء میں ضلع سرگودھا کے نواح ''مڈھ رانجھا'' میں آپ کا ایک قادیانی مربی سے مباحثہ ہوا جس میں قادیانی مربی بالآخر میدان چھوڑ کر بھاگ گیا۔ ۲۰۰۰ء میں ''گٹودھنولہ'' فیصل آباد میں سوالاً جواباً نشست میں آپ نے دجال قادیان کے پیروکاروں کے کثیر سوالات کا قرآن وحدیث کی روشنی میں نہایت علمی وعقلی محاسبہ کر کے اس باطل مذہب کی کمر توڑ دی۔

اس سلسلہ میں آپ نے علمی وتدریسی کام کے علاوہ قلمی جہاد بھی کیا ہے۔

آپ کی کتب ''دعوت انصاف وعمل'' اور ''علامات قیامت اور امام مہدی'' اس موضوع پر آپ کا علمی شاہکار ہیں۔ آپکی شہرہ آفاق کتاب ''سیرت امام الانبیاء قرآن وبائبل کی روشنی میں'' کا مطالعہ کر کے سینکڑوں افراد اسلام قبول کرنے کی سعادت حاصل کر چکے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہیں۔گزشتہ کئی سالوں سے آپ کی سرپرستی میں اے جے سعیدی گروپ فیصل آباد کے زیراہتمام سالانہ ''ختم نبوت کانفرنس'' منعقد ہو رہی ہے جس میں آپ نہایت عام فہم انداز میں قادیانیت کے مکروہ عزائم کا پردہ چاک کرتے ہوئے تحفظ عقیدہ ختم نبوت کی تبلیغ کرتے ہیں۔ردقادیانیت پر لٹریچر بعنوان ''دین فطرت'' بھی آپ ہی کے زیر سایہ شائع ہوتا ہے۔

آپ نے دیگر موضوعات پر بھی بحمداللہ تعالیٰ قابل قدر کام کیا ہے۔ ''خاندان مصطفیٰ ﷺ،سیرت امام الانبیاء علیہ السلام قرآن وحدیث کی روشنی میں، رہبر زندگی مع طب نبوی ﷺ ،صلوٰۃ الرسول ﷺ یعنی امام الانبیاء کی نماز، زادالسعید الی بیت العتیق ومدینۃ الحبیب'' (حج وعمرہ کے آسان مسائل) ودیگر مذہبی، اخلاقی اور معاشرتی موضوعات پر ایک درجن کے قریب کتب تحریر کی ہیں۔

آپ کے شب وروز قال اللہ وقال الرسول کی صدائیں بلند کرتے ہوئے بسر ہو رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ آپ کے علم وعمل میں مزید اضافہ فرماتے ہوئے آپ کے جذبہ خدمت دین مصطفیٰ کریم ﷺ میں استقامت عطا فرمائے۔

امین بجاہ سید المرسلین وختم النبیین ﷺ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خطیبِ پاکستان مولانا محمد شفیع اوکاڑویؒ

﴿1929-1984﴾

خطیبِ پاکستان، مقرر شیریں بیان، حضرت مولنا حافظ محمد شفیع اوکاڑوی ۱۹۲۹ء کو کھیم کرن مشرقی پنجاب بھارت میں حاجی کرم الٰہی شیخ کے ہاں پیدا ہوئے۔ مڈل تک سکول میں تعلیم حاصل کی۔ آپ کے والد کی بیعت اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ سے تھی والد کی خواہش پر آپ نے حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ کے سجادہ نشین و برادر حقیقی میاں غلام اللہ المعروف ثانی صاحبؒ سے بیعت کی۔ ۱۹۴۷ء میں کھیم کرن سے ہجرت کر کے اوکاڑہ میں سکونت اختیار کر لی۔ دینی تعلیم دارالعلوم اشرف المدارس اوکاڑہ اور مدرسہ عربیہ انوار العلوم ملتان میں علامہ غلام علی اوکاڑویؒ اور غزالی زماں مولانا احمد سعید کاظمیؒ سے حاصل کی۔ جامع مسجد مہاجرین ساہیوال میں خطابت فرما رہے تھے کہ کراچی میں مقیم احباب کے پرزور مطالبہ پر ۱۹۵۵ء میں کراچی تشریف لے گئے اور پھر کراچی کے ہی رہے۔ کراچی کی مساجد نیو میمن مسجد بولٹن مارکیٹ، جامع مسجد عیدگاہ، جامع مسجد آرام باغ اور جامع مسجد نور میں اپنی خطابت کے جوہر دکھاتے رہے۔ کراچی میں متعدد مساجد و مدارس کا قیام آپ کی مساعی جمیلہ کا مرہون منت ہے۔ گلزار حبیب ٹرسٹ کے بانی و سربراہ آپ تھے۔ اسی ٹرسٹ کے زیر اہتمام جامع مسجد گلزار حبیب اور مدرسہ جامعہ اسلامیہ گلزار حبیب کا قیام بھی عمل میں آیا۔ آپ نے ملک بھر میں تبلیغی دوروں کے ساتھ بیرونی ممالک میں بھی اپنے سحر انگیز خطاب کا جادو جگایا اور عقلی و نقلی دلائل سے تبلیغ اسلام کا فریضہ خوب سے خوب تر سرانجام دیا۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق آپ نے ۴۰ سال کے عرصہ میں ۱۸ سو سے زائد اجتماعات سے خطاب فرمایا۔ مخالفین و معاندین نے آپ پر کئی قاتلانہ حملے کیے لیکن آپ دین حق کی تبلیغ میں پہلے سے زیادہ جوش و جذبے سے جت گئے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سولہ مرتبہ حج وعمرہ کی سعادت نصیب ہوئی۔ آپ شہرہ آفاق خطیب ہونے کے ساتھ ساتھ بلند پایہ مصنف وادیب بھی تھے۔ کئی کتب تحریر فرمائیں جن میں ''الذکرا لجمیل'' اور ''ذکرالحسین'' نے شہرت دوام حاصل کی ہے۔ مولانا کوکب نورانی اوکاڑوی آپ کے بڑے بیٹے اور علمی مسند کے وارث ہیں۔ ۵۵ برس کی عمر میں ۲۴ اپریل ۱۹۸۴ء کو اذانِ فجر کے بعد بلند آواز سے درود پاک پڑھتے ہوئے جان جان آفریں کے سپرد کر دی۔ علامہ سید احمد سعید کاظمیؒ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور جامع مسجد گلزار حبیب کراچی کے احاطہ میں مدفون ہوئے۔

ردِقادیانیت:

مسلکِ حقہ اہلسنت کی ترویج کے ساتھ ساتھ باطل وگمراہ فرقوں کی تردید ہی آپ کے اکثر خطبات کا موضوع سخن ہوا کرتا تھا۔ قادیانیت کی تردید میں آپ کو ید طولی حاصل تھا۔ قادیانی تاویلات کا جواب قادیانی کتب ہی سے دیا کرتے تھے۔ متعدد قادیانی کتب کے حوالے آپ کو بمعہ عبارت وصفحہ زبانی یاد تھے۔ ۱۹۵۳ء میں قادیانیوں کے خلاف تحریک ختم نبوت شروع ہوئی تو آپ نے اس تحریک میں بھر پور حصہ لیا۔ آپ کی ولولہ انگیز خطابت کی بدولت حکومت نے آپ کو جیل میں قید کر دیا دس ماہ تک ساہیوال جیل میں قید رہے۔ اسی دوران آپ کے دو صاحبزادگان تنویر احمد بعمر تین سال اور منور احمد بعمر ایک سال انتقال کر گئے۔ ان کی وفات کے سبب گھر میں پریشانی بہت زیادہ بڑھ گئی۔ چنانچہ کچھ بااثر لوگوں نے ڈپٹی کمشنر ساہیوال سے ملاقات کر کے آپ کی رہائی کی سفارش کی۔ ڈپٹی کمشنر نے جیل کا دورہ کیا اور گرفتار شدگان سے ملاقات کی۔ مولانا اوکاڑویؒ سے بالخصوص علیحدگی میں ملاقات کر کے کہا ''بچوں کی وفات کی وجہ سے آپ کے گھر کے حالات ٹھیک نہیں۔ آپ کی خاطر میرے پاس بہت سی سفارشیں آئی ہیں آپ معافی نامے پر دستخط کر دیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آپ کا معافی نامہ عوام سے پوشیدہ رکھا جائے گا اور آپ کو رہا کر دیا جائے گا" جواباً مولانا مرحومؒ نے فرمایا۔

"میں نے عزت وناموس مصطفیٰ ﷺ کے لیے کام کیا ہے اور میرا عقیدہ ہے کہ حضور اکرم ﷺ اللہ کے آخری نبی ہیں لہذا معافی مانگنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا بچے اللہ کو پیارے ہو گئے ہیں تو کیا ہوا اگر میری جان بھی چلی جائے تو بھی اپنے عقیدے پر قائم رہوں گا اور معافی نہیں مانگوں گا" اس جواب پر ڈپٹی کمشنر برہم ہو گیا اور جیل حکام کو حکم دیا کہ آپ پر مزید سختی کی جائے چنانچہ آپ کی ملاقات پر بھی پابندی لگا دی گئی لیکن آپ کے پائے استقلال میں ذرہ بھی لغزش نہ آئی اور آپ جیل کی تمام صعوبتیں برداشت کرتے رہے (۱)

۱۹۶۷ء میں سعودی حکومت نے ظفر اللہ خان قادیانی کی سربراہی میں قادیانی وفد کو حج کی اجازت دی تو اس فیصلہ کے خلاف آپ نے آواز بلند کرتے ہوئے سعودی حکومت کے اس نامناسب اقدام کیخلاف اپنے خطبہ جمعہ آرام باغ مسجد میں ایک قرارداد منظور کروائی۔ آپ نے فرمایا۔ "مملکت سعودی عربیہ نے ظفر اللہ خان قادیانی کو حرمین شریفین حج کے لیے داخل ہونے کی اجازت دے کر ہمارے جذبات کو مجروح کیا ہے۔ ان کے اس اقدام کے خلاف ہم احتجاج کرتے ہیں اور مطالبہ کرتے ہیں کہ آئندہ قادیانیوں کو حرمین شریفین میں داخلہ کی اجازت نہ دیں" (۲)

۲۹ مئی ۱۹۷۴ء کو ربوہ ریلوے اسٹیشن پر نشتر میڈیکل کالج ملتان کے طلباء پر قادیانی غنڈوں کے حملہ کے بعد ملک بھر میں تحریک ختم نبوت شروع ہوئی تو آپ نے اس تحریک میں بھی بھرپور حصہ لیا۔ اور قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دلوانے کی غرض سے جلسے اور جلوس میں شریک ہو کر اپنے شعلہ بیاں خطابات سے مسئلہ ختم نبوت کی

(۱) انوار علمائے اہلسنت سندھ ص ۸۶۷، ۸۶۸ از سید محمد زین العابدین راشدی

(۲) تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء جلد اول ص ۳۳۷ از مولانا اللہ وسایا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اہمیت وفضیلت کو اجاگر کرتے رہے۔ آپ کے ایک خطاب کا حوالہ دیتے ہوئے مولانا اللہ وسایا تحریر فرماتے ہیں۔ ''جماعت اہلسنت کے صدر مولنا محمد شفیع اوکاڑوی نے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ قادیانی خواہ ربوہ سے تعلق رکھتا ہو یا لاہور سے سب غیر مسلم ہیں'' (۱)

اسی طرح ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ ''قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ تاکہ مسلمانوں کے خلاف سامراجی عزائم کی تکمیل کے لیے جس گروہ کو استعمال کیا جارہا ہے اس سے چھٹکارا حاصل کیا جائے۔ اور اسلامی ملکوں کے بلاک کو مضبوط بنایا جاسکے۔ آپ آج جماعت اہلسنت کے دفتر میں ایک پرنس کانفرنس سے خطاب کررہے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ جدہ میں اپریل کے مہینہ میں رابطہ عالم اسلامی کے جلسے میں فیصلہ کیا گیا تھا کہ قادیانی خارج از اسلام ہیں آپ نے مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کو کافر قرار دیا جائے' انھیں کلیدی عہدوں سے ہٹایا جائے' ربوہ کو کھلا شہر قرار دیا جائے اور قادیانیوں کے پاس جو غیر قانونی اسلحہ ہے اس پر قبضہ کرکے حکومت کے خزانہ میں جمع کرایا جائے۔ آپ نے ارکان قومی اسمبلی پر زور دیا کہ وہ قادیانیوں کو کافر قرار دینے کہ حق میں ووٹ دیں ورنہ ان کے حلقہ انتخاب کے لوگ ان کا محاسبہ کریں گے،، (۲)

(۱) تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء جلد سوم ص ۴۵۶ از مولانا اللہ وسایا۔

(۲) تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء جلد سوم ص ۴۷۲ از مولانا اللہ وسایا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ڈاکٹر خواجہ محمد شوکت علی دلداریؒ

(1950-2007)

حضرت خواجہ ڈاکٹر محمد شوکت علی دلداری چشتی قادریؒ ایک معزز تجارت پیشہ خاندان کے چشم و چراغ تھے آپ کے والد محترم کا نام الحاج نواب دین تھا۔ آپ 15 اپریل 1950ء کو تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد میں پیدا ہوئے۔ آپ کے گھر کا ماحول خالص مذہبی، علمی اور پاکیزہ تھا چنانچہ اچھے ماحول میں اچھی تربیت کا آغاز ہوا۔ میٹرک تک تعلیم تاندلیانوالہ ہائی سکول میں حاصل کرنے کے بعد گورنمنٹ کالج فیصل آباد سے بی اے کی ڈگری اچھے نمبروں میں حاصل کی۔ 1976ء میں ہومیو پیتھی میں ڈپلومہ اور 1980ء میں پنجاب یونیورسٹی سے ایم اے اسلامیات کیا۔ 1981ء میں جامعہ رضویہ مظہر الاسلام فیصل آباد سے دینی تعلیم کی تکمیل کی اسکے علاوہ جامعہ رحیمیہ رضویہ غوث العلوم لاہور سے بھی سند فراغت حاصل کی۔ نیز 1986ء میں تنظیم المدارس کے تحت الشہادۃ العالمیہ فی العلوم العربیہ والاسلامیہ کا امتحان بھی اعلیٰ نمبروں میں پاس کیا۔ 1991ء جامعہ سراجیہ رسولیہ رضویہ فیصل آباد سے دورہ تفسیر القرآن مکمل کیا اور 2000ء میں شیخ الحدیث علامہ غلام رسول رضویؒ نے آپ کو فتاویٰ نویسی کی اجازت عنایت فرمائی۔

غوثِ زماں غریب نواز حافظ خواجہ محمد دلدار بخش صاحب کے دست حق پرست پر بیعت کا شرف حاصل ہوا۔ جنھوں نے آپ کو اپنی خلافت سے بھی نوازا علاوہ ازیں شیخ الحدیث علامہ غلام رسول رضوی صاحب نے آپ کو سلسلہ قادریہ میں بیعت کی اجازت عنایت فرمائی۔ 1977ء میں چلنے والی تحریک نظام مصطفےٰ میں آپ نے بھر پور حصہ لیا بلکہ تحریک کی قیادت فرمائی اور قید و بند کی صعوبتیں بھی برداشت کیں اسیری کے دوران بھی آپ نے درسِ قرآن و حدیث اور محافلِ ذکر و درود و سلام کا بڑے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اہتمام سے انعقاد جاری رکھا۔ تحریک نظام مصطفےٰ کے دوران جب آپ کی گرفتاری یقینی تھی آپ نے اپنے والدین کی خدمت میں ایک بڑا ایمان افروز خط تحریر فرمایا جس میں اپنی شہادت کی موت کی خواہش اور والدین وعزیز و اقارب کو صبرِ جمیل کی تلقین کی۔ 1983ء میں آپ نے تعلیماتِ اسلامیہ کی نشر واشاعت کی غرض سے جماعت رضائے غریب نواز پاکستان کی بنیاد رکھی۔ آج تک کئی غیر مسلم و بدمذہب آپ کے دستِ حق پرست پر تائب و بیعت ہوئے۔ آپ نہایت صالح، خوش اخلاق اور مہمان نواز تھے بفضل ایزدی چھ مرتبہ روضہ مقدس کی زیارت اور حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کی۔ آپ نے جھنگ روڈ فیصل آباد میں اپنی جیب خاص سے زمین خرید کر مسجد ختم نبوت اور فری میڈیکل سینٹر قائم کر رکھا تھا جہاں ہر جمعہ اور اتوار کو روحانی وجسمانی مریضوں کا فی سبیل اللہ علاج فرماتے۔ جامع مسجد ختم نبوت باوا والا جھنگ روڈ فیصل آباد میں آپ ہر جمعہ کو ایمان افروز خطاب فرماتے تھے ساتھ ہی ساتھ تصنیف وتالیف کا کام بھی بڑی تیزی سے جاری رہا اور سترہ کتب تصنیف فرمائیں جن میں شاتم رسول اور اسکا ہولناک انجام، ایک حقیقت کا اظہار جس سے انحراف ناممکن ہے۔ آستین کے سانپ، حیاۃ المسیح، حیاء النساء فیضان رسول اور مقام نبوت قابلِ ذکر ہیں۔ 14 جون 2007ء کو بوجہ ہارٹ اٹیک فوت ہوئے اور آپ کی خلافت محمد اشفاق دلداری چشتی کے سپرد ہوئی۔ آپ کو قبرستان کمال آباد فیصل آباد میں دفن کیا گیا۔ جماعت رضائے غریب نواز آپ کا مزار تعمیر کر رہی ہے۔ والدہ محترمہ کی 4 جولائی 2007ء کو وفات ہوئی اور آپ کے پہلو میں دفن ہوئیں۔

ردِ قادیانیت:

جامع مسجد تاجدار ختم نبوت باوا والا جھنگ روڈ فیصل آباد میں آپ ہر جمعہ ایک پرمغز اور مدلل خطاب فرماتے تھے۔ آپ کے خطاب کا موضوع اکثر وبیشتر ردِ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قادیانیت وختم نبوت ہوتا تھا۔آپ کی عقیدہ ختم نبوت سے والہانہ عقیدت کا اظہار اس امر سے بھی بخوبی ہوتا ہے کہ آپ نے اپنی زیرنگرانی تعمیر ہونے والی مسجد کا نام بھی مسجد تاجدار ختم نبوت ہی رکھا جس کی نشاندہی کرتا ہوا ایک عظیم الشان بورڈ جھنگ فیصل آباد روڈ چوتھے میل پر بھی لگا دیا گیا ہے تا کہ دور ونزدیک سے آنے والے مسلمانوں کی راہنمائی ہو سکے۔آپ نے ردِ قادیانیت کے سلسلہ میں متعدد کتب تحریر فرمائیں جن کا مختصر انتعارف ذیل میں تحریر کیا جاتا ہے۔

1۔ایک حقیقت جس سے انحراف ناممکن ہے:

129 صفحات پر مشتمل یہ نایاب و مدلل علمی تحریر پہلی بار نومبر 1986ء میں طبع ہوئی۔اب تک اسکے متعدد ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔اور ہر دفعہ یہ کتاب بلا معاوضہ مفت تقسیم کی گئی۔ یہ مختصر مگر جامع کتاب آپ نے دس حصوں میں تقسیم کی ہے۔ دوسرے الفاظ میں اسکے دس ابواب ہیں جن میں آپ نے قرآن وسنت کے مضبوط دلائل سے ختم نبوت کا اثبات واضح کرنے کے بعد جھوٹے مدعی نبوت مرزا قادیانی کی خودساختہ نبوت کی دھجیاں خود اس کے اپنے متضاد اقوال کی روشن میں بکھیر دی ہیں۔ علاوہ ازیں آپ نے عظمتِ مقام مصطفیٰ ﷺ کی اہمیت بیان کرنے کے بعد مرزا قادیانی جہنم مکانی کے ذاتی کردار کی تصویر بھی اسکی اپنی تحریروں سے دکھا کر ثابت کیا ہے کہ مرزا قادیانی کا نبی ہونا تو بہت دور کی بات ہے وہ ایک شریف انسان کہلانے کا حق دار بھی نہ ہے۔ مسلمانانِ اسلام کو دعوتِ فکر دینے کے ساتھ ساتھ آپ نے گمراہ قادیانیوں کو دعوت اسلام بھی دی ہے۔غرضیکہ اس چھوٹی سی کتاب میں آپ نے قادیانیت سے متعلق دلائل دریا کو کوزے میں بند کرنے کے مترادف بنا دیا ہے۔ ماہنامہ ضیائے حرم لاہور نے اس کتاب پر ان الفاظ میں تبصرہ شائع کیا تھا۔''فتنہ انکار ختم نبوت عرصہ دراز سے امت کے لیے ایک دردِ سر بنا ہوا ہے۔دشمنانِ اسلام کی ریشہ دوانیاں اتحادِ ملت کو پارہ پارہ کرنے کی غرض سے مرزائیت کے ایک جدید روپ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں ظاہر ہوئیں لیکن علمائے حق نے انھیں آڑے ہاتھوں لیا۔ ردِ قادیانیت کے موضوع پر بیسیوں کتب اور رسائل تحریر کیے جا چکے ہیں لیکن مذکورہ رسالہ (جو ایک مبطوعہ تقریر کی صورت میں ہے) کے مولف نے اپنے مخصوص انداز میں مرزا قادیانی کی دسیسہ کاریوں کا پردہ چاک کیا ہے" معروف محقق و ماہر تعلیم پروفیسر محمد مسعود احمد تحریر فرماتے ہیں۔ "یہ کتاب بڑی محنت سے مرتب کی گئی ہے۔ مولیٰ تعالیٰ اس محنت کا صلہ عطا فرمائے"۔ مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہ کتاب کے مطالعہ کے بعد تحریر فرماتے ہیں۔ "ماشاء اللہ بڑی معلوماتی کتاب ہے۔ بلکہ مفید تر کتاب ہے اللہ تعالیٰ اسے شرف قبولیت بخشے اور عوام الناس کو استفادہ کی توفیق عطا فرمائے" معروف قلمکار و محقق ختم نبوت جناب محمد متین خالد صاحب اپنا تبصرہ لکھتے ہوئے فرماتے ہیں۔ "یہ کتاب ختم نبوت کے محاذ پر کام کرنے والے مجاہدین کے لیے ایک قیمتی اثاثہ ہے اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ"

2۔ شاتمِ رسول اور اس کا ہولناک انجام:

327 صفحات پر مشتمل یہ علمی و تحقیقی کاوش جولائی 2001ء میں طبع ہو کر افادہ عوام کی غرض سے مفت تقسیم کی گئی۔ قادیانی ذریت مرزا قادیانی کو نبی تسلیم کر کے آپ ﷺ کی خود بھی توہین و تنقیص کر رہی ہے اور توہین رسالت کا سبب بننے والے جھوٹے وملعون بانی قادیانیت کی گمراہ کن تحریریں شائع کر کے دیگر عوام الناس کو بھی گمراہ کر رہی ہے۔ "شاتم رسول اور اسکا ہولناک انجام" میں آپ نے پوری محنت اور دیانتداری سے آیاتِ قرآنی اور احادیث نبویہ علی صاحبہ الصلوٰۃ والسلام کی رشنی میں مرتد کی سزا کا اثبات فرما کر خاتمیتِ محمدیہ کے منکر اور گستاخِ رسول مرزا قادیانی کا ردِ بلیغ فرمایا ہے اس طرح آپ نے اہلِ اسلام کو اس کے دامِ تزویر میں پھنسنے سے محفوظ رہنے کا سامان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میسر کر دیا ہے جو بھی صاحب عقل وخرد اس کتاب کو غور وفکر سے پڑھے گا وہ مرزائیت کے جال میں پھنس کر اپنا ایمان ضائع کرنے سے بچ جائے گا۔ اور جو کوئی قادیانیت کے چنگل میں پھنس کر اپنی متاع ایمان ضائع کر چکا ہے وہ بھی اگر آنکھوں سے تعصب کی پٹی اتار کر اس گرانقدر علمی کتاب کا مطالعہ کرے گا تو امید واثق ہے کہ ضرور راہِ راست پر آجائے گا۔

آپ نے کتاب کے آغاز میں ہی صفحہ ۱۱ پر علم الاعداد کی روشنی میں ثابت کیا ہے کہ مرزا قادیانی تیس جھوٹے دجالوں میں سے ایک دجال وملعون تھا۔ آپ نے حالات وواقعات اور دلائل و براہین کی روشنی میں مرزا قادیانی کے عبرتناک انجام کا ایسا نقشہ کھینچا ہے کہ دل گواہی دیتا ہے کہ گستاخ رسول کی ذلت اسی طرح ہوتی جس طرح مرزا قادیانی ذلیل وخوار ہو کر جہنم واصل ہوا۔ مرزا قادیانی کی ذلت آمیز و ہولناک موت کے بعد اسکی ذریۃ البغایا گستاخی رسول کی وجہ سے کس طرح ذلیل وخوار ہوئی اسکا احوال بھی زیر نظر کتاب میں موجود ہے۔ فتنہ انکار ختم نبوت کی ہولناکیاں اور برا انجام علماء کرام، مشائخ عظام، قائدین قوم اور ارباب اختیار کی آراء کی روشنی میں بھی آپ نے واضح کیا ہے۔ الغرض اپنے موضوع پر ایک اہم ترین کتاب ہے۔

3-حیات المسیح علیہ السلام:

7 ستمبر 1974ء کو اللہ کے فضل اور علمائے حق وعوام المسلمین کی دن رات کوششوں اور قربانیوں سے ملتِ اسلامیہ کے ناسور فتنہ قادیانیت کو پاکستان میں غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا گیا۔ اسی مناسبت سے آپ نے 7 ستمبر 2001ء کو جامع مسجد تاجدار ختم نبوت باؤ والا جھنگ روڈ فیصل آباد میں ایک معرکۃ الآراء خطاب فرمایا جس میں دلائل و براہین سے مرزا قادیانی کے اس دعویٰ کا ردِ بلیغ فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پاچکے ہیں۔ آپ نے بڑے واضح اور مضبوط دلائل سے ثابت کیا کہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی مرضی سے آسمان پر زندہ موجود ہیں اور قرب قیامت میں اللہ ہی کے حکم سے ضرور تشریف لائیں گے۔ افادہ عوام کی خاطر آپ نے اس تقریر دل پذیر کو مرتب کر کے اکتوبر 2001ء میں جماعتِ رضائے غریب نواز پاکستان کے تعاون سے شائع کر کے مفت تقسیم کیا۔ آپ نے قرآن وسنت اور سابقہ آسمانی کتب کے ساتھ ساتھ خود مرزا قادیانی کی تحریروں سے بھی اسکے جھوٹے اور گمراہ کن دعویٰ کا بطلان کیا ہے۔ اور حیاتِ مسیح پر وارد ہونے والے اعتراضات پر بڑی مفصل گفتگو فرمائی ہے۔

4۔ آستین کے سانپ

آپ کی یہ کتاب تا حال میں ملاحظہ نہیں کر سکا۔ البتہ اس کے بارے میں سن رکھا ہے کہ اپنے موضوع پر یہ کتاب اپنی مثال آپ ہے جس میں آپ نے مضبوط دلائل کی روشنی میں قادیانیوں کو مارِ آستین ثابت کیا ہے اور ان کے مکروفریب اور مکروہ سازشوں سے محفوظ رہنے کے بارے میں قابلِ عمل تجاویز دی ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مفتی اعظم پاکستان محمد صاحبداد خان جمالیؒ

(۱۸۹۸--۱۹۶۵)

حضرت علامہ مفتی محمد صاحبداد خانؒ بن خمیسو خان جمالی گوٹھ لونی ضلع سبی میں ۱۳۱۶ھ بمطابق ۱۸۹۸ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کا تعلق جمالی بلوچ قبیلہ سے تھا۔ آپ کی بہت سی بارانی زمین تحصیل بھاگ صوبہ بلوچستان میں موجود ہے۔ خواجہ سید محمد شاہ سے قرآن پاک پڑھنے کے بعد اردو برنس سکول سبی سے تین جماعت پاس کی پھر عربی و فارسی کی ابتدائی تعلیم حضرت مولانا محمد یوسف سے حاصل کی اس سلسلہ میں ۱۹۰۸ء تا ۱۹۱۱ء تحصیل بھاگ ریاست قلات میں زیر تعلیم رہے بعد ازاں سندھ کے کئی مدارس سے مروجہ درس نظامی کی تعلیم حاصل کی۔ علامہ مفتی محمد قاسم یاسینی کے مدرسہ ہاشمیہ قاسمیہ گڑھی یاسین ضلع شکار پور سے ۱۹ اگست ۱۹۱۸ء کو فارغ التحصیل ہو کر دستار فضیلت حاصل کی۔ جولائی ۱۹۳۴ء کو خان آف قلات میر احمد یار خان کے استاد اور قاضی القضاہ مقرر ہوئے۔ سلسلہ عالیہ قادریہ میں پیر سید محمد شاہ کاظمیؒ آستانہ عالیہ مواز والا شریف (میانوالی) کے دست حق پرست پر بیعت ہوئے۔ ۳۱ مئی ۱۹۳۵ء کو تباہ کن زلزلہ نے کوئٹہ اور قلات کو شدید نقصان پہنچایا تو آپ سندھ آ گئے اور ہمیشہ کے لئے سندھ کے ہی ہو کر رہ گئے۔ ۱۹۲۳ تا ۱۹۲۶ء چار سال تک آپ سندھی ماہنامہ ''الھمایون'' ۱۹۳۵ء تا ۱۹۳۸ء تک ماہنامہ ''الاسلام'' جاری کرتے رہے۔ تحریک پاکستان میں بھی سرگرم حصہ لیا۔ آل انڈیا سنی کانفرنس بنارس ۲۷ تا ۳۰ اپریل ۱۹۴۶ء میں شرکت کر کے ہر طرح کا عملی تعاون جاری رکھا۔ جمعیت علماء پاکستان کے پلیٹ فارم پر مسلمانوں کے دینی معاملات حل کرنے کے لیے ''دار الافتاء'' کا قیام ہوا تو آپ کو اس کا سربراہ مقرر کر کے فتوی نویسی سپرد ہوئی۔ نیو میمن مسجد کراچی بھی آپؒ ہی کے ایک فتوی کی روشنی میں تعمیر ہوئی تھی۔ اکثر علمائے کرام و مشائخ طریقت نے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آپ کو مفتی اعظم پاکستان لکھا اور پکارا ہے۔ ۵ مئی ۱۹۵۳ء کو جامعہ راشدیہ، خانقاہ راشدیہ پیرانا پاگارہ پیر جو گوٹھ ضلع خیر پور میرس سندھ کا دوبارہ افتتاح زیر نگرانی و قیادت پیر صاحب پگاڑا سید شاہ مردان شاہ راشدی عرف سکندر شاہ ہوا تو آپ کراچی سے اس جامعہ میں تشریف لے آئے۔ اور تادمِ واپسیں یہیں قیام فرما کر علمی جواہرات تقسیم کرتے رہے۔ فن تحریر و تقریر پر آپ کو کامل ملکہ حاصل تھا، دو درجن سے زائد کتابیں تحریر کیں۔ آپ ؒ ۲۹ اگست ۱۹۶۵ء کو اتوار کی شب اس دار فانی سے کوچ فرما گئے اور سلطان کوٹ ضلع شکار پور سندھ کی جامع مسجد کے احاطہ میں مدفون ہوئے۔ آپ کی علمی وجاہت کا اعتراف کرتے ہوئے علامہ عبدالحکیم شرف قادری ؒ نے آپ کو ان الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا ہے۔

"حضرت مفتی صاحب قدس سرہ نے مسلک اہلسنت و جماعت کی بے مثال خدمات سرانجام دیں فنِ افتاء میں آپ کو یدطولیٰ حاصل تھا دور دراز سے لوگ دینی و علمی مسائل دریافت کرنے کے لئے رجوع کیا کرتے تھے" (۱)

ردِّ قادیانیت:

زندگی بھر آپ گمراہ فرقوں کو تحریر و تقریر کے میدان میں للکارتے رہے۔ قادیانیت کے ردّ میں آپ ؒ کی کتاب "الصّارم الرّبانی علی کرشنِ قادیانی" کا تذکرہ آپ ؒ کے تمام تذکرہ نگاروں نے کیا ہے "انوار علمائے اہلسنت سندھ" کے مرتب سید محمد زین العابدین شاہ راشدی نے کتاب کے صفحہ ۳۷۲ پر آپ کی ۲۴ کتب کی فہرست شامل کی ہے جن میں نمبر ۶ پر اس کتاب کا ذکر موجود ہے۔ اسی طرح محمد سعید احمد نے اپنی کتاب "قادیانی فتنہ اور علمائے حق" کے صفحہ ۸۱ پر آپ کی اس کتاب کا ذکر کیا ہے۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ آپ کو کروٹ کروٹ راحت نصیب فرمائے۔ آمین

(۱) تذکرہ اکابرِ اہلسنت ص ۱۸۸ از علامہ عبدالحکیم شرف قادری۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خواجہ محمد ضیاء الدین سیالویؒ

(1887ء - 1969ء)

حضرت خواجہ حافظ محمد ضیاء الدین سیالویؒ کی ولادت باسعادت ۱۷ رمضان المبارک ۱۳۰۴ھ بمطابق ۹ جون ۱۸۸۷ء کو بروز جمعۃ المبارک کو سیال شریف ضلع جھنگ میں ہوئی۔ آپ کے والد بزرگوار کا نام خواجہ محمد الدین سیالویؒ تھا۔ آپ نے حفظ قرآن مجید حافظ کریم بخش مرحومؒ سے کیا جبکہ ظاہری علوم کی تحصیل کیلئے مولانا غلام محمد للہیؒ کے سامنے زانوے تلمذ تہہ کیے اور درس نظامی کی تکمیل بھی انھیں سے کی۔ قاضی عبدالباقی کرسالویؒ کا نام بھی آپ کے اساتذہ میں آتا ہے۔ آپ نے چھوٹی عمر میں ہی خواجہ اللہ بخش کریم تونسویؒ سے بیعت طریقت کرلی۔ جبکہ منازل طریقت و سلوک اپنے والد گرامی کے زیر تربیت طے کیں۔ خطیب زماں خواجہ محمد موسیٰ تونسویؒ نے بھی آپ کو خلافت واجازت سے نوازا۔(۱)

اہل محبت آپ کو ضیاء الملت والدینؒ کے لقب سے یاد کرتے ہیں۔ آپ اوصاف حمیدہ اور عادات عالیہ کے لحاظ سے اپنے عظیم جداعلیٰ حضرت شمس العارفین خواجہ شمس الدین سیالویؒ کی تصویر تھے۔ آپ کی زندگی کا قریب سے مشاہدہ کرنے والوں کا کہنا ہے کہ آپ صورت وسیرت کے لحاظ سے عظمت ایمان کا مکمل نمونہ تھے اور روحانی جلال و جمال کے امتزاج سے چہرہ پر ہر وقت فکری ونظری شان وشوکت کی علامات ظاہر رہتی تھیں۔ والد گرامی قدر کی وفات کے بعد آپ کو آستانہ عالیہ سیال

(۱) فوز المقال فی خلفائے پیر سیال جلد سوم صفحات ۱۶ تا ۱۸ از محمد مرید احمد چشتی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

شریف کا سجادہ نشین مقرر فرمایا گیا اور محفل قل شریف منعقدہ ۴ رجب المرجب ۱۳۲۷ھ میں آپ کی دستار بندی کر کے باقاعدہ مسند سجادگی پر رونق فروز کیا گیا۔ آپ بہت وجیہہ شخصیت کے مالک تھے۔ چہرہ مرعوب کن تھا۔ حسین وجمیل چہرہ پر ریش مبارک نہایت دلکش لگتی تھی۔ جسم وقد نہایت شاہانہ تھا ساتھ ہی ساتھ آپ حسن اخلاق کے بھی پیکر تھے۔ آپ نے عمر بھر ملکی وملی معاملات میں بہت اہم کردار ادا کیا۔ تحریک خلافت و تحریک ترک موالات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ ۱۲ محرم ۱۳۴۸ھ بمطابق ۲۱ جون ۱۹۲۹ء بروز جمعۃ المبارک ۲ بجے دن آپ بعارضہ درد گردہ و بخار اپنے خالق حقیقی سے جا ملے (۱)

ردقادیانیت:

فتنہ مرزائیت انگریز کا لگایا ہوا ایسا پودا ہے جسکی آبیاری سے انگریز اور دیگر صیہوانی و سامراجی قوتیں مسلمانوں کی اجتماعی ایمانی کیفیت کو ماپنے کی کوشش کرتی ہیں۔ خانقاہ عالیہ چشتیہ سیال شریف نے اس مکروہ فتنہ کی سرکوبی اور مسلمانوں کے ایمان کی حفاظت کیلئے علمی واعتقادی سطح پر بھرپور کوششیں کیں۔ آستانہ عالیہ سیال شریف کے فیض یافتہ حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ (۲) کی ردمرزائیت کے سلسلہ میں کی جانیوالی کوششیں بھی اس باب کی درخشندہ تحریر ہیں۔

خواجہ محمد ضیاء الدین سیالویؒ کی خدمات کے بارے میں بات کرتے ہوئے آپ کے فرزند اکبر شیخ الاسلام خواجہ محمد قمر الدین سیالویؒ فرماتے ہیں۔

---

(۱) فوز المقال فی خلفائے پیر سیال جلد سوم صفحہ ۳۱۱ از محمد مرید احمد چشتی

(۲) حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ کی ردقادیانیت کے حوالے سے خدمات کیلئے ملاحظہ ہو راقم الحروف کی کتاب ''علمائے حق اور ردفتنہ مرزائیت صفحات ۳۴۵ تا ۳۷۲ مطبوعہ ۲۰۰۱ء

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

''خواجہ محمد ضیاء الدین سیالویؒ کے زمانہ میں ایک مرزائی مبلغ سیال شریف آیا اور آپؒ سے کچھ کہنے سننے کی درخواست کی۔ آپ نے فرمایا''ایک دو دن یہاں قیام کرو، سیال شریف کے لوگوں کا چال چلن دیکھو، ان کی عبادت و ریاضت دیکھو اس کے بعد بات چیت کریں گے'' چنانچہ وہ مبلغ تیسرے دن دوبارہ حاضر خدمت ہوا تو آپ نے پوچھا کیا تم نے سیال شریف دیکھا ہے۔ بولا ہاں آپ نے دوبارہ استفسار کیا کہ یہ جھوٹے لوگوں کا مسکن ہے یا سچے لوگوں کا؟ اس کے منہ سے بے ساختہ نکلا کہ یہ گاؤں تو سچے لوگوں کا مسکن ہے پھر آپؒ نے فرمایا کہ میاں تم کہاں کھو گئے ہو؟ جب یہ سچے ہیں تو تم یقیناً جھوٹے ہو۔ کیونکہ یہ لوگ بہر حال تمھارے ساتھی نہیں۔ یہ جواب سن کر مرزائی مبلغ لاجواب ہو گیا اور سیال شریف سے چلا گیا''(۱)

معیار المسیح:

مرزا قادیانی نے دعویٰ نبوت سے قبل خود کو مسیح ''اور مثل مسیح'' قرار دیا تھا۔ بعد ازاں ہوا کا رخ دیکھ کر انگریزوں کی شہہ پر کھلے عام دعویٰ نبوت کر دیا۔ مرزا قادیانی کے دعویٰ مسیحیت کے رد میں آپ نے ایک کتاب ''معیار المسیح'' تحریر فرمائی اور مضبوط دلائل سے ثابت کیا کہ مرزا قادیانی کسی طور پر مسیح نہیں ہو سکتا۔ ۶۲ صفحات پر مشتمل یہ کتاب ۱۹۱۱ء میں منظر عام پر آئی۔ رفاہِ عام سٹیم پریس لاہور میں طبع ہوئی صاحب ''مہر منیر'' علامہ فیض احمد فیض تحریر فرماتے ہیں۔

خواجہ محمد ضیاء الدین سیالویؒ صاحب مجاہد اور مصلح ہونے کے علاوہ اہل قلم بھی تھے۔ قادیانیت کے خلاف ایک رسالہ ''معیار المسیح'' آپ کی تصانیف میں قابل ذکر ہے۔(۲)

(۱) فوز المقال فی خلفائے پیر سیال جلد سوم صفحہ ۲۸۵ از محمد مرید احمد چشتی

(۲) مہر منیر از علامہ فیض احمد فیض گولڑوی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

غلام دستگیر خاں بیخود جالندھری نے اپنی کتاب ''لمعات الانوار'' الموسوم بہ برکات سیال میں آپؒ کی ہمہ گیر شخصیت پر تبصرہ کرتے ہوئے آپ کی کتاب ''معیار المسیح'' کا تذکرہ ان الفاظ میں کیا ہے۔

آپؒ کے غلام بھی شبلی و جنید ہیں مگر ظاہر بینوں کو سیدھے سادے مولوی نظر آتے ہیں۔ خود حضرت ضیاء الملت والدینؒ بھی اس کلیہ سیالیہ سے مستثنیٰ نہیں ہیں۔ آپؒ کے فتاویٰ دیکھ کر کہہ دو گے کہ مفتی ہیں، مرزائیوں کے خلاف آپ کے لکھے ہوئے رسائل پڑھکر بول اٹھو گے کہ عالم منقول و معقول ہیں، میانوالی میں پادری سے مناظرہ کرتے ہوئے دیکھ لیتے تو کہہ اٹھتے کہ فن مناظرہ میں ید طولیٰ رکھتے ہیں۔ (۱)

علامہ محمد سعید احمد نے بھی اپنی کتاب ''قادیانی فتنہ اور علمائے حق'' مطبوعہ مئی ۱۹۹۸ء کے صفحہ ۸۲ پر آپ کی کتاب ''معیار المسیح'' کا تذکرہ فرمایا ہے۔

آپ نے مرزائیت کا بھرپور تعاقب فرمایا۔ اور عشاق مصطفیٰ ﷺ کو اس فتنہ کے مفاسد سے خبردار کیا۔ اپنے مریدین متعلقین اور جملہ اہل اسلام کو سمجھایا کہ مرزائیت ایک لعنت سے کم نہیں۔ اسی سلسلہ میں آپ نے مختلف مقامات پر جلسوں کا انعقاد کر کے خطبات بھی ارشاد فرمائے۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ آپ کو کروٹ کروٹ راحت نصیب فرمائے۔ اور آپ کے صدقہ سے مجھ جیسے عاصیوں کو بھی شفاعت کا مژدہ سننا نصیب ہو جائے۔ آمین۔

(۱) فوز المقال فی خلفائے پیر سیال جلد سوم صفحہ ۶۷ از محمد مرید حسین چشتی بحوالہ ''برکات سیال''

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حاجی محمد طفیل ہنگامیؒ امرتسری

حاجی محمد طفیل ہنگامی امرتسری واقعہ جلیانوالہ باغ سے چار پانچ برس قبل پیدا ہوئے۔ آپ کے بقول سانحہ امرتسر کے بعد آپ کا ایک ملازم کاندھوں پر بٹھائے ہوئے آپ کو جائے حادثہ پر لے گیا اور آج تک جلے ہوئے مکانات کا جونقشہ آپ نے اُس وقت دیکھا تھا آپ کی نظروں میں عبرت انگیز طور پر گھوم رہا ہے۔ والدین کا سایہ عاطفت بچپن سے ہی اٹھ گیا تھا۔ چنانچہ آپ کے شفیق ماموں کریم بخش نے آپ کی پرورش فرمائی۔ ابتدائی تعلیم امرتسر ہی میں حاصل کی۔ مولنا حکیم محمد عالم آسیؒ، فیض احمد فیض اور کرامت حسین جعفری جیسی عظیم شخصیات سے شرف تلمذ رہا۔ خصوصاً علامہ محمد عالم آسی امرتسریؒ آپ کو اپنے بچوں کی طرح رکھتے تھے اور آپکی علمی اور روحانی تربیت پر انھوں نے خصوصی توجہ دی۔

ردِقادیانیت:

جب آپ مدرسہ اسلامیہ امرتسر میں زیرِ تعلیم تھے ان دنوں قادیانیت کا بڑا زور تھا۔ مدرسہ میں رشید نامی ایک مرزائی استاد تھا جو سکول میں بھی کھلے عام قادیانیت کی تبلیغ کرتا تھا۔ اسکے ساتھ ہی قادیانیوں نے مدرسہ اسلامیہ کی مسجد کے علاوہ مدرسہ کی حدود سے باہر ایک اڈا بنایا ہوا تھا۔ جسے وہ مسجد کا نام دیکر طلباء کو مجبور کرتے کہ نمازِ ظہر ادھر آ کر پڑھا کریں۔ اور مرزائی استاد بعد از نمازِ ظہر طلباء میں قادیانیت کی تبلیغ شروع کر دیتا۔ اگر کوئی طالب علم اُس اڈے میں نماز کی غرض سے نہ جاتا تو مرزائی استاد جماعت میں اسے سخت سزا دیتا۔ چنانچہ حاجی محمد طفیلؒ نے اپنے محترم و شفیق استاد علامہ محمد عالم آسیؒ کے مشورہ پر سکول میں اپنا ہم خیال ایک گروہ تشکیل دیا اور مرزائیت کے خلاف منظّم منصوبہ بندی سے کام شروع کر دیا، آپ نے ایک مرزائی طالب علم کے ذریعہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مرزا قادیانی جہنم مکانی کی تصویریں منگوائیں اور بہت سارے ہم خیال طالب علموں کو جمع کر کے وہ تصویریں ان میں تقسیم کر دیں۔ مدرسہ انتظامیہ کے فعال ممبر حاجی غلام محی الدین کے پاس حاضر ہو کر کہا کہ اب سکول کا نام مدرسہ اسلامیہ کی بجائے "مدرسہ مرزائیہ" رکھ دو کیونکہ اب مرزا قادیانی کی تصویریں بھی سکول میں کھلے عام تقسیم ہونے لگی ہیں۔ اور ساتھ ہی آپ نے سب لڑکوں کے ہاتھوں میں تصویریں دکھا دیں پھر کیا تھا پورا اسکول بمعہ انتظامیہ مرزائیوں کے خلاف یک زبان ہو گیا اور مدرسہ اسلامیہ سے مرزائیت کا جنازہ نکل گیا۔ اس کے بعد کسی مرزائی استاد یا طالب علم کو سکول میں قادیانیت کی تبلیغ کی جرأت نہ ہو سکی یہ آپ کی قادیانیت کے خلاف پہلی قابلِ ذکر کامیابی تھی۔

قیامِ پاکستان سے قبل آپ انگریزی فوج میں بطور سکینڈ لیفٹیننٹ بھرتی ہوئے تھے آج کی طرح ان دنوں بھی انگریز مرزائیوں کے ساتھ خاص الخاص مہربانہ سلوک کرتے تھے۔ لاہور کا ایک مرزائی حیدر علی اور دوسرا عبداللہ نامی تھا یہ دونوں فوج میں تنخواہ تقسیم کرنے پر مامور تھے۔ چنانچہ اپنے اختیارات و تعلقات کا فائدہ اٹھاتے ہوئے یہ دونوں بدبخت فوج میں قادیانیت کی تبلیغ کرتے رہتے تھے جب آپ کو علم ہوا تو آپ نے مخلص مسلمان فوجیوں پر مشتمل ایک گروپ بنا کر قادیانیت کے خلاف محاذ کھول دیا۔ نتیجۃً دونوں طرف سے کشمکش اور چپقلش شروع ہو گئی۔ فوج میں بغاوت ہوئی تو ارباب اختیار نے وجوہات معلوم کرنے کی غرض سے کمیٹی تشکیل دے دی جس کی رپورٹ آنے کے بعد فوج میں قادیانیت کی تبلیغ ممنوع ہو گئی۔

آپ نے 25 فروری 1993ء کو لاہور میں وفات پائی اور حضرت شیخ طاہر بندگی رحمۃ اللہ علیہ کے پہلو میں محوِ خواب ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے (۱)

---

(۱) ہفت روزہ الہام بہاولپور ص ۳ ۱۵ نومبر ۱۹۹۴ء

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت پیر ظہور شاہ بخاریؒ جلالپوری

(1954-1882)

حضرت سید ظہور شاہ بن میر محمد شاہ قادری بن میر عبدالرحمٰن شاہ قادری رحمتہ اللہ علیہم جلالپور جٹاں ضلع گجرات میں ۱۳۰۰ھ بمطابق ۱۸۸۲ء میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم حافظ محمد نورالدین جلالپوری سے حاصل کی ابتدائی فارسی کتب اور حفظِ قرآنِ عظیم انھی سے کیا۔ بعد ازاں مدرسہ یکہ توت پشاور میں صرف ونحو کی تعلیم حاصل کرتے رہے۔ اپنے والد محترم سے بیعت کی اور سلسلہ قادریہ سے روحانی فیض حاصل کیا۔ آپ کے شہر میں شیعہ حضرات کا بڑا زور تھا چنانچہ آپ نے عقائد ونظریات پر گہرا مطالعہ کیا اور ایک ہر دلعزیز مناظر وخطیب کی حیثیت سے اپنے علاقہ بھر میں مشہور ہوگئے۔ آپ نہایت خوش گفتار، خوش شکل اور خوش لباس تھے جو بھی دیکھتا متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکتا۔ آپ نے مذاہب باطلہ کے رد میں کئی کتب تحریر فرمائی ہیں اور بارہا مناظرانہ میدانوں میں فتح کے جھنڈے لہرائے۔ کئی دفعہ نقصِ امن کا بہانہ بنا کر مخالفین نے آپ کا کئی اضلاع میں داخلہ بند کروایا۔ آپ پر اثر اور سلیس زبان میں نعت گوئی بھی کرنے کے ساتھ ساتھ آپ ایک ماہر طبیب بھی تھے۔ وفات سے چند سال قبل منارہ ضلع جہلم منتقل ہوگئے ۱۳۷۴ھ/۱۹۵۴ء میں آپ نے وفات پائی اور آپ کا مزار منارہ ضلع جہلم میں ہے جبکہ آپ کے فرزند حافظ سید فخرالزمان سجادہ نشین ہیں۔ ظہور ہدایت، نور ہدایت، ظہور حقیقت، قہر یزدانی بر جان دجال قادیانی، اور مرغوب الواعظین آپ کی مشہور کتب ہیں۔ (۱)

ردقادنیت:

آپ کی زندگی کا مشن ہی باطل وگمراہ نظریات کی تردید کرنا تھا۔ مرزائیت کے

(۱) تذکرہ علمائے اہلسنت لاہور ص ۳۴۳ از پیرزادہ اقبال احمد فاروقی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رد میں آپ نے بیشمار مناظرے ومباحثے کئے۔ اوران گنت خطابات فرمائے۔ لوگ دور دور سے آپ کے خطابات سننے کے لیے آتے تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ آپ نے تصنیف وتالیف کا کام بھی جاری رکھا۔ آپ کی شہرہ آفاق تالیف ''قہر یزدانی بردجال قادیانی'' اس سلسلہ کی بڑی اہم کاوش ہے۔ ۴۰ صفحات پر مشتمل اس کتاب میں آپ نے علمائے اہلسنت کے فتاویٰ جات جمع کر کے مسلمان اور مرزائی کے عدمِ جوازِ نکاح اور مرزائی کی نمازِ جنازہ نہ پڑھنے کے ثبوت مہیا کیے ہیں۔ مولانا اللہ وسایا نے اپنی کتاب ردقادنیت کے خلاف قلمی جہاد کے صفحہ ۲۹۱ پر آپ کی اس کتاب کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے۔

یہ کتاب تین رسائل کا مجموعہ ہے۔

۱) فتاویٰ عظیمیہ من علماء الحنفیہ۔

۲) عدم جواز نکاح مرزائیہ بامسلمہ سنیہ۔

۳) عدم جواز صلوٰۃ جنازہ قادیانیہ۔

پنجاب کے علاقہ گجرات جلال پور جٹاں کے معروف واعظ اسلام پیر ظہور احمد شاہ نے شائع کی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

علامہ حکیم محمد عالم آسی امرتسری رحمۃ اللہ علیہ

(۱۸۸۱ء.....۱۹۴۴ء)

حکیم، شاعر، ادیب، طبیب علامہ محمد عالم آسی رحمۃ اللہ علیہ ۱۲ رمضان المبارک ۱۲۶۸ھ بمطابق ۱۸۸۱ء موضع راگھوسیداں حافظ آباد (اب ضلع بن چکا ہے) ضلع گوجرانوالہ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم کے بعد سولہ برس کی عمر میں لاہور تشریف لے آئے اور دار العلوم انجمن نعمانیہ میں داخلہ لے لیا اور یہاں مولانا غلام محمود و مولانا محمد حسن فیضی(۱) رحمۃ اللہ علیہ سے تحصیل علم کی، پھر بیگم شاہی مسجد کے خطیب مولانا غلام قادر بھیروی اور بادشاہی مسجد کے خطیب مولانا غلام محمد بگوی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی اکتساب علم کیا۔ علاوہ ازیں مفتی محمد عبداللہ ٹونکی سے بھی فیض علم حاصل کیا، پنجاب یونیورسٹی کے امتحانات منشی فاضل اور ادیب فاضل میں اول آئے۔ حکیم حاذق اور زبدۃ الحکماء کی سندیں بھی لیں۔ کچھ عرصہ وکالت کی، مدرسہ نعمانیہ اور مدرسہ حمیدیہ میں ہیڈ ماسٹر بھی رہے، ایک سال تک اورینٹل کالج میں پڑھانے کے بعد امرتسر چلے گئے اور ایسے گئے کہ امرتسری کہلانے لگے، مدرسہ نصرت الحق میں تدریس جاری کی اسی زمانہ میں ایم اے او کالج بن گیا تو آپ عربی کے استاد مقرر ہوگئے، تدریس کے شعبہ کے علاوہ آپ نے بلند پایہ کتب بھی تحریر فرمائی ہیں۔ جن میں سب سے زیادہ مشہور الکاویہ علی الغاویہ، المیلاد فی القرآن اور براہین حنفیہ ہیں آپ اخبار الفقیہ امرتسر کے خصوصی معاون اور بہترین خطاط بھی تھے مورخہ ۱۸ اگست ۱۹۴۴ کو امرتسر میں وفات پائی اور وہیں مدفون ہوئے، آپ نے علمی کتب کے علاوہ بے شمار

(۱) مولانا محمد حسین فیضی کی خدمات کیلئے راقم الحروف کی کتاب "علمائے حق اور ردِ فتنہ مرزائیت" صفحات ۳۰۵ تا ۳۲۰ پر ملاحظہ ہوں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عظیم اور نابغہ عرصہ شاگرد یادگار چھوڑے ہیں جن میں صاحبزادہ محمد عمر بریلوی، ڈاکٹر شیخ عنایت اللہ، حکیم فیروز الدین طغرائی، علامہ عرشی امرتسری، حکیم محبوب عالم، آغا خلش کاشمیری حکیم غلام قادر اور حکیم محمد موسیٰ امرتسری (حکیم اہل سنت) بہت زیادہ مشہور ہوئے ہیں۔(۱)

ردقادیانیت

تمام باطل وگمراہ فرقوں کا رد حضرت علامہ آسی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی حیات مستعار کا شعار بنایا ہوا تھا لیکن ردقادیانیت کے سلسلہ میں تو آپ کی خدمات آب زر سے لکھے جانے کے قابل ہیں۔ آپ کے شاگرد رشید حکیم مولانا محمد موسیٰ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے قریبی عزیز جناب ضمیر احمد وسیر سے ملاقاتوں اور ان کی راہنمائی میں مختلف ذرائع سے جو معلومات ردقادیانیت کے سلسلہ میں مجھ ناچیز کے علم میں آئی ہیں، ان کی تفصیل اس طرح سے ہے۔

کتب ورسائل

۱۔ الکاویہ علی الغاویہ (جلد اول) مطبوعہ۔

۲۔ تعلیقات علی الکاویہ (جلد اول) غیر مطبوعہ۔

۳۔ الکاویہ علی الغاویہ (جلد دوم) مطبوعہ۔

۴۔ تعلیقات علی الکاویہ (جلد دوم) غیر مطبوعہ العنوان بہ الجذوۃ النار علی قلوب الفجرۃ الکفار۔

۵۔ الکاویہ علی الغاویہ عربی غیر مطبوعہ، زیر تحقیق راشد خاں بغرض مقالہ ڈاکٹریٹ

۶۔ استنکاف المسلمین عن مخالطۃ المرزائیین مطبوعہ۔

۷۔ الجثجاث علی السلام فی الذب عن حریم الاسلام (غیر مطبوعہ، عربی) زیر تخریج انیس احمد شاد۔

---

(۱) انسائیکلوپیڈیا پاکستانیکا صفحہ ۸۴۵ مرتبہ سید قاسم محمود

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ب: مضامین

۱۔البذی لیس بالنبی مطبوعہ ماہنامہ شمس الاسلام بھیرہ قسط اول جنوری ۱۹۳۳ تا قسط نہم جون ۱۹۳۴ء

۲۔خیالات آسی (منظوم) واقعات صلیبی پر ایک نظر الفقیہ امرتسر قسط اول مارچ ۱۹۴۲ تا ۱۷ اپریل ۱۹۴۲ء

۳۔نائرۃ الحسبان علٰی مصباح القادیان مطبوعہ الفقیہ امرتسر ۷ جنوری ۱۹۳۲ تا فروری ۱۹۳۳ء

۴۔تنقیدات نادر شاہیہ بر تبلیغات مذاہب مرزائیہ مطبوعہ الفقیہ امرتسر ۲۸ فروری ۱۹۳۴ تا ۱۴ مارچ ۱۹۳۴ء

۵۔مرزائی تعلیم کے پانچ مباحث اور اہل حق کا ایک پرلطف تعاقب مطبوعہ الفقیہ امرتسر ۲۸ جولائی ۱۹۳۷ تا ۱۷ اگست ۱۹۳۷ء

۶۔اظہار حقیقت مرزائیت بجواب حقیقت احمدیہ مطبوعہ الفقیہ امرتسر ۲۱ اگست تا ۱۴ ستمبر ۱۹۳۳ء

۷۔مرزائیت اور اہل اسلام میں فرق، مطبوعہ الفقیہ امرتسر ۷ جون تا ۷ دسمبر ۱۹۳۹ (یہ مضمون اس عرصہ میں تین بار مسلسل چھپا)

۸۔ضمیمہ کاویہ مطبوعہ الفقیہ امرتسر ۶ مئی تا ۲۸ جون ۱۹۳۱

۹۔مسیح قادیانی کی الوہیت پر ایک چلتی ہوئی نظر مطبوعہ الفقیہ امرتسر ۱۴/۷ مارچ تا ۲۸/۲۱ مارچ ۱۹۴۴ء

۱۰۔ایک مسلمان اور مرزائی کی باہمی گفتگو مطبوعہ الفقیہ امرتسر ۲۱ اپریل ۱۹۳۶ء

۱۱۔قادیانی نبوت پر ایک غلط قرآنی استدلال اور اس پر نصرت افروز تبصرہ مطبوعہ الفقیہ امرتسر ۱۷ اکتوبر ۱۹۳۲ء

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۱۲۔ توفی سے قبض روح یا موت مراد نہیں مطبوعہ الفقیہ امرتسر ۷ جنوری ۱۹۲۹ء

۱۳۔ لفظ توفی پر ایک پراسرار تبصرہ مطبوعہ الفقیہ امرتسر ۲۸ جنوری ۱۹۲۹ء

۱۴۔ مسیح الارض قادیانی اور موسیٰ علیہ السلام کی زندگانی جاودانی مطبوعہ الفقیہ ۲۸ جنوری ۱۹۳۴ء

۱۵۔ کیا پہلو شگاف برچھی کے زخم سے کوئی نیم مردہ زندہ رہ سکتا ہے۔ مطبوعہ الفقیہ امرتسر ۲۸ جنوری ۱۹۳۴ء

۱۶۔ عہد قادیانیت میں مدعیان نبوت مطبوعہ الفقیہ ۱۴ فروری ۱۹۴۱ء

۱۷۔ بسرش یادگاری ہیئم مطبوعہ الفقیہ ۱۷ اپریل ۱۹۳۵ء

۱۸۔ امر شریعت اور مرزائی بیعت مطبوعہ ۷ اپریل ۱۹۳۵ء

۱۹۔ مرزائی لٹریچر کا ایک اور غلط مسئلہ مطبوعہ الفقیہ امرتسر ۷ اپریل تا ۲۱ اپریل ۱۹۳۷ء

۲۰۔ کیا مرزائی اہل سنت کی مسجد میں قادیانیت کی نشر و اشاعت کر سکتے ہیں۔ مطبوعہ الفقیہ امرتسر ۲۱ تا ۱۴ دسمبر ۱۹۳۵ء

۲۱۔ گول میز کانفرنس اور قادیانی خلیفہ کا گورنمنٹ کو ضروری انتباہ مطبوعہ الفقیہ امرتسر ۲۱ اپریل ۱۹۳۰ء

۲۲۔ مرزائی امت کی موجودہ سیاسی سرگرمیوں کا مقصد کیا ہے؟ مطبوعہ الفقیہ امرتسر ۱۷ اگست ۱۹۳۰ء

۲۳۔ تحریفات قادیانیہ اور مسئلہ ذریۃ البغایا مطبوعہ الفقیہ، ۲۸ جنوری ۱۹۳۲

۲۴۔ نبوت قادیانی پر ایک سرسری نظر مطبوعہ الفقیہ ۲۱ جنوری ۱۹۳۲ء

۲۵۔ مرزائیوں نے اپنے نبی کے الہام کو مسترد کر دیا، مطبوعہ الفقیہ ۷ مارچ ۱۹۳۳ء

۲۶۔ گورونانک اور قادیانی جنتیا مطبوعہ الفقیہ ۲۸ مارچ تا ۱۴ اپریل ۱۹۳۳ء

۲۷۔ قادیانیوں میں ایک اور نبی مطبوعہ الفقیہ ۲۱ اپریل ۱۹۳۳ء

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۲۸۔ تبلیغ اسلام کے رنگ میں تبلیغ مرزائیت مطبوعہ الفقیہ ۱۴۔۷ جولائی تا ۱۴ اگست ۱۹۳۳ء

۲۹۔ عقائد مرزا قادیانی (جو اس کی کتابوں سے اخذ کئے گئے ہیں) مطبوعہ الفقیہ ۲۸ فروری ۱۹۲۸ء

۳۰۔ مختصر جواب تبلیغ قادیانی مطبوعہ الفقیہ ۱۲۸ کتوبر ۱۹۳۲ء

۳۱۔ ابطال مرزا مطبوعہ الفقیہ ۲۸ جنوری ۱۹۳۹ء

۳۲۔ قادیانی اور امرتسری تقدس مطبوعہ الفقیہ ۷ مارچ ۱۹۴۱ء

۳۳۔ مہدی اور مسیح دو یا ایک (ماخوذ از الکاویہ جلد اول)

(مرزائیوں اور بہائیوں کے مابین ایک مناظرہ) مطبوعہ ماہنامہ محدث لاہور اکتوبر ۱۹۷۱ء

۳۴۔ سوالات بر قادیانیت بجواب ریویو آف ریلیجنز قادیان مطبوعہ اخبار اتحاد اسلام چوک بجلی امرتسری (۱۹۲۵)ء

۳۵۔ عصمت انبیاء وابتلاء مطبوعہ ماہنامہ الفیض امرتسر ۱۹۲۲ء

۳۶۔ آخری نبی مطبوعہ ماہنامہ الفیض امرتسر جمادی الثانی ۱۳۴۴ھ

۳۷۔ حیات مسیح مطبوعہ ماہنامہ الفیض امرتسر رمضان المبارک ۱۳۴۳ھ تا ذی الحجہ ۱۳۴۴ھ

الجحجات علی الاسلام فی الذب عن حریم الاسلام:

۱۹۱۷ء کی بات ہے امرت سر میں مولانا ثناء اللہ امرتسری اور غلام رسول راجیکی والا (مشہور مرزائی مناظر) کے مابین مناظرہ ہوا۔ مرزائی مناظر دلائل سے اپنے گمراہ مذہب کی حقانیت ثابت کرنے سے معذور ہو گیا تو اپنے نام نہاد جھوٹے نبی کی عادت کے مطابق عربی تحریر میں ایک چار صفحاتی اشتہار شائع کر دیا جس میں چند سوالات بھی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دریافت کئے گئے تھے اور ساتھ ہی چیلنج تھا کہ اس اشتہار کا عربی میں جواب کوئی نہیں دے سکتا۔ قادیانیوں نے وہ عربی اشتہار امرتسر میں خوب تقسیم کیا اور ساتھ ہی ساتھ یہ ڈھنڈورا بھی پیٹتے رہے کہ کوئی مسلمان اس کا جواب نہ دے سکا ہے نہ دے سکے گا جو کہ ہمارے سچے ہونے کی واضح دلیل ہے۔ جب علامہ آسی رحمۃ اللہ علیہ صاحب کو اس اشتہاری مہم کا علم ہوا تو آپ نے فوراً کاغذ قلم اٹھایا اور فل اسکیپ کے چار صفحات پر مذکورہ قادیانی اشتہار کا جواب عربی میں تحریر فرما دیا، بقول حکیم محمد موسیٰ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ اس وقت مولوی نور احمد صاحب مسلمانوں کی طرف سے جماعت علماء کے سربراہ تھے انہوں نے مفتی مہر الدین صاحب کو مذکورہ قادیانی کا اشتہار دے کر علامہ آسی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بھیجا کہ اس کا جواب ہر صورت فوراً تحریر فرما کر دیں ورنہ اہل اسلام کو بڑی ندامت کا سامنا ہوگا جب مفتی مہر الدین صاحب نے علامہ آسی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنا مدعٰی سنایا تو آپ نے پہلے سے ہی لکھا ہوا جواب اس کے حوالے کر دیا اس کا نام آپ نے ''البجبات علی الاسلام فی الذب عن حریم الاسلام'' تحریر فرمایا۔ مفتی مہر الدین نے آپ کی طرف سے لکھا ہوا چار صفحاتی مذکورہ رسالہ مولوی نور احمد صاحب کو پہنچایا تو انہوں نے پڑھ کر بہت تعریف کی لیکن مفتی صاحب کو واپس اشتہار سمیت بھیج دیا کہ قادیانی اشتہار کے شروع میں چار شعر عربی میں تحریر شدہ ہیں اس تحریر کے آغاز پر اشعار نہ ہیں اس طرح اس کے ناقص رہ جانے کا احتمال ہے چنانچہ مفتی صاحب واپس آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آئے اور مولوی نور احمد صاحب کا پیغام دیا، آپ نے قلم برداشتہ فی البدیہہ چار اشعار بھی تحریر فرما دیئے۔ چنانچہ مولوی نور احمد صاحب نے اعلان کر کے مسجد شیخ بڈھا امرت سر میں علماء و عوام کا اجتماع کر لیا اور البجبات علی الاسلام پڑھ کر سنایا۔ علمائے امرتسر نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی علمیت پر مہر تصدیق ثبت کر دی، قادیانی آج تک آپ کے اس جواب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کا جواب الجواب نہیں دے سکے محترم جناب انیس احمد شاد (علامہ آسی پر ایم اے کا مقالہ لکھنے والے) آج کل اس پر تخریج کر رہے ہیں۔ (حکیم محمد موسیٰ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ نے بوقت ملاقات یہ سب تفصیلات راقم کو بتائی تھیں)

الکاویہ علی الغاویہ:

حضرت علامہ آسی رحمۃ اللہ علیہ کی شہرتِ دوام کا سبب بننے والی کتب میں الکاویہ علی الغاویہ سرِ فہرست ہے۔ یہ کتاب دو جلدوں میں طبع ہوئی تھی اور ردِ مرزائیت میں ایک عظیم انسائیکلو پیڈیا کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس کی پہلی جلد ۴۱۶ صفحات پر مشتمل ہے جو مارچ ۱۹۳۱ء امرتسر میں طبع ہوئی جب کہ ۶۵۰ صفحات پر مشتمل دوسری جلد ستمبر ۱۹۳۴ میں منظرِ عام پر آئی۔ بعد ازاں دوسری جلد پر آپ نے کئی مفید اضافے کئے جن کا نام آپ نے الجذوۃ النار علی قلوب الفجرۃ الکفار" تجویز فرمایا لیکن یہ اضافے طبع نہیں ہو سکے۔ "الکاویہ علی الغاویہ عربی میں بھی تحریر فرمائی۔ اس کی فوٹو کاپی حکیم محمد موسیٰ امرتسری کے مخزونہ کتب خانہ پنجاب یونیورسٹی میں موجود ہے۔ اس کتاب کے سرورق پر حکیم محمد موسیٰ امرتسری صاحب نے یہ تاریخی نوٹ تحریر فرمایا۔

"علامۃ الدہر حضرت قبلہ محمد عالم آسی کی یہ تصنیف عربی زبان میں لکھی جانے والی اولین مبسوط و مدلل کتب (رد قادیانیت) میں شمار ہوتی ہے، مگر اس لئے طبع نہ کروائی گئی کہ فاضل علام مصنف کے معاصرین نے یہ مشورہ دیا کہ عربی کی بجائے اردو میں چھپوائیں تاکہ عوام الناس بھی اس سے مستفید ہو سکیں۔ چنانچہ حضرت علامہ آسی نے اپنی کتاب کو اردو جامہ پہنا کر ۱۹۳۱ء میں امرتسر سے چھپوایا اس نادر تصنیف کا خطی نسخہ میاں ضمیر احمد وسیر ایم اے ساکن راگھو سیداں ضلع حافظ آباد کے پاس محفوظ ہے پیش نظر نسخہ غالباً حضرت آسی کے شاگرد خاص ڈاکٹر پیر محمد حسن صاحب کا لکھا ہوا ہے محققین کی آگاہی کے لئے یہ تحریر کر دینا بھی ضروری ہے کہ یہ کتاب بخط مصنف بھی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عزیزی ضمیر احمد وسیر صاحب کے ہاں موجود ہے۔(۱)

بقول جناب انیس احمد شاد مولانا آسی صاحب کی غیر مطبوعہ عربی الکاویہ علی الغاویہ فل اسکیپ کے ۸۰ صفحات پر مشتمل ہے اور اس پر پنجاب یونیورسٹی اورنیٹل کالج سے پی ایچ ڈی کا کام منظور ہو چکا ہے اور ایک طالب علم راشد خان لاہور چلڈرن اسکول نمبر ۳ عمر پارک شاد باغ لاہور اس پر کام کر رہے ہیں۔(۲)

انسائیکلو پیڈیا پاکستانیکا میں آپ کی اس گرانقدر علمی تصنیف پر ان الفاظ میں تبصرہ کیا گیا ہے۔"الکاویہ علی الغاویہ" میں چودھویں صدی کے ان مدعیان نبوت کے حالات ہیں جنہوں نے امام زماں، مسیح وقت محمد ثانی، کرشن اور مظہر الٰہی بن کر قرآنی تعلیمات بدلتے ہوئے الگ الگ اپنا دستور العمل مسلمانوں کے سامنے پیش کر کے اپنی تعلیم کو واحد راہِ نجات قرار دیا۔ اس کے علاوہ ان قرامطہ و ملاحدہ کا ذکر بھی ہے جنہوں نے ساتویں صدی ہجری میں نبوت کا دعویٰ کیا، جن میں حسن بن صباح اور دورزی مشہور ہیں اس کتاب میں گوجرانوالہ کے ایک مدعی نبوت سید محبوب عالم شاہ کا بھی ذکر کیا ہے جس کی الہامی کتاب کا نام "حقیقی" ہے جس میں اس نے دعویٰ کیا ہے کہ پنجاب میں پنجابی نبی بھی آسکتا ہے۔(۳)

الکاویہ علی الغاویہ عربی کتابی شکل میں اگرچہ غیر مطبوعہ رہی ہے لیکن ماہنامہ الفیض امرتسر میں یہ قسط وار شائع ہوتی رہی ہے حکیم اہل سنت حکیم محمد موسیٰ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ نے راقم الحروف کو الفیض امرتسر ربیع الاول ۱۳۴۴ھ کی ایک نمونہ کی کاپی ارسال فرمائی تھی جس کے صفحہ ۳۴ پر جلی عنوان سے "الکاویہ علی الغاویہ" لکھ کر نیچے عربی عبارت شروع ہو رہی ہے بقول حکیم صاحب ساری کتاب چھ یا سات اقساط میں شائع ہوئی تھی۔

---

(۱)　فہرست کتب حکیم محمد موسیٰ امرتسری جلد دوم صفحہ ۱۷ مرتبہ جمیل احمد رضوی

(۲)　راقم الحروف کے نام انیس احمد شاد کا خط محررہ ۸ جون ۱۹۹۷

(۳)　انسائیکلو پیڈیا پاکستان کا مرتبہ سید قاسم محمود صفحہ ۸۴۴

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مولنا ثناءاللہ امرتسری نے الکاویہ علی الغاویہ پران الفاظ میں تقریظ تحریر فرمائی۔

''کتاب الکاویہ علی الغاویہ، (چودھویں صدی کے مدعیان نبوت) مصنفہ جامع المعقول والمنقول جناب مولنا محمد عالم آسی میں نے دیکھی ہے۔اپنے مضمون میں جامع ہے اسلامی دنیا میں بہاء اللہ ایرانی اور مرزا قادیانی نے جو تہلکہ مچا رکھا ہے آج اس کی نظیر نہیں ملتی۔ان حالات اور مقالات کی جامع کتاب چاہیے تھی۔مصنف علاّم نے اس ضرورت کو پورا کردیا ہے(۱)

مولانا اللہ وسایا مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت الکاویہ علی الغاویہ پر تبصرہ تحریر کرتے ہوئے رقمطراز ہیں۔

''اس کتاب میں تعلیمات مرزائیہ کو زیر بحث لاکر انتہائی مضبوط دلائل سے ان کا رد کیا گیا ہے۔تاکہ جانبین کی جانب سے جو غلط فہمیاں پڑی ہوئی تھیں وہ دور ہوں اور زیر بحث مسائل کا مختصر اور باہم تنافر وتخالف کا خاتمہ ہوکر کسی نتیجہ پر پہنچنے کی راہ پیدا ہو۔مرزائی تعلیم کا ایسا خاکہ پیش کیا گیا ہے جس کے دیکھنے سے معلوم ہو کہ مرزائی تعلیم کس طرح تحریف کا شاہکار ہے''۔(۲)

الغرض اس تصنیف میں بڑی آزادی کے ساتھ مرزائی مذہب کے تمام میسر شدہ لٹریچر، اشہارات و پوسٹر وغیرہ کا خلاصہ معہ تنقیدات اہل اسلام درج کردیا گیا ہے اور ہمیشہ سے علمائے امت واہل قلم حضرات اسے پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھتے رہے ہیں۔

استنکاف المسلمین

یہ 34 صفحات پر مشتمل اردو رسالہ ہے جو ردّ قادینت میں اپنی مثال آپ ہے۔امرتسر سے ہی 1938 عیسوی میں انجمن حفظ المسلمین نے شائع کیا تھا۔مرزائیوں سے ترکِ موالات اس رسالہ کا اردو نام ہے اس میں بہت سے علمائے کرام

(۱) الکاویہ علی الغاویہ اردو مطبوعہ امرتسر صفحہ ۶۵۰

(۲) قادیانیت کے خلاف قلمی جہاد کی سرگذشت صفحہ ۱۰۷ از مولانا اللہ وسایا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے فتاویٰ جات شامل کر کے ثابت کیا گیا ہے کہ مرزائیوں سے شادی غمی اور میل جول منع ہے، مرزائیوں کے عقائد خلاف اسلام ہیں اور مرزائی اور بہائی ایک ہی درخت کی دو شاخیں ہیں اور مرزائیوں کے کفر میں شک کرنے والا بھی مسلمان نہیں رہتا۔ اس لیے اس کی امامت جائز نہیں اور اگر ایسا شخص مر جائے تو اسکے جنازہ میں جانا ٹھیک نہیں۔

صلی اللہ علیہ وسلم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سیّد عبدالحفیظ شاہؒ (گجو)

﴿2003-1913﴾

فقیر باصفا درویش منش جناب صوفی سیّد عبدالحفیظ شاہ بن سیّد عبدالعزیز شاہ ۲۷ رجب المرجب ۱۳۳۱ھ بمطابق جولائی ۱۹۱۳ء بروز جمعرات بوقت صبح صادق بانس بریلی (یوپی انڈیا) میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد ماجد بھی ایک عالم دین اور درویش صفت خدارسیدہ بزرگ تھے۔ آپکی والدہ محترمہ شاہ احمد رضا خاں بریلویؒ کے خاندان سے تھیں۔ آپ نے میٹرک تک باقاعدہ تعلیم حاصل کی۔ بعدازاں روحانی سفر میں برصغیر کے نامور بزرگوں کے مزارات اور خانقاہوں پر حاضری دینے کو اپنا شعار بنالیا۔ خواجہ معین الدین چشتی سے آپ کو والہانہ لگاؤ تھا۔ اسی وجہ سے اکثر آپ کے دربار شریف پر حاضری دیتے رہے۔ آپ نے دوشادیاں کیں اور صاحب اولاد ہوئے۔ قیام پاکستان کے بعد پاکستان منتقل ہو کر گوٹھ گجو ضلع ٹھٹھہ (سندھ) میں مستقل سکونت اختیار فرمائی۔ اور بیت المکرّم کے نام سے ایک ٹرسٹ بھی قائم کیا۔ اپنے مریدین کو ذکر کی نعمت سے مالا مال کرنے کے لیے ''الحفیظ ذاکرین تنظیم'' قائم کی۔ نوجوانوں کی علمی پیاس بجھانے کی غرض سے کوٹری ضلع حیدر آباد میں ایک لائبریری قائم فرمائی۔ آپ نے بہت سی دینی کتب تحریر فرمائی ہیں آپ کا انداز تحریر اچھوتا اور قابل فہم ہونے کے ساتھ ساتھ نہایت سلیس ہے۔ آپ کے مریدین کی وسیع تعداد ملک بھر میں پھیلی ہوئی ہے۔ کئی بار زیارتِ حرمین شریفین کی سعادت نصیب ہوئی۔ آپ منکسر المزاج' سادہ لوح' ہمدرد' محبت کرنے والے اور ہر ایک کے کام آنے والے مخلص مسلمان تھے۔ آپ کا لہجہ نہایت نرم اور خوشگوار تھا۔ کبھی جارحانہ گفتگو کرتے نہ دیکھا گیا۔ آخری ایام میں آپ علیل رہنے لگے تھے اور اکثر یہی یہ الفاظ آپکی زبان پر جاری رہتے تھے کہ ''میں نے سب کو معاف کیا اور مجھے بھی آپ معاف

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کردیں'' ۲ جمادی الاول ۱۴۲۴ھ بمطابق ۳ جولائی ۲۰۰۳ء کو بروز جمعرات دو بجے دوپہر آپ کا وصال کوٹری ضلع حیدرآباد میں نوے سال کی عمر میں ہوا۔ اور محلہ ڈنل شاہ کوٹری میں آپ کو دفن کر کے مزار تعمیر کر دیا گیا جہاں ہر سال آپ کا عرس منایا جاتا ہے۔

ردقادیانیت:

چوتھے قادیانی سربراہ مرزا طاہر قادیانی نے قادیانیت کی ڈوبتی کشتی کو سہارا دینے کی غرض سے ۱۰ جون ۱۹۸۸ء کو نام نہاد مباہلہ کا چیلنج شائع کیا۔ جب یہ مطبوعہ دجل وفریب کا مرقع مباہلہ آپکی نظر سے گزرا تو آپکی غیرت ایمانی بھڑک اٹھی چنانچہ سندھ کے دیہی علاقہ میں ہونے کے باوجود اسی وقت دنیا بھر کے قادیانیوں کو مباہلہ کا کھلا جوابی چیلنج دے دیا۔ قادیانیوں نے روایتی مکارانہ چال چلتے ہوئے راہ فرار اختیار کی تو آپ نے اس مکروہ فتنہ کو ہمیشہ ہمیشہ دفن کرنے کے لیے جہاد شروع کر دیا۔

ٹوان ون Two in One:

نام نہاد مباہلہ کے جواب میں آپ نے قادیانیوں کی عالمی آماجگاہ ہیڈ آفس لندن میں خطوط لکھنے کا سلسلہ شروع کیا۔ جس کا مخاطب قادیانی سربراہ مرزا طاہر مردود تھا۔ مرزا طاہر کی طرف سے چند خطوط کے جواب موصول ہوئے۔ بعدازاں مرزا طاہر نے ایسی چپ سادھی گویا سانپ سونگھ گیا ہو۔ چنانچہ آپ نے مرزا طاہر کے ساتھ ہونے والی مراسلت کو من وعن کتابی صورت میں شائع کروایا اور اس کا نام ''ٹو ان ون'' رکھا۔ اس کتاب کے انگریزی وعربی ایڈیشن بھی شائع ہو چکے ہیں آپ نے اس کتاب میں خطوط کے عکس شائع کر کے قادیانیت کے تابوت میں آخری کیل ٹھونک دی ہے۔ مولٰنا اللہ وسایا نے اس کتاب پر ان الفاظ میں تبصرہ تحریر کیا ہے۔ ''مرزا قادیانی نے اپنے آپ کو مریم اور ابن مریم قرار دینے کے لیے ایسی مضحکہ خیز کہانی تیار کی جسے سننا اور بیان کرنا کسی شریف انسان کے لیے ممکن نہیں۔ مرزا طاہر کے مباہلہ کے چیلنج کے ضمن

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں مصنف کی اس سے خط و کتابت ہوئی ان تمام امور کو نہایت عمدہ طباعت کے ساتھ اس کتابچہ میں پیش کیا گیا ہے کاغذ و طباعت عمدہ، کتاب و مضمون مناسب ہے''(۱)

۸۵ صفحات پر مشتمل فروری ۱۹۹۰ء میں شائع ہونے والی اس کتاب پر تبصرہ کرتے ہوئے سید محمد زین العابدین شاہ راشدی تحریر فرماتے ہیں'' قادیانی غلط عقائد و نظریات پر آپ نے ان کے امام مرزا طاہر کا چیلنج مباہلہ قبول کرتے ہوئے خط و کتابت کی۔ اس تحریری مناظرہ یعنی دونوں طرف کے خطوط کی عکسی نقول اس کتاب میں دی گی ہے۔ تلاش حق کے سلسلہ میں مخلصین اس کا ضرور مطالعہ فرمائیں۔''(۲)

امامِ بے لگام کے منہ میں لگام:

قادیانیوں سے خط و کتابت کا سلسلہ قادیانیوں کی طرف سے لاجواب ہوجانے کی وجہ سے بند ہوگیا تو آپ نے بذریعہ ٹیلی فون قادیانیوں کو للکارا اور حقانیت اسلام پر بذریعہ فون دلائل دینے شروع کردیے اس ساری کاروائی کو''امام بے لگام کے منہ میں لگام'' کے عنوان سے فروری ۱۹۹۵ء میں شائع کرکے قادیانیوں کا ناطقہ بند کردیا۔(۳)

مباہلہ کا کھلا جوابی چیلنج:

۱۰ جون ۱۹۸۸ء کو قادیانی بھگوڑے سربراہ مرزا طاہر نے مباہلہ کا چیلنج شائع کیا۔ تو اس کے جواب میں''تمام عالم اسلام کے مسلمانوں کی طرف سے دنیا بھر کے کفار و مرتدین خبیثوں اور خبیثات قادیانیوں کے مباہلہ کا کھلا جوابی چیلنج'' کے عنوان سے جولائی ۱۹۸۸ء میں آپ نے ۸ صفحاتی یہ پمفلٹ شائع کرکے قادیانیوں کے

(۱) قادیانیت کے خلاف قلمی جہاد کی سرگزشت ص ۲۴۶ از مولٰنا اللہ وسایا

(۲) انوار علمائے اہلسنت سندھ ص ۵۴۳ از سید محمد زین العابدین راشدی

(۳) انوار علمائے اہلسنت سندھ ص ۵۴۳ از سید محمد زین العابدین راشدی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مباہلہ کے نام نہاد ڈھونگ کا پردہ چاک کر دیا۔(۱)

علاوہ ازیں آپ ہر دو ماہ بعد ''الفتویٰ انٹرنیشنل'' کے نام سے ایک مجلہ شائع فرماتے تھے جس میں قادیانیت کے تارو پود بکھیرے جاتے تھے۔آپ بڑے اہتمام سے تمام مطبوعہ لٹریچر قادیانیوں کے ہیڈ کوارٹرز میں بھیجتے اور عوام الناس اور دیگر اسلامی اداروں کو بھی مفت ارسال فرماتے۔

آپ نے قادیانیت کی جدید خطوط پر سرکوبی کے لیے ہر میدان میں عمدہ کام کیا۔یہاں تک کہ آپ نے انٹرنیٹ پر قادیانی مغالطوں کا جواب دینے کی غرض سے ویب سائٹ جاری فرمائی جس سے خائف ہو کر اگست ۱۹۹۹ء میں مرزا طاہر نے قادیانی ویب سائٹ بند کروا دی۔(۲)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ آپ کو کروٹ کروٹ راحت و سکون کی نعمت سے مالا مال فرمائے۔آمین

جل جلالہ

(۱) قادیانیت کے خلاف قلمی جہاد کی سرگزشت ص ۳۱۰ از مولانا اللہ وسایا

(۲) انوار علمائے اہلسنت سندھ ص ۵۴۳ از سید محمد زین العابدین راشدی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

علامہ عبدالحکیم خان اخترؒ شاہجہان پوری

﴿1993-1935﴾

لوگ جسے مخدوم اہل سنت بھی کہتے ہیں اور رئیس التحریر بھی، مگر خدائی فوج کا وہ ابابیل اپنے آپ کو عمر بھر فخریہ گدائے درِ اولیاء کہتا اور لکھتا رہا۔ اس ہستی کا نام نامی اسم گرامی عبدالحکیم خان اور تخلص اختر تھا آپ ۷ جنوری ۱۹۳۵ء کو ضلع شاہجہان پور میں پیدا ہوئے، آپ کا تعلق ایک زمیندار گھرانے سے تھا چوہدری عاشق علی خان کے منجھلے صاحبزادے تھے۔ آپ مولداً ''شاہجہان پوری'' نسلاً راجپوت، مسلکاً سنی حنفی اور مشرباً مجددی ہونے کے ساتھ ساتھ قادری رضوی بھی تھے۔ آپ نے میٹرک کا امتحان ۱۹۵۳ء میں اٹھارہ سال کی عمر میں پاس کیا میٹرک کے بعد ۱۹۵۳ء میں ہی سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کی برگزیدہ علمی وروحانی شخصیت شاہی امام وخطیب جامع مسجد فتحپوری مفتی اعظم حضرت شاہ محمد مظہر اللہ دہلوی علیہ الرحمۃ جب ۱۹۶۰ء میں پاکستان تشریف لائے تو موصوف کو شرف بیعت سے مشرف فرمایا۔

اپریل ۱۹۲۸ء میں علامہ صاحب نے مفتی غلام معین الدین نعیمیؒ کی معرفت مرکزی مجلس رضا لاہور میں بطور جنرل سیکرٹری شمولیت اختیار کی۔ آپ کو سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ میں مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مظہری صاحب سے ۲۹ جمادی الاول ۱۴۰۸ھ/ ۲ جنوری ۱۹۸۸ء میں سند اجازت وخلافت عطا ہوئی۔ مفتی تقدس علی خاں علیہ الرحمہ سمیت پاک وہند کی کئی علمی شخصیات نے علامہ صاحب کو صحاح ستہ اور کتب حدیث کی سندات سے نوازا۔ آپ نے ۱۹۶۲ء سے ۱۹۹۳ء تک ۱۱۰ چھوٹی بڑی کتب تحریر فرمائیں اگر ان میں احادیث مطہرہ کی جلدوں کو علیحدہ علیحدہ شمار کیا جائے تو یہ تعداد ۱۲۳ ہو جاتی ہے۔ مترجم کتب احادیث کی طباعت اس طرح ہوئی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

☆ بخاری شریف مترجم ۳ جلد مطبوعہ لاہور ۱۹۸۲ء

☆ موطا امام مالک مترجم ومحشی ۲ جلد مطبوعہ لاہور ۱۹۸۳ء

☆ سنن ابن ماجہ مترجم ۳ جلد مطبوعہ لاہور ۱۹۸۳ء

☆ سنن ابی داؤد مترجم ومحشی ۳ جلد مطبوعہ لاہور ۱۹۸۵ء

☆ مشکوۃ شریف مترجم ۳ جلد مطبوعہ لاہور ۱۹۸۶ء

غیر مطبوعہ تراجم احادیث میں یہ کتب شامل ہیں۔

☆ طحاوی شریف مترجم ۴ جلد

☆ مسلم شریف مترجم ومحشی ۳ جلد

☆ کتاب الآثار مترجم ومحشی ا جلد

حدیث کی مطبوعہ کتابوں کے ساڑھے آٹھ ہزار صفحے ہیں اور غیر مطبوعہ کتب احادیث کے ساڑھے چھ ہزار صفحے ہیں یوں یہ آٹھوں کتابیں اکیس جلدوں اور پندرہ ہزار صفحات پر مشتمل ہے۔ ۱۱ ستمبر ۱۹۸۵ء کو آپ کی زیر سرپرستی مرکزی مجلس امام اعظم کا قیام عمل میں آیا آپ کے وصال تک اس تبلیغی واشاعتی ادارے نے مختلف موضوعات پر ۸۵ کتب شائع کیں۔ یوں تو موصوف نوعمری ہی سے صاحب فراش رہے مگر ۱۳ نومبر ۱۹۹۳ء کو اچانک ان کی حالت خراب ہوگئی گلاب دیوی ہسپتال لاہور میں داخل کرایا گیا اگلے روز اتوار ۲۸ جمادی الاول ۱۴۱۴ھ/۱۴ نومبر ۱۹۹۳ء کو دن کے ساڑھے گیارہ بجے امانت جان، جاں آفریں کے سپرد کردی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

تجھے اے زندگی لاؤں کہاں سے ڈھونڈ کر!

نماز جنازہ علامہ صاحب کی وصیت کے مطابق حاجی محمد افضل چغتائی اشرفی مدظلہ العالی نے پڑھائی (۱)

(۱) ماہنامہ نور اسلام شرقپور شریف جنوری ۱۹۹۶ء

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ردقادیانیت:

علامہ صاحب موصوف انتہائی علمی وادبی شخصیت کے حامل تھے، آپ کی تحریر میں جو چاشنی اور ہمہ گیریت تھی وہ بہت کم لوگوں کے حصہ میں آئی ہے۔ آپ نے زندگی بھر گمراہ فرقوں کی بیخ کنی کی غرض سے مقدور بھر تحریری وتقریری کام کیا، گمراہ فرقوں کے رد کے سلسلہ میں آپ کی شہرہ آفاق تصنیف ''مشعل راہ'' ایک گرانقدر علمی خزینہ ہے اس کتاب کے دیباچہ میں وجوہات تصنیف بیان کرتے ہوئے آپ رقم طراز ہیں۔ ''تیسری وجہ مذہب اہل سنت سے بغاوت کرنے والے اینگلوانڈین علماء اور انصاف دشمن مصنفین کی علمائے اہل سنت اور خصوصاً امام احمد رضا بریلویؒ کے خلاف معاندانہ روش ہے جو اعلیٰ حضرت پر اپنے اکابر کی انگریز دوستی اور بت پرست نوازی پر پردہ ڈالنے کی غرض سے بے جا الزامات اور روایتی اعتراضات کا ایک لا متناہی سلسلہ مدتوں سے غیر منقطع طور پر جاری کئے ہوئے ہیں جن حضرات کے قدموں پر بھی کبھی انگریز دوستی کی گرد نہ پڑی اور جن کے خلوص وللٰہیت، تقوی و طہارت اور ذہانت وامانت کی فرشتے بھی قسم کھا سکتے ہیں ان علمائے کرام اور اولیاء عظام پر انگریز دوستی کا الزام نہایت بے باکی سے لگا دیتے ہیں اور اپنی اس نازیبا حرکت' ابلیسی شرارت' اکابر ہندو پاک سے عداوت اور تاریخی واقعات میں خیانت کرنے پر ذرا انہیں شرماتے آنکھ تک نہیں جھکاتے'' (۱)

چنانچہ کتاب زیر مطالعہ میں آپ نے جہاں دیگر گمراہ فرقوں کا دلائل و براہین سے ردّ کیا ہے وہاں قادیانیت وبانی قادیانیت کے گمراہ کن پروپیگنڈہ اور مکروہ جال کو بھی پختہ دلائل و براہین سے تار تار کر کے رکھ دیا ہے کتاب ہذا میں مختلف ابواب کے تحت آپ نے تقریباً ۴۰ صفحات ردقادیانیت کے سلسلہ میں تحریر کئے ہیں ان صفحات میں آپ نے بانی قادیانیت کی انگریز نوازی اور اسلام دشمنی کو بڑے واضح اور علمی

(۱) مشعل راہ ص ۱۲ از علامہ عبدالحکیم خان اختر شاہجہان پوری

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

انداز میں پیش کیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

''اس کتاب میں مختلف عنوانات کے تحت جو کچھ تحریر ہوا ہے انصاف اور دیانتداری کے ساتھ پڑھا جائے تو کوئی وجہ نہیں کہ علمائے اہل سنت سے عناد رکھنے والوں کے وہ صاحبان جبہ و دستار جنہیں برٹش گورنمنٹ اپنے سیاسی مصالح کی بنا پر آسمان علم کے شمس وقمر منوانے اور تقویٰ وطہارت میں رشک جنید و شبلی باور کرانے کی خاطر اپنے پروپیگنڈے کی ساری مشنری کو حرکت دی ہوئی تھی اور تا حال بھی مصروف عمل ہے کچھ اور ہی نظر نہ آنے لگیں (۱)

مرزا قادیانی کا تعارف اور انگریزوں کی طرف سے اس کی پشت پناہی کی بدولت آناً فاناً برصغیر میں اس کے بطور نام نہاد مصلح بن جانے کا تذکرہ کرتے ہوئے آپ رقمطراز ہیں۔

راہ زن خضر راہ کی قبا چھین کر
راہ نما بن گئے دیکھتے دیکھتے (۲)

فرقہ مرزائیہ کا تعارف کراتے ہوئے آپ رقمطراز ہیں۔

''اس فرقہ کے بانی مرزا قادیانی ہیں موصوف نے دعویٰ نبوت کر کے اپنے متبعین کے دائرہ اسلام میں رہنے یا مسلمان کہلائے جانے کا سوال ہی ختم کر دیا ہے۔ مرزا صاحب شروع ایام میں نیچریئت کی طرف مائل تھے، دیوبندیت سے کسی قدر پیار اور رشید احمد گنگوہی (متوفی ۱۹۰۵) کے بھی در پردہ عاشق زار تھے۔ شیعہ حضرات کی محبت، صابئیت کے مطالعے اور گورنمنٹ کی حوصلہ افزائی سے نبوت کا دعویٰ کر بیٹھے، جس کی جسارت کوئی مسلمان ہرگز نہیں کر سکتا۔ موصوف کی جماعت بھی، قادیانی، لاہوری اور احمدی گروہوں میں بٹ گئی۔ قادیانی حضرات مرزا قادیانی کو نبی مانتے

(۱) مشعل راہ ص ۱۵ از علامہ عبدالحکیم خان اختر شاہجہان پوری

(۲) مشعل راہ ص ۱۰۳ از علامہ عبدالحکیم خان اختر شاہجہان پوری

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہیں، اور لاہوری پارٹی موصوف کے دعویٰ نبوت کی تاویلیں کر کے اسے چودھویں صدی کا مجدد قرار دیتے ہیں"(۱)

ایک اور مقام پر اس دجالی گروہ کے بانی کے بارے میں لکھتے ہیں۔"مرزا غلام قادیانی نے جملہ تخریب کاروں سے بڑھ کر وبال اپنے سر لیا، اور نبوت کا دعویٰ کر کے دجالوں کی صف میں شامل ہو گئے اپنی دنیا سنوار نے کی خاطر کروڑوں مسلمانوں کی عاقبت برباد کر گئے"(۲)

آپ نے اختصار اور جامعیت کے ساتھ مرزائیت کے جملہ کفریہ عقائد و نظریات پر بڑی مدلل گفتگو فرمائی ہے۔دعا ہے اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور آپ کو شافع محشر ﷺ کی شفاعت سے بہرہ مند فرمائے۔آمین بجاہ خاتم النبیین ﷺ۔

سبحانہ وتعالیٰ

(۱) مشعل راہ ص ۳۰۹ از علامہ عبدالحکیم خان اختر شاہجہان پوری

(۲) مشعل راہ ص ۶۵۶ از علامہ عبدالحکیم خان اختر شاہجہان پوری

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

علامہ عبدالحکیم شرف قادریؒ

(2007-1944)

محسن اہل سنت، عظیم مبلغ اسلام، عالم باعمل اور مسلک اہل سنت کے صاحب تصنیف بزرگ حضرت علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادریؒ محتاجِ تعارف نہیں آپ کی ساری زندگی دین اسلام کی سربلندی اور عشق مصطفی ﷺ کی اشاعت میں گزری۔

آپ ۲۴ شعبان ۱۳۶۳ھ/۱۳ اگست ۱۹۴۴ء کو ضلع ہوشیار پور کے گاؤں مرزا پور میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا نام حضرت مولنا اللہ دتہ ابن حضرت صوفی نور بخش تھا جو کہ ایک شریف نفس انسان تھے۔ قیامِ پاکستان کے بعد آپ کا خاندان ہجرت کر کے لاہور آ گیا۔ یہاں پر آپ نے ۱۹۵۱ء کو پرائمری تعلیم مکمل کرنے کے بعد جامعہ امدادیہ مظہریہ بندیال شریف، دارالعلوم ضیاء شمس الاسلام سیال شریف (سرگودھا)، جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور میں زیر تعلیم رہ کر تعلیمی مراحل طے کئے۔ آپ نے جن اساتذہ کرام سے تعلیم حاصل کی ان میں محدث اعظم پاکستان حضرت مولنا محمد سردار احمد قادریؒ، حضرت علامہ عطا محمد بندیالویؒ، غزالی زماں حضرت علامہ سیّد احمد سعید کاظمیؒ، حضرت علامہ غلام رسول رضوی، حضرت علامہ سید ابوالبرکات احمد قادری، حضرت علامہ مفتی عبدالقیوم ہزارویؒ، حافظ محمد احسان الحق، مولانا محمد عبداللہ جھنگوی اور مولانا صوفی حامد علی مہتمم مدرسہ رضویہ لیّہ شامل ہیں۔

۱۹۶۴ء میں تحصیلِ علوم کی سند فضیلت حاصل کرنے کے بعد مارچ ۱۹۶۵ء میں جامعہ نعیمیہ لاہور سے تدریسی زندگی کا آغاز کیا۔ جبکہ ۱۹۶۶ء میں آپ لاہور کی قدیم دینی درس گاہ جامعہ نظامیہ لاہور سے منسلک ہو گئے۔ آپ دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ، جامعہ اسلامیہ ہری پور اور جامعہ اسلامیہ اشاعت العلوم چکوال میں بھی تدریس کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت شرف ملت یوں تو ایک بالغ نظر دوراندیش عالم دین، محتاط مفتی اور باعمل خطیب تھے مگر آپ کی شہرت کی وجہ آپ کی تصنیف کردہ کتب و رسائل اور مضامین ہیں۔ آپ کی کتابوں سے استفادہ صرف دینی مدارس کے طلباء ہی نہیں کر رہے بلکہ تمام شعبہ ہائے زندگی کے افراد کو آپ کی تصانیف سے استفادہ کرتے پایا گیا ہے۔ آپ کی تصانیف و رسائل کی تعداد ۲۰۰ سے زائد ہے۔ آپ کی اہم ترین تصانیف میں مقالات سیرت نبوی، اندھیرے سے اجالے تک، اسلامی عقائد، عظمتوں کے پاسبان، شیشے کے گھر، نور نور چہرے، زندہ جاوید خوشبوئیں، شہریار علم، تذکرہ اکابرین اہلسنت اور مقالات رضویہ شامل ہیں۔ درج بالا کتب کے بے شمار ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ آپ کی تصانیف علوم دینیہ کا ذخیرہ ہونے کے ساتھ ساتھ تحقیق کا بہت بڑا سرمایہ ہیں۔ حضرت علامہ مولنا غلام رسول سعیدی رقم طراز ہیں۔

''حضرت محمد عبدالحکیم قادری شرف صاحبؒ ایک ایسے عالم دین ہیں جن کے دل میں سنیت کا بے پناہ درد ہے۔ مسلک اہلسنت کے لیے کام کرنے کی انتھک لگن اور بھرپور جذبہ رکھتے ہیں مسلک اہل سنت کی تبلیغ واشاعت کیلئے اپنے وسائل سے بڑھ کر کام کرتے ہیں۔ ان کے عزائم اور خدمات قابل رشک ولائق تقلید ہیں'' (۱)

بین الاقوامی ماہر رضویات حضرت علامہ ڈاکٹر مسعود احمد مظہریؒ کے بقول۔

''علامہ عبدالحکیم شرف قادری اہل سنت کے معروف قلمکار تھے، آپ گزشتہ ۲۵،۳۰ سال سے مسلسل لکھ رہے تھے، آپ کی نگارشات تین سو سے تجاوز کر چکی ہیں۔ آپ محدث بھی تھے اور محقق بھی، مدرس بھی تھے اور معلم بھی، مصنف بھی تھے اور مؤلف و مترجم بھی۔ زبان و بیان پر آپ کو پوری قدرت حاصل تھی آپ اہلسنت کا عظیم سرمایہ تھے۔ مولیٰ تعالیٰ آپ کی خدمات جلیلہ کو قبول فرما کر اس پر اجر عظیم عطا فرمائے'' (۲)

(۱) اکابرین اہلسنت ص ۱۸ از علامہ عبدالحکیم شرف قادری

(۲) سدابہار خوشبوئیں ص ۱۳ از علامہ عبدالحکیم شرف قادری

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جماعت اہلسنت کے ناظم تعلیم و تربیت حضرت شرف ملت ۶۴ برس کی عمر پا کر یکم ستمبر ۲۰۰۷ء/ شعبان ۱۴۲۸ھ بروز ہفتہ اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ آپ کے پسماندگان میں ایک بیوہ، دو بیٹیاں اور تین بیٹے ڈاکٹر ممتاز احمد سدیدی صاحب مولانا مشتاق احمد قادری صاحب اور حافظ نثار احمد قادری ہیں۔ حضرت صاحب کے تینوں بیٹے صاحب علم وعمل ہیں۔

ردّ قادیانیت:

حضرت علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادریؒ ایک ہمہ جہت شخصیت تھے۔ آپ اعتقادی معاملات میں بہت محتاط تھے۔ آپ اسلاف کی حسین یادگار تھے۔ آپ نے تدریس وتصنیف کے ساتھ ساتھ مختلف دینی تحاریک میں بھی شاندار کردار ادا کیا۔ دفاع ختم نبوت کے سلسلے میں راقم کی نظر سے آپ کی درج ذیل تصانیف ورسائل گزری ہیں۔

امام احمد رضا بریلوی اور رد قادیانیت، پیر مہر علی شاہ گولڑوی اور رد قادیانیت، ختم نبوت کے پاسبان جبکہ تذکرہ اکابرین اہلسنت میں بھی تحریک ختم نبوت کی تاریخ کے چیدہ چیدہ گوشے بیان کئے گئے ہیں صفہ پبلی کیشنز لاہور کے ڈائریکٹر جناب عمر حیات قادری صاحب ''خاتم المرسلین'' کے دیباچہ میں لکھتے ہیں۔

''گزشتہ دنوں محسن اہلسنت عالم باعمل حضرت مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے علماء اہلسنت کی پرانی مطبوعہ کتابیں دکھائیں اور فرمایا کہ یہ صدر المدرسین حضرت مولنا مہر الدین کی لائبریری سے لایا ہوں انہیں دیکھ لو اور جو نایاب رسائل ہیں ان کی فوٹو کاپی کروا کر ریکارڈ میں محفوظ کر لو تا کہ ان کی اشاعت کا اہتمام ہو سکے۔ راقم نے ان میں سے مختلف کتابوں کے مسودات فوٹو کاپی کروائے تو مسئلہ ختم نبوت پر تین کتابیں سامنے آئیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(۱) ختم رسالت ﷺ از حضرت مولانا محمد بخش مسلمؒ (بی اے)
(۲) رسائل ختم نبوت از حضرت قاضی فضل احمد لدھیانویؒ
(۳) خاتم المرسلین ﷺ از حضرت حافظ مظہر الدینؒ (رمداسی چشتی)

جونہی ان رسائل کو دیکھا قبلہ شرف صاحب سے مشورہ کر کے کمپوزنگ کے لیے دے دیئے اور یوں یہ کتاب الحمدللہ چند ہفتوں میں اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ آپ کے ہاتھوں میں موجود ہے۔ جب کہ باقی دو مذکورہ کتابیں بھی جلد منظر عام پر آ رہی ہیں۔ اللہ رب العزت جزائے خیر عطا فرمائے۔ حضرت قبلہ شرف صاحب کو جو اشاعت دین کے سلسلے میں راقم کی بھرپور سرپرستی فرما رہے ہیں (۱)

جناب عمر حیات کی تحریر سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ حضرت شرف ملت عظمتِ مصطفی ﷺ اور عظمتِ ختم نبوت کے سلسلے میں ہمہ وقت کمر بستہ رہتے تھے۔ بلکہ حضرت کی کی زندگی کا مقصد ہی تحفظِ ناموس رسالت تھا اور اس مقصد کے لیے آپ ہر شخص سے تعاون فرماتے تھے۔ اب حضرت شرف ملتؒ کی نگارشات پر ایک نظر ڈالتے ہیں۔

(۱) امام احمد رضا خاں بریلویؒ اور ردِ فتنہ مرزائیت:

آپ نے ۱۷ مئی ۱۹۸۷ء بمطابق ۱۵ شعبان ۱۴۰۴ھ کو یہ رسالہ تحریر کیا۔

امام احمد رضا خان بریلویؒ کی وہ تصانیف جو تحفظِ ختم نبوت اور رد قادیانیت کے موضوع پر تحریر کی گئی تھیں ان کتب کو حضرت علامہ شرف ملتؒ نے ایک مجموعہ کی صورت میں شائع کرنے کا اہتمام کیا مجموعہ رسائل ردمرزائیت از شیخ الاسلام والمسلمین اعلیٰ حضرت مولینا شاہ احمد رضا خاں بریلویؒ کے شروع میں حضرت شرف ملتؒ نے ایک تقدیم لکھی۔ جس میں امام احمد رضا خاں بریلویؒ کی جہاد ختم نبوت کے سلسلے میں مساعی جمیلہ

(۱) خاتم المرسلین ص ۸ (دیباچہ) مطبوعہ لاہور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بیان کی گئی ہے اور مجموعہ میں شامل تمام کتب کا تعارف، وجہ تصنیف اور سنِ تصنیف وغیرہ کا ذکر کیا ہے۔علاوہ ازیں امام احمد رضا خاں بریلویؒ کے چند فتاویٰ جات جو فتنہ مرزائیت سے متعلق تھے تحریر کیے ہیں اب یہ رسائل کتاب ''انوار رضا'' مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور میں شامل کر لئے گئے ہیں۔ مصطفیٰ فاونڈیشن اینڈ لائبریری والٹن لاہور نے بھی یہ رسائل شائع کئے ہیں۔

(۲) پیر سیّد مہر علی شاہ گولڑویؒ اور معرکہ قادیانیت:

اس رسالہ میں پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ کی خدمات بسلسلہ تحفظ ختم نبوت اور روئیداد جلسہ و مباہلہ لاہور منعقدہ ۲۵ اگست ۱۹۰۰ء کی مختصر رپورٹ شائع گئی ہے۔ قائد تحریک ختم نبوت حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑ ویؒ نے مرزا قادیانی کے چیلنج کے جواب میں لاہور آ کر ملت اسلامیہ کے علمائے کرام، مشائخِ عظام اور عوام الناس سمیت تمام شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد کی حوصلہ افزائی فرماتے ہوے قادیانیت کے منہ پر ایسا تھپڑ رسید کیا کہ آج تک اس طمانچہ گولڑوی کا اثر باقی ہے ۔ یہ رسالہ'' ماہنامہ لانبی بعدی'' کے ختم نبوت نمبر دسمبر ۲۰۰۲ء میں بھی شامل اشاعت ہے۔

(۳) ختم نبوت کے پاسبان:

یہ رسالہ آپ نے سال ۲۰۰۲ء کے آخری ایام میں تحریر کیا۔ اس رسالہ میں تحریک تحفظِ ختم نبوت کی تاریخ رقم کی گئی ہے۔ اوّلیں پاسبان ختم نبوت حضرت ابو بکر صدیقؓ و دیگر صحابہ کرام علیہم الرضوان کی خدمات اور زمانہ قریب میں منکرین ختم نبوت کے گروہ کے علاوہ دیگر افراد کی ایسی عبارات تحریر کی گئی ہیں جن میں انکار ختم نبوت کا شبہ ہے آخر پر محافظین ختمِ نبوت کی مساعی جمیلہ کو تحریر کیا گیا ہے۔ دراصل یہ رسالہ تحریکِ فدایانِ ختمِ نبوت پاکستان کے قائدین کو خراج تحسین پیش کرنے کے لیے تحریر کیا گیا ہے ۲۰۰۴ء میں تحریک فدایان ختم نبوت کراچی کے رہنما حضرت علامہ مفتی محمد امین قادری

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حنفیؒ اپنے دو ساتھیوں مفتی محمد حنیف عطاری نقشبندی اور محترم جناب محمد عقیل انجم نورانی کے ہمراہ علمائے حق (علماء و مشائخ اہلسنت) کی تصانیف و رسائل کو اکھٹا کر کے ایک سیٹ ''**عقیدہ ختم نبوت**'' کے نام سے شائع کرنے کا عزم لیکر پنجاب آئے۔ اور سب سے پہلے جامعہ نظامیہ لاہور پہنچے۔ پھر مجاہدِ ختم نبوت صادق علی زاہد کی لائبریری دیکھنے مصری والا ضلع ننکانہ صاحب گئے بعدہٗ محمد احمد حسن قادری صاحب سے ملاقات کی۔ جامعہ نظامیہ میں حضرت شرف ملتؒ نے جب اکابرین اہلسنت کے رشحات قلم کو محفوظ کرنے کی اس تحریک کو دیکھا تو اپنی لائبریری میں سے کتابیں لا کر دیں۔ پھر مجاہدینِ ختم نبوت کی اس عظیم تحریک کی کامیابی اور حوصلہ افزائی کے لیے ''ختم نبوت کے پاسبان'' کے نام سے یہ تحریر لکھی۔ محسن اہلسنتؒ زندگی بھر ناموسِ رسالت ﷺ کے تحفظ کا فریضہ سرانجام دیتے ہوئے مجاہدینِ ختم نبوت کے ساتھ علمی، قلمی اور عملی تعاون فرماتے رہے۔

اللہ عزوجل کے حضور دعا ہے کہ حضرت علامہ عبدالحکیم شرف قادریؒ کو دامن رسول عربی ﷺ میں جگہ عطا فرماتے ہوئے جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ہمیں حضرت شرف ملتؒ کے مشن کو زندہ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

عزوجل

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

علامہ حاجی محمد عبدالرحمٰن قادری سروری

﴿پ 1949﴾

فاتح مرزائیت حضرت علامہ حاجی محمد عبدالرحمٰن قادری سروری ۱۹۴۹ء میں چک نمبر ۳۲ جنوبی ضلع سرگودھا میں میاں شاہ محمد قادری کے گھر پیدا ہوئے۔ ۱۹۶۵ میں الحاج پیر محمد ارشد قادری سروری آستانہ عالیہ دارالعلوم صوفیہ پناہ کے شریف چنیوٹ روڈ تحصیل جھمرہ ضلع فیصل آباد سے بیعت کی۔ مولوی فاضل تک دینی تعلیم اور میٹرک تک دنیاوی تعلیم حاصل کی۔ دو بیٹیاں اور ایک بیٹا اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا بیٹا بچپن میں ہی فوت ہو گیا۔

آج کل چک نمبر ۱۹۴ گ ب لاٹھیانوالہ بائی پاس روڈ کھرڑیانوالا تحصیل جڑانوالہ میں خطیب و امام مسجد ہیں آپ کو سلسلہ عالیہ قادریہ میں خلافت و اجازت ملی ہوئی ہے۔ ایک سو سے زائد افراد آپ کی کوششوں سے قادیانیت سے تائب ہو چکے ہیں۔ وسیع ذاتی لائبریری ہے جس میں قادیانی کتب کا کافی ذخیرہ موجود ہے۔ قادیانیوں نے آپ پر تین بار قاتلانہ حملہ کیا ہے لیکن بفضل خدا آپ محفوظ رہے۔ ایک دفعہ قادیانیوں نے آپ کو زہر بھی دیا جس کا اثر آپ کی صحت پر بہت برا پڑا اور آپ اکثر بیمار رہتے ہیں۔ ''حق الکلام من آیات القرآن معہ عقائد قادیان'' جلد اول آپ کی شہرہ آفاق تصنیف ہے۔ جو طبع ہو کر اپنی اہمیت منوا چکی ہے۔ جب کہ اسی کتاب کی جلد دوم اور سیرت النبی ﷺ پر مشتمل ''بزم محبوب عالم ﷺ'' زیر طبع ہیں۔

ردقادیانیت:

قادیانیوں سے بے شمار مناظرے و مباحثے ہوئے ہیں جن میں فتح و کامرانی نے آپ قدم چومے ہیں۔ آپ جس گاؤں میں امام و خطیب ہیں اس گاؤں میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قادیانیوں کی کافی تعداد موجود ہے جو بااثر بھی ہیں۔ لیکن آپ نے اعلائے کلمۃ الحق سے کبھی منہ نہیں موڑا۔

قادیانیوں کے مرکز چناب نگر (ربوہ) میں بھی آپ کا ایک قادیانی مربی سے فیصلہ کن مناظرہ ہوا جس میں آپ کامیاب ہوئے اور مرزائی مناظر آپ کے دلائل و براہین کی تاب نہ لاتے ہوئے میدان چھوڑ کر بھاگ گیا۔

آپ کا قیام ان دنوں ایک قادیانی اکثریت والے گاؤں میں ہے۔ قادیانی گروہ سے تعلق رکھنے والے افراد مالی و سیاسی طور پر بھی مضبوط ہیں لیکن آپ کی زبان حق ترجمان ہمیشہ حق گوئی و بے باکی کا نمونہ رہی، اکثر و بیشتر قادیانی جماعت کے مربی حضرات و عام افراد سے آپ کی گفتگو کبھی تنہا اور کبھی اجتماعی طور پر ہوتی رہتی ہے جس کی تفصیل آپ نے اپنی مطبوعہ کتاب ''حق الکلام من آیات القرآن مع عقائد القادیان اور نور ایمان'' مطبوعہ ۲۰۰۳ء میں تحریر فرمائی ہے۔ آپ کے چند ایک مناظرے اور مباحثے جن میں قادیانی لاجواب ہوئے ان کا تذکرہ اجمالاً کیا جاتا ہے۔

۱۔ خالد محمد قادیانی کے ساتھ آپ کا تحریری مناظرہ مرزا قادیانی کے الہام، انت منی بمنزلة اولادی (۱) کی بابت ہوا جس میں آپ نے قرآن و حدیث کی روشنی میں یہ بات ثابت کر دی ہے کہ مرزا قادیانی مذکورہ بالا الہام کی وجہ سے شرکیہ عقیدہ کا مرتکب ہونے کی وجہ سے مشرک ہو گیا ہے اور مشرک کی بخشش نہیں ہو سکتی (۲)

۲۔ چک نمبر ۱۹۴ ر۔ب کے قادیانی مربی طاہر احمد نے گاؤں کے چند افراد مزمل حسین ولد محمد امین قوم جٹ اور دیگر کئی افراد کو ورغلا پھسلا کر قادیانیت میں داخل کر لیا۔ جب آپ کو علم ہوا تو آپ نے مربی مذکور سے گفت شنید شروع کی جس میں

(۱) حقیقۃ الوحی ص ۸۵ از مرزا قادیانی

(۲) حق الکلام من آیات القرآن مع عقائد القادیان اور نور ایمان ص ۴۲ از علامہ حاجی محمد عبدالرحمٰن قادری

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قادیانی ہونے والے افراد، سابقہ قادیانی اور مسلمان عوام بھی موجود تھے، قادیانی مربی قرآن پاک سے اپنے عقائد ثابت کرنے میں ناکام رہا جس کے نتیجہ میں مزمل حسین وغیرہ قادیانیت سے تائب ہو کر مسلمان ہو گئے (۱)

۳۔ مربی خلیل احمد قادیانی سے بھی آپ کی بحث مرزا قادیانی کے مشرکانہ عقائد پر مربی ہی کی بیٹھک میں ہوئی جس میں مربی مذکورہ کو قرآن پاک کی غلط تاویلیں کرنے کے باوجود خاموش ہونا پڑا (۲)

۴۔ چک نمبر ۱۹۴ ر ب فیصل آباد کی قادیانی جماعت کے صدر بشیر احمد قادیانی نے آپ کو دعوت دی کہ ہمارے بڑے مربی صاحب آئے ہوئے ہیں آپ آئیں اور ان سے بات کر کے اپنے سوالات جن کا جواب ہم نہیں دے سکے لے ہیں آپ تشریف لے گئے، قادیانیوں کی عبادت گاہ میں مرزا قادیانی کے شرکیہ الہامات پر بحث ہوئی لیکن کوئی قادیانی بمعہ ان کے بڑے مربی آپ کے دلائل کا جواب نہ دے سکا، نتیجتاً قادیانی جماعت کے اہم رکن عبدالغفور ولد فضل دین نے اپنے مربی اور اپنی جماعت کی ہزیمیت کا اقرار کیا (۳)

۵۔ ۳۰ جون ۱۹۹۵ء کو قادیانی مربی کے ساتھ مرزا قادیانی کے مشرکانہ عقائد و الہامات پر مناظرہ ہوا جس میں قادیانی گروہ لاجواب ہو کر شور و غل کرنے پر اتر آیا (۴)

۶۔ چک نمبر ۱۹۴ ر ب کا ایک شخص چوہدری محمد حسین ولد شہاب الدین مرزائیت سے تائب ہو گیا خدا کی قدرت سے ان کا پوتا فوت ہو گیا، اس کی قرآن خوانی پر قادیانیوں نے اسلام سے دوبارہ پھیرنے اور مرزائیت میں داخل کرنے کی

(۱) حق الکلام من آیات القرآن مع عقائد القادیان اور نور ایمان ص ۴۵ از علامہ حاجی محمد عبدالرحمٰن قادری

(۲) حق الکلام من آیات القرآن مع عقائد القادیان اور نور ایمان ص ۴۸ از علامہ حاجی محمد عبدالرحمٰن قادری

(۳) حق الکلام من آیات القرآن مع عقائد القادیان اور نور ایمان ص ۴۹ از علامہ حاجی محمد عبدالرحمٰن قادری

(۴) حق الکلام من آیات القرآن مع عقائد القادیان اور نور ایمان ص ۵۲ از علامہ حاجی محمد عبدالرحمٰن قادری

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

غرض سے عقیدہ ایصال ثواب کا مسئلہ چھیڑ دیا، آپ نے قرآن وحدیث اور مرزائی کتب کے حوالہ سے مضبوط دلائل کے ساتھ ثابت کر دیا کہ فاتحہ خوانی وایصال ثواب کا عقیدہ عین اسلامی ہے، اس پر قادیانی اپنا سا منہ لے کر رہ گئے (۱)

۷۔ رشید احمد ربانی سے آپ کا مباحثہ مرزا قادیانی کے امام وقت اور مسیح موعود ہونے پر ہوا جس میں آپ نے قرآن وسنت کی روشنی میں ثابت کر دیا کہ مرزا قادیانی امام وقت یا مسیح موعود تو کجا وہ تو ایک راست باز شخص اور پکا مسلمان بھی نہ تھا بلکہ مشرک تھا۔ قادیانی گروہ لاجواب ہو گیا (۲)

۸۔ مورخہ ۲۵ اگست ۱۹۹۸ء کو رشید احمد زرگر قادیانی نے اپنی سابقہ ہزیمت کی خفت مٹانے کی غرض سے مشہور کرنا شروع کر دیا کہ مولوی عبدالرحمٰن صاحب ہمارے سوالات کا جواب نہیں دے سکے اور وہ جھوٹا ہے (یہ قادیانیوں کے جھوٹے نبی کی مکروہ سنت ہے کہ وہ اپنی شکست کو بڑی ڈھٹائی اور بے حیائی سے فتح بنا کر پیش کرتے ہیں۔ ایسا ہی رشید قادیانی نے کیا) چنانچہ ۲۶ اگست ۱۹۹۸ء کو آپ کا دوبارہ بحث مباحثہ رشید مذکورہ سے ہو گیا۔ یہ مباحثہ وقفہ وقفہ سے تقریباً ایک سال چلتا رہا اور سال بھر ہی قادیانی گروہ اپنے ذلیل نبی کی طرح ذلیل وخوار ہوتا رہا (۳)

۹۔ ۲۴ اگست ۱۹۹۹ء کو جب آپ اپنے گھر میں موجود تھے۔ دو قادیانی عبدالستار وسیف جٹ آپ کے پاس آ گئے اور قرآن پاک جو کہ وہ ساتھ لے کر آئے تھے اس کی آیات پڑھ کر ان کی تاویلیں کرتے ہوئے ثابت کرنے کی کوشش کرنے لگے کہ قرآن مجید کی رو سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں اور اور مسلمانوں کا عقیدہ نزول مسیح وحیات مسیح باطل ہے اس پر آپ نے قرآن وحدیث سے ثابت کر

(۱) حق الکلام من آیات القرآن مع عقائد القادیان اور نور ایمان ص ۹۲ از علامہ حاجی محمد عبدالرحمٰن قادری

(۲) حق الکلام من آیات القرآن مع عقائد القادیان اور نور ایمان ص ۹۶ از علامہ حاجی محمد عبدالرحمٰن قادری

(۳) حق الکلام من آیات القرآن مع عقائد القادیان اور نور ایمان ص ۹۸ از علامہ حاجی محمد عبدالرحمٰن قادری

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دیا کہ جمہور اہل ایمان کا عقیدہ حیات ونزول مسیح عین برحق اور قادیانیوں کا عقیدہ وفات مسیح باطل ہے۔ دونوں قادیانی مذکور دوبارہ آنے کا وعدہ کر کے چلے گئے مگر وہ تو اپنی ہزیمت وخفت مٹانے کی غرض سے دوبارہ آنے کا وعدہ کر گئے تھے (۱)

۱۰۔ ۷ ستمبر ۱۹۹۹ء کو عبدالستار قادیانی وغیرہ سے پھر حیات ووفات مسیح اور مرزا قادیانی کے کفریہ وشرکیہ الہامات پر مباحثہ ہوا لیکن قادیانی سوائے بغلیں جھانکنے کے کوئی معقول جواب نہ دے سکے۔

۱۱۔ چک نمبر ۱۹۴ کے قادیانیوں نے ایک حلفیہ بیان گاؤں میں تقسیم کیا کہ جماعت احمدیہ کے عقائد سچے ہیں جس کے جواب میں آپ نے مرزا قادیانی کی کتاب ایام الصلح کے حوالے سے ثابت کر دیا کہ خود مرزا قادیانی جماعت اہل سنت کی تائید وحمایت کرتا ہے اور تم اسے جھوٹا کہہ رہے ہو، خود ہی فیصلہ کرلو۔ کہ تم سچے ہو یا تمہارا نام نہاد پیشوا مرزا قادیانی سچا ہے (۲)

۱۲۔ گورنمنٹ پرائمری سکول چک نمبر ۱۹۴ کے استاد نسیم انور ولد محمد صدیق کے ذریعے قادیانیوں نے آپ سے مناظرہ کرنے کی پیش کش کی کہ قادیانیوں کو مسجد میں آنے سے روکنا ظلم ہے، اور ظلم کرنے والا جہنمی ہوتا ہے۔ اس کے جواب میں آپ نے قرآن وسنت کی روشنی میں ثابت کیا کہ قادیانی مشرک ہیں اور مشرکین کا مساجد میں داخلہ روکنا ظلم نہیں عین حکم خداوندی ہے (۳)

۱۳۔ نصر اللہ قادیانی جو کہ چک نمبر ۱۹۴ء میں رہائش پذیر قادیانیوں کا ایک اہم ترین فرد ہے۔ اس کی اولاد اور دیگر قادیانیوں نے گاؤں میں مشہور کر دیا کہ مولوی عبدالرحمٰن صاحب نصر اللہ قادیانی سے بات کرنے کی سکت نہیں رکھتا، چنانچہ ۴ جنوری

(۱) حق الکلام من آیات القرآن مع عقائد القادیان اور نور ایمان ص ۱۰۰ از علامہ حاجی محمد عبدالرحمٰن قادری

(۲) حق الکلام من آیات القرآن مع عقائد القادیان اور نور ایمان ص ۱۱۸ از علامہ حاجی محمد عبدالرحمٰن قادری

(۳) حق الکلام من آیات القرآن مع عقائد القادیان اور نور ایمان ص ۱۲۳ از علامہ حاجی محمد عبدالرحمٰن قادری

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۱۹۹۸ کو مسلمانوں اور قادیانیوں کی کثیر تعداد کی موجودگی میں مناظرہ ہوا، عنوان مناظرہ مرزا قادیانی کا الہام، انت منی بمنزلة اولادی" طے پایا اور دلائل صرف قرآن وحدیث سے دیئے جانے کا معاہدہ ہوا۔ جب قادیانی لا جواب ہونے لگے تو انہوں نے شور وغل اور ہوٹنگ کرنی شروع کر دی جسے بڑی مشکل سے کنٹرول کیا گیا۔ پھر قادیانیوں نے ادھر ادھر کی کتب سے عبارتیں پڑھنا شروع کر دی جس پر آپ نے یاد دلایا کہ دلائل صرف قرآن وحدیث سے آئیں گے۔ بہت دیر تک مناظرہ جاری رہا۔ بالآخر قادیانیوں نے دوبارہ شور وغل شروع کر دیا جس پر قادیانی جماعت کے صدر محمد صدیق نے مناظرہ ختم کرنے کا اعلان کر دیا۔ دو قادیانی محمد ظفر احمد ولد محمد صدیق اور جاوید اقبال ولد محمد رفیق قادیانیت سے تائب ہو کر مسلمان ہو گئے۔ فالحمد لله علی ذالک (۱)

۱۴۔ ڈاکٹر ریاض احمد قادیانی نے ڈاکٹر محمد شریف سے مرزا قادیانی کی صداقت پر بحث مباحثہ کرتے ہوئے اسے قادیانی جماعت میں داخل ہونے کی دعوت دی۔ ڈاکٹر محمد شریف صاحب معاملہ مولانا عبدالرحمٰن صاحب کے پاس لے آئے، طرفین میں مباحثہ ومناظرہ شروع ہو گیا، لیکن قادیانی گروہ اپنے گرو کو سچا ثابت کرنے میں ناکام رہا (۲)

۱۵۔ اسی طرح ربوہ کے وسیم قادیانی سے بھی آپ کی گفتگو ہوئی جس میں آپ نے قرآنی دلائل و براہین سے مرزا قادیانی اور گروہ قادیان کو مشرک ثابت کر دیا (۳)

آپ نے قادیانیوں سے علمی وعقلی ہر میدان میں مقابلہ جاری رکھا ہوا ہے اور آپ کی دن رات انتھک کوششوں نے چک ۱۹۴ ر ب لاٹھیانوالہ ضلع فیصل آباد کے گرد

(۱) حق الکلام من آیات القرآن مع عقائد القادیان اور نور ایمان ص ۱۴۹ از علامہ حاجی محمد عبدالرحمٰن قادری

(۲) حق الکلام من آیات القرآن مع عقائد القادیان اور نور ایمان ص ۱۵۲ از علامہ حاجی محمد عبدالرحمٰن قادری

(۳) حق الکلام من آیات القرآن مع عقائد القادیان اور نور ایمان ص ۱۵۴ از علامہ حاجی محمد عبدالرحمٰن قادری

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ونواح میں قادیانیت کے اُمڈتے ہوئے سیلاب کے آگے بند باندھ دیا ہے بلکہ سیلاب کارخ واپس پھیر دیا ہے اور بہت سے ایسے سادہ لوح جو قادیانیوں کی مکروہ سازش کا شکار ہو کر اپنی متاع ایمان بھی گنوا بیٹھے تھے آپ کی تعلیمات اور کوششوں کی بدولت دوبارہ مسلمان ہو گئے ہیں جن میں سے چند ایک کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔

حفیظ احمد، محمد صدیق، محسن رضا، حافظ محمد سلیم کلیم اللہ (سابق امام قادیانی جماعت)، ظفر اقبال، چوہدری حسن محمد بمعہ اہل خانہ، محمد اکرم، محمد اشرف بمعہ اہل وعیال، محمد اسلم بمعہ اہل خانہ، محمد اکرم بمعہ اہل خانہ، محمد انور بمعہ اہل خانہ، محمد سرور بمعہ اہل خانہ، چوہدری شاہ محمد بمعہ اہل خانہ، منور حسین، محمد رفیق، ظہور احمد بمعہ اہل خانہ، غفار علی، عاشق علی بمعہ اہل خانہ، محمد نواز، محمد الیاس، محمد ارشاد، محمد راشد، محمد سلیم، محمد حسین واہل خانہ، مختار احمد واہل خانہ، ندیم مختار، بابر حسین، محمد شریف، محمد لطیف، محمد مشتاق، طارق نسیم، زاہد بشیر، سیف علی، علاوہ ازیں، محمد عاصم، محمد سجاد، محمد سرفراز واہل خانہ، اور محمد قاسم واہل خانہ نے عیسائیت سے توبہ کر کے آپ کے دست حق پر اسلام قبول کیا ہے، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ آپ کے علم وعمل میں مزید اضافہ فرماتے ہوئے آپ کو پہاڑ سے بھی مضبوط حوصلہ اور قوت ایمانی نصیب فرمائیں۔ امین۔

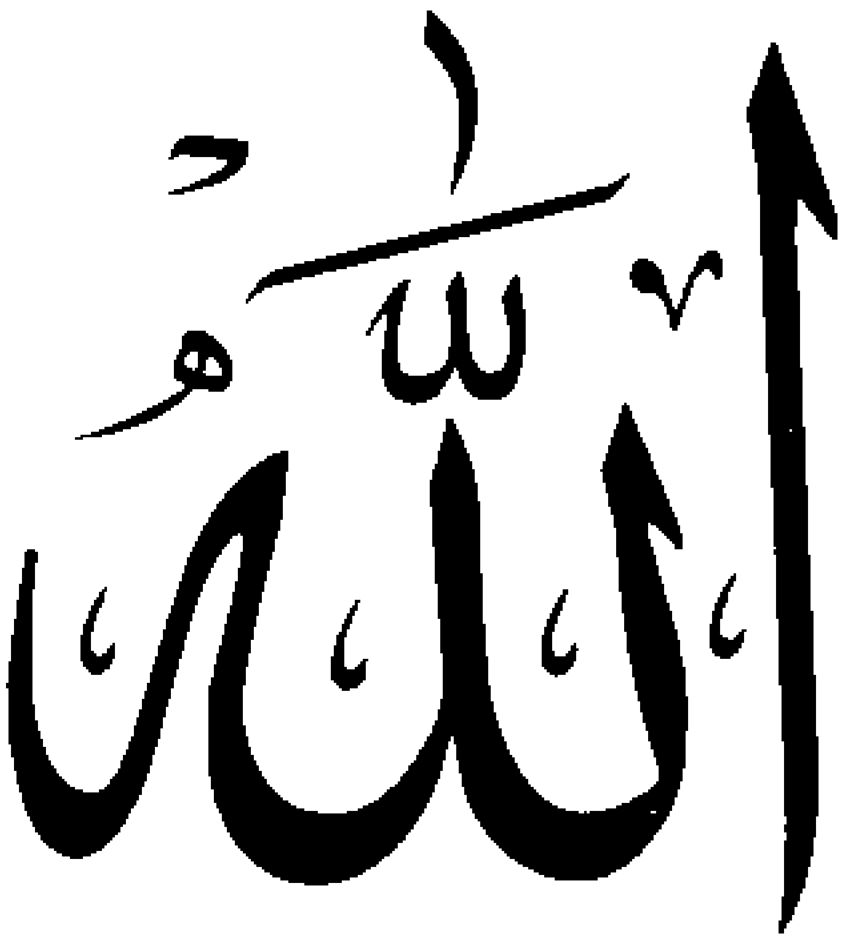

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مولانا سیّد عبدالاسلامؒ قادری باندوی

﴿۱۹۰۵ تا ۱۹۶۸﴾

ناصر الاسلام سید محمد عبدالاسلام قادری باندویؒ بن پیر طریقت مولانا سید امانت علی شاہ قادریؒ ۱۹۰۵ء میں باندا (یوپی انڈیا) میں تولد ہوئے۔ آپ کا تعلق جدی پشتی علمی گھرانے سے تھا۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد محترم سے حاصل کی۔ پھر مرکزی درسگاہ جامعہ نعیمیہ مراد آباد (انڈیا) سے رجوع کیا اور صدر الافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادیؒ کی زیر سرپرستی فارغ التحصیل ہوئے۔ اپنے برادر اکبر مولانا سید عبد الرب قادریؒ کے دست پر بیعت کی اور خلافت بھی حاصل کی۔ آپ نے تحریک پاکستان میں نمایاں کردار ادا کیا۔ بنارس سنی کانفرنس ۱۹۴۶ء کے وقت آپ شعبہ نشر و اشاعت کے سیکرٹری بھی رہے۔ قیام پاکستان کے بعد آپ کراچی تشریف لے آئے۔ جمعیت علمائے پاکستان کی تشکیل ہوئی تو آپ اس کے مرکزی نائب صدر منتخب ہوئے۔ آپ ایک بہترین مقرر اور مایہ ناز نعت خواں تھے۔ قیام پاکستان کے بعد مرکزی جامع مسجد نیومیمن (بولٹن مارکیٹ) کے پہلے خطیب مقرر ہوئے۔ اس کے علاوہ ملیر کینٹ کی چھاونی مسجد اور کینٹ اسٹیشن کی مسجد غریب نواز میں خطابت کے جوہر دکھاتے رہے ۱۹۶۲ء میں آپ حج و زیارت کے لیے عراق، شام، بحرین، الخبیر، مکۃ المکرمہ، مدینۃ المنورہ اور بیعت المقدس کی زیارت کے لیے گے۔ اپنے سارے سفر کی روئیداد بھی تحریر فرمائی۔ آپ اعلیٰ درجے کے قلم کار تھے۔ متعدد کتب تحریر فرمائیں۔ تین سال تک عارضہ قلب کے مریض رہ کر ۶ جنوری ۱۹۶۸ء کو شام چار بجے واصل بحق ہوئے۔ سید نور الاسلام قادری اور سید منظور الاسلام قادری آپ کے بیٹے ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ردِ قادیانیت:

مولنا سید محمد زین العابدین شاہ راشدی مصنف ''انوار علمائے اہل سنت سندھ'' کے بقول ''آپ نے تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء میں علمائے اہل سنت کے ساتھ بھرپور کردار ادا کیا۔ قادیانیوں کو کافر قرار دلوانے کے لیے بڑے بڑے جلسوں اور جلوسوں سے خطاب فرمایا۔ اور قادیانیوں کے کفریہ و گستاخانہ عقائد کی خوب خبر لی۔ انکے باطل عقائد و نظریات، مکروفریب اور شرارت وسازش کی ہر سطح پر بیخ کنی کی۔ عوام الناس کو قادیانیت کے خلاف منظم ومتحد کیا۔ تاکہ ان کی ہر سازشش کو ناکام بنا کر ان کا منہ توڑ جواب دے سکیں'' (۱)

شاہین عقیدہ ختم نبوت مفتی محمد امین قادری مرحومؒ نے علمائے اہلسنت کی قلمی کاوشوں پر مشتمل جو فہرست مرتب فرمائی تھی۔ اس فہرست میں مولانا عبدالاسلام باندویؒ کے ایک پمفلٹ کا ذکر شامل ہے۔ جو دس صفحات پر بنی اور ۱۹۴۹ء میں شائع ہوا تھا۔ مفتی محمد امینؒ نے اس کا نام خاتم النبیین تحریر فرمایا ہے (۲)

صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم

---

(۱) انوار علمائے اہلسنت سندھ ص ۴۸۰ از سید محمد زین العابدین شاہ راشدی۔

(۲) فہرست مرتبہ شاہین عقیدہ ختم نبوت مفتی محمد امین قادری مرحومؒ ص ۲ (راقم کے پاس فہرست کی فوٹو کاپی موجود ہے)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

شیخ القرآن مولانا محمد عبدالغفور ہزارویؒ

﴿1970-1911﴾

قائداعظمؒ کے رفیق سفر، مجاہد تحریک پاکستان وتحریک ختم نبوت استاذ العلماء حضرت شیخ القرآن مولانا عبدالغفور ہزارویؒ پاکستان کی ان نابغہ روزگار ہستیوں میں سے ایک ہیں جنہوں نے تحریفات وتاویلات کا پردہ چاک کرتے ہوئے دین حنیف کو اس کی اصل روح کے مطابق پاکستان میں نافذ کروانے میں اپنا تن من دھن سب کچھ داؤ پر لگائے رکھا۔ آپؒ اپنی علمیت، ثقاہت، تدریس وتبلیغ اور شہرہ آفاق خطابت کی وجہ سے پاکستان کے جید علمائے حق کے قائد سمجھے جاتے تھے۔ پاکستان کی سب سے بڑی مذہبی وسیاسی جماعت جمعیت علمائے پاکستان کے بانیوں میں آپ کا نام نہایت درخشندہ ہے۔ آپؒ جمعیت العلمائے پاکستان کے مرکزی صدر بھی رہے۔

آپؒ یکم دسمبر ۱۹۱۱ء بمطابق ۹ ذی الحجہ ۱۳۲۹ ہجری بروز جمعۃ المبارک ہری پور ہزارہ کے ایک دورافتادہ گاؤں چمبہ پنڈ میں حضرت مولانا عبدالحمیدؒ کے ہاں پیدا ہوئے۔ آپ کا گھرانہ کئی پشتوں سے علم وفضل اور تصوف کا گہوارہ سمجھا جاتا تھا آپ کے اساتذہ میں فاتح قادیانیت حضرت پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی، حضرت مولانا عبد الحمید صاحب، حضرت مولانا احمد دین، حضرت مولانا محب النبی، حضرت مولانا قطب الدین غورغشتوی، اور حضرت مولانا حامد رضا خان رحمہم اللہ تعالیٰ کے اسمائے گرامی بھی قابل ذکر ہیں۔ آپ کو دارالعلوم منظر الاسلام بریلی شریف سے فراغت کے وقت بیعت وخلافت کی اجازت بھی نصیب ہوئی۔ آپ کو اعلیٰ حضرت غوث گولڑہ، فاتح قادیانیت حضرت پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ (۱) سے نسبت ارادت تھی۔ آپ نے مرشد

(۱) حضرت پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ کی رد قادیانیت کے سلسلہ میں خدمات کے بارے میں ملاحظہ ہو راقم الحروف کی کتاب "علمائے حق اور رد فتنہ مرزائیت صفحات ۳۴۵ تا ۳۷۲۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عظیم کی محبت میں ۳۵ سال تک آستانہ عالیہ گولڑہ شریف میں سلسلہ وعظ جاری رکھا۔
آپؒ نے ابتدائی زندگی میں ہی عملی سیاست میں سرگرمی سے حصہ لینا شروع کردیا تھا۔
جب قائداعظم مایوس ہوکر برصغیر سے برطانیہ چلے گئے تو آپ کو بہت صدمہ ہوا۔اور
آپؒ نے قائداعظم کو ایک ولولہ انگیز خط لکھا جس میں ہر طرح کے عملی تعاون کا وعدہ
کیا نتیجۃً قائداعظم برطانیہ سے واپس آکر دوبارہ مسلمانان برصغیر کی آزادی کے لئے
نئے جذبہ سے کوشاں ہوگئے۔آپؒ نے اپنی زندگی میں چلنے والی تمام تحریکوں میں بھر
پور کردارادا کیا۔ان تحریکوں میں تحریک اتحاد ملت،تحریک شہید گنج،تحریک نیلی پوش اور
تحریک ختم نبوت وتحریک پاکستان شامل ہیں۔

آپ نے ۱۹۴۸ء میں مولانا عبدالحامد(۱) بدیوانیؒ کے ہمراہ قائداعظمؒ سے کراچی
میں ملاقات کی اور مطالبہ پیش کیا کہ ملک پاکستان کا دستور قرآن وسنت کی روشنی میں تیار
کیا جائے،اور دیگر اسلامی ملکوں کی طرح یہاں بھی وزارت مذہبی امور کا قیام کیا جائے۔

ردقادیانیت:

پاکستان کے معرض وجود میں آتے ہی یہاں کئی مکروہ فتنوں نے سر اٹھایا،ان میں
سب سے زیادہ ہولناک وخطرناک فتنہ قادیانیوں کی طرف سے اسلام اور پاکستان کے
خلاف سازش کرنا تھا۔قادیانیوں کی شدید خواہش تھی کہ یہ ملک ختم ہو جائے اور دوبارہ
متحدہ ہندوستان کا قیام عمل میں آجائے۔اپنے ان جذبات کا اظہار قادیانی بزرجمہر ے
اپنے کئی خطابات اور تحریروں میں کرچکے تھے۔مثلاً قادیانی خلیفہ مرزا محمود ابن مرزا قادیانی
نے اپنے ایک جمعہ کے خطاب میں کہا''ہم ہندوستان کی تقسیم پر رضامند ہوئے تو خوشی
سے نہیں بلکہ مجبوری سے اور پھر یہ کوشش کریں گے کہ کسی نہ کسی طرح متحد ہو جائیں''(۲)

(۱) مولانا عبدالحامد بدایونی کی خدمات کے بارے میں ملاحظہ ہو راقم الحروف کی کتاب علمائے حق اور ردفتنہ مرزائیت صفحات ۱۶۴ تا ۱۶۸

(۲) روزنامہ الفضل قادیان ۱۷ مئی ۱۹۴۷ء

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ایک اور مقام پر اس نے کہا'' پاکستان کا قیام عارضی ہے اور کچھ وقت کے لئے دونوں قومیں (ہندو مسلم) جدا جدا رہیں گے۔ مگر یہ حالت عارضی ہوگی اور ہمیں کوشش کرنی چاہے کہ دور ہو جائے، بحر حال ہم چاہتے ہیں کہ اکھنڈ ہندوستان بنے اور ساری قومیں شیر و شکر ہو کر رہیں''(۱)

اپنے انہی جذبات واحساسات کو عملی جامہ پہنانے کی غرض سے قادیانیوں نے پاکستان میں حالات کو اپنے لئے مفید اور ساز گار سمجھتے ہوئے اکھنڈ بھارت کے الہامی عقیدہ کی تبلیغ شروع کردی اور دن بدن اپنے نظریات کا کھلے عام پرچار کرنے لگے۔ علما کرام سے خون کا بدلہ لینے کی باتیں سپیکروں اور اخبارات میں ہونے لگیں۔ قادیانی آرگن الفضل کی شر انگیزیاں حد سے بڑھنے لگیں، استعماری مہرے ظفر اللہ خان قادیانی (جو کہ پاکستان کی وزارت خارجہ کے عہدہ سے چمٹ چکا تھا) نے اپنے سرکاری وغیر سرکاری خطبات میں ملک عزیز پاکستان اور اسلام کے خلاف کھل کر بولنا شروع کر دیا۔ ۱۷ مئی ۱۹۵۲ کو جہانگیر پارک کراچی میں ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے اس نے اسلام کے خلاف نہایت سوقیانہ زبان استعمال کی۔ جس کے رد عمل کے طور پر اسلامیان پاکستان نے قادیانیوں کے خلاف ایک زبردست احتجاجی تحریک شروع کر دی۔ حضرت شیخ القرآن علامہ محمد عبدالغفور ہزارویؒ اس تحریک کے مرکزی قائدین میں شامل رہے۔ آپؒ نے اپنی تمام تقاریر اور خطبات کا موضوع قادیانیت کو بنا دیا۔ آپ کی تقاریر نہایت پراثر اور مدلل ہونے کی وجہ سے بہت جلد عوام کے اذہان کو کنٹرول کرنے لگیں۔ آپ نے چند ہی دنوں میں لاکھوں افراد کو اس بات پر تیار کر لیا کہ حکومتِ وقت کو مجبور کر دیا جائے کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے لئے قانون سازی کرے۔ اس سلسلہ میں ۱۳ جولائی ۱۹۵۲ء کو برکت علی محمڈن ہال

(۱) روزنامہ الفضل قادیان ۱۵ اپریل ۱۹۴۷ء

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کراچی میں علمائے کرام کی ایک انتہائی اہم میٹنگ منعقد ہوئی جس میں آپؒ نے بطور خاص شرکت فرمائی اور اثر آفرین خطاب فرمایا۔

تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ کی تحقیقات پر مبنی ''منیر انکوائری رپورٹ'' (۱) میں حضرت شیخ القرآن کے بارے میں بے حمیت جج لکھتا ہے۔

''عبد الغفور ہزاروی ایک بالکل بے حیثیت آدمی ہے اس کی تقریر سے ایسی حقارت کا سلوک ہونا چاہیے جس کی وہ مستحق ہے (۲)

مجلس عمل ختم نبوت کے عمائدین نے وزیر اعظم خواجہ ناظم الدین کو اپنے مطالبات تسلیم کرانے کی غرض سے ۲۳ فروری ۱۹۵۳ء تک کا الٹی میٹم دے رکھا تھا۔ فروری ۱۹۵۳ء کے آغاز میں حضرت شیخ القرآنؒ کی زیر صدارت ایک عظیم الشان جلسہ عام منعقد ہوا جس میں آپ نے خطبہ صدارت میں قادیانیوں کے عقائد باطلہ کا مدلل رد کیا اور انہیں غیر مسلم قرار دینے کی غرض سے حکومت پر دو ٹوک الفاظ میں واضح کر دیا کہ'' اگر ۲۲ فروری تک مجلس عمل کے مطالبات تسلیم نہ کیے گئے تو زبردست احتجاجی تحریک شروع کر دی جائے گی جس کے نتیجہ میں کرسیوں کی خاطر لڑنے والے حکمرانوں کو کرسیوں سے ہاتھ دھونا پڑیں گے''۔

چند دن بعد دہلی دروازہ لاہور کے قریب ایک عظیم الشان جلسہ عام منعقد ہوا یہ جلسہ بھی آپؒ کے خطاب پر ہی ختم ہوا۔ آپ کا یہ تاریخی خطاب کئی روز تک اخبارات و

---

(۱) منیر انکوائری رپورٹ اسلام اور علمائے اسلام کے خلاف لکھی گئی ایک زہر آلود تحریر ہے ایسی دستاویز اس سے قبل کسی جج کے قلم سے اسلام کے خلاف نہیں لکھی گئی۔ قادیانیوں سے زر کثیر اور زن حسین کے تحفے وصول کر کے نام نہاد مسلمان جسٹس منیر نے انتہائی سوقیانہ زبان استعمال کرتے ہوئے علمائے کرام کی تحقیر و توہین کا ہر ممکن حربہ استعمال کیا ہے۔ جس کسی کا اس تحریک میں جتنا زیادہ حصہ تھا اس رپورٹ میں اس کے خلاف اتنا ہی زیادہ کیچڑ اچھالا گیا ہے (زاہد)

(۲) رپورٹ تحقیقاتی عدالت (منیر انکوائری رپورٹ) ص ۸۲، ۸۳ از جسٹس منیر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رسائل کی زینت بنتا رہا آپؒ نے فرمایا۔ ہمارے نبی ﷺ کا مقام یہ ہے کہ غزوہ حنین کے موقع پر جب مشرکین نے آپ کو گھیر لیا تو آپ نے فرمایا "انا النبی لا اکذب وانا ابن عبد المطلب لا اکذب یعنی میں نبی ہوں اس میں کوئی جھوٹ نہیں اور میں عبدالمطلب کی اولاد سے ہوں اس میں کوئی جھوٹ نہیں۔ یعنی آپ ﷺ نے اظہار تشکر اور تحدیث نعمت کی غرض سے اپنا اعلان نبوت اور بنی عبدالمطلب میں ہونا بڑے فخر سے فرمایا، جب کہ قادیانیوں کا جھوٹا نبی کہتا ہے۔

کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار (۱)

آپؒ مرزا قادیانی کا یہ شعر بار بار پڑھتے اور فرماتے دیکھو ان کا نبی آدم کا بیٹا نہیں بلکہ مٹی کا کیڑا اور انسانوں کی جائے نفرت ہے، یہ کیسی عاجزی ہے کہ آدمی خود کو انسان کا بچہ ہونے سے انکار کردے۔

حضرت شیخ القرآن نے تقریر میں ایسا رنگ اختیار کیا کہ مرزا قادیانی کی اپنی ہی تحریروں کی روشنی میں اس کا پوسٹ مارٹم کر کے رکھ دیا۔ آپ مرزا قادیانی کی کوئی بھی بات بیان کرتے تو مزاح کا ایسا ماحول پیدا ہو جاتا کہ لوگ بے اختیار ہنس پڑتے۔ آپؒ نے خاتم کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا ہمارے نبی علیہ السلام خاتم المرسلین اور خاتم النبیین ہیں۔ جب کہ مرزا قادیانی بھی خاتم کے معنی آخری کرتے ہوئے کہتا ہے کہ میں خاتم الاولاد ہوں۔ "میرے ساتھ ایک لڑکی پیدا ہوئی تھی جس کا نام جنت تھا اور پہلے وہ لڑکی پیٹ میں سے نکلی تھی اور اس کے بعد میں نکلا تھا اور میرے بعد میرے والدین کے گھر میں اور کوئی لڑکی یا لڑکا پیدا نہیں ہوا اور میں ان کے لئے خاتم الاولاد تھا (۲)

(۱) درثمین اردو ص ۱۱۶ از مرزا قادیانی۔

(۲) تریاق القلوب ص ۳۵۱ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۱۵ ص ۴۷۹ از مرزا قادیانی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت شیخ القرآنؒ نے فرمایا ہمارے نبی علیہ السلام کے پاس ملائکہ کے استاد حضرت جبریل علیہ السلام آتے تھے ان کے نبی کے پاس آنے والے فرشتہ کا نام ٹیچی ہے۔ آپ نے نبی ﷺ کے لباس مبارک کا ذکر فرمایا اور قادیانیوں کی ماں کے حوالے سے بتایا کہ مرزا قادیانی عورتوں کا سا لباس غرارہ استعمال کیا کرتا تھا۔

فرمایا ہمارے رسول خدا ﷺ کی تمام پیش گوئیاں درست ثابت ہوئیں جب کہ مرزا قادیانی کی ہر ہر پیش گوئی غلط ثابت ہوئی۔ مثلاً مرزا قادیانی نے کہا "ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں" (۱) جب کہ مرزا قادیانی برانڈرتھ روڈ لاہور کی احمدیہ بلڈنگ کی لیٹرین میں ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو مر گیا۔ آپ نے اس عظیم الشان اجتماع میں ختم نبوت پر مدلل تقریر فرمائی اور اقبال کا یہ شعر موضوع سخن رہا۔

لا نبی بعدی از احسان خدا است
پردہ ناموس دین مصطفیٰ است

حضرت شیخ القرآنؒ نے قادیانیوں کے عقائد باطلہ اور ختم نبوت پر ایسا فصیح و بلیغ خطبہ ارشاد فرمایا کہ معروف احراری عطا اللہ شاہ بخاری یہ کہنے پر مجبور ہو گئے کہ "آج میرے دل کی حسرت پوری ہو گئی ہے جب میں نے اپنے کانوں اور آنکھوں سے علامہ ہزاروی کا خطاب سنا اور انہیں دیکھا کہ مدلل وعظ کرنا صرف آپ کا ہی حق ہے آپ کی علمیت اور جادو بیانی سے مرزائیت کا ناطقہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بند ہو جائے گا" اسٹیج پر موجود ہر مسلک کے علماء آپ کی تقریر پر جھوم رہے تھے اور فضا نعروں سے گونج رہی تھی۔

۲۶ فروری ۱۹۵۳ء کو صورت حال پر غور کرنے کے لئے کراچی میں مجلس عمل کا اجلاس ہوا اسی رات حکومت نے تمام جید علماء کرام کو کراچی سمیت پورے ملک سے گرفتار کر لیا۔ لاہور، گوجرانوالہ، لائلپور، سیالکوٹ، اور راولپنڈی تحریک ختم نبوت کے مرکز بن گئے۔

(۱) تذکرہ (مجموعہ الہامات مرزا قادیانی) ص ۵۸۴ طبع دوم۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت شیخ القرآن نے وزیر آباد اور گوجرانوالہ کے ساتھ ساتھ صوبہ بھر میں جلسوں سے خطاب فرمایا اور لوگوں میں جوش ولولہ پیدا کیا لوگ جانیں قربان کرنے کے لئے تیار ہوگئے ہر روز وزیر آباد میں جلوس نکلتا شہر بھر میں مرزائیوں کا مکمل بائیکاٹ کر دیا گیا۔ رپورٹ تحقیقاتی عدالت میں لکھا ہے کہ ''وزیر آباد میونسپل کمیٹی نے دو احمدی مدرسوں اور چار احمدی استانیوں کو ملازمت سے برطرف کر دیا'' اس رپورٹ میں مزید لکھا ہے'' جب کراچی میں وزیر اعظم کو الٹی میٹم دیا جا چکا تو ڈائریکٹ ایکشن کی وسیع تیاریاں شروع ہوگئیں اور مولویوں نے ضلع کے مختلف شہروں میں اپنا پروپیگنڈہ بہت تیز کر دیا کا مریڈ عبد الکریم اور مولوی عبدالغفور ہزاروی وزیر آباد میں مصروف عمل ہوگئے'' (۱)

حضرت شیخ القرآنؒ کو گرفتار کرنے کے لئے پولیس نے جگہ جگہ چھاپے مارے مگر ناکام رہی۔ آپ مختلف مقامات پر خطابات فرماتے پولیس آپ کا تعاقب کرتی لیکن گرفتار نہ کرسکی انہی ایام میں وزیر آباد میں نماز ظہر کے بعد ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا یہ وزیر آباد کی تاریخ کا سب سے بڑا جلسہ تھا۔ آپ کو اس جلسہ سے خطاب کرنا تھا، پولیس نے چاروں طرف سے جلسہ گاہ کو گھیرے میں لے رکھا تھا حضرت شیخ القرآنؒ گولڑہ شریف میں قیام پذیر تھے حضور قبلہ بابو جیؒ نے آپ کو گاڑی دی اور چند احباب کو آپ کے ساتھ روانہ کیا جلسہ شروع ہو چکا تھا کہ آپ جلسہ گاہ میں داخل ہوئے لوگ دیوانہ وار نعرے لگانے لگے آپ نے حسب روایت بڑا جامع خطاب فرمایا اور ابھی جلسہ جاری ہی تھا کہ آپ راز داری سے اسٹیج سے اتر کر چلے گئے پولیس آپ کو گرفتار نہ کرسکی چونکہ اکثر و بیشتر علماء کرام گرفتار کر لئے گئے تھے۔ لہٰذا آپ چاہتے تھے کہ جتنا وقت باہر گزر جائے اچھا ہے تاکہ تحریک کمزور نہ پڑ جائے اور لوگوں کی صحیح سمت میں رہنمائی کی جائے۔

(۱)　رپورٹ تحقیقاتی عدالت (منیر انکوائری رپورٹ) ص ۱۸۱ از جسٹس منیر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

علماء کرام کی دھڑا دھڑ گرفتاریوں کے بعد تحریک میں مزید شدت آ گئی

تحریک ختم نبوت کا سب سے بڑا جلسہ مارچ کے ابتدائی دنوں میں لیاقت باغ راولپنڈی میں زیر صدارت پیر سید غلام محی الدین گیلانی المعروف قبلہ بابو جیؒ زیب سجادہ آستانہ گولڑہ شریف منعقد ہوا حد نگاہ تک لوگوں کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر تھا لیاقت باغ اور اس کے ارد گرد اس قدر ہجوم تھا کہ تل دھرنے کی جگہ نہ تھی اس جلسہ کے بارے میں رپورٹ تحقیقاتی عدالت میں لکھا ہے ''وہ جلسہ عام جو لیاقت باغ میں پیر صاحب گولڑہ شریف کی زیر صدارت منعقد ہوا وہ سب سے بڑا جلسہ تھا جس کی نظیر ماضی میں نہ مل سکتی تھی'' (۱) اس فقید المثال جلسہ سے حضرت شیخ القرآنؒ نے خطاب فرمایا اسٹیج پر جید علماء اور تحریک کے قائدین تشریف فرما تھے آپ نے مرزا قادیانی کے باطل عقیدہ کو طشت از بام کیا پاکستان میں مرزائیوں کی خفیہ سرگرمیوں کے تارو پود اکھیڑ کر رکھ دیئے، بڑے واضح الفاظ میں فرمایا حکومت جس سرد مہری اور بے اعتنائی کے ساتھ مسلمانوں کے مطالبات کو تسلیم نہیں کر رہی اس سے واضح طور پر عیاں ہو رہا کہ حکومت کا زوال شروع ہو چکا ہے محمد ﷺ کے یہ غلام ناموس مصطفیٰ ﷺ کی خاطر جانیں قربان کر سکتے لیکن کافر و مرتد کے سامنے جھک نہیں سکتے ہیں آج جن حیلوں اور بہانوں سے تحریک تحفظ ختم نبوت کو دبایا جا رہا ہے یہ کبھی بھی نہیں دبے گی۔ اس ملک کے لئے ہم نے اپنا خون بہایا ہے۔ ہم نہیں چاہتے کہ یہاں پر فسادات برپا ہوں لیکن اگر ملت اسلامیہ کی آواز کو دبانے کی کوشش کی گئی تو آنے والے انقلاب کو کوئی نہیں روک سکے گا ہم جان تک کی بازی لگا دیں گے۔ اور ناموس مصطفیٰ ﷺ کے تحفظ کی غرض سے عوام جو بھی قدم اٹھائے گی اس کی تمام تر ذمہ داری حکومت پر ہو گی۔ جو حکمران توہین رسالت کے مرتکب ہو رہے ہیں وہ کبھی بھی سرخرو نہیں ہو سکیں گے۔

---

(۱) رپورٹ تحقیقاتی عدالت (منیر انکوائری رپورٹ) ص ۱۸۵ از جسٹس منیر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آپ نے اپنے مخصوص انداز میں ایسا جامع خطبہ ارشاد فرمایا کہ آپؒ کے خطاب کے بعد مزید کسی خطاب کی ضرورت نہ رہی نامور ادیب محترم عزیز ملک صاحب جو وہاں موجود تھے کے مطابق جب حضرت شیخ القرآنؒ نے اپنے مخصوص سحر انگیز بیان میں متنبّی قادیان کے دجل وفریب کے بخیے ادھیڑے تو آپ کے وعظ کے اختتام پر دیگر مقررین نے یہ کہہ کر جلسہ کے اختتام کا اعلان کر دیا کہ ''علامہ ہزاروی کے بعد کون سی میخ باقی رہ گئی ہے جو متنبّی قادیانی کے تابوت میں پیوست کی جائے''۔

اس جلسہ کے اختتام پر پولیس آپ کو گرفتار کرنا چاہتی تھی لیکن ناکام رہی بلکہ عوام کے ساتھ ٹکراؤ ہو گیا جس سے پورے شہر میں ہنگامے شروع ہو گئے شورش کاشمیری کے بقول ''سب سے بڑا اجتماعی جلسہ جس کی نظیر ماضی میں نہ تھی حضرت قبلہ سید غلام محی الدین شاہؒ پیر صاحب گولڑہ شریف کے زیر صدارت لیاقت باغ میں منعقد ہوا۔ پولیس نے اپنا حربہ استعمال کیا تو کھلم کھلا ٹکراؤ ہو گیا(۱)

6 مارچ کو ڈپٹی کمشنر راولپنڈی نے گولڑہ شریف حاضری دی اور حضرت قبلہ بابو جیؒ سے درخواست کی کہ علامہ ہزاروی کو ہمارے حوالے کر دیا جائے ہمیں سختی سے حکم ملا ہے کہ اگر وہ گرفتار نہ ہوئے تو ان کے اہل خانہ کو گرفتار کر لیا جائے اس پر حضرت قبلہ بابو جی رحمتہ اللہ علیہ نے وعدہ فرمایا اور عصر کے بعد حضرت شیخ القرآنؒ کو ساتھ لے کر ڈپٹی کمشنر کی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے یوں وہاں سے حضرت شیخ القرآن کو گرفتار کر کے سنٹرل جیل راولپنڈی میں پبلک سیفٹی ایکٹ دفعہ ۳ کے تحت نظر بند کر دیا گیا۔ چنانچہ آپ نے اسیری کے سات ماہ اسی جیل میں گزارے۔

تحقیقاتی رپورٹ میں حضرت شیخ القرآنؒ پر الزام عائد کیا گیا ہے کہ ''وزیر آباد میں تحریک کی تنظیم کرنے والے مولوی محمد عبدالغفور ہزاروی اور کامریڈ عبدالکریم تھے۔ یہاں ریل کی پٹڑی پر درخت کا ایک تنا رکھ کر ایک ٹرین روکی گئی جو سرمایہ یہاں سے

(۱) تحریک ختم نبوت ص ۱۳۶ از شورش کاشمیری۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ضبط کیا گیا اس کی مقدار دو ہزار پانچ سو ساٹھ روپے تھی (۱) حضرت شیخ القرآنؒ کی گرفتاری کے بعد راولپنڈی میں حالات تیزی سے بگڑنے لگے۔ شورش کاشمیری رقم طراز ہیں کئی ایک علماء گرفتار کیے گئے۔ جامع مسجد میں تحریک کا مرکز کا قائم ہو گیا۔ ایک ہزار بتیس (۱۰۳۲) رضا کار گرفتار کیے گئے ہزارہ سے دو ہزار پٹھان مارچ کرتے ہوئے راولپنڈی کی طرف آ رہے تھے انتظامیہ بدحواس ہو گئی ڈپٹی کمشنر اور سپر نٹنڈنٹ پولیس حضرت پیر صاحب گولڑہ شریف کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ کی منت سماجت کی کہ ان پٹھانوں کو واپس کریں دونوں آفیسر اشکبار ہو گئے۔ پیر صاحب قبلہ نے ان کو واپس کیا کہ ہزارہ میں رہ کر نئے احکامات کا انتظار کریں'' (۲)

جب مولانا عبدالستار خاں نیازیؒ پر بغاوت کا مقدمہ چلا اور فوجی عدالت نے آپ کو سزائے موت سنا کر سنٹرل جیل لاہور میں پھانسی کی کوٹھری میں بند کر دیا تو حضرت شیخ القرآنؒ نے جیل کے اندر سے ہی کوششیں شروع کر دیں۔ کہ کسی طرح مولانا عبدالستار خاں نیازیؒ کی سزائے موت کو منسوخ کرایا جائے، چنانچہ آپ نے ملک کے تمام بڑے بڑے سجادہ نشین حضرات کو خط لکھے اور انہیں اس بات پر تیار کیا کہ حکومت وقت اور دیگر ممالک کے سربراہان سے رابطے کریں اس سلسلہ میں حضرت قبلہ بابو جیؒ نے بھی خصوصی طور پر کوششیں جاری رکھیں۔ پروفیسر محمد آصف ہزاروی کو ایک انٹرویو میں مولانا عبدالستار خان نیازی نے فرمایا'' خاص طور پر میری ذات کے ساتھ محبت و وابستگی کا یہ عالم تھا کہ جب مجھے سزائے موت ہوئی تو آپ نے سجادہ نشین گولڑہ شریف اور حضرت خواجہ نظام الدین تونسہ شریف کو اس مقصد کے لئے تیار کیا کہ وہ حکومت وقت کو اس بات پر مجبور کریں کہ وہ میری سزا کی منسوخی اور رہائی کا اعلان کرے۔ میری رہائی کے لئے آپ نے ہر ممکن قربانی کا اعلان کیا۔ مولانا مرحوم مغفور

---

(۱) رپورٹ تحقیقاتی عدالت (منیر انکوائری رپورٹ) ص ۱۸۴ از جسٹس منیر

(۲) تحریکِ ختم نبوت ص ۱۳۶ از شورش کاشمیری۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نے مجھے بتایا تھا کہ شیخ القرآن کی تحریک پر ان حضرات نے اس وقت کے چیف مارشل لاایڈمنسٹریٹر اور حکومت کے دیگر عمائدین پر دباؤ ڈالا اور بیرون ملک مختلف سربراہاں کو ٹیلی گرام دیئے جس سے میری سزائے موت کا حکم منسوخ کر دیا گیا'' (۱)

سنٹرل جیل راولپنڈی میں آپؒ نے اسیری کے ایام دیگر اسیران تحریک ختم نبوت کے ہمراہ بڑی پامردی حوصلہ مندی اور جرأت و استقامت کے ساتھ گزارے آپ اپنا زیادہ تر وقت اوراد و وظائف پڑھنے پر صرف کرتے۔ جیل میں موجود علماء کرام کے وفود ملاقات کے لئے حاضر ہوتے تو تحریک سے متعلق امور پر گفتگو ہوتی۔ جب آپ نے جیل میں قدم رکھا موسم گرما کا آغاز تھا پھر رفتہ رفتہ موسم اپنے شباب پر پہنچ گیا اور ساتھ ہی رمضان المبارک جیسے بابرکت مہینہ کا ۱۵ مئی ۱۹۵۳ء کو آغاز ہوا۔ آپ نے جیل سے ایک خط اپنے برادر اصغر مولانا محمد غلام ربانیؒ کے نام لکھا جو پروفیسر محمد آصف ہزاروی کے پاس محفوظ ہے اس میں لکھتے ہیں۔

برخودار مولوی غلام ربانی صاحب سلمہ

السلام علیکم

میں بفضلہ تعالیٰ بالکل خیریت سے ہوں۔ رمضان المبارک نہایت آرام سے گزر رہا ہے۔ الحمدللہ، ویسے موسم بھی خوب ٹھنڈا ہے آج چھٹا روزہ ہے مجھے مزید کسی چیز کی ضرورت نہیں رمضان المبارک کے بعد ململ کے کرتے کی ضرورت ہوگی وہ وزیر آباد خط لکھ دیا ہے انشاء اللہ تعالیٰ کوئی تکلیف نہیں اب کلاس بی ہے۔

سلام مسنون

فقط

محمد عبدالغفور ہزاروی عفی عنہ

۲۰ مئی ۱۹۵۳ء

رانا منظور احمد نے آپ کی جیل کی زندگی کے بارے میں لکھا ہے۔

(۱) مولانا عبدالغفور ہزاروی کی دینی و ملی خدمات ص ۳۱۹ از مولانا محمد آصف ہزاروی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

''ایک دفعہ آپ نے فرمایا کہ'' ہم ختم نبوت کی تحریک میں اس لئے شامل ہوئے تھے کہ مذہب کو بچائیں مگر ایک پارٹی نہرو کے اشارے پر ناچ کر پاکستان کو تباہ کرنے پر تلی ہوئی تھی اور ایک لیڈر نے اس تحریک سے گورنر بننے کے خواب دیکھنے شروع کر دیئے'' آپ چند علماء کے ہمراہ سنٹرل جیل راولپنڈی میں نظر بند تھے آپ کی جرات و بے باکی بے حد مشہور تھی۔ آپ ہر وقت آرام سے لیٹے یاد خداوندی کرتے رہتے دوسرے قیدی حیران تھے اور چہ مگوئیاں کرتے تھے کہ یہ عجیب آدمی ہے اسے کسی قسم کی فکر ہی نہیں''

اس تحریک میں حکمرانوں کی غلط پالیسیوں کی وجہ سے ملک سیاسی توانائی سے محروم ہو گیا۔ ممتاز دولتانہ کو وزارتِ اعلیٰ اور خواجہ ناظم الدین کو وزارت عظمیٰ سے ہاتھ دھونا پڑے۔ قومی اسمبلی توڑ دی گئی۔ مارشل لاء آیا اور ختم ہو گیا۔ لیکن ملک میں مارشل لگائے جانے کی ریت شروع ہو گئی۔ مارشل کے اختتام کے بعد ستمبر ۱۹۵۷ کے آخر میں حضرت شیخ القرآنؒ کو رہا کر دیا گیا۔

جس غیر دانشمندانہ طریقے سے اس تحریک کو کچلا گیا اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ صدر ایوب خان کے دور میں لاہور ہائی کورٹ کے ڈویژن بنچ نے پاکستان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ قادیانیوں کو مسلمان تسلیم کرنے کا بیان دے دیا۔ تحریک ختم نبوت کے قائدین رفتہ رفتہ وصال پا چکے تھے پھر بھی علماء کرام نے مقامی سطح پر اپنے اپنے خطابات میں مسئلہ ختم نبوت کو زندہ رکھا۔ اخبارات و رسائل میں مرزائیت کے خلاف لکھا جاتا رہا۔ جنگ ۱۹۶۵ء کے بعد مرزائی پھر سے اپنے منصوبوں کو پایا تکمیل تک پہنچانے کے لئے سرگرم عمل ہو گئے۔

حضرت شیخ القرآن رحمتہ اللہ دورہ تفسیر قرآن مجید کی کلاس میں مرزائیوں کے عقائد باطلہ کے خلاف نوٹس لکھواتے اور فرماتے علماء کرام کی ایک ایسی کھیپ تیار کر رہا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہوں جو آنے والے حالات میں قادیانیوں کا مقابلہ کرے گی۔ ۱۹ اکتوبر ۱۹۷۰ء کو آپ وصال فرما گئے ۵۰ ہزار سے زائد علماء کرام نے آپ کے جنازہ کو کندھا دیا جب کہ سوا لاکھ کے قریب عوام اہلسنت نے آپ کے استاذ مکرم حضرت شیخ الجامعہ مولانا محب النبی رحمۃ اللہ کی امامت میں آپ کی نماز جنازہ پڑھی اور حضور قبلہ بابو جی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کے بیٹے حضرت مفتی محمد عبدالشکور ہزاوری گولڑوی مدظلہ العالی کی دستار بندی فرمائی۔ یوں آپ کو اپنے والد ماجد کا مشن آگے بڑھانے کے لئے جانشین بنایا گیا۔

قادیانی مرزا ناصر کی قیادت میں اپنی زیر زمین سرگرمیوں کو جاری رکھے ہوئے تھے یہاں تک کہ ۲۲ مئی ۱۹۷۴ کو نشتر میڈیکل کالج ملتان کے طلبہ کا وفد سیاحت کی غرض سے پشاور گیا ربوہ ریلوے اسٹیشن پر طلبہ نے ختم نبوت زندہ باد کے نعرے لگائے۔ واپسی پر طلبہ چناب ایکسپریس پر پشاور سے ملتان آ رہے تھے۔ ۲۹ مئی کو جب ٹرین ربوہ ریلوے اسٹیشن پر پہنچی تو پہلے سے تیار مرزائیوں نے مسلح ہو کر طالب علموں پر حملہ کر دیا اور بری طرح سے زدوکوب کیا جب ۳۰ مئی کو اخبارات میں خبر شائع ہوئی تو ملک بھر میں مرزائیوں کے خلاف ایک تحریک شروع ہوگئی جو کہ مرزائیت کے تابوت میں آخری میخ ثابت ہوئی ملک بھر میں مرزائیت کے خلاف نفرت کی لہر پیدا ہوگئی مختلف شہروں میں جلسے جلوس ہڑتالیں شروع ہوگئیں۔ مرزائیوں کی دوکانوں کو نذر آتش کر دیا گیا فائرنگ آنسو گیس اور لاٹھی چارج کے واقعات میں کئی لوگ ہلاک وزخمی ہوئے ملک بھر کے کالجوں میں ہنگامے شروع ہو گئے۔ علمائے کرام نے ایک بار پھر حکومت پر دباؤ ڈالنا شروع کر دیا کہ مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے وزیر آباد میں اس تحریک کی قیادت آپ کے فرزند مفتی محمد عبدالشکور ہزاوری مدظلہ العالی نے کی۔

یکم جون ۱۹۷۴ کو نماز جمعہ کے بعد مرکزی جامع مسجد غوثیہ سے ایک زبردست جلوس نکلا شہر میں مکمل ہڑتال تھی مین بازار میں واقع مرزائیوں کی دوکانوں پر توڑ پھوڑ ہوئی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تمام مکاتب فکر کے علماء کرام کا اجلاس مفتی عبدالشکور کی صدارت میں ہوا۔ مختلف مقامات پر جلسے کرنے کا پروگرام مرتب ہوا۔ مرزائیوں کے اقتصادی اور عمرانی بائیکاٹ کا اعلان کیا گیا۔ متعدد افراد کو وزیرآباد سے گرفتار کیا گیا مفتی صاحب کی قیادت میں جون اور جولائی ۱۹۷۴ میں متعدد پروگرام ہوئے اور جلوس نکالے گئے۔ ۱۴ جون کو بڑی کامیاب ہڑتال ہوئی۔ قادیانی وزیرآباد سے بھاگ کر ربوہ میں پناہ لینے کے لئے چلے گئے چندایک نے اسلام قبول کرلیا۔ عدالت نے تحقیقات شروع کر دیں یکم جولائی کو قومی اسمبلی کا اجلاس ہوا اور مرزائیوں کو خارج از اسلام قرار دینے پر غور ہوا۔ سرحد اسمبلی پہلے ہی انہیں غیر مسلم قرار دینے کی قرارداد منظور کر چکی تھی اگست میں قومی اسمبلی کی کاروائی جاری رہی تحریک بھی عروج پر تھی بالآخر ۷ ستمبر ۱۹۷۴ کو قومی اسمبلی نے متفقہ طور پر مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا اور یوں یہ تحریک جس کے لئے ۱۹۵۳ میں علماء کرام اور عوام پاکستان نے قربانیاں دی تھیں بالآخر کامیابی سے ہمکنار ہوئی۔

اللہ اکبر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت ابوالفیض محمد عبدالکریم ابدالویؒ

﴿2003-1930﴾

تاریک دلوں کو اپنی ضیا بار شعاعوں سے منور کرنے والا آفتاب حضرت ابوالفیض محمد عبدالکریم ابدالویؒ یکم فروری 1930ء کو سرگودھا کے شمال مشرقی افق پر واقع موضع ابدال میں طلوع ہوا آپ کے والد گرامی کا نام حافظ احمد سراج الدین تھا، جو غازی اسلام پیر محمد شاہ بھیروی کے ارادتمند تھے آپ کے دادا جان میاں عبدالقادر بھی بہت بڑے متبحر عالم دین تھے اس طرح گویا آپ کے خاندان کی علمی وروحانی لحاظ سے ایک پہچان تھی۔ آپ نے ابتدائی تعلیم اپنی والدہ ماجدہ سے حاصل کی جو کہ حافظ قرآن تھیں جبکہ درس نظامی کی تکمیل کے لیے اپنے چچازاد بھائی حکیم سیف اللہ سالمی نقشبندی سے کی۔ غازی اسلام حضرت پیر محمد شاہ کے حکم واجازت سے محدث اعظم مولانا سردار احمد فیصل آبادی کے درس میں بھی علمی پیاس بجھاتے رہے۔ بعد ازاں 1954 میں خانقاہ ڈوگراں کے عوام کی خواہش اور اپنے استادِ گرامی قدر مولٰنا سردار احمد فیصل آبادی کے حکم پر آپ تبلیغِ دین کی غرض سے خانقاہ ڈوگراں ضلع شیخوپورہ (اب ضلع ننکانہ صاحب) تشریف لے آئے۔ اور آخری دم تک خانقاہ ڈوگراں میں تشنگان علم کی پیاس بجھاتے رہے۔ خانقاہ ڈوگراں میں دارالعلوم چشتیہ رضویہ کی بنیاد رکھی جو آج کے دور میں ایک بلند پایہ علمی درسگاہ ہے آپ ایک بلند پایہ خطیب اور اعلیٰ درجہ کے مصنف تھے مختلف دینی واعتقادی اہمیت کے مسائل پر آپ نے تیرہ کتب تحریر فرمائیں۔ ۴ رمضان المبارک ۱۴۲۴ بمطابق 31 اکتوبر 2003ء کو شب آٹھ بجے آپ کا سانحہ ارتحال ہوا اگلے دن کم وبیش ایک لاکھ افراد نے آپ کے صاحبزادہ مولٰنا نورالمصطفیٰ رضوی کی اقتداء میں آپ کی نماز جنازہ پڑھی اور دارالعلوم چشتیہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رضویہ خانقاہ ڈوگراں میں ہی آپ کو سپردخاک کر دیا گیا۔

ردِقادیانیت:

ایڈیٹر ماہنامہ ضیائے حرم لاہور پروفیسر حافظ احمد بخش ردقادیانیت کے حوالے سے آپ کی خدمات کا تذکرہ کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

قریب قریب ۸۳/۱۹۸۲ کی بات ہے خلوص و وفا اور مہر و مروت کی اعلیٰ ترین روایات کے حامل ہمارے روحانی بھائی حضرت مولٰنا غلام رسول سیالوی نے بزم دوستاں میں یہ بات چلائی کہ چنیوٹ میں ختم نبوت کے حوالے سے سواداعظم اہلسنّت والجماعت کے اسٹیج سے بھی کام کا باقاعدہ آغاز ہونا چاہیے۔احباب نے باہمی مشاورت سے فیصلہ کیا کہ شہر کے سٹیڈیم میں ہر سال عظمتِ تاجدارِ ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا جائے چنانچہ اس سلسلہ میں دوسری کانفرنس میں جن صاحب بصیرت اور اہل علم افراد کو خطاب کی دعوت دی گئی ان میں ابوالفیض مولٰنا محمد عبدالکریم ابدالوی بھی شامل تھے علامہ موصوف ختم نبوت کے عقلی و نقلی دلائل پر مشتمل انتہائی وقیع مواد کے ساتھ اسٹیج پر جلوہ گر ہوئے اور انتہائی پر مغز تقریر ہدیہ سامعین کی اگرچہ وقت کی تنگ دامانی حائل تھی۔لیکن انتہائی حکمت اور ایجاز کے ساتھ آپ نے اس موضوع پر سیر حاصل بحث فرمائی آپ کا خطاب باصواب متذکرہ نشست کا نچوڑ تھا کافی عرصہ گذر چکا ہے میرے ذہین میں تقریر کا مواد محفوظ نہیں رہ سکا مجھے قوی امید ہے کہ غازی صاحب مرحوم کے دفتری ریکارڈ میں اس کے نکات ضرور موجود ہونگے (۱)

صلی اللہ علیہ وسلم

(۱) ماہنامہ ضیائے حرم لاہور ص ۹۷ جنوری ۲۰۰۴ء

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پیر محمد عتیق الرحمٰن

﴿پ 1958﴾

زیب سجادہ آستانہ عالیہ فیض پور (ڈھانگری شریف) آزاد کشمیر، پیر محمد عتیق الرحمٰن ۲۴ دسمبر ۱۹۵۸ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی کا نام پیر محمد فاضلؒ تھا۔ جو کہ ۱۵ مئی ۱۹۹۱ء کو واصل بحق ہوئے۔ پیر محمد عتیق الرحمٰن نے درس نظامی تک تعلیم حاصل کی ہے۔ آپ کے جد امجد حضرت خواجہ محمد حیاتؒ نے تقریباً دو سو سال قبل ایک ادارہ ''دارالعلم والعمل نقشبندیہ مجددیہ قادریہ'' کی بنیاد ڈنگروٹ شریف میں رکھی تھی جو منگلا ڈیم کی تعمیر سے ڈیم کی حدود میں آ گیا تو مذکورہ ادارہ اور خانقاہ کو ڈھانگری شریف جس کا نام بعد میں تبدیل کر کے فیض پور شریف رکھ دیا گیا منتقل کر دیا گیا۔ یہ ادارہ آج بھی صاحبزادہ پیر محمد عتیق الرحمٰن کی زیر نگرانی و زیر سرپرستی تشنگان علم کی علمی پیاس بجھانے کا سامان پیدا کر رہا ہے۔

آزاد کشمیر کی سیاسی و مذہبی بساط پر آپ ایک معروف و معتبر شخصیت ہیں۔ آپ جمعیت علمائے جموں و کشمیر اور جماعت اہلسنت جموں و کشمیر دونوں جماعتوں کے صدر ہیں۔ جبکہ مرکزی جماعت اہلسنت پاکستان کی سپریم کونسل کے آپ چیئرمین ہیں۔ آپ مسلسل دوبار بھاری اکثریت سے ۲۰۰۱ء اور ۲۰۰۶ء کے عام انتخابات میں کامیاب ہو کر آزاد کشمیر اسمبلی کے رکن منتخب ہوئے ہیں۔ آزاد کشمیر اسمبلی میں تلاوت کے بعد نعت رسول مقبول ﷺ پڑھنے کا آغاز آپ کی تحریک سے شروع ہوا اور آزاد کشمیر اسمبلی میں سب سے پہلی نعت پڑھنے کی سعادت بھی آپ کے حصہ میں آئی ہے۔

۸ دسمبر ۲۰۰۷ء کو بوقت ۸ بجے صبح آپ کے آستانہ عالیہ فیض پور ہاؤس میرپور آزاد کشمیر میں آپ نے راقم الحروف کو شرف ملاقات سے نوازا اور انتہائی پرخلوص

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مہمان نوازی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنی دیگر مصروفیات سے راقم الحروف کی مرضی کے مطابق کھلا وقت نکال کر لمبی ملاقات کا موقع دیا۔اسی ملاقات میں آپ سے ہونے والی گفتگو میں ردقادیانیت کے حوالے سے آپ کی خدمات کی ایک جھلک پیش خدمت ہے۔

ردِ قادیانیت:

۲۹ مئی ۱۹۷۴ء کو قادیانیوں نے نشتر میڈیکل کالج ملتان کے طلباء پر تفریحی دورے سے واپسی پر ربوہ میں بے پناہ وحشیانہ تشدد کیا تو ملک بھر میں فتنہ قادیانیت کے خلاف ایک بھرپور مذمتی و مزاحمتی تحریک شروع ہوگئی۔علامہ الشاہ احمد نورانی صدیقیؒ اس وقت رکن قومی اسمبلی تھے۔آپ نے اسمبلی میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی تحریک پیش کی جس کے نتیجہ میں پاکستان میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا گیا۔آپ مولٰنا شاہ احمد نورانی صدیقیؒ کے انتہائی معتبر اور قریبی ساتھیوں میں سے ہیں۔تحریکِ ختمِ نبوت ۱۹۷۴ء کے دوران مولانا نورانیؒ کے ہمراہ ملک بھر میں دورے کئے اور جلسوں سے خطاب کر کے عوام میں یہ شعور بیدار کر دیا کہ قادیانیت ایک مکروہ فتنہ ہے جو اسلام کیلئے ایک ناسور ہے، اسکا اسلام سے الگ کیا جانا ازبس ضروری ہے۔اسی عوامی شعور کی بیداری کے بعد اس وقت کی بھٹو حکومت بے پناہ غیر ملکی دباؤ کے باوجود قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے پر مجبور ہوگئی۔خصوصی طور پر اسلام آباد، راولپنڈی اور گردونواح کے علاقوں میں آپ نے بہت زیادہ خطابات فرمائے۔

۱۹۸۲ء میں آپ کی زیر صدارت قائداعظم سٹیڈیم میرپور میں ایک عظیم الشان سنی کانفرنس منعقد ہوئی۔جس میں پاکستان اور آزاد کشمیر کے تمام جید اکابرین اہلسنت نے شرکت فرمائی۔لاکھوں فرزندان اہلسنت کی موجودگی میں آپ نے خطبہ صدارت ارشاد فرماتے ہوئے قادیانیت کے مکروہ چہرہ سے بھی پردہ اٹھایا اور آزاد کشمیر میں قادیانی سازشوں کو طشت ازبام کیا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اب آپ دوسری دفعہ آزاد کشمیر قانون ساز اسمبلی کے رکن ہیں ۲۰۰۳ء میں آپ نے بحیثیت ممبر قانون ساز اسمبلی آزاد کشمیر اسمبلی میں قرارداد پیش کی کہ

''اسلام ایک سچا دین ہے، حضور پاک ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری رسول ہیں۔آپ کے بعد قیامت تک کوئی نبی پیدا نہیں ہوسکتا۔مرزا غلام احمد قادیانی جھوٹا اور دجّال ہے۔وہ خود اور اسکے تمام پیروکار دائرہ اسلام سے خارج ہیں اور یہ عقیدہ رکھنے والا کہ حضور اکرم ﷺ کے بعد اگر کوئی اور نبی پیدا ہو جائے تو آپ کی نبوت میں فرق نہیں آتا، بھی کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے''

یہ قرارداد آزاد کشمیر اسمبلی میں متفقہ طور پر منظور ہو کر ریکارڈ کا حصہ بن چکی ہے۔اس قرارداد میں حضور اکرم ﷺ کی غیر مشروط ختم نبوت کا اقرار اور مرزا قادیانی سمیت اجرائے نبوت کا کسی بھی رنگ میں عقیدہ رکھنے والے جملہ گمراہان کے کفر کا اعلان موجود ہے جو آپ کی تحفظ عقیدہ ختم نبوت سے دلی وابستگی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔آپ ہی کی کوششوں سے ستمبر ۲۰۰۷ء میں باغ آزاد کشمیر میں عظیم الشان سنّی کانفرنس منعقد ہوئی۔اس کانفرنس میں خطاب فرماتے ہوئے آپ نے فتنہ قادیانیت کے استیصال کی اہمیت پر زور دیا۔

دوران ملاقات جب راقم الحروف نے اپنی کتاب ''علمائے حق اور ردّ فتنہ مرزائیت'' پیش کی۔تو آپ کتاب کی ورق گردانی کرتے ہوئے ردِ قادیانیت پر کام کرنے والے علماء حق کو بڑے والہانہ انداز میں ہدیہ تہنیت و تبریک پیش کرتے رہے جو قادیانیت کے خلاف آپ کے قلبی جذبہ ایمانی کا مظہر تھا۔میری دلی دعا ہے اللہ تعالیٰ آپ کے عزم وعمل میں مزید پختگی عطا فرمائے اور آپ کی ردِ قادیانیت کے سلسلہ میں کی جانے والی کوششوں کو ثمر آور بنائے۔آمین یارب العالمین۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مفتی عزیز احمد بدایونیؒ

(1989-1901)

یادگار سلف، افتخار خلف، قاری مفتی عزیز احمد قادری بدایونی کی ولادت با سعادت قصبہ آنولہ ضلع بانس بریلی بھارت میں ۱۹۰۱ء میں ہوئی۔ ابتدائی تعلیم اپنے وطن آنولہ میں ہی حاصل کی اور حافظ عبدالصمد مرحومؒ سے پہلے دس سپارے قرآن کریم کے حفظ کیے۔ بعد ازاں بقیہ قرآن پاک حافظ محمد بخشؒ کے زیر سایہ حفظ کیا۔ درس نظامی کی تکمیل مفتی احمد الدین قادریؒ سے کی۔ ۱۹۲۰ء میں پنجاب یونیورسٹی سے فاضل عربی اور ۱۹۲۲ء میں مولنا شاہ محمد ابراہیم قادریؒ سے دورہ حدیث پڑھا اور سند فراغت حاصل کی۔ ۱۹۱۹ء میں آپ کی شادی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو گیارہ بیٹوں اور چار بیٹیوں سے نوازا۔ آپ نے درس و تدریس کا آغاز مدرسہ عالیہ قادریہ بدایوں شریف سے کیا بعد ازاں لاہور تشریف لے آئے۔ ۱۹۵۵ء میں گڑھی شاہو لاہور میں مرکزی انجمن حزب المجاہدین قائم کی جس کے امیر و صدر آپ خود تھے اس انجمن کا بنیادی مقصد تبلیغ و اشاعت دین تھا۔ آپ ایک شعلہ بار خطیب اور ایک منجھے ہوئے ادیب تھے۔ دوران تعلیم ہی آپ نے شیخ المشائخ الحاج شاہ مطیع الرسول محمد عبدالمقتدر القادریؒ کے دست پر شرف بیعت حاصل کیا۔ علاوہ ازیں الحاج عبدالقدیر بدایونیؒ اور قطب مدینہ حضرت مولنا محمد ضیاء الدین مدنیؒ نے بھی آپ کو خلافت اور اجازت عطا فرمائی۔ تقریباً ۶۲ سال تک آپ درس و تدریس اور فتویٰ نویسی کی ذمہ داری سرانجام دیتے رہے۔ مولنا مفتی احمد یار خاں نعیمیؒ، مفتی امین الدینؒ، اور علامہ غلام رسول سعیدی آپ کے شاگردوں میں شامل رہے۔ دو دفعہ حج اور پانچ دفعہ عمرے کی سعادت حاصل کرنے کی غرض سے مدینۃ النبی ﷺ اور مکہ مکرمہ حاضر ہوئے۔ آسمان علم و عمل کا یہ نیر تاباں ۶ جولائی ۱۹۸۹ء کو غروب ہوا۔ جامعہ نعیمیہ لاہور میں آپ کی نماز

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جنازہ علامہ سید محمود احمد رضویؒ شارح بخاری نے پڑھائی اور چوک گڑھی شاہو کے قبرستان میں مدفون ہوئے۔

ردقادیانیت:

گمراہ اور باطل فرقوں کی سرکوبی میں اپنی زندگی صرف کرتے ہوئے آپ نے ردّ قادیانیت پر خاطر خواہ کام کیا۔ اکتوبر ۶ ۱۹۵ء میں قادیانی سربراہ مرزا بشیر الدین محمود نے آیت قرآنی **یاایھاالذین امنوا من یرتد منکم عن دینه فسوف یاتی الله بقوم ......** (۱) میں روایتی تلبیس ودجل سازی کرتے ہوئے اس آیت مبارکہ کو قادیانیت کی حقانیت وسچائی کی دلیل قرار دیا۔ اور یہ تقریر ایک پمفلٹ کی شکل میں بعنوان ''انعام الٰہی'' شائع کروادی۔ جب یہ دجل وتبلیس پر مبنی پمفلٹ آپ کی نظر سے گزرا تو آپ نے اس کا ردّ بلیغ فرماتے ہوئے ایک رسالہ ''اکرام الٰہی بجواب انعام الٰہی'' تحریر فرمایا اور مرزا بشیر الدین محمود کے ایک ایک دجل کا مدلل رد قرآن وحدیث اور قادیانی کتب سے فرمایا۔ اور کتاب کے آخری صفحہ پر آپ نے قادیانیوں کو چیلنج کرتے ہوئے تحریر فرمایا ہے۔

''حوالہ غلط ثابت کرنے والے کو سو روپے انعام دیا جائے گا''

آج تک کسی قادیانی کو اس مدلل تحریر کا جواب لکھنے اور انعام حاصل کرنے کی ہمت نہ ہوسکی۔ راقم الحروف کے پاس اس نایاب علمی رسالہ کی فوٹو کاپی موجود ہے۔ جو برادر عزیز جناب محمد فاروق احمد ﴿مسلم کتابوی لاہور﴾ نے عنایت فرمائی تھی۔ نیز آخری صفحہ پر آپ نے بہائی فرقہ کی رد میں کچھ کلمات تحریر فرمائے ہیں جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ تمام گمراہ فرقوں کے رد میں آپ کو ملکہ حاصل تھا۔ مولنا اللہ وسایا نے ردقادیانیت پر شائع ہونے والی کتب پر تبصروں پر مشتمل کتاب ''قادیانیت کے

(۱) سورۃ المائدہ۔ آیت ۵۴

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خلاف قلمی جہاد کی سرگزشت" مرتب فرمائی تو آپ کی مذکورہ کتاب پر ان الفاظ میں تبصرہ لکھا ہے۔"مرزا محمود آنجہانی کے ایک خطبے کو مرزائیوں نے "انعام الٰہی" کے نام سے شائع کیا تو اس کے جواب میں مصنف نے یہ رسالہ شائع کر کے مسلمانوں کو مرزائیوں کے باطل عقائد سے باخبر کیا"(۱)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رسالہ کو حضرت ممدوح کی نجات اخروی کا سبب بنا دے۔

(۱) قادیانیت کے خلاف قلمی جہاد کی سرگزشت ص ۲۱۵ از مولانا اللہ وسایا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مناظر اسلام مولانا محمد عمر اچھروی رحمۃ اللہ علیہ

﴿1971-1902﴾

مایہ ناز عالم دین، شہرہ آفاق مناظر اور بے بدل عوامی خطیب مولانا محمد عمر اچھروی شیر و کا ہنہ نزد قصور میں 1901ء میں پیدا ہوئے آپ کے والد محترم کا نام مولانا محمد امین بن عبدالمالک تھا جو مولانا غلام محی الدین قصوری کے خاندان سے تھے۔ قرآن پاک والد مکرم سے پڑھنے کے بعد فارسی کتابیں مولانا صلاح الدین سے پڑھیں۔ مدرسہ فریدیہ قصور، مدرسہ رحیمیہ نیلا گنبد مدرسہ رحمانیہ دہلی اور مدرسہ فتح پوری میں بھی زانوئے تلمذ طے کیا۔ 1918ء میں آپ مروجہ علوم دینیہ سے فارغ التحصیل ہو کر قصور آ گئے اور پنجابی و اردو زبان میں وعظ و تقریر کا آغا کیا اپنے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے موضوع کا حق ادا کر دیتے۔ مناظرانہ طرز تحریر و تقریر نے بہت جلد عوام و خواص میں آپ کو ہر دلعزیز بنا دیا، لوگ آپ کا نام سن کر میلوں فاصلہ طے کر کے جلسہ گاہ میں پہنچتے۔ 1933ء میں آپ نے اچھرہ لاہور میں رہائش اختیار کر لی اس وقت تک آپ کی شہرت پنجاب بھر میں ہو چکی تھی۔ مرزائی، شعیہ، دیوبندی اور وہابی عقائد کے آپ ایسے بخیے ادھیڑتے تھے کہ خدا کی پناہ۔ مخالفین کی اکثر کتابوں کے حوالے آپ کو صفحہ و سطر سمیت ازبر تھے جبکہ نادر و نایاب کتابوں کا ایک قابل قدر ذخیرہ آپ کے پاس تھا۔ بڑی ہی جرأت مندی اور ثابت قدمی سے آپ میدان مناظرہ میں اترتے اور فتح و کامرانی آپ کے قدم چومنے کو بے تاب رہتی۔ زندگی بھر کسی مناظرہ میں شکست تو دور کی بات ہے کمزور دلائل بھی نہ دیئے، حضرت شیر ربانی میاں شیر محمد شرقپوری کے ہاتھ پر بیعت ہوئے اور آپ کی نگاہ ولایت کے فیض سے ہر میدان میں فتح یاب ہوئے۔ (۱)

(۱) تذکرہ علمائے اہلسنت لاہور ص ۳۸۷ از پیرزادہ اقبال احمد فاروقی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بے باک مرد حق تھا، مجاہد دلیر تھا
وہ شرقپور کے شیرِ محمد کا شیر تھا

آپ نے 200 سے زائد مناظرے جیتے اور اپنی فتح کے سکے بٹھادئے اچھرہ لاہور میں دارالمقیاس کے نام سے اپنا گھر تعمیر کیا اور ماہنامہ المقیاس جاری فرمایا۔ مسجد حضرت داتا گنج بخش میں سولہ سال تک مستقل خطیب رہے، اپنے خطاب سے پنجاب، سندھ، سرحد اور بلوچستان کے عوام کو روحانی طور پر زندہ کر دیا۔ آپ نے متعدد کتب تحریر فرمائی ہیں جو کہ مقیاس کے نام سے شروع ہوتی ہیں مثلاً مقیاس حنفیت، مقیاس مناظرہ، مقیاس نور، مقیاس نبوۃ، مقیاس الصلوٰۃ مقیاس خلافت، مقیاس وہابیت، مقیاس توحید، مقیاس اسلام، مقیاس میلاد، اور مقیاس حیات وغیرہ مولنا عبدالتواب صدیقی اور عبدالوہاب صدیقی آپ کے علمی جانشین ہیں مولنا سلطان باہو مولنا فقیر محمد اور محمد ظفر بھی آپ ہی کے فرزند ہیں آپ 2 ذیقعد 1391ھ بمطابق 27 دسمبر 1971ء کو اس دار فانی سے بقضائے الٰہی رحلت فرما گئے اور اچھرہ لاہور میں ہی دفن ہوئے (۱)

ردِ مرزائیت:

تمام گمراہ فرقوں کے رد پر آپ کو ملکہ حاصل تھا خصوصاً قادیانیت کو آپ نے ناکوں چنے چبوائے۔ قادیانیوں سے بے شمار مناظرے ہوئے اور ہر مناظرہ میں فتح کامرانی نے آپ کے قدم چومے۔ رد قادیانیت پر آپ نے شہرہ آفاق کتاب ”مقیاس نبوۃ“ تین حصوں میں تحریر فرمائی۔ یہ کتاب اپنے موضوع پر بہترین کتابوں میں شمار ہوتی ہے۔ بڑے سائز کے تقریباً ڈیڑھ ہزار صفحات پر مشتمل ہے پہلا حصہ مقیاس النبوۃ فی حقیقت من عادالی غیر الابوۃ ۴۲۴ صفحات پر مشتمل ہے اس حصہ میں

(۱) تذکرہ علمائے اہلسنت و جماعت لاہور صفحہ ۳۸۷ از پیرزادہ اقبال احمد فاروقی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حیات مسیح علیہ اسلام پر عقلی ونقلی دلائل کا وسیع ذخیرہ ہے قادیانیوں کی طرف سے حیات ووفات مسیح پر اٹھائے جانے والے تمام اعتراضات کا مسکت جواب اس حصہ میں موجود ہے سوال و جواب کے انداز میں بہت خوب تحریر ہے دوسرا حصہ ''مقیاس النبوۃ فی ثبوت انقطاع النبوۃ'' ۲۷۰صفحات پر مشتمل ہے یہ بھی مناظرانہ انداز میں سوال و جواب کی طرز پر اثبات ختم نبوت پر دلالت کرتی ہوئی آیات ربانی واحادیث نبوی ﷺ اور جملہ دلائل عقلیہ ونقلیہ کا بہترین امتزاج ہے جبکہ تیسرا حصہ ''مقیاس النبوۃ فی رد مدار النبوۃ'' ۶۸۵ صفحات پر مشتمل ہے اس حصہ میں مرزا قادیانی کے کردار کی جھلک اس کی اپنی ہی تحریروں کی روشنی میں دکھا کر اسکا خوب خوب پوسٹ مارٹم کیا گیا حضرت مولانا مفتی مسعود علی قادری صاحب فرماتے کہ اس موضع پر اتنی مفصل کتاب میری نظر سے نہیں گذری پوری کتاب کی کتابت و طباعت بھی معقول ہے میرے خیال میں جس کے پاس یہ کتاب ہو اُسے قادیانیت کے خلاف کوئی دوسری کتاب خریدنے کی زحمت گوارا نا کرنا پڑے گی، مولانا مرحوم نے اہلسنّت کی طرف سے عظیم الشان کارنامہ انجام دیا ہے(۱)

مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مولانا اللہ وسایا صاحب آپ کی کتاب ''مقیاس النبوۃ'' پر تبصرہ کرتے ہوئے رقم طراز ہیں کہ ''ملک عزیز کے بریلوی مکتب فکر کے ممتاز عالم دین جناب مولانا محمد عمر اچھروی ایک نامور خطیب اور مناظر تھے۔ وہ فرق مخالف پر مضبوط گرفت رکھنے میں بڑی مہارت رکھتے تھے مختلف موضوعات پر ان کی متعدد تصانیف ہیں ''مقیاس النبوۃ'' جس کے دو حصے ہیں (مقیاس النبوۃ کے تین حصے ہیں شائد تیسرا حصہ جس میں اکاذیب مرزا پر بحث کی گئی ہے بوقت تبصرہ، تبصرہ نگار کی نظروں سے نہ گذرا ہو۔ زاہد) پہلا حصہ ۴۲۴صفحات پر مشتمل ہے جبکہ دوسرے حصے

(۱) ماہنامہ ضیائے حرم لاہور ختم نبوت نمبر ۱۹۷۴ء

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے ۲۸۰ صفحات ہیں اس کتاب میں سوال و جواب کے طرز پر مرزائیوں کے سینکڑوں سوالات کے جوابات کافی وشافی دندان شکن دیئے گئے ہیں۔ ختم نبوت حیات مسیح علیہ اسلام اور کذب مرزا تینوں موضوعات پر ایک کامیاب کوشش ہے اس عنوان پر مناظرہ کیلئے۔ اس کتاب کا مطالعہ ہر مناظر کے لیے فائدہ کا باعث ہوسکتا ہے۔ اللہ تعالی مرحوم کی مغفرت فرمائیں (۱)

۱۹۴۶ء میں کنری صوبہ سندھ میں قادیانیوں نے بڑے زور شور سے قادیانیت کی تبلیغ شروع کردی۔ اور اعلانات کروادیے کہ اگر کوئی ہمیں شکست دے گا تو اسے پانچ سو روپے انعام دیا جائے گا۔ چنانچہ آپؒ وہاں تشریف لے گئے، دو دن تک مسلسل مناظرہ ہوا، بالآخر قادیانیوں نے شکست تسلیم کرتے ہوئے مقررہ انعام آپ کو دے کر جان چھڑائی۔ ساتھ ہی قادیانیوں نے مباہلہ کا چیلنج کردیا جسے آپ نے قبول کیا۔ مباہلہ میں طے پایا کہ اگر مولانا محمد عمرؒ ایک سال تک فوت نا ہوئے تو قادیانی جھوٹے۔ آپ بفضلِ خدا ہر طرح کی آفات و بلیات سے سال بھر محفوظ رہے اور ۱۹۴۷ء میں دوبارا کنری شہر پہنچ کر عظیم الشان جشن فتح منایا (۲)۔ اللہ تعالیٰ آپ پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے۔

صلی اللہ علیہ وسلم

---

(۱) قادیانیت کے خلاف قلمی جہاد کی سرگزشت ص ۲۰۸ از مولٰنا اللہ وسایا

(۲) روائت مولانا محمد عبدالتواب صدیقی مدظلہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

علامہ غازی غلام رسول سیالویؒ

﴿1945-2000﴾

تبلیغِ دین اور خدمتِ انسانیت کو اپنی زندگی کا مقصد بنانیوالی عظیم روحانی شخصیت حضرت مولانا غازی غلام رسول سیالویؒ ۱۹۴۵ء کو محمدی شریف ضلع جھنگ میں قاضی غلام محمد سیالویؒ کے گھر پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد کے زیر سایہ شروع کرنے کے بعد گورنمنٹ اسلامیہ ملیہ ہائی سکول محمدی شریف سے میٹرک اول پوزیشن میں پاس کی۔ گورنمنٹ ڈگری کالج چینوٹ سے ۱۹۶۶ء میں بی اے، بعد ازاں پنجاب یونیورسٹی لاہور سے ایم اے اسلامیات کی ڈگری حاصل کی اور شعبہ تعلیم سے منسلک ہوگئے۔ آپ آستانہ عالیہ سیال شریف میں خواجہ محمد قمر الدین سیالویؒ کے دست حق پر بیعت ہوئے۔ خواجہ حمید الدین سیالویؒ، پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ اور علامہ محمد اشرف سیالوی سے خصوصی روحانی وقلبی تعلقات تھے آپ ایک بلند پایا مصنف اور شہرہ آفاق خطیب تھے آستانہ عالیہ سیال شریف سے قلبی عقیدت اس حد کو پہنچی ہوئی تھی کہ جونہی سیال شریف حاضر ہوتے پابرہنہ ہوجاتے اور شدید گرمی کے باوجود جوتا نہ پہنتے تھے۔ اللہ تعالی نے آپ کو سات مرتبہ حرمین شریفین کی حاضری کی سعادت نصیب فرمائی۔ ۱۴ اگست ۲۰۰۰ء کو بوقت عصر اتفاق ہسپتال لاہور میں آپ فوت ہوئے اور جامعہ محمدی شریف کے قبرستان میں اپنے والد گرامی کے پہلو میں آسودہ خاک ہوئے۔ جنت البقیع اور روضہ رسول ﷺ کی مٹی آپ کی وصیت کے مطابق آپ کے سینے پر رکھ کر آپ کو دفن کیا گیا۔ آپ نے دو بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

ردقادیانیت:

آپ نے دینی علوم کی ترویج کے لیے چینوٹ ضلع جھنگ میں دار العلوم جامعہ غوثیہ قمر الاسلام کی بنیاد رکھی تو ساتھ ہی ''ختم نبوت اکیڈمی'' کا قیام بھی فرمایا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قادیانیوں کا بین الاقوامی کفر گڑھ چناب نگر (سابقہ نام ربوہ) چینوٹ کے بالکل قریب بلکہ متصل ہے۔ قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں اور سازشوں کے انسداد کے لیے چینوٹ میں ایک مضبوط ادارہ کی ضرورت تھی چنانچہ آپ نے ''ختم نبوت اکیڈمی'' کی بنیاد رکھکر یہ ضرورت پوری کردی ختم نبوت اکیڈمی میں اثبات ختم نبوت اور ردقادیانیت پر مشتمل انتہائی وقیع کتب رکھی گئی ہیں۔ ساتھ ہی ساتھ سالانہ ختم نبوت کورس کا اہتمام کر کے قادیانیوں کی سازشی وارتدادی سرگرمیوں کے آگے بند باندھ دیا۔ ختم نبوت کے موضوع پر کئی اہم مقالات اس اکیڈمی کے زیر اہتمام شائع ہوئے۔

۱۹۸۶ء سے آپ نے پبلک پارک چینوٹ میں متحدہ اہل سنت وجماعت کے زیر اہتمام ''عظمت تاجدار ختم نبوت کانفرس'' کا اجراء کیا۔ یہ کانفرس ۱۹۹۴ء تک باقاعدگی سے ہر سال منعقد ہوتی رہی۔ بعدازاں آپ کی صحت علیل رہنے لگی اور کانفرس کے انعقاد میں باقاعدگی نہ رہی۔ آپ کی طرف سے منعقدشدہ کانفرنسوں میں ملک کے جید علماء اہل سنت شرکت فرما کر عوام کو فتنہ قادیانیت کی ہولناکیوں سے آگاہ فرماتے شرکائے کانفرنس میں مجاہد اہل سنت مولانا عبدالستار خاں نیازیؒ، مولانا شاہ احمد نورانی صدیقیؒ، پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، خواجہ حمید الدین سیالویؒ، پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری، علامہ سعید احمد اسد، حاجی محمد حنیف طیب، محدث ابدالوی مولانا محمد عبدالکریمؒ اور دیگر نامور علماء اہلسنت کے نام نامی شامل ہیں۔ یہ سالانہ کانفرس تین روز تک جاری رہ کر لوگوں کو ردقادیانیت پر تیار کرنے کا بہترین ذریعہ بنتی تھی۔

۱۲ ربیع الاول کو چناب نگر (سابقہ ربوہ) میں جشن میلادالنبی ﷺ کے جلوس کا اہتمام فرماتے اور قادیانیوں کے گھر کے اندر تاجدار ختم نبوت زندہ باد کے نعروں سے فضا گونج اٹھتی تھی آج تک یہ سلسلہ جاری ہے۔ ۱۹۹۶ء میں راقم الحروف نے آپ کی خدمت میں ایک عریضہ ارسال کیا تھا۔ جس کے جواب میں آپ نے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ردقادیانیت پر کام کرنے کو دین کی بڑی خدمت سے معنون فرمایا۔ تبرکاً وہ جوابی مکتوب نظر قارئین ہے۔

محترم ومکرم جناب صادق علی زاہد صاحب، دام اقبالکم۔

السلام وعلیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مزاج گرامی

بعد از حمد وصلوٰۃ

بندہ حقیر پر تقصیر فریضہ حج کی ادائیگی اور زیارت حرمین شریفین کے لیے دیار محبوب زاداللہ شرفاً وتعظیماً وتکریماً گیا ہوا تھا۔ واپسی پر آپ کا نوازش نامہ منتظر پایا۔ جواب میں قدرے تاخیر ہوگی معذرت خواہ ہوں۔

ردقادیانیت کے بارے میں علمائے کرام اور مشائخ عظام کے کارناموں کے بارے میں بہت کچھ لکھا جاچکا ہے۔ میرے ناقص علم کے مطابق یہ عبث ہے کہ ہم ہر وقت یہی کہتے رہیں کہ ہمارے بڑوں نے یہ کیا وہ کیا۔ بہتر یہ ہے کہ ان اکابر کے مشن کو آگے بڑھایا جائے۔ اگر ہم اپنے اکابرین کے مشن کو خلوص دل سے منزل مقصود تک پہنچانے کی کوشش کریں گے۔ تو ان کے کارناموں کی سنہری اور زندہ جاوید تاریخ ہوگی۔ موجودہ دور میں ردقادیانیت دین قیم کی بہت بڑی خدمت ہے۔ علالت طبع اور کمزوری کی وجہ سے لکھتے ہوئے ہاتھ کانپتے ہیں۔ ورنہ آپ سے بہت کچھ عرض کرنے کو دل چاہ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے محبوب کریم ﷺ کے طفیل بے شمار برکتوں سے نوازے۔ آمین۔ احباب حضرات کی خدمت میں سلام۔ دعاؤں میں یاد رکھیں زندگی کا کچھ بھروسہ نہیں۔

والسلام مع الاکرام

غبار راہ حجاز

غلام رسول غازی

۱۶۔۰۶۔۹۶

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الغرض آپ کی زندگی کا مشن ہی گمراہ و باطل فرقوں کی بیخ کنی اور قادیانیت کو بیخ و بن سے اکھاڑنے کے لیے اقدامات کرنا تھا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ آپ کو کروٹ کروٹ سکھ چین نصیب فرمائے۔ آمین

صلی اللہ علیہ وسلم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

علامہ غلام رسول قاسمی

﴿پ 1958﴾

شیخ الحدیث علامہ غلام رسول قاسمی ولد ملک نادر خان 13 جنوری 1958ء کو موضع سہوترہ تحصیل پنڈ دادنخان ضلع جہلم میں پیدا ہوئے۔ 1974ء میں گورنمنٹ ہائی سکول پنڈ دادنخان سے میٹرک کیا۔ اسی سال پاکستان ائیرفورس میں بطور ائیرمین بھرتی ہوئے۔ 1992ء تک فضائیہ میں ملازمت کی۔ ملازمت کے دوران ہی درگاہ مشوری شریف لاڑکانہ میں قطب الاقطاب حضرت پیر سائیں محمد قاسم مشوری علیہ الرحمہ سے بیعت کی۔ ہوائی اڈوں پر ڈیوٹی دیتے ہوئے مختلف شہروں کے علماء سے دینی تعلیم حاصل کی۔ آپ کے اساتذہ میں حضرت مولانا حافظ محمد فضل احمد صاحب (سرگودھا) اور حضرت مولانا غلام رسول صاحب فیضی (شورکوٹ) شامل ہیں جو حضرت استاذ العلماء مولانا عطا محمد صاحب بندیالویؒ اور حضرت محدث اعظم فیصل آبادیؒ کے شاگرد ہیں۔ ان دونوں بزرگوں سے اجازت بھی حاصل کی۔ علاوہ ازیں پشاور سے لے کر کراچی تک ملک کے بے شمار علماء سے استفادہ کیا۔

1990ء میں مرشد کریم وصال فرما گئے۔ 1992ء میں فوج سے ریٹائر ہوئے۔ 1998ء میں مرشد کریم کے صاحبزادے حضرت سخی سائیں محمد عرف سائیں نالے مٹھا قدس سرہ نے خلافت عطا فرمائی۔ سرگودھا میں تاحال سلسلے کی خدمت میں مصروف ہیں۔ ماہنامہ رحمۃ للعالمین تین سال سے جاری کر رکھا ہے۔ انتہائی اہم کتاب ضابطہء حیات 368 صفحات پر مشتمل تصنیف کی جس میں اسلامی زندگی سے متعلق تقریباً ہر مسئلہ مدلل انداز میں روشنی ڈالی گئی ہے۔ 1700 احادیث کا مجموعہ المستند کے نام سے عربی میں شائع کیا جو کہ نہ صرف ملک کے طول و عرض بلکہ بیرونی ممالک میں بھی پذیرائی حاصل کر چکا ہے اور بفضلہٖ تعالیٰ متعدد مدارس میں بطور نصاب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پڑھایا جا رہا ہے۔ ردِ عیسائیت کے موضوع پر ''عیسائیت سے اسلام تک'' لکھی۔ بچوں کیلئے معلم الاسلام، اس کے علاوہ ابواب القرآن، احسن البیان فی علوم القرآن، اصول الفقہ، سانحہ کربلا، البلاغ المبین لاعلاء الدین المتین، ضرب حیدری، صافیہ لما وقع بین علی و معاویہ، اصلاحِ نفس، علم ترجیحات (ایک نیا علم) لکھیں۔ آٹھ مختلف زبانوں میں نعتیہ کلام لکھا جو خیر الکلام فی مدح سید الانام کے نام سے چھپ چکا ہے۔

ردِ قادیانیت:

قادیانیت کے موضوع پر بیشمار مناظرے کئے۔ اور متعدد کتابیں لکھیں۔ سب سے پہلا رسالہ الجواب الصحیح فی حیات المسیح ہے۔ اس کے علاوہ آئینہ، ضربِ خاتم، ہیرا پھیری نہیں چلے گی، میں پریشان ہوں اور اس طرح کے کئی مضامین ہیں جن کی اشاعت کا سلسلہ ماہنامہ رحمۃ للعالمین سرگودھا میں جاری ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ڈاکٹر مفتی غلام سرور قادری

﴿پ 1939﴾

پیر طریقت ڈاکٹر مفتی غلام سرور قادری کا خاندان سادات بخارا سے ہے جو اوچ شریف ضلع بہاولپور کی مشہور روحانی شخصیت حضرت سید جلال الدین سرخ بخاری سہروردی خلیفہ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی علیہ رحمۃ کے ہمراہ تبلیغ اسلام کی غرض سے بخارا سے کشمیر اور پھر کشمیر سے اوچ شریف آ کر آباد ہوئے۔ آپ کے والد کا نام محمد خدا بخش، دادا محمد موسیٰ اور پردادا کا نام محمد جوہر علیہ الرحمۃ ہے۔ خاندان کا پیشہ زمینداری ہے، آپ اپنے والد کے اکلوتے بیٹے ہیں، دس اکتوبر ۱۹۳۹ء کو پیدا ہوئے، مڈل تک تعلیم گھر کے قریب سکول میں حاصل کی پھر درس نظامی (عالم کورس) مکمل کیا، ملتان کی مشہور درس گاہ انوار العلوم میں غزالی زماں حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمیؒ سے دورہ حدیث و تفسیر اور علم کلام و مناظرہ پڑھا اور فتویٰ نویسی کی تربیت حاصل کی پھر اسلامی یونیورسٹی بہاولپور سے ۱۹۶۵ میں اسلامک لاء میں ایم اے کی ڈگری حاصل کی، مدرسہ انوار العلوم ملتان میں درس نظامی اور دورہ حدیث کے استاد اور شعبہ افتاء کے صدر رہے تین سال ہارون آباد ضلع بہاولنگر مدرسہ منظر اسلام کے شیخ الحدیث رہے۔ پھر لاہور آ گئے اور جامعہ نظامیہ اندرون لوہاری گیٹ میں تین سال تک شیخ الحدیث اور شیخ الادب العربی رہے، تیرہ سال جامع مسجد غوثیہ مین مارکیٹ گلبرگ میں خطیب اور دار العلوم کے مہتمم اور شیخ الحدیث رہے، ۱۹۸۶ میں ماڈل ٹاؤن لاہور میں اپنے دار العلوم جامعہ رضویہ ٹرسٹ کی بنیاد رکھی اور ۹۰ء میں مکمل کر کے یہاں مستقل قیام فرمایا، آپ نے دو بار حج کیا، انڈیا، چائنہ، سعودی عرب، امارات، کینیا، انگلینڈ، جنوبی افریقہ، جرمنی، بیلجیم، ہالینڈ و فرانس کے تعلیمی و تبلیغی دورے کئے، ۱۹۸۶ء میں آپ نے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جنوبی افریقہ کیپ ٹاؤن میں قادیانیوں سے مناظرہ کیا اور ان کے بڑے لیڈر سلیمان ابراہیم کو کئی خاندانوں سمیت توبہ کرائی، ۱۹۹۶ میں پنجاب یونیورسٹی سے عربی گرامر میں پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی سینکڑوں علماء آپ کے شاگرد ہیں جو اندرون و بیرون ملک تبلیغ دین میں مصروف ہیں، پاکستان اور بیرونی ممالک میں ہزاروں کی تعداد ہیں آپ کے شاگرد اور مرید موجود ہیں۔ آپ نے مفتی اعظم ہند شاہ مصطفیٰ رضا خاں بریلویؒ اور قطب مدینہ علامہ حضرت ضیاء الدین مدنی رحمۃ اللہ علیہ سے تمام سلاسل میں اور سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کی خلافت حضرت شاہ ابوالحسن خاں فاروقی دہلوی علیہ الرحمۃ سے حاصل کی جو حضرت مولانا مظہر جانان علیہ الرحمۃ کی اولاد سے تھے۔ اب تک آپ نے ۴۵ کتب تصنیف و تالیف فرمائی ہیں۔ حال ہی میں آپ نے قرآن کریم کا ترجمہ عمدۃ البیان فی ترجمۃ القرآن'' کے نام سے مکمل کیا ہے جو اس صدی کا عظیم کارنامہ ہے یہ ترجمہ عربی گرائمر کی روشنی میں نہایت آسان زبان میں کیا گیا ہے، آپ نے اپنا ذاتی اثاثہ زرعی زمین وغیرہ فروخت کر کے ایک عظیم الشان لائبریری بنائی ہے، جس سے عوام وخواص استفادہ کر رہے ہیں۔ گذشتہ الیکشن ۲۰۰۱ء سے پہلے چھ ماہ تک آپ صوبہ پنجاب کے وزیر مذہبی امور اور زکوۃ وعشر بھی رہے۔

ردقادیانیت:

۱۸ ستمبر ۲۰۰۳ء کو راقم الحروف کی ملاقات اڑھائی بجے دن قبلہ ڈاکٹر صاحب سے آپ کے جامعہ کی لائبریری میں ہوئی۔ آپ سے ہونے والی گفتگو جس میں رد قادیانیت کے حوالے سے آپ کی کوششوں کی جھلک نظر آتی ہے، کا خلاصہ ملاحظہ فرمائیں۔

۱۹۸۰ء میں آپ حج پر گئے اور قطب مدینہ حضرت ضیاء الدین احمد مدنیؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے بلکہ قیام ہی ان کے ہاں فرمایا۔ حضرت ضیاء الدین احمد مدنی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے حکم پر آپ نے اردو، عربی، اور انگریزی میں تبلیغی خطابات فرمائے، جس سے حضرت مدنیؒ بہت خوش ہوئے اور خلافت عنایت فرما دی اور جنوبی افریقہ سے آئے ہوئے لوگ تو بہت ہی متاثر ہوئے، ان دنوں جنوبی افریقہ میں مرزائیت بہت پر پرزے نکال رہی تھی، آپ کے مدینہ شریف میں ہونے والے خطابات سے متاثر ہونے والے افریقی مسلمانوں نے پاکستان میں آپ سے بذریعہ فون رابطہ کیا کہ مرزائیوں کی بڑھتی ہوئی ریشہ دوانیوں کی روک تھام کی غرض سے مسلمانانِ جنوبی افریقہ نے عدالت میں قادیانیوں کے خلاف ایک مقدمہ بھی دائر کر رکھا ہے جس میں قادیانی عقائد کو خلاف اسلام قرار دینے کی استدعا کی گئی ہے لیکن عدالت کے پاس مناسب معلومات نہ ہیں۔ اور نہ ہی عوامی سطح پر اس قدر اطمینان بخش معلومات ہیں کہ قادیانی عقائد سے کما حقہ آگاہی حاصل ہو سکے، لٰہذا ضرورت اس امر کی ہے کہ آپ جنوبی افریقہ تشریف لا کر عوامی سطح پر بھی مناظرہ مباحثہ کریں اور عدالتی سطح پر اپنے مضبوط دلائل سے عدالت کو مطمئن کریں۔ قادیانی مناظرہ کے لئے تیار ہیں بلکہ چیلنج کر رہے ہیں۔ چنانچہ ڈربن کی مسلم تنظیم جس کے چیرمین ایس اے عبدل اور سیکرٹری منعم واعظی تھے کی دعوت پر آپ ۱۹۸۴ء کو جنوبی افریقہ چلے گئے اور ڈربن میں آپ کا فقید المثال استقبال ہوا، کیپ ٹاؤن میں قادیانیوں سے مناظرہ کا دن طے پایا۔ صبح کو مناظرہ ہونا تھا کہ رات کو خواب میں حضور پاک ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی۔ اور آپ ﷺ نے اشارہ فرمادیا کہ قادیانی کل تمہارے مقابلہ میں مناظرہ پر نہ آئیں گے۔ آپ نے میزبانوں اور دیگر دوستوں کو اس بشارت سے آگاہ فرما دیا پروگرام کے مطابق آپ کیپ ٹاؤن مقام مناظرہ پر ہمراہ دیگر مسلمان زعما کے پہنچ گئے لیکن قادیانی نقص امن اور تیاری نہ ہونے کا بہانہ کر کے مقابلہ میں نہ آئے اس طرح مناظرہ نہ ہو سکا۔ آپ نے جنوبی افریقہ میں اندازاً تین ماہ قیام فرمایا اور مقامی علماء کرام مولانا احمد

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مقدم، مولانا عبد الساوی مولانا فیض الفاروق، مولانا عبد النبی، مولانا نذیر احمد اور مولانا عبد العلیم وغیرہا کی معیت میں جنوبی افریقہ کے مختلف شہروں میں بھرپور عوامی جلسوں سے خطاب فرمائے اور عوام وعلماء کو رد قادیانیت کے سلسلہ میں تیاری کرائی اور انہیں مناظروں اور مباحثوں کے لئے تیار کیا، آپ کے خطابات کا بہت اثر ہوا، قادیانیت کے بڑھتے ہوئے سیلاب کے آگے بند بندھ گیا اور عوام الناس اس قابل ہو گئے کہ قادیانیوں کے گمراہ کن مکروہ پروپیگنڈہ کا مقابلہ کر سکیں۔

۱۹۸۶ء میں جنوبی افریقہ کے ساتھیوں نے دوبارہ آپ کو بلایا کہ اب قادیانی مناظرہ کے لئے مکمل تیار ہیں بلکہ اشتہار بازی کر کے چیلنج بھی کر رہے ہیں۔ لہٰذا آپ تشریف لائیں اور مناظرہ کریں۔ چنانچہ دوبارہ جنوبی افریقہ کے دورہ پر روانہ ہو گئے، کتب سے بھرا ایک بھاری صندوق بھی آپ کے ہمراہ تھا جس میں اکثر مرزا قادیانی کی ذاتی تصانیف تھیں ان کتب میں سے کچھ کتب آپ واپسی پر ساتھ لائے اور بقیہ وہاں چھوڑے آئے تا کہ وہاں کے مسلمان ان سے استفادہ کر سکیں جو رضا اکیڈمی میں رکھی گئی ہیں۔ مناظرہ کا وقت اور مقام طے پا گیا،، صبح مناظرہ ہونا تھا رات کو خواب میں امام اعظم حضرت ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کی زیارت نصیب ہوئی اور آپ نے ایک ٹارچ عطا فرمائی آپ خواب میں ہی ٹارچ روشن کر کے ایک تنگ وتاریک گلی میں چلتے رہے اور کوئی مشکل پیش نہ آئی آپ نے تعبیر یہ کی کہ ان شاء اللہ حضرت ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ضرور راہنمائی فرمائیں گے۔ آپ نے یہ خواب مناظرہ سے قبل ہی اپنے میزبانوں کو سنا دیا اور خوشخبری اور مبارک باد دی کہ ہم انشاء اللہ مناظرہ جیت جائیں گے۔ آپ کے پہنچنے پر اخبارات میں قادیانیت کے چیلنج کی قبولیت کے اشتہارات بڑی شہ سرخیوں سے شائع ہوئے مناظرہ سے قبل آپ نے غوثیہ ہال کیپ ٹاؤن میں کئی دن تک مسلسل خطابات فرمائے اور سن وار مرزا قادیانی کے دعووں اور الہامات کا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تنقیدی جائزہ پیش کیا۔ آپ مرزا قادیانی کی کتب کی روشنی میں اردو میں خطابات فرماتے جب کہ مولانا عبدالساوی اور مولانا احمد مقدم مترجم کے فرائض انجام دیتے رہے، ان خطابات سے عوام کے ذہن میں قادیانیت کے متعلق بہت ساری معلومات جمع ہوگئی جن کا بوقت مناظرہ بہت فائدہ ہوا، قادیانیوں کی طرف سے آپ کو دھمکی آمیز خطوط اور فون آنے لگے تو دوستوں نے مشورہ دیا کہ آپ بغیر مسلح افراد کی حفاظت کے جنوبی افریقہ کے بازاروں میں اکیلے نہ جایا کریں لیکن آپ نے فرمایا جورات قبر میں آنی ہے وہ آ کر رہے گی چھپ چھپ کر رہنے کی بجائے اگر شہادت کی موت نصیب ہو جائے تو یہ ہزار درجہ بہتر ہے چنانچہ آپ مسلح محافظوں کی تعیناتی پر رضامند نہ ہوئے اور اکیلے گھومتے پھرتے رہے۔

جب مناظرہ کا وقت اور مقام طے پا گیا تو کیپ ٹاؤن میں قادیانیوں کی طرف سے ان کا انٹرنیشنل مناظر سلیمان ابراہیم جو کہ ربوہ ولندن کا تربیت یافتہ تھا بمعہ وکلا مناظرہ کے لئے آیا۔ مناظرہ سے قبل شرائط طے کرتے ہوئے قادیانی مناظر نے کہا کہ مناظرہ صرف قرآن حکیم کی روشنی میں ہوگا۔ آپ نے فرمایا قرآن حکیم کی وضاحت کرتی ہوئی احادیث نبوی اور اجماع امت پر بھی انحصار کیا جائے گا۔ قادیانیوں نے انکار کیا تو آپ نے دلائل و براہین سے ثابت کیا کہ حدیث اور اجماع کے بغیر قرآن حکیم کی تفسیر ممکن نہیں۔ حتیٰ کہ مرزا قادیانی کی کتابوں سے انہیں قائل کیا کہ حدیث اور اجماع بھی حجت ہیں۔ بالاخر قادیانیوں کو تسلیم کرنا پڑا۔ اس طرح آغاز مناظرہ پر ہی آپ کو پہلی کامیابی نصیب ہوگئی۔ عنوان مناظرہ حیات و وفات مسیح، مہدی علیہ السلام، اور مرزا قادیانی کی شخصیت قرار پایا، مناظرہ شروع ہوا تو روزانہ دو گھنٹے مناظرہ ہوتا رہا جو تین دن تک مناظرہ جاری رہا قادیانی مناظر نے اپنے مبلغ علم کی روشنی میں وفات مسیح اور مہدی و مسیح کو ایک ہی شخصیت ثابت کرنے اور مرزا قادیانی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کو مسیح موعود ثابت کرنے کی کوشش کی لیکن آپ نے قرآن وسنت کی روشنی میں اُس کے تمام دعوے اور دلائل رد کر دیئے، عوام کا جوش وخروش اس وقت قابل دید تھا، جب آپ کے مضبوط دلائل کی تاب نہ لاتے ہوئے قادیانی مناظر کی زبان گنگ ہوگئی۔ چشم فلک نے وہ ایمان افروز نظارہ بھی کیا جب مناظرہ کے اختتام پر قادیانی مبلغ سلیمان ابراہیم قادیانیت ترک کر کے بھرے مجمع میں مسلمان ہو کر مفتی صاحب کے ہاتھ پر بیعت کر رہا تھا، جنوبی افریقہ کے اخبارات نے اس مناظرہ کی ساری روداد شہ سرخیوں اور تصویروں کے ساتھ شائع کی، قادیانیت کو منہ چھپانے کی جگہ نہ مل رہی تھی سابق قادیانی مبلغ سلیمان ابراہیم کے مسلمان ہوتے ہی دیگر کئی خاندان قادیانیت پر چار حرف بھیج کر مسلمان ہوگئے، پھر دیکھا دیکھی بہت سے دیگر قادیانی بھی آغوش اسلام میں داخل ہوئے، جنوبی افریقہ میں قادیانیت کو منہ چھپانے کی جگہ نہ مل رہی تھی، جنوبی افریقہ کے باشندوں کے آپ کو بے شمار خطوط تہنیت موصول ہوئے جو آپ نے محفوظ رکھے ہوئے ہیں۔

۱۹۹۸ء میں روزنامہ جنگ لندن میں آپ نے سلطان باہو ٹرسٹ برمنگھم کے زیر اہتمام قادیانی سربراہ مرزا طاہر کو دعوت مناظرہ کا اشتہار شائع کرایا، لیکن مرزا طاہر کو چیلنج قبول کرنے کی جرأت نہ ہوئی، برمنگھم میں پیر نیاز الحسن صاحب، مولانا رسول بخش صاحب، اور رانا جاوید القادری صاحب نے آپ کی طرف سے چیلنج مناظرہ شائع کرایا۔

پاکستان میں بھی آپ کے قادیانیوں سے بے شمار مناظرے مباحثے ہوئے ہیں لیکن کبھی کوئی بدمزگی ہوئے بغیر آپ نے اپنا موقف ہمیشہ بڑے سلیقے اور علمی انداز میں دلائل و براہین سے منوایا اور قادیانیوں کو ہر دفعہ شکست فاش دی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مولانا غلام علی اوکاڑویؒ

(۱۹۱۹ء......۲۰۰۰ء)

ابوالبیان شیخ القرآن حضرت مولانا غلام علی اشرفی اوکاڑوی ۱۱ جون ۱۹۱۹ء بمطابق ۲۰ رمضان ۱۳۳۷ھ کو موضع بانیاں نزد لالہ موسیٰ ضلع گجرات کے ایک علم دوست گھرانے میں پیدا ہوئے۔ آپ گوجر خاندان سے تعلق رکھتے تھے، ابتدائی تعلیم جوڑا کرنانہ سے حاصل کرنے کے بعد دینی تعلیم کے لئے گاؤں عمر چک میں مولانا سلام اللہ کے درس میں شامل ہوئے، عربی کتب کی تعلیم جالندھر کے دارالعلوم عربیہ کریمیہ حنفیہ سے حاصل کی، ۱۹۳۹ء میں فارغ التحصیل ہو کر جامع مسجد ہوشیار پور میں خطیب مقرر ہوگئے اور شہرہ آفاق خطیب کے طور پر پہنچانے جانے لگے، اسی دوران مولانا غلام یسین دہلوی کے مشورہ سے آپ نے امامت و خطابت چھوڑ کر جامعہ نعیمیہ مراد آباد میں داخلہ لے لیا اور علوم دینیہ کی اعلیٰ تعلیم حاصل کرنا شروع کر دی، جامعہ نعیمیہ میں مفتی احمد یار خان نعیمی، مولانا محمد امین الدین اور مولانا محمد عمر نعیمی سے اکتساب علم کیا۔ بعد از فراغتِ تعلیم حضرت محدث کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ کے حکم پر آپ رحمۃ اللہ علیہ گجرات تشریف لے آئے اور لالہ موسیٰ کی ایک مسجد میں درس کا اہتمام کر کے پڑھانا شروع کر دیا، لیکن ایک سال بعد ہی گوہر تحصیل پھالیہ میں تشریف لے گئے اور ایک دینی درس گاہ قائم کر کے تدریس کا کام شروع کر دیا، جو ۱۹۵۰ء تک جاری رہا۔ اہل اوکاڑہ کے پرزور اصرار پر ۱۹۵۱ء میں آپ اوکاڑہ تشریف لے آئے اور جامع مسجد کے خطیب مقرر ہوئے۔ تھوڑے ہی عرصہ بعد آپ نے جامعہ اشرف المدارس کی بنیاد رکھی، آپ نے اس ادارہ کی ترقی و توسیع کے لئے دن رات کام کیا۔ اس مدرسے سے ہزاروں کی تعداد میں طلباء فارغ التحصیل ہو کر ملک بھر میں دین کی شمع روشن کئے ہوئے ہیں، آپ کی زیر نگرانی اس جامعہ سے مقرر، خطیب، ادیب اور ہر قسم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے نابغہ عصر پیدا ہوئے ہیں، جماعتی تنظیم سازی میں آپ کو خاص ملکہ اور شہرت حاصل تھی، ملک بھر کے درس نظامی کے مدارس کی تنظیم آپ کی ذاتی کوششوں سے وجود میں آئی، سردار عبدالقیوم سے مل کر آپ نے آزاد کشمیر میں قادیانیوں کے خلاف بل پاس کروایا، اسلامی قانون کی دفعات کی تدوین میں آپ نے بھرپور مدد کی، تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ میں بہت نمایاں کردار ادا کیا۔ ۱۹۷۰ کے انتخابات میں جمعیت العلماء پاکستان کے ٹکٹ پر قومی اسمبلی کا الیکشن لڑا، ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت میں بھی اہم کردار ادا کیا۔ تقریباً اکیاسی برس کی عمر میں ۱۶ مئی ۲۰۰۰ء کو آپ کا انتقال ہوا۔ اوکاڑہ سٹیڈیم میں کم وبیش ایک لاکھ افراد نے آپ کا جنازہ پڑھا اور جامعہ اشرف المدارس اوکاڑہ میں مدفون ہوئے۔ (۱)

ردقادیانیت:

تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء میں مولانا ابوالحسنات محمد احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ کی زیر سرپرستی بڑی گرمجوشی سے حصہ لیا اور اوکاڑہ میں تحریک ختم نبوت کی کمان آپ ہی کے ساتھ میں رہی۔ اس طرح ۲۹ مئی ۱۹۷۴ء کو سانحہ ربوہ پیش آنے کے بعد ملک بھر میں قادیانیوں کے خلاف تحریک شروع ہوگئی اور تمام دینی جماعتوں نے مشترکہ جدو جہد کرنے کا اعلان کیا۔ ۹ جون ۱۹۷۴ کو مدرسہ قاسم العلوم نزد شیرانوالا باغ لاہور میں ۱۸ دینی وسیاسی جماعتوں کا مشترکہ اجلاس منعقد ہوا، جس میں ہر تنظیم کی طرف سے دو دو نمائندے چن کر آل پاکستان مجلس عمل تحفظ ختم نبوت قائم کی گئی۔ جماعت اہل سنت پاکستان کی طرف سے مولانا غلام علی اوکاڑوی اور مولانا سید حسین رحمۃ اللہ علیہما نمائندگان مقرر ہوئے۔ آپ آل پاکستان مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پنجاب کے صدر بھی مقرر ہوئے۔ اور اپنی قائدانہ صلاحیتوں کی بدولت تحریک کو کامیابی کی منزل تک پہنچا

(۱) مولانا غلام اوکاڑوی صفحہ ۱۵ مرتبہ کوکب نورانی اوکاڑوی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کر دم لیا، آپ جمعیت العلماء پاکستان پنجاب کے بھی صدر تھے۔ تحریک کے دوران مجلس عمل کا ایک اجلاس مولنا غلام اللہ خان کے مدرسہ پر ہوا۔ حضرت شیخ القرآن جب حضرت مولانا شاہ احمد نورانی، علامہ عبدالمصطفیٰ الازہری، مولانا عبدالستار خاں نیازی(۱) اور سید محمود احمد رضوی رحمۃ اللہ علیہم کے ہمراہ مولانا غلام اللہ خان کے مدرسہ میں پہنچے تو انہوں نے افتتاحی تقریر میں کہا کہ اب مجھے یقین ہوگیا ہے کہ ختم نبوت کا مسئلہ اس تحریک میں حل ہو جائے گا جس کا ثبوت یہ ہے کہ مولانا غلام علی اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ میرے مدرسہ میں آ گئے ہیں۔ حضرت شیخ القرآن نے فوراً فرمایا کہ سرکار دو جہاں کی ختم نبوت کی خاطر اگر قادیان اور ربوہ بھی جانا پڑے تو ضرور جاؤنگا، اس کنایہ کی کاٹ کو سنی و دیوبندی علماء نے خوب سمجھا اور ساری محفل کشت زعفران بن گئی۔(۲)

تحریک ختم نبوت ۷۴ء کے دوران مرکزی نائب صدر جمعیت علمائے پاکستان صاحبزادہ محمود شاہ گجراتی کی گرفتاری پر ایک احتجاجی جلسہ سے ۲۴ جون کو مسجد حاجی پیر بخش گجرات میں خطاب کرتے ہوئے فرمایا عوام مرزائیوں کا مکمل طور پر سوشل بائیکاٹ کریں کیونکہ ان سے ہر قسم کا لین دین حرام ہے۔ آپ نے فرمایا اگر بھٹو صاحب اس مسئلہ میں مخلص ہیں، اور حکومت ختم نبوت پر ایمان رکھتی ہے تو مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر اپنی ایمانداری کا ثبوت دیں۔ نیز آپ نے اس تاثر کو غلط قرار دیا کہ اپوزیشن فوجی انقلاب چاہتی ہے۔ آپ نے فرمایا ہم فوجی نہیں اسلامی انقلاب کے خواہش مند ہیں۔ مزید براں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے وزیراعظم بھٹو سے یہ مسئلہ حل کیے بغیر بنگلہ دیش نہ جانے کی اپیل بھی کی۔ محمود شاہ گجراتی نائب صدر مرکزی جمعیت العلمائے پاکستان کی گرفتاری پر سخت احتجاج کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ اگر انتظامیہ گجرات نے اپنا رویہ

(۱) مولانا عبدالستار خاں نیازی کی خدمات کے بارے میں راقم الحروف کی کتاب علمائے حق اور رد فتنہ مرزائیت صفحات ۱۷۷ تا ۲۰۳ ملاحظہ کریں۔

(۲) ماہنامہ ندائے اہل سنت لاہور جون ۲۰۰۰ ص ۴۸

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تبدیل نہ کیا تو ہم گجرات شہر کو اس تحریک کا مرکز بنادیں گے۔(۱)

یکم جولائی ۷۴ء کو آل پاکستان مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کا ایک سربراہی اجلاس راولپنڈی میں ہوا، جس میں فیصلہ کیا گیا کہ اپنے مطالبات عوام میں مقبول کرانے کی غرض سے ملک بھر میں قائدین طوفانی دورے کریں، اس اجلاس میں بھی آپ نے شرکت فرمائی اور اپنے مفید مشوروں سے نوازا۔

قومی اسمبلی کے پورے ایوان پر مشتمل خصوصی کمیٹی میں انجمن احمدیہ ربوہ کے سربراہ مرزا ناصر احمد پر جرح کے دوران ارکان اسمبلی نے جو سوالات کئے یہ سوالات مرتب کرنے والی کمیٹی مولانا عبدالستار نیازی اور مولانا غلام علی اوکاڑوی پر مشتمل تھی۔ آپ نے مرزا ناصر کی تقریر کو بغور پڑھنے کے بعد سینکڑوں سوالات مرتب کئے جن میں ۱۰۰ سوالات اسمبلی میں اٹھائے گے۔(۲)

آپ کی انھی خدمات کا ذکر مولانا شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کے صاحبزادے مولانا فضل الرحمٰن کے نام تعزیتی خط (۳) میں ان الفاظ میں فرمایا۔

۱۹۷۴ء میں جب قادیانیوں کے خلاف تحریک چل رہی تھی۔ مرزا ناصر احمد قادیانی کو اسمبلی میں اپنا موقف پیش کرنے کا موقع دیا گیا۔اس کی تقریر پر ارکان اسمبلی کی طرف سے سوالات داخل کرنا تھے۔اس وقت بھی حضرت شیخ القرآن کی خدمات حاصل کی گئیں اور آپ نے اپنی علمی حیثیت کا سکہ منوایا"۔

جنرل کے ایم اظہر (ر) نے آپ کی خدمات کا اعتراف ان الفاظ میں کیا ہے۔

"شیخ القرآن رحمۃ اللہ علیہ زندگی بھر تمام دینی تحریکوں مثلاً ختم نبوت اور تحریک نظام مصطفیٰ میں پیش پیش رہے اور لوگوں کے دلوں میں عشق رسول کا چراغ روشن

(۱) تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ جلد سوم ص ۳۸۵ از مولانا اللہ وسایا

(۲) ماہنامہ ندائے اہل سنت لاہور جون ۲۰۰۰ ص ۴۸

(۳) مولانا نورانی کا تعزیتی خط بنام مولانا فضل الرحمٰن ابن مولانا غلام علی اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کرنے میں بھرپور کردار ادا کیا۔ سابقہ خاتون اول محترمہ کلثوم نواز صاحبہ نے آپ کو ان الفاظ میں خراج عقیدت پیش کیا۔

''آپ کی دینی خدمات نصف صدی سے زیادہ عرصہ پر محیط ہیں۔ مرحوم نے تحفظ ناموس رسالت کیلئے ہمیشہ اپنی گراں قدر خدمات پیش کیں جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے آپ کی قلبی وابستگی کا بین ثبوت ہیں''۔(۱)

تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء کے دوران آپ کو متعدد بار گرفتار کیا گیا۔ ۶ اگست ۷۴ء کو آپ کی گرفتاری ہوئی تو اس کی رپورٹ اخبارات میں اس طرح سے آئی۔

''اسسٹنٹ کمشنر اوکاڑہ کی ہدایت پر مقامی پولیس نے آج پھر احتجاج کرنے والے آٹھ افراد جن میں مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے رکن اور جمعیت علمائے پاکستان پنجاب کے صدر مولانا غلام علی اوکاڑوی شامل ہیں کو مسجد غوثیہ اوکاڑہ سے گرفتار کرلیا ہے۔ پولیس مزید افراد کو گرفتار کرنے کے لئے چھاپے مار رہی ہے مولانا غلام علی اوکاڑوی کو مسجد سے اس وقت گرفتار کیا گیا جب مسجد کے اندر عمائدین مجلس عمل تحفظ ختم نبوت شہریوں کو پر امن رکھنے اور انتظامیہ سے بات چیت کرنے کا لائحہ عمل تیار کر رہے تھے۔ گرفتار شدہ افراد کو چار بجے کے قریب ساہیوال سنٹرل جیل پہنچا دیا گیا۔ شہریوں نے اسسٹنٹ کمشنر اور پولیس کے رویے کے خلاف شدید احتجاج کیا اور مختلف مساجد میں قرارداد مذمت پاس کی گئی ہیں۔ اور وزیراعظم سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ جب گذشتہ روز انتظامیہ سے سمجھوتہ ہوگیا تھا کہ پر امن احتجاج جاری رکھتے ہوئے ہڑتال ختم کرا کر شہری حالات کو معمول پر لایا جائے گا تا کہ گرفتاریوں کا سلسلہ بند کیا جاسکے۔ اس پر آج ہڑتال ختم کردی گی اور کاروباری اداروں میں حسب معمول قائم شروع ہوگیا، تو اس کے باوجود پر امن شہریوں کو ان کے گھروں سے اور مولانا غلام علی کو ان کی مسجد سے کیوں

۱۔ مولانا غلام علی اوکاڑوی صفحہ ۸۱ مرتبہ کوکب نورانی اوکاڑوی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

گرفتار کیا گیا؟ قرارداد میں مطالبہ کیا گیا کہ شہریوں کو ہراساں کرنے والے ملازمین کے خلاف تحقیقات کرائی جائیں۔ یاد رہے تازہ گرفتاریوں سے شہر میں زبردست کشیدگی پائی جاتی ہے(۱) حکومت نے مسئلہ ختم نبوت کے حل کے لئے ۷ ستمبر ۷۴ء کو تاریخ مقرر کر رکھی تھی جوں جوں تاریخ فیصلہ نزدیک آ رہی تھی قائدین تحریک اپنے وسائل و دلائل سے لیس ہو کر مسئلہ کی نزاکت کے پیش نظر ہر طرح کے حالات کا مقابلہ کرنے کی غرض سے خود بھی تیار تھے اور عوام کو بھی آگاہ رکھے ہوئے تھے اس سلسلہ میں یکم ستمبر کو بادشاہی مسجد لاہور میں ایک جلسہ عام منعقد ہوا جس میں خطاب فرماتے ہوئے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ''عوام کو مرکزی مجلس کے ہر فیصلہ کی پابندی کرنی چاہے اور یہ تحریک جو تحفظ ختم نبوت کے سلسلہ میں شروع کی گئی ہے اسے پورے ملک میں پھیلا دیا گیا ہے اگر قادیانیوں کو اقلیت قرار نہ دیا گیا تو پھر اور زیادہ ٹھوس قدم اٹھایا جائے گا''۔

۷ ستمبر فیصلہ کا دن تھا۔ ۶ ستمبر کو راجہ بازار راولپنڈی میں مجلس عمل ختم نبوت کا اجلاس ہوا کہ اگر خدانخواستہ حکومت فیصلہ مسلمانوں کے خلاف کر دیتی ہے تو پھر کیا کیا جائے گا اس اجلاس میں بھی شیخ القرآن شریک تھے۔

عقیدہ ختم نبوت سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے قلبی لگاؤ کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ اپنی علالت کے آخری ایام میں اپنے اہل خانہ کے ساتھ گھر میں میلاد شریف کی مختصر سی محفل منعقد کروائی اور سورۃ احزاب کی آیت ختم نبوت خود تلاوت فرما کر اپنی بیٹی حافظہ رقیہ اشرف جلالی سے اس کی تشریح و تفسیر سماعت کی۔(۲)

آپ کے داماد حافظ اشرف آصف جلالی نے آپ کی کتب کے جو نام تحریر فرمائے ہیں ان میں رد قادیانیت پر ایک کتاب ''مسیح موعود اور مسیح کذاب'' کا نام بھی تحریر ہے(۳)

---

(۱) تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ جلد سوم مولانا اللہ وسایا ص ۶۰۹

(۲) مولانا غلام علی اوکاڑوی صفحہ ۱۶۵ مرتبہ کوکب نورانی اوکاڑوی

(۳) مولانا غلام علی اوکاڑوی صفحہ ۱۶۰ مرتبہ کوکب نورانی اوکاڑوی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آپ نے دستخط نہ کئے اور کالج کی ملازمت سے مستعفی ہو گئے جب انجمن حنفیہ لاہور نے مدرسہ نعمانیہ کی داغ بیل ڈالی تو آپ اس کے اولین مدرس قرار پائے۔ حضرت پیر جماعت علی شاہ علی پور سیداں' مولنا نبی بخش حلوائی، قاضی ظفرالدین' صوفی غلام قادری چشتی سیالوی اور مولنا محمد عالم آسی امرتسری (مصنف الکاویہ علی الغاویہ) آپ کے شاگردوں میں سے ہیں۔

ردقادیانیت:

اس دور میں ہندوستان کے مختلف شہروں کے بداعتقاد علماء بھی مختلف نظریات لے کر لاہور کی اعتقادی فضا کو مسموم کرنے کیلئے لاہور کا رخ کر رہے تھے وہابی، نیچری، شیعہ اور مرزائی تو خاص طور پر سادہ لوح عوام کے اذہان وافکار میں شک وشبہ پیدا کرنے کی غرض سے مساجد میں گھس آتے تھے مناظرہ بازی شروع کر دیتے جس سے اکثر فساد کا خطرہ ہوتا ہے، چونکہ یہ فتنے انگریز کے خود ساختہ پودے تھے اس لیے سنی علماء سے فساد کرتے وقت انہیں انگریز کی مکمل حمایت حاصل ہوتی تھی اس کے باوجود سنی علماء کی ایک جماعت ایسے مناظرہ بازوں کا سختی سے نوٹس لیتی۔ اس جماعت میں مولنا تاج الدین مرحوم، مولنا نبی بخش حلوائی جامع مسجد کوتوالی، مولنا غلام قادر بھیروی، مولنا غلام دستگیر قصوری اور سید دیدار علی شاہ صاحب تو بڑے شدت سے انکو آڑے ہاتھوں کہتے تھے ان بزرگوں کے ہاں سب کچھ قبول تھا مگر اپنے آقا ومولی کی توہین کا خفیف سا پہلو بھی ان کی قوت برداشت کا امتحان ہوتا مولنا غلام قادر بھیروی نے ان مفسد لوگوں کے شر سے محفوظ رہنے کے لیے اپنی مسجد کی پیشانی پر یہ عبارت کندہ کروادی تھی جواب بھی موجود ہے۔ باتفاق انجمن حنفیہ حکم شرع شریف قرار پایا ہے کہ کوئی وہابی افضی، نیچری، مرزائی مسجد ہذا میں نہ آئے اور خلاف مذہب حنفی کوئی بات نہ کرے۔

فقیر غلام قادر عفی عنہ متولی بیگم شاہی مسجد

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت حکیم غلام قادر چشتی نظامی امرتسریؒ

(-۱۹۰۸)

حضرت حکیم غلام قادر نظامی چشتی ۱۹۰۸ء کو فخر الاطباء حکیم فقیر محمد چشتی نظامیؒ کے ہاں امرتسر میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم امرتسر ہی میں مکمل کی۔ اور طب کی تمام کتب اپنے والد ماجد کے علاوہ حضرت علامہ حکیم محمد عالم آسیؒ المتوفی ۱۹۴۴ء اور مسیح الطب حضرت غلام جیلانی امرتسریؒ سے وقتاً فوقتاً پڑھیں۔ آپ حضرت خواجہ میاں علی محمد خان چشتی نظامی سے بیعت تھے۔ علم و ادب سے شغف، حکمت و طبابت کی مہارت، تصوف و روحانیت میں کمال اور کفر و ضلالت کے مقابل نبرد آزما ہونا آپکو ورثہ میں ملا جسکی چند مثالیں یہاں درج کی جاتی ہیں۔

آپ نے آریوں اور قادیانیوں کے خلاف ایک اخبار ماہنامہ ''درۃ اسلام'' امرتسر سے شائع کیا رد قادیانیت کے سلسلے میں قادیان میں ہونے والے مسلمانوں کے اجتماعات میں بھی شرکت فرماتے تھے۔ ۱۹۳۱ء میں حضرت علامہ آسی کی تصنیف ''الکاویہ علی الغاویہ'' اردو جلد اول اور ۱۹۳۴ء میں جلد دوم کی اشاعت میں اہم کردار ادا کیا جبکہ اس کتاب کا عربی نسخہ ابھی تک غیر مطبوعہ ہے۔

آپ نے علامہ آسیؒ کے ساتھ مل کر پرچہ الفقیہ امرتسر کی ترتیب کا کام سنبھالا۔ جس کے ایڈیٹر حکیم معراج دین تھے اس سلسلے میں آپ ان کے علمی معاون رہے اور یہ ایسا پر خلوص تعاون تھا کہ ان دونوں بزرگوں کا اخبار میں بحیثیت مدیر یا معاون مدیر کبھی بھی نام نہیں چھپا۔ جس کا ذکر جناب محمد صادق قصوری صاحب نے اپنی کتاب ''فدایان امیر ملت'' کے صفحہ ۵۷ پر بھی کیا ہے۔

اخبار الفقیہ امرتسر کے بیشمار پرانے پرچے حکیم محمد موسیٰ امرتسری کے مخزونہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کتب خانہ پنجاب یونیورسٹی میں موجود ہیں۔ ان کے مطالعہ سے بخوبی اندازہ ہو جاتا ہے کہ حکیم غلام قادر صاحب رد قادیانیت کے سلسلہ میں کس قدر جانفشانی اور تندہی سے سرگرم عمل تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس میں سکھ چین نصیب فرمائے۔ (آمین)

سبحانہ و تعالیٰ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مفتی سیّد غلام محی الدین نعیمیؒ

﴿1987-1922﴾

مفتی سیّد غلام محی الدین نعیمیؒ بن مولنا سیّد غلام احمد فریدیؒ قصبہ شوق مراد آباد یوپی (انڈیا) میں ۱۴ اگست ۱۹۲۲ء کو پیدا ہوئے برّصغیر کی نامور علمی درسگاہ جامعہ نعیمیہ مراد آباد سے درس نظامی کی تکمیل کی۔ مولنا سیّد صدرالافاضل محمد نعیم الدین مراد آبادیؒ سے حد درجہ عقیدت و محبت رکھتے تھے۔ قیام پاکستان کے بعد ۱۹۵۰ء کو آپ مراد آباد سے کراچی تشریف لائے۔ اور کنٹونمنٹ ایریا کے سرکاری سکول میں معلّم مقرر ہوئے۔ عرصہ دراز تک مدرسہ قادریہ نعیمیہ اللہ والی مسجد لائنز ایریا کراچی میں مدرس رہے۔ مولانا سیّد محمد نعیم الدین مراد آبادیؒ سے شرف بیعت بھی حاصل ہوا۔ ۱۴ مارچ ۱۹۸۷ء میں آپ کا انتقال ہوا۔ شارع فیصل کراچی پر جامع مسجد امام اعظم ابو حنیفہ کے پاس آپ کی آخری آرام گاہ زیارت گاہ عوام و خواص ہے۔

ردّ قادیانیت:

سیّد محمد زین العابدین شاہ راشدی کے بقول ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت کے دوران آپ نے بڑے بڑے اثر انگیز پوسٹر لکھ کر شائع کیے۔ اور گرفتار بھی ہوئے۔ فن مناظرہ و حاضر جوابی میں آپ جواب نہیں رکھتے تھے۔ اسی وجہ سے فریق مخالف پر آپ مکمل گرفت رکھتے تھے۔ شاہ فیصل کالونی میں قادیانیوں نے فیروز قادیانی کی سربراہی میں قادیانیت کی نشر و اشاعت شروع کی تو آپ نے ان کو مناظرے پر للکارا لیکن وہ سامنے نا آسکا۔ ایک دفعہ قادیانیوں نے آپ کے شاگردوں سے مناظرہ طے کرلیا۔ لیکن جونہی دوران مناظرہ اچانک آپ تشریف لے آئے تو قادیانیوں کے حواس گم ہوگے۔ اور بہانہ بنا کر کتابیں اٹھا کر ایسے بھاگے کہ شاہ فیصل کالونی ہی چھوڑ گے۔(۱)

(۱) انوار علمائے اہلسنت سندھ صفحہ ۶۴۲ از محمد زین العابدین راشدی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت غلام مرتضٰی نقشبندی بیر بلویؒ

(1906-1835)

علم شریعت وطریقت میں کامل و یکتا اور غیر معمولی شہرت دوام کے حامل جنید وقت، حضرت مولانا غلام مرتضٰی بیر بلوی نقشبندیؒ ۱۸۳۵ء کو بیر بل شریف میں پیدا ہوئے۔ آپکے والد گرامی کا نام محمد اسلمؒ تھا۔ آپ اعوان خاندان سے تعلق رکھتے تھے بہت تھوڑی عمر میں آپ نے قرآن پاک حفظ کرلیا اور مروجہ علوم دینیہ کی تحصیل شروع کردی صرف تیرہ برس کی عمر میں والد صاحب وفات پا گئے لیکن آپ نے تعلیم جاری رکھی اور علمی پیاس بجھانے کی غرض سے مختلف خانقاہوں اور مدرسوں میں حاضری دیتے رہے۔ بالآخر للہ شریف پہنچے تو ظاہری و باطنی علوم سے نواز دیئے گئے۔ حضرت علامہ غلام محی الدین قصوری دائم الحضوریؒ سے شرف بیعت حاصل کیا۔ انہی کے حکم پر حضرت خواجہ غلام نبی للٰہیؒ نے آپؒ کو ظاہری و باطنی منازل سلوک طے کروائیں۔ اور شرف خلافت بھی بخشا، حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ سے آپ کے نہایت قریبی تعلقات تھے۔ خزینہ معرفت کے مطابق حضرت میاں شیر محمدؒ شرقپوری آپ کی خدمت کرنے کو باعث سعادت سمجھتے تھے۔ (۱) کتب بینی کا آپ کو جنون کی حد تک شوق تھا۔ آپ نے اپنا وسیع کتب خانہ قائم کر رکھا تھا جس کی مثال اس دور میں پورے پنجاب میں نہ ملتی تھی۔ آپ نے خود بھی متعدد کتب تحریر فرمائی ہیں۔ ۱۵ رجب ۱۳۲۱ ھجری (ستمبر ۱۹۰۶ء) کو آپ اس دار فانی سے کوچ کر گئے اور آپ کو بیر بل شریف کی خانقاہ میں دفن کیا گیا۔ جہاں آج بھی آپ کا مزار مرجع خلائق ہے۔ (۲)

(۱) خزینہ معرفت ص ۳۸۳ از ابراہیم قصوری۔

(۲) عرفان مرتضوی ص ۱۴ از پروفیسر محمد نصر اللہ معینی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ردقادیانیت:

حضرت حافظ غلام مرتضٰی بیر بلویؒ ان پاک باز لوگوں میں شامل ہیں۔ جنہوں نے اپنے متوسلین، متعلقین اور عام مسلمانوں کو ایمان سوز فتنہ قادیانیت کی ہولناکیوں سے خبردار کیا۔

مولوی نورالدین (جو بعد میں مرزا قادیانی کا پہلا خلیفہ بنا) بھیرہ شریف ضلع سرگودھا کا رہنے تھا۔ اس نے حضرت غلام مرتضٰی بیر بلوی کو مناظرہ کا چیلنج دیا۔ اگرچہ مناظرہ بازی حضرت کے مزاج کے خلاف تھی لیکن آپ نے چیلنج قبول کرلیا اور مناظرہ گاہ میں تشریف لے گئے۔ فاتحہ خلف امام کا مسئلہ زیر بحث آیا حکیم نورالدین عرف نورا بھیروی نے ایک حدیث پڑھتے ہوئے اس سے استدلال کیا۔ آپؒ نے اس کی سند طلب کی تو اس نے کہا کہ یہ حدیث صحیح بخاری شریف میں ہے۔ آپؒ کا حافظہ بہت قوی تھا، فوراً فرمایا کہ یہ حدیث بخاری شریف میں موجود نہیں۔ حکیم نورالدین نے حوالہ دکھانے کیلئے ایک دن کی مہلت مانگی تو مناظرہ اگلے دن تک ملتوی ہوگیا۔ اگلے دن حکیم نورالدین طلوع آفتاب سے قبل ہی بھاگ گیا اور مجلس مناظرہ میں نہ آیا(۱)۔ مناظرے میں شکست کی وجہ سے وہ علاقے منہ دکھانے قابل نہ رہا جس وجہ سے وہ بھیرہ شریف چھوڑ گیا۔ اور مرزا قادیانی کے دام تزویر میں پھنس کر علمائے کرام کی خدمت مرزا قادیانی کی بیعت وپیروی کیلئے خطوط واشتہار بھیجنے شروع کردیے۔ جب حضرت صاحب کو بذریعہ خط اشتہار ملا تو آپ نے اس کی سخت مذمت کی۔ اور جوابی خط ان الفاظ میں تحریر کیا۔

''مردود بارگاہ یزدانی، مقبول درگاہ شیطانی مرزا غلام احمد قادیانی خذلکم اللہ بحرمۃ النبی الحقانی۔ از جمیع اھل الاسلام بعداز ادائے ماوجب انکہ اشتہار ایشاں کہ

(۱) دراسۃ وتحقیق المخطوط تفسیر الھکم العکا ص ۵۶ مولفہ حضرت مولانا غلام مرتضٰی بیر بلوی نقشبندی مقالہ نگار سعدیہ نصراللہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سراسر مخالف آیات بینات بود رسیدہ ومحبت ایشاں بادیان باطلہ معلوم گردیدہ۔

کلا اناءٍ یترشحُ بمافیہ، اللھم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابہ، اللھم انصر من نصردین محمد ﷺ واخذل من اعرض عن دین محمد ﷺ

ان متّ علی ھذہ العقیدۃ الفاسدۃِ متّ علیٰ غیر دین الاسلام وجعلت قبورکم ایھاالطائفۃ الخبیثۃ فی قبور الیھود والنصاریٰ لا فی قبور اھل الاسلام"

درخانہ	اگر	کس	است
یک	حرفے	بس	است(۱)

ترجمہ: مردود بارگاہ یزدانی، مقبول درگاہ شیطانی مرزا غلام احمد قادیانی، اللہ تمہیں اپنے نبی برحق کے صدقے ذلیل ورسوا کرے۔

تمام اہل اسلام کی طرف سے جس چیز کے تم حق دار ہو تمہیں پہنچے۔ (یعنی لعنت) بات یہ کہ تمہارا اشتہار جو آیات بینات کے سراسر خلاف ہے۔ اس سے باطل مذاہب کے ساتھ تمہاری محبت کا پتہ بھی چلتا ہے برتن سے وہی کچھ باہر آتا ہے جو برتن کے اندر ہوتا ہے۔

اے اللہ ہمیں حق کو حق سمجھنے اور اس کی اتباع کرنے کی توفیق عطا فرما اور باطل کو باطل سمجھنے اور اس سے بچنے کی توفیق بخش، اے اللہ جو دین مصطفیٰ ﷺ کی مدد کرے تو اس کی مدد فرما اور جو دین مصطفیٰ ﷺ سے روگردانی کرے تو اسے ذلیل ورسوا کردے۔

اگر تو اسی عقیدہ فاسدہ پر مر گیا تو جس پر مرے گا وہ دین اسلام نہیں ہوگا کچھ اور ہی ہوگا اور اے خبیث ٹولے تمہاری قبریں یہود ونصاریٰ کے قبرستان میں بنائی

(۱) مجموعہ مکتوبات از پروفیسر محمد نصر اللہ معینی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جائیں گی نہ کہ اہل اسلام کے قبرستان میں۔ اگر کسی کے خانہ عقل میں کچھ ہے تو اس کے لیے ایک ہی لفظ کافی ہے۔

آپؒ نے اپنے متوسلین کو فتنہ قادیانیت سے اور اس کے عقائد باطلہ سے آگاہ کرتے ہوئے اس سے محتاط رہنے کی بھی تلقین فرمائی۔ اپنے خلیفہ حضرت محبوب عالم سوہاویؒ کی طرف خط لکھا۔ مولانا سوہاوی کا وصال ۱۳۰۵ھ میں ہوا۔ لہٰذا یہ خط اس سے پہلے لکھا گیا، سباق کلام سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہ مکتوب مرزا قادیانی کی زندگی میں ہی تحریر ہوا۔

الحمد اللہ و کفی و سلام علی عبادہ الذین اصطفی، قال اللہ تعالیٰ "ومن اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا وقال اوحی الی ولم یوحی الیہ من شئی ...... الایہ

عقائد مرزا قادیانی مخالف آیات صریحہ واحادیث صحیحہ ومخالف اجماع وکشوف اولیاء متقدمین ومتاخرین است۔ فلا یتبعہ الا جاہل او زندیق او مجنون، او متعصب فی الدین، البتہ او را درفن انشاء پردازی عربی وفارسی دخلے ہست، لہٰذا بعضے اشخاص ضعیف الایمان کہ از عقل بہرہ کلی ندارند بر تحریرات وتقریرات او فریفتہ وشیفتہ مے شوند وادعائے کاذبہ او را مثل نبوت وولایت وغیرہ ذلک تصدیق مے نمائند۔ فویل لہم ثم ویل لہم اعوذ باللہ ان اکون من الجاھلین۔

دعوت نبوت ومثیل مسیحا ومجددی بودن از طرف قادیانی محض دروغ بے فروغ است۔ زیرا آنکہ بنا بر تصدیق ایں دعوی دلیل قوی نزد ایشاں نیست کہ خصم او را تسلیم نماید، محض الہام وکشف حجت بر غیر نہ گردی کما تقرر فی علم الکلام وقد جر بنا مرارا ان صاحب الکشف یغلط کثیر مع ھذا۔ ایں چنیں کشف کہ مخالف حق صریح با شد معتبر نیست۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ظاہر است کہ ایشاں را حظے از ولایت حاصل بودے تا احدے از ہمنشینان او البتہ مہذب ومودب گردیدے واخلاق ذمیمہ او مبدل بہ اوصاف حمیدہ گشتے حالانکہ جملہ اوصاف ایشاں را الآن کما کان می بینم۔ ہیچ کس را دل از دنیائے دوں سرد نہ گردیدہ ونہ ہیچکس کما حقہ راغب بہ عبادت الٰہی است چہ خوش گفت آنکہ گفت

سوختم از دست صرافان گوہر نا شناس
قیمت خر مہرہ رابا در برابر میکنند

من یھدی اللہ فھو المھتد ومن یضلل فلن تجدلہ ولیاً مرشدا

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''اور اس شخص بڑا ظالم کون ہوگا جس نے اللہ پر بہتان باندھا کہا کہ میری طرف وحی آتی ہے حالانکہ اسے کبھی وحی نہیں کی گئی۔ مرزا قادیانی کے عقائد صریح آیات، صحیح احادیث، اجماع امت اور اولیائے متقدمین ومتاخرین کے صحیح کشف کے خلاف ہیں۔ اس کا پیروکار جاہل، زندیق، پاگل یا ہٹ دھرم ہی ہو سکتا ہے، مرزا قادیانی کو صرف انشاء پردازی اور عربی وفارسی میں کچھ مہارت ہے، بعض کمزور ایمان والے جو عقل سے بے بہرہ ہیں اس کی تقریروں اور تحریروں پر فریفتہ ہو جاتے ہیں اور اس کے جھوٹے دعوی نبوت وولایت وغیرہ کی تصدیق کرتے ہیں۔ افسوس اور تباہی ہے ایسے لوگوں کے لئے میں ایسی جہالت سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں۔

اس کے نبوت، مثیل مسیح اور مجدد ہونے کے دعوے محض سفید جھوٹ ہیں۔ اس کے پاس اپنے دعوی کے ثبوت میں کوئی قوی دلیل نہیں۔ محض الہام اور کشف سے دوسرے پر حجت قائم نہیں ہوسکتی جیسا کہ علم کلام سے ثابت ہے، اور ہم نے کئی بار تجربہ کیا ہے کہ صاحب کشف غلطی کرسکتا ہے، اس کا کشف کئی بار صحیح نہیں ہوتا۔ جب کہ ایسا کشف جو حق کے خلاف ہو قطعاً معتبر نہیں۔

ظاہر ہے اگر انہیں ولایت سے کچھ حصہ میسر ہوتا تو ان کے جانشین ضرور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مہذب اور مؤدب ہوتے اور ان کے اخلاق ذمیمہ بدل کر اخلاق حمیدہ ہو جاتے حالانکہ ان کے تمام احباب ویسے کے ویسے کورے نظر آتے ہیں۔کوئی بھی دنیا سے دل برداشتہ نہیں ہوا نہ ہی ان میں سے کوئی کما حقہ عبادت الٰہیہ کی طرف راغب ہوا۔

گوہرِ ناشناس لوگوں سے میرا دل جلتا ہے کسی شاعر نے کیا ہی اچھا کہا گوہر ناشناس صرافوں سے میرا دل جلتا ہے جو کوڑی کی قیمت موتی کے برابر کر دیتے ہیں۔

جس کو اللہ تعالیٰ ہدایت عطا فرماتا ہے اس کو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جس کو گمراہ کرتا ہے اسے کوئی تہذیب نہیں دے سکتا اور اس کا کوئی راہ دکھانے والا دوست نہیں۔

بحمد اللہ تعالیٰ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

علامہ غلام مصطفیٰ مجددی

(پ ۱۹۷۰ء)

اہلسنّت وجماعت کے معروف ترجمان، کتب کثیر کے مصنف، معروف نعت گو اور سیرت نگار علامہ غلام مصطفیٰ مجددی ایم اے 1970ء کو تحصیل شکر گڑھ کے گاؤں جموال میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی کا نام صوفی غلام رسول نقشبندی ہے۔ آپ کے والد اور والدہ، دونوں ہی علمی وروحانی خاندانوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ ابتدائی تعلیم گورنمنٹ مڈل سکول جموال سے شروع کی 1985ء میں گورنمنٹ مسلم ماڈل سکول شکر گڑھ سے میٹرک اور بعد ازاں 1992ء میں پنجاب یونیورسٹی سے ایم اے اسلامیات کی ڈگری حاصل کی۔ آپ کے اساتذہ میں ابو محمد عبدالرشید قادری رضوی اور پروفیسر محمد حسین آسیؔ کے نام بہت نمایاں ہیں۔ جامعہ غوثیہ رضویہ منظر الاسلام سمندری سے آپ نے دینی تعلیم حاصل کی۔ نوعمری سے ہی آپ مختلف رسائل وجرائد میں علمی وتحقیقی مقالہ جات تحریر فرما رہے ہیں۔ اب تک کثیر کتب تصنیف فرما چکے ہیں جن میں زبان میری بات ان کی، مخزن انوار، مجدد نامہ، تذکرہ مجددین اسلام، ترجمہ رسائل مجدد الف ثانی، قرآن کا تصور نبوت و ولائیت، شانِ رسول، ختم نبوت زندہ باد، عقائد امام اعظم، سیرت محبوب خدا بہت زیادہ مشہور ومعروف ہوئی ہیں۔ علاوہ ازیں دیگر کئی علمی وتحقیقی کتب اور بچوں کے لیے اصلاحی کتابچے آپ نے تحریر فرمائے ہیں۔ ابھی تک آپ نوجوان ہیں اور صلاحیتیں بھی بیدار ہیں۔ انشاللہ آپ اہلسنّت کے ایک عظیم اور منجھے ہوئے ہیرو کے طور پر تاریخ میں یاد رکھے جائیں گے۔ تصنیف وتالیف کے ساتھ ساتھ آپ شعلہ بار خطیب بھی ہیں۔ جامع مسجد حیات النبی نارووال میں آپ کا خطاب جمعہ سننے کے لیے لوگ دور ونزدیک سے دیوانہ وار کھنچے چلے آتے ہیں۔ آپ اپنا تعارف اپنے اس شعر میں کراتے ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فقط اتنا تعارف ہے سراپا جرم و عصیاں کا
غلامِ مصطفٰے ہوں مصطفٰے کے در کا منگتا ہوں

ردِقادیانیت:

آپ نے بفضل ایزدی نہایت اچھوتے اور منفرد انداز میں ختم نبوت کے موضوع پر کام کا آغاز کیا ہے۔ حضرت پروفیسر محمد حسین آسی صاحب کی زیرِ نگرانی بہت زیادہ تحقیق و مطالعہ کے بعد آپ نے ''ختم نبوت زندہ باد'' کے عنوان سے ایک گرانقدر علمی اور وقیع کتاب تالیف کی ہے۔ میں نے ساری کتاب کا بغور مطالعہ کیا ہے اپنے موضوع پر انوکھا طرزِ تحریر ہے۔ کتاب کے ابواب کی عنوان بندی بڑے ادبی انداز میں کی گئی ہے۔

باب اول کا نام آپ نے رب کبریا کے فیصلے رکھا ہے۔ اس باب میں اللہ رب العزت کی طرف سے نازل شدہ آسمانی کتب و صحائف مثلاً قرآنِ ذی شان، انجیل، تورات، زبور وغیرہ کے حوالے سے ثابت کیا گیا ہے کہ حضور ﷺ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے آخری نبی ہیں اور آپ ﷺ کے بعد کسی طور پر کوئی نبی یا رسول آنے کا کوئی امکان باقی نہیں۔ باب دوم میں آپ نے انبیاء کے فیصلے کے عنوان سے حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک آنے والے چیدہ چیدہ انبیاء کرام کے اقوال کی روشنی میں عقیدہ ختم نبوت پر دلائل باندھے ہیں۔ باب سوم کا نام محمد مصطفٰے ﷺ کے فیصلے رکھ کر صحیح احادیث نبوی سے عقیدہ ختم نبوت ثابت کر کے اس باب کی ثقاہت دوچند کر دی ہے۔ اصحابِ باصفا کے فیصلے کے عنوان سے صحابہ کرام و تابعین عظام رضی اللہ عنہم کے شیریں اقوال سے ختم نبوت کے ثبوت باب چہارم میں پیش کیے گئے ہیں۔ قدیم عربی و فارسی شعراء کے کلام سے ختم نبوت پر دلالت کرتے ہوئے اشعار حضرات شعراء کے فیصلے کے عنوان سے باب ششم کی زینت بنائے گئے ہیں جبکہ بزرگانِ امت و اولیائے عظام کے ختم نبوت پر دلالت کرتے ہوئے اقوال اہلِ وفا کے فیصلے کے زیرِ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عنوان باب پنجم میں جمع کر دیے گئے ہیں۔ ختم نبوت پر واضح اور ٹھوس دلائل مہیا کرنے والی حکایات باب ہفتم میں اکٹھی کر دی گئی ہیں۔ آٹھواں باب دلائل ختم نبوت سے مزین ایک گرانقدر علمی باب ہے۔ حقوق ختم نبوت اس کتاب کا نواں باب ہے اس باب میں اہلِ اسلام پر ختم نبوت کے حقوق پر بحث کی گئی ہے۔ اور دلائل و براہین سے ثابت کیا گیا ہے کہ ختم نبوت پر ایمان لانا کیوں ضروری ہے، ختم نبوت کی حفاظت کس طرح جان ایمان ہے۔ اجرائے نبوت کا اقرار کرنے سے ہم کن کن قباحتوں کا شکار ہو سکتے ہیں۔ ان سب سوالوں کا مفصل جواب اس باب میں موجود ہے۔ یہودیت اور مرزائیت اس دستاویزی کتاب کا آخری باب ہے جس میں آپ نے قرآن وسنت اور آثار صحابہ وحالات وواقعات سے ثابت کر دیا ہے کہ قادیانیت و یہودیت کا آپس میں چولی دامن کا ساتھ ہے اور قادیانی و یہودی ایک ہی ٹوکری کے چٹے بٹے ہیں۔ یہود جتنے زیادہ اسلام کے لیے خطرناک ہیں قادیانی اس سے بھی زیادہ زہرناک ہیں۔

الغرض نایاب موتیوں کی انمول مالا کا نام "ختم نبوت زندہ باد ہے" جو علامہ غلام مصطفٰے مجددی صاحب کی اپنے موضوع پر گرفت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ اس کے علاوہ بھی آپ مختلف رسائل وجرائد میں ختم نبوت وردِ قادیانیت پر تحقیقی وعلمی مضامین ومقالہ جات تحریر کرتے رہتے ہیں اور آپ کے خطباتِ جمعہ کا موضوع تو اکثر ردِ قادیانیت ہی ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دلی دعا ہے کہ وہ آپ کے علم وعمل میں مزید برکت وترقی پیدا فرما کر آپ کو اہلسنّت کا عظیم علمی سرمایہ بنا دیں۔ آمین بجاہ خاتم النبیین ﷺ۔

صلی اللہ علیہ وسلم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت قاری محمد فضل دین چشتیؒ

(۱۸۸۷ء - ۱۹۳۱ء)

ولی ابن ولی، عالم باعمل، فاضل بے بدل حضرت علامہ مولانا قاری محمد فضل دین چشتی صابریؒ ۱۸۸۷ء میں موضع فضل والا نزد قادیان ضلع گورداسپور (انڈیا) میں پیر فقیر محمدؒ کے گھر پیدا ہوئے جو کہ اپنے وقت کے عظیم پیر طریقت تھے۔ آپؒ کی پرورش خالصتاً علمی و مذہبی ماحول میں ہوئی۔ آپؒ نے تجوید اور حفظ وقرات موضع پانی پت کرنال سے حاصل کی جبکہ مڈل کا امتحان موضع کلانور سے پاس کیا۔

۱۹۰۱ء میں سراج الملت حضرت خواجہ محمد سراج الحق چشتی صابری گورداس پوریؒ کلانور کے دورہ پر آئے تو آپ کو ان سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ حضرت خواجہ صاحب نے آپ پر خصوصی نظر لطف وکرم ڈالتے ہوئے آپ کو نہ صرف شرف بیعت سے نوازا بلکہ خلافت سے بھی سرفراز فرمایا اور اعلیٰ دینی تعلیم کے حصول کی خاطر آپ کو مدینہ طیبہ بھیج دیا جہاں سے آپ سند فراغت حاصل کر کے لوٹے۔ آپ کا انتقال ۱۹۳۱ء کو گورداس پور (انڈیا) میں ہوا اور وہیں مدفون ہوئے جبکہ آپ کا عرس مبارک ہر سال تکیہ سندر مرغی خانہ لاہور کینٹ میں بڑے تزک و احتشام سے منایا جاتا ہے۔

ردقادیانیت:

آپ کے مرشد کامل سراج الملت حضرت خواجہ محمد سراج الحق چشتی صابری گورداس پوریؒ نے مرزا قادیانی کی بڑھتی ہوئی شرانگیزیوں اور خلاف اسلام سرگرمیوں کی روک تھام کے لیے ہر محاذ پر باقاعدہ منصوبہ بندی سے کام کا آغاز کیا، علمی میدان میں علماء کرام کی ذمہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

داریاں لگائیں، تبلیغی اثرات زائل کرنے کے لیے تبلیغی مشن قائم کیے، دیہاتی لوگوں کی اصلاح اور قادیانیت سے تحفظ کی غرض سے ان کے مزاج شناس علماء کو دیہات میں بھیجا۔ اسی طرح انگریزی تعلیم کے دلدادہ افراد کی اصلاح اور تربیت کے لیے آپؒ نے گورداسپور میں ایک ہائی سکول قائم کیا۔ جب یہ سکول کھولنے کا منصوبہ طے پایا تو مولانا قاری محمد فضل دین چشتی صابریؒ اس وقت برائے حصول علم حدیث مدینہ طیبہ میں قیام کیے ہوئے تھے۔ سراج الملت حضرت خواجہ محمد سراج الحق چشتی صابریؒ نے پیغام بھیج کر آپ کو مدینہ طیبہ سے واپس بلالیا اور مجوزہ ہائی سکول کے جملہ امور کا نگران اعلیٰ مقرر فرما دیا۔ چنانچہ آپ نے اپنی خداداد صلاحیتوں سے اس شعبہ میں اتنا کام کیا کہ مرشد کامل نے خوش ہو کر اپنی دعاؤں سے نوازا۔ اس طرح آپ نے قادیان کے بالکل نزدیک گورداسپور میں بیٹھ کر مرزا قادیانی کا بھرپور مقابلہ کیا اور قادیان کے تعلیم الاسلام ہائی سکول کی زہرناکیوں کا مکمل توڑ کیا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کروٹ کروٹ راحت نصیب فرمائے۔(1)

---

(1) صابری انسائیکلوپیڈیا صفحہ ۸۸۳ از صاحبزادہ مقصود احمد صابری

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مولنا فقیر محمد جہلمی

مولنا فقیر محمد جہلمی کا شمار اہلسنّت کے ان علمائے کرام میں ہوتا ہے جو علمی ترقی اور جماعتی تنظیم کے لیے بڑی دلسوزی سے کام کرتے تھے۔ آپ 1260ھ بمطابق 1844ء کو آپ موضع چتن ضلع جہلم میں پیدا ہوئے ابتدائی کتب قطب الدین ٹالیاں والا سے پڑھیں۔ صرف ونحو مولنا نور احمد موضع کھائی کوٹلی ضلع جہلم اور منطق مولنا عبدالکریم شاہ پوری سے پڑھی۔ 1859ء میں آپ دہلی چلے گئے اور میاں نذیر حسین، مفتی محمد صدر الدین آزردہ کے درس میں زیر تعلیم رہے 1278ھ بمطابق 1861ء کو آپ واپس جہلم آ گئے لیکن حصول علم کی لگن ابھی بھی زندہ تھی چنانچہ آپ لاہور تشریف لے آئے اور یہیں آپ نے خوش نویسی میں مہارت حاصل کر کے اسے ذریعہ روزگار بنایا۔ مطبع آفتاب لاہور میں کتابت کی خدمات سرانجام دیتے رہے 1284ھ بمطابق 1866ء میں پنجاب کے نامور مناظر حافظ ولی اللہ نے پادری عمادالدین سے تحریری مناظرہ کا آغاز کیا تو آپ حافظ ولی اللہ کے کاتب ٹھہرے حافظ صاحب کی صحبت نے آپ کو عیسائیت ودیگر مذاہب باطلہ کے رد کا ماہر بنا دیا۔ 12 فروری 1874ء کو آپ آفتاب پنجاب کے مدیر اعلی مقرر ہوئے اور 1883ء تک آپ اس اخبار کے مدیر اعلی رہے اس اخبار کے ذریعے آپ نہ صرف اس وقت کے سیاسی حالات وکوائف کو سامنے رکھا بلکہ اہلسنّت کے مفاد کی ترجمانی کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ 1884ء میں آپ اپنے وطن جہلم لوٹ آئے اور ۲۰ اگست ۱۸۸۶ کو آپ نے اپنے لخت جگر مولوی سراجدین صاحب کے نام پر سراج الاخبار کے نام سے ایک اخبار جاری کیا۔ جو کو دنیائے صحافت میں ایک تابندہ ستارہ بن کر چمکا۔ ہفتہ وار سراج الاخبار نے اپنے دور کے اعتقادی فتنوں خاص کر مرزائیت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کی تردید میں بڑا کام کیا۔ مرزا قادیانی اور اس کے حواری سرج الاخبار کے کارناموں سے سٹپٹا اٹھے اور ہر امکانی طریقہ سے سراج الاخبار کو بند کرانے کی کوشش کی۔ آپ اور آپ کے رفیق کار حضرت مولانا کرم الدین دبیرؒ کے خلاف قادیانیوں نے طرح طرح کے جھوٹے فوجداری مقدمات جہلم و گورداس پور کی عدالتوں میں درج کروائے مگر یہ عالی قدر ہستیاں ان مصائب والا میں سے گھبرانے والی نہ تھیں ابتلاء و آزمائش کی آندھیاں آپ کے پائے استقلال میں ذرا بھی لغزش پیدا نہ کرسکیں گورداسپور کی عدالت میں آپ کے اور قادیانیوں کے مابین مقدمہ چلا جو مرزا قادیانی اور اس کے حواریوں کو شکست پر منتج ہوا مرزا قادیانی کی خوب گت بنی۔ اللہ تعالیٰ نے مجاہد اسلام مولانا فقیر محمد جہلمی اور مولانا کرم الدین دبیر کو باعزت بری کر دیا آپ نے بڑی اہم کتابیں یادگار چھوڑی ہیں جن میں حدائق حنفیہ کو خاص شہرت ملی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت خواجہ محمد قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ

(۱۹۰۶ء - ۱۹۸۱ء)

شیخ الاسلام حضرت خواجہ محمد قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ ۱۵ جمادی الاولیٰ ۱۳۲۴ھ بمطابق ۸ جولائی ۱۹۰۶ء کو سیال شریف ضلع سرگودھا میں پیدا ہوئے۔ والد گرامی کا نام خواجہ ضیاء الدین سیالوی تھا۔ ابتدائی تعلیم مقامی طور پر حاصل کرنے کے بعد دارالعلوم صوفیہ اجمیر شریف میں مولانا معین الدین اجمیری رحمۃ اللہ علیہ سے شرف تلمذ حاصل کیا۔ ۱۳۵۱ھ بمطابق ۱۹۳۲ء میں آپ نے درسیات وصحاح ستہ کی سند فراغت حاصل کی اور ۱۹۳۷ء میں حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مسلمانوں کی روحانی وسیاسی ہر طرح کی تربیت کی۔ تحریک پاکستان میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ انگریزوں نے آپ کو ہر طرح کے لالچ ودھمکی سے تحریک پاکستان سے باز رکھنے کی کوشش کی لیکن آپ کے پائے ثبات میں ذرا بھر لغزش نہ آئی۔ انگریزوں نے آپ کو خطاب پیش کیا مگر آپ نے اس چٹھی کو ہی نذر آتش کر دیا جس میں یہ پیشکش کی گئی تھی۔ (۱) اس پر انگریزوں نے آپ کی ساڑھے گیارہ مربعہ اراضی بھی ضبط کر لی اور گوبر اور گندے پانی سے بھرے ہوئے کمرہ میں بند کر دیا گیا جس میں نماز پڑھنے اور اچھی طرح بیٹھنے کی گنجائش بھی نہ تھی۔ لیکن آپ نے انگریز کے ہر حربہ کو ناکام بنا کر تحریک پاکستان کی حمایت جاری رکھی۔

قیام پاکستان کے بعد آپ نے قائداعظم کو بذریعہ خط ملک عزیز پاکستان میں فی الفور اسلامی قوانین نافذ کرنے کیلئے کہا۔ جس کے جواب میں قائداعظم نے آپ کو نفاذ اسلام کی مکمل یقین دہانی کرائی پہلے وزیراعظم لیاقت علی خاں آپ سے ملاقات

(۱) ماہنامہ آئینہ لاہور نومبر ۱۹۷۰ء ص ۱۹ از ڈاکٹر تسخیر احمد

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کیلئے سرگودھا تشریف لائے تو ان سے بھی آپ نے نفاذ اسلام کا بھرپور مطالبہ کیا اور لیاقت علی خاں وعدہ کر کے گئے لیکن افسوس دونوں لیڈر اپنا وعدہ وفا کرنے سے قبل ہی وفات پا گئے۔ ۱۵ رمضان المبارک ۱۴۰۱ھ بمطابق ۱۷ جولائی ۱۹۸۱ء کو آپ صاحبزادہ غلام نصیر الدین گولڑوی کے لاہور میں زیر علاج بیٹے کی عیادت کی غرض سے لاہور جا رہے تھے۔ لاہور سرگودھا روڈ پر چک نمبر 11 پل پر ایک ٹرک نے آپ کی کار کو ٹکر مار دی اور دو دن بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ سی ایم ایچ لاہور میں زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔

ردِ قادیانیت:

غلامان مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء پہلے انگریز کے خلاف برسرِ پیکار تھے پھر ہندوؤں سے جنگ آزما ہوئے پھر داخلی فتنوں نے ان کی ساری توجہ اپنی طرف مبذول کئے رکھی اس عرصہ میں فتنہ مرزائیت ہر طرح کی مزاحمت سے بے خوف ہو کر اپنے پاؤں پھیلاتا رہا اور اپنی بنیادیں مضبوط کرتا رہا انھیں اپنے وسائل کو منظم کرنے اور اپنی سازشوں کو مرتب کرنے کے لیے طویل فرصت مل گئی، سول محکموں میں پہلے ہی ان کے لوگ کلیدی عہدوں پر قابض تھے اس عرصہ میں انھوں نے بری بحری اور ہوائی افواج میں بھی اپنی پوزیشن مستحکم کر لیں۔ یہاں تک کہ ایک قادیانی (ظفر چودھری) پاکستانی فضائیہ کا سربراہ بننے میں کامیاب ہو گیا اور اس میں اتنی جرات پیدا ہو گئی کہ ربوہ میں تین روزہ کانفرس کے موقع پر جھوٹے نبی کے مکار خلیفہ کو پاک فضائیہ کے طیاروں نے سلامی پیش کر دی۔ انھیں توقع تھی کہ اب وہ ایک ہی جست میں پاکستان کے اقتدار پر قبضہ کر لیں گے لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب مکرم ﷺ کی محبوب امت کو انگیریز کے ان نمک خواروں اور ملت اسلامیہ کے دشمنوں کی سازشوں سے محفوظ رکھنے کی غرض سے 29 مئی 1974ء کو ربوہ ریلوے سٹیشن پر رونما ہونے والے ایک واقعہ کو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس کا ذریعہ بنا دیا اور تحریکِ ختم نبوت ملک کے کونہ کونہ میں پھیل گئی۔ یہاں تک کہ حکومت مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے پر مجبور ہو گئی اس وقت حضرت شیخ الاسلام خواجہ قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ نے جو مجاہدانہ کردار ادا کیا وہ محتاجِ بیان نہیں۔ آپ اپنی پیرانہ سالی کے باوجود بڑی مستعدی سے نہ صرف تحریک میں شامل ہوئے بلکہ تحریک کی قیادت فرماتے ہوئے ملک بھر میں دورے کئے اور خطابات کر کے عوام الناس کو مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت اور فتنہ قادیانیت کی ہولناکیوں سے آگاہ کیا۔ آپ کے چند خطابات کا خلاصہ اس طرح سے ہے۔

27 تا 29 دسمبر 1969ء چنیوٹ ضلع جھنگ میں مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے زیرِ اہتمام ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس میں ہزاروں کی تعداد میں حاضری ہوئی سخت سردی اور دور افتادہ قصبہ ہونے کے باوجود کانفرنس کی کامیابی کی وجوہات بیان کرتے ہوئے مولانا اللہ وسایا رقمطراز ہیں۔

”تمام مکاتب فکر کے چوٹی کے علماء و راہنماؤں کا ایک سٹیج پر جمع ہونا، اس کا موقعہ کسی دوسری جگہ ہرگز ہرگز نہیں ہو سکتا۔ حضرت خواجہ قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین سیال شریف، صاحبزادہ افتخار الحسن شاہ بریلوی، مولانا محمد صدیق خطیب اہلِ حدیث، مولانا خان محمد کندیاں شریف، مولانا غلام غوث ہزاروی، مولانا حبیب اللہ فاضل جالندھری، سید مظفر علی شمسی سب ایک ہی سٹیج پر جمع ہو گئے تھے“۔ حضرت خواجہ قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ کی آمد کا ذکر کرتے ہوئے آپ رقمطراز ہیں۔

29 دسمبر 10 بجے قبل دوپہر کے ساتویں اجلاس میں حضرت خواجہ قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین سیال شریف کی عالمانہ اور بصیرت افروز تقریر ہوئی۔ حضرت خواجہ سیالوی رحمۃ اللہ علیہ کے ہزاروں مریدین اجتماع میں شریک تھے۔ مولانا محمد علی جالندھری مرکزی امیر مجلس تحفظ ختم نبوت نے کہا کہ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کی وفات کے بعد میں اپنے آپ کو یتیم سمجھنے لگا تھا لیکن آج خواجہ سیالوی کی ختم نبوت کے پلیٹ فارم پر آمد سے میری بڑی حوصلہ افزائی ہوئی ہے اور میں آپ کو حضرت امیر شریعت کی جگہ اپنا سرپرست اور بزرگ خیال کرتا ہوں۔ مولٰنا تاج محمود ایڈیٹر لولاک نے مولٰنا کا خیر مقدم کرتے ہوئے اپنی تقریر میں فرمایا کہ حضور آپ کے آستانہ عالیہ سیال شریف کے ایک فیض یافتہ علمی بزرگ حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی نے تحفظ ختم نبوت کے سلسلہ میں شاندار ناقابلِ فراموش خدمات سرانجام دی ہیں جس کا سارا کریڈٹ آستانہ عالیہ سیال شریف کو جاتا ہے۔ اسی طرح مولٰنا ابوالحسنات سید محمد احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ نے تحریک 53ء میں جو مجاہدانہ کردار ادا کیا اس کا ذکر کرنے کے بعد مولٰنا تاج محمود نے حضرت خواجہ قمرالدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ سے گزارش کی کہ وہ بھی اب مولٰنا ابوالحسنات کی طرح آگے بڑھیں۔ حضور کی ختم نبوت کا پرچم اپنے ہاتھ میں لیں ہم آپ کے رضا کاروں کی حیثیت سے کام کریں گے اور انشاء اللہ آپ کے چشم ابرو کے اشارے پر ختم نبوت کی خاطر اپنی جانیں بھی قربان کر دیں گے۔ حضرت خواجہ سیالوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس تاریخی موقع پر خطاب کرتے ہوئے قرآن مجید اور احادیث نبوی کی روشنی میں ثابت کیا کہ حضور ﷺ آخری نبی ہیں اور آپ کے بعد دعویٰ نبوت کرنے والا اسلام سے خارج ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضور ﷺ کی ایک صحیح حدیثِ مبارکہ کا حوالہ دیتے ہوئے فرمایا کہ حضور ﷺ نے فرمایا تھا کہ مشرق سے ایک فتنہ اٹھے گا جو **لا رباط و لا جهاد** کا نعرہ لگائے گا یعنی حرمتِ جہاد کا اعلان کرے گا۔ آج ہم جس فتنہ کی سرکوبی کے لیے جمع ہوئے ہیں حدیثِ پاک کا مصداق بھی وہی فرقہ ہے کیونکہ مرزا قادیانی کی تعلیمات کا خلاصہ ہی حرمتِ جہاد ہے۔ آپ نے مزید فرمایا کہ جہاد وسعتِ دین کا وسیلہ ہے اور دینِ اسلام کا اہم رکن ہے جو شخص یا فرقہ جہاد کا منکر ہے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے آپ نے فرمایا نہ تو میں دیوبندی ہوں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور نہ ہی میرا تعلق احرار یا مسلم لیگ سے ہے لیکن تحفظِ ختم نبوت کی غرض سے ہر پلیٹ فارم پر اور ہر جگہ پہنچنے اور پیغام حق عام کرنے کے لیے ہر وقت تیار ہوں۔(۱)

16 جون 74ء کو جامع مسجد گول چوک سرگودھا میں ایک عظیم اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ کر کے یہ ثابت کر دیا جائے کہ وہ مسلمانوں سے بالکل الگ ایک غیر مسلم اقلیت ہیں آپ نے فرمایا عوامی حکومت کو یہ عوامی مطالبہ فوراً تسلیم کر لینا چاہیے اور قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر ربوہ کو کھلا شہر قرار دیا جائے اور تمام قادیانیوں کو کلیدی عہدوں سے الگ کیا جائے۔(۲)

28 جون 74ء کو جامع مسجد گول چوک میں خطاب کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ قادیانیوں کا مسئلہ مسلمانوں کے ایمان و غیرت کا مسئلہ ہے۔ حکومت کی طرف سے اس سلسلہ میں ٹال مٹول سے کام لینا سراسر زیادتی ہے حکومت کا فرض ہے کہ اس فتنہ کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر ہمیشہ کے لیے تنازع ختم کر دے۔(۳)

اسی طرح یکم ستمبر کو بادشاہی مسجد لاہور میں مجلس عمل کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا اس میں بھی آپ نے خطاب فرماتے ہوئے مسئلہ کی نزاکت کا احساس دلایا۔ آپ نے مطالبہ کیا کہ منکرین ختم نبوت کو مرتد قرار دیا جائے، آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جس عوام نے بھٹو کو قائد عوام بنایا ہے وہی اب مطالبہ کرتے ہیں کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔(۴)

ملک عزیز کے معروف قلمکار، ماہرِ نیازیات مولانا محمد صادق قصوری آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمات جلیلہ کا تذکرہ کرتے ہوئے رقمطراز ہیں۔

(۱) تحریک ختم نبوت 1974 جلد اول مرتبہ مولانا اللہ وسایا صفحات 293/294

(۲) تحریک ختم نبوت 1974 جلد سوم مرتبہ مولانا اللہ وسایا صفحہ 290

(۳) تحریک ختم نبوت 1974 جلد سوم مرتبہ مولانا اللہ وسایا صفحہ 442

(۴) تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء جلد سوم صفحہ ۷۰۳ مرتبہ مولانا اللہ وسایا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت شیخ الاسلام خواجہ محمد قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ نے قادیانی فتنہ کی سرکوبی کے لیے عصر حاضر میں جو شاندار خدمات سرانجام دی ہیں وہ دوسرے صوفیاء کے لیے روشن مثال ہیں۔ 1953ء کی تحریک ختم نبوت میں آپ نے علمائے اہلِ سنت کے شانہ بشانہ بلکہ بڑھ چڑھ کر کام کیا۔ ملک گیر دورے فرما کر قادیانی مسئلہ کی اہمیت کو واضح کیا۔ 1974ء کی تحریک میں پیرانہ سالی کے باوجود جگہ جگہ دورے کیے۔ مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کو جلد از جلد اقلیت قرار دیا جائے۔ یکم ستمبر کو بادشاہی مسجد لاہور میں کل پاکستان مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے جلسہ عام میں آپ نے جو شاندار تقریر کی۔ وہ آپ کی ایمانی قوت اور عشق رسول ﷺ کے جذبہ کی شاہکار ہے۔ (۱)

رضی اللہ عنہم

(۱) ماہنامہ "ضیائے حرم" ختم نبوت نمبر ۱۹۷۴ء از قلم: محمد صادق قصوری

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

مفتی محمد حسین نعیمیؒ

جامعہ نعیمیہ لاہور کے بانی، مہتمم وشیخ الحدیث اور ممتاز عالم دین مفتی محمد حسین نعیمی رحمۃ اللہ علیہ 21 مارچ 1923ء کو موضع سنبھل ضلع مراد آباد انڈیا میں ملاں تفضل حسین کے ہاں پیدا ہوئے جو سنبھل کے ایک ممتاز تاجر تھے اور دین اسلام سے قلبی لگاؤ رکھتے تھے۔ انھوں نے اپنے ہونہار فرزند کو دینی تعلیم سے مزین کرنے کی غرض سے اُس وقت کی شہرہ آفاق درس گاہ جامعہ نعیمیہ مراد آباد میں داخل کرایا۔ 1940ء میں آپ درسِ نظامی سے فارغ ہوئے۔ مولانا نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ نے اپنی خصوصی توجہ وشفقت کے لیے چند ذہین طلباء کا ایک علیحدہ گروپ تشکیل دیا جن میں آپ رحمۃ اللہ علیہ بھی شامل تھے۔ آپ کے دیگر اساتذہ کرام میں مولانا وصی احمد سہسرامی مولانا شمس الدین بہاری، مولانا محمد عمر نعیمی اور مولانا محمد یونس رحمۃ اللہ علیہ خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ ابوالبرکات سید احمد قادری کی درخواست پر مولانا نعیم الدین رحمۃ اللہ علیہ مراد آبادی نے آپ کو بطور مدرس دارالعلوم حزب الاحناف بھیج دیا۔ 1942 تا 1948ء آپ حزب الاحناف لاہور میں پڑھاتے رہے۔ 1948 تا 1953ء آپ دارالعلوم نعمانیہ میں مدرس رہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے نامور شاگردوں میں مولانا الٰہی بخش، مولانا باغ علی نسیم، مولانا ارشد پناہوی، مفتی کشمیر محمد اشرف کاظمی، حافظ محمد عالم صاحب سیالکوٹی، قاری غلام رسول صاحب، مولانا غلام رسول سعیدی مولانا فیض الحسن تنویر(۱)، مولانا عبدالحکیم شرف قادری، مولانا محمد سعید نقشبندی رحمۃ اللہ علیہم خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ 1953ء میں آپ نے چوک دالگراں میں

(۱) مولانا فیض الحسن تنویر کی خدمات کیلئے ملاحظہ ہو راقم کی کتاب ''علمائے حق اور رد فتنہ مرزائیت'' صفحات 264 تا 266 مطبوعہ 2001ء

https://ataunnabi.blogspot.com/
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جامعہ نعیمیہ کی بنیاد رکھی جسے 1959ء میں گڑھی شاہو منتقل کر دیا گیا جو آج بھی آپ کی یادگار کے طور پر قائم ہے۔ آپ نے تحریکِ پاکستان و تحریکِ ختم نبوت میں بھرپور کردار ادا کیا اور مجلسِ شوریٰ پاکستان کے ممبر بھی رہے۔

ردِ قادیانیت:

1953ء میں جب پہلی بار تحریکِ ختم نبوت چلی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنی دیگر تمام مصروفیات معطل کر کے ہر لحہ قائدینِ تحریک کے شانہ بشانہ شامل ہو گئے۔ شعلہ بار تقریروں سے عوام کے سینوں میں تحریک کے حق میں جوش و جذبہ پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ لٹریچر کی تیاری اور چھپوائی جیسی اہم ذمہ داری بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ شارح بخاری سید محمود احمد رضوی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ مل کر نبھاتے رہے۔ آپ اپنی شب و روز کاوشوں سے ذاتی مشین پر پمفلٹ چھاپ کر فوج اور پولیس سمیت دیگر محکموں کے پڑھے لکھے افراد میں تقسیم کرتے رہے۔ تحریک کے دوران آپ کو گرفتار بھی کیا گیا۔ کئی ماہ تک شاہی قلعہ لاہور میں زیرِ عتاب رہے جب مارشل لاء کا زور ختم ہوا تو دیگر قائدین کے ہمراہ آپ رحمۃ اللہ علیہ بھی رہا ہو گئے۔

29 مئی 1974ء کو ہونے والے سانحہ ربوہ کی وجہ سے تحریک ختم نبوت دوبارہ شروع ہو گئی تو حضرت مفتی اعظم اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے تلامذہ کی خدمات قابل دید تھیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے خطبہ جمعہ میں اس واقعہ کی پرزور مذمت کرتے ہوئے مجرموں کو سخت سزا دینے کی اپیل کی روزنامہ نوائے وقت نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بیان کو نمایاں کوریج کے ساتھ شائع کیا جس میں آپ نے قادیانیوں کے خلاف سخت تادیبی کاروائی کرتے ہوئے انھیں غیر مسلم قرار دینے کا مطالبہ کیا تھا۔ جب علمائے ربانی کی دن رات کی کاوشوں سے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا گیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے یوم تشکر منانے کی غرض سے جامعہ نعیمیہ میں ایک عظیم الشان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کنونشن منعقد کروایا۔ اگرچہ حکومت نے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کی خاطر قانون سازی کر دی تھی لیکن قادیانی اپنی ریشہ دوانیوں اور شرانگیزیوں سے باز نہ آئے اور کھلے عام شعائرِ اسلام کا استعمال کرتے رہے۔ ملک میں حالات ایک بار پھر دگرگوں ہونے کا خدشہ پیدا ہونے لگا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے قادیانیوں کی خلاف اسلام سرگرمیوں پر پابندی لگانے کا مطالبہ کرتے ہوئے فرمایا۔ ایک سوچی سمجھی سکیم کے تحت ملک میں قادیانیوں کا مسئلہ اٹھایا جا رہا ہے۔ تاکہ ملک میں بدامنی کی کیفیت پیدا ہو سکے۔ حکومت کو صورتِ حال کا نوٹس لے کر فوری اقدامات کرنے چاہیے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ قادیانی مسئلے کو عوامی مسئلہ بنا کر پھر کسی تحریک کی تیاری کے لیے زمین ہموار کی جا رہی ہے۔ لاہور میں مرزا طاہر کا استقبالیہ، اخبارات میں اس کا پروپیگنڈہ اور مناظرے کی خبریں اس سلسلے کی ایک کڑی ہیں۔ حکومت کو قادیانیوں پر ایسی پابندی لگانی چاہیے جس سے مسلمانوں کے جذبات مجروح نہ ہوں زور دیا کہ قادیانیوں کی خلاف اسلام سرگرمیوں پر فوراً پابندی لگائی جائے''۔(۱)

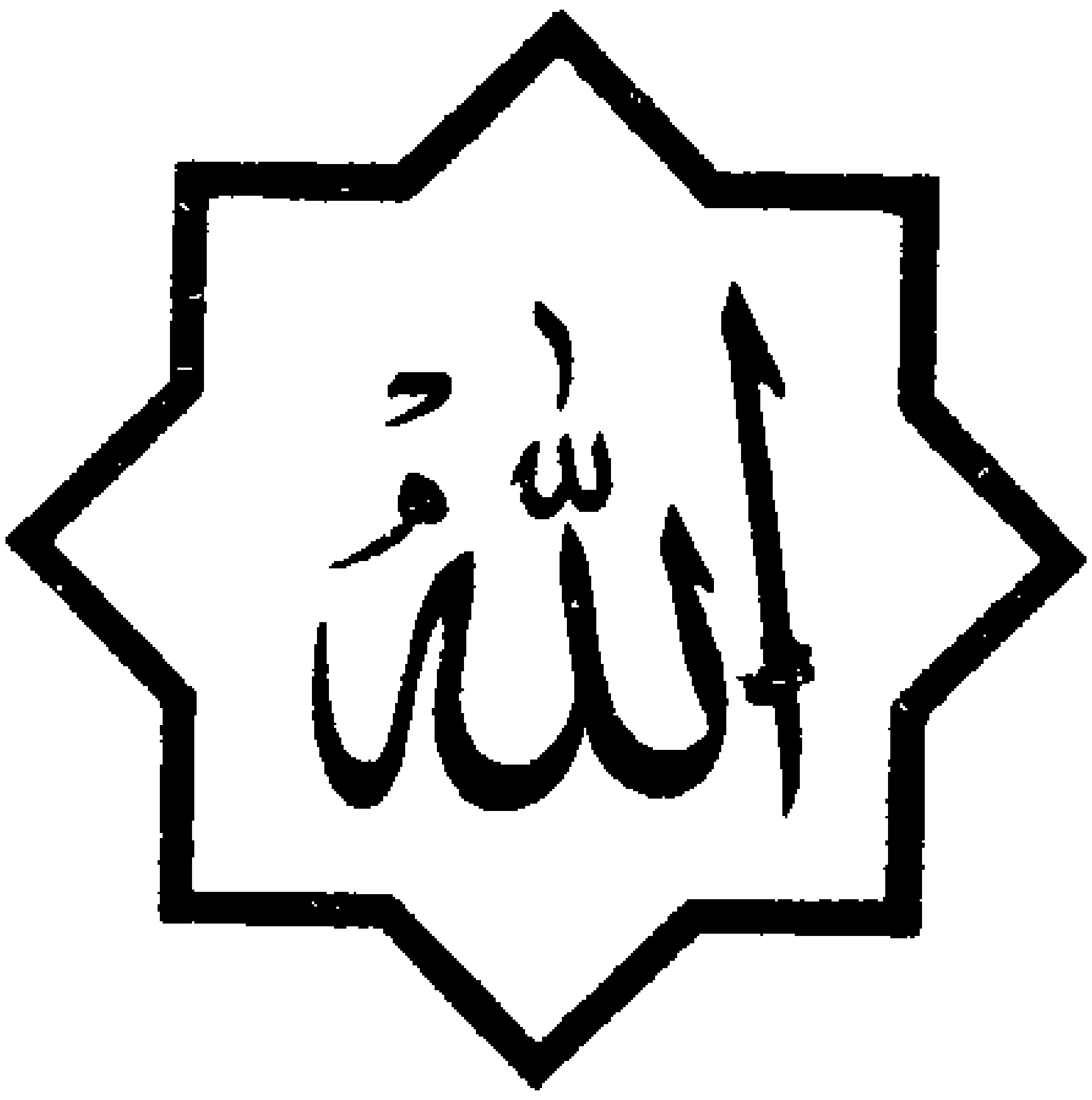

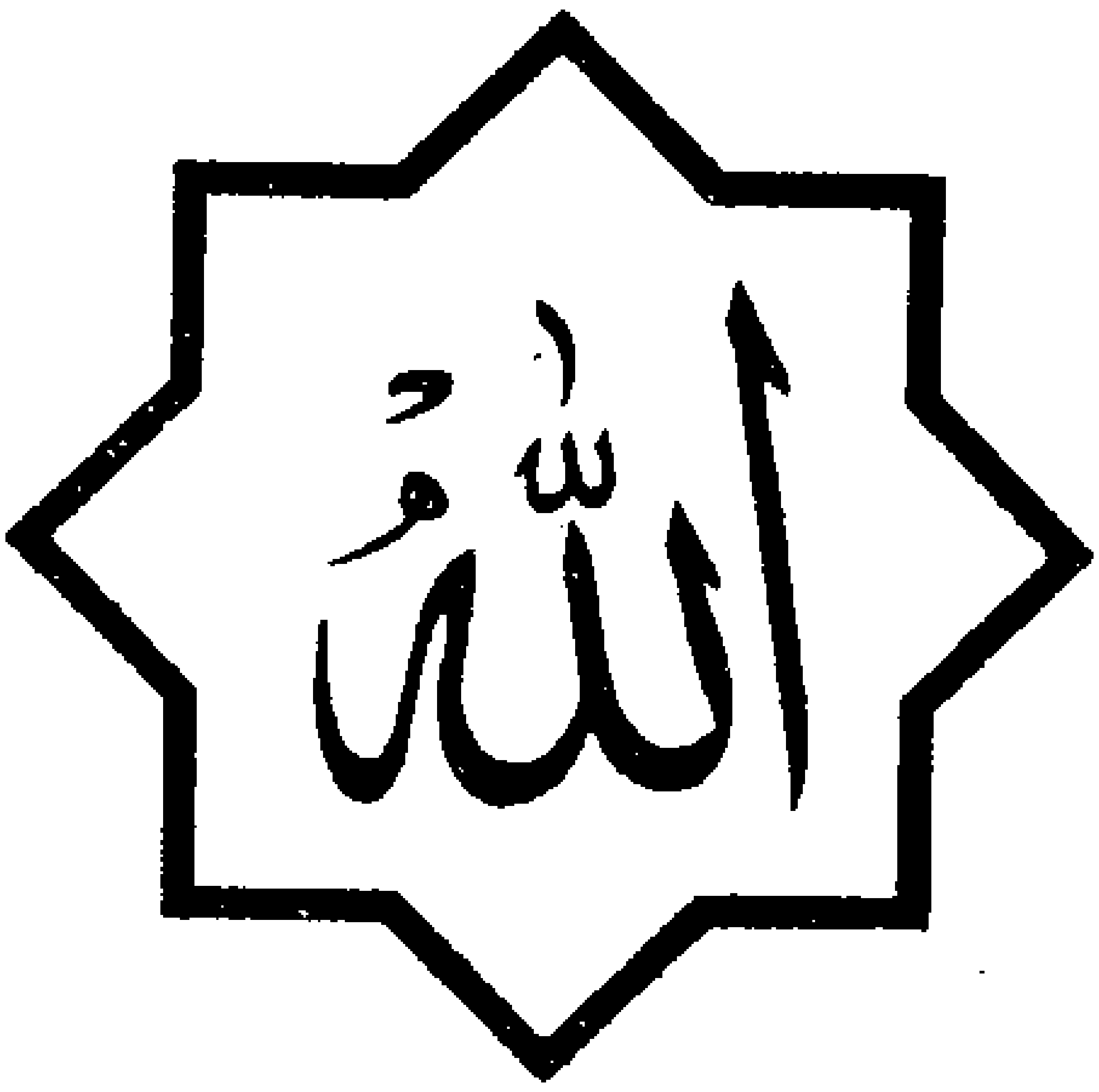

(۱) روزنامہ جنگ لاہور 20 جنوری 1983

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خواجہ محمد حسین معظم آبادیؒ

﴿1941-1899﴾

اشرف الاولیاء ثانی لاثانی حضرت خواجہ محمد الدین سیالویؒ کی دعا کے نتیجہ میں خواجہ محمد حسین معظم آبادی کی ولادت باسعادت ۱۸۹۹ء میں اس وقت ہوئی جب آپ کے والد خواجہ معظم الدین معظم آبادی کی عمر ستر سال تھی۔ آپ کی عمر ابھی آٹھ سال ہی تھی کہ آپ کے والد ۱۹۰۷ء میں وفات پا گئے۔ چنانچہ آپ کے شفیق استاد قاضی غلام محی الدینؒ نے ہی والد اور استاد بن کر آپ کی تربیت فرمائی۔ آپ کے اساتذہ میں دیگر نام مولنا محمد ولی اللہ، مولنا عبدالباقی کرسالویؒ اور مولنا محمد شریف شاہ مشھدیؒ کے آتے ہیں۔ آپ نے بچپن میں خواجہ محمد الدین سیالویؒ سے بیعت کی۔ انکی وفات کے بعد خواجہ محمد ضیاء الدین سیالویؒ سے تجدید بیعت کی اور خلافت سے نوازے گئے۔ آپؒ کا معمول تھا کہ ہمہ وقت ذکر وفکر میں مشغول رہتے نوافل پر سختی سے پابندی کرتے ہوئے نماز تہجد میں قرآن کریم ختم فرماتے۔ تین دفعہ حج بیت اللہ کی سعادت نصیب ہوئی۔ 21 جون 1942ء میں فراق مدینہ میں بیمار ہو کر واصل بحق ہوئے۔ پسماندگان میں تین بیٹے، تین بیٹیاں اور ایک بیوہ چھوڑی۔ آپ کا جنازہ خواجہ قمرالدین سیالویؒ نے پڑھایا۔ اور بعد از نماز مغرب اپنے والد کے بائیں پہلو شرقی جانب معظم آباد میں مدفون ہوئے۔

ردِ قادیانیت:

آپ گوشہ نشینی اور تنہائی کو پسند فرماتے تھے اسکے باوجود گمراہ وباطل فرقوں کی سرکوبی کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتے تھے۔ مجاہد ختم نبوت مولانا ظہور احمد بگویؒ سے آپؒ کا قلبی تعلق تھا۔ مولانا ظہور احمد بگویؒ جب بھی قادیانیت کیخلاف کوئی جلسہ یا مناظرہ ومباحثہ کرتے تو آپ کو ضرور دعوت دیتے۔ ایک دفعہ آپؒ کے تشریف

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لانے کا تذکرہ مولانا ظہور احمد بگویؒ(۱) نے ان الفاظ میں کیا ہے۔ ’’حضرت صاحبزادہ حافظ محمد حسین صاحب سجادہ نشین مرولہ شریف علالت طبع کے باوجود مع صاحبزادگان مورخہ ۲۷ دسمبر کو بھیرہ شریف تشریف لائے اور آپ کی تشریف آوری سے کارکنان کا حوصلہ بڑھ گیا۔ صاحبزادہ صاحب کا وجود اس دورِ قحط الرّجال میں مال غنیمت ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے بزرگان دین کو تادیر زندہ رکھے‘‘(۲)

آپ کے زمانہ میں ردِ قادیانیت پر لکھے جانے والے فتاوٰی کی جات پر آپ کے تصدیقی دستخط بھی پائے جاتے ہیں ایک فتویٰ ملاحظہ ہو۔

’’قرآن کا انکار کرنے والے یا تحریف کرنیوالے شیعہ اور ختم رسالت کا انکار کرنے والے مرزائی اور تحریف کرنے والے خارج از اسلام ہیں‘‘

بقلم خود خدا بخش مدرس مدرسہ دینیہ مرولہ شریف

الجواب الصحیح

مسکین محمد حسین از مرولیانوالہ سجادہ نشین مرولہ شریف (۳)

آپؒ نے اپنے جملہ متوسلین کو قادیانیوں سے ہر قسم کا سوشل بائیکاٹ کرنے کا حکم دے رکھا تھا۔ اللہ تعالیٰ آپ کے مزار پر انوار پر ہر وقت اپنی رحمت کی برسات برسائے۔ آمین

---

(۱) مولانا ظہور احمد بگویؒ کی ردقادیانیت کے سلسلہ میں خدمات کے بارے میں ملاحظہ ہو راقم الحروف کی کتاب ’’علمائے حق اور ردفتنہ مرزائیت صفحات ۱۵۴ تا ۱۶۳۔

(۲) فوز المقال فی خلفائے پیر سیال جلد سوئم صفحہ ۴۲۹ مرتبہ محمد مرید احمد چشتی

(۳) فوز المقال فی خلفائے پیر سیال جلد سوئم صفحہ ۴۳۰ مرتبہ محمد مرید احمد چشتی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

شہید ناموس رسالت محمد مالک شہیدؒ

(۱۹۸۰ـ۲۰۰۸)

محمد مالک (شہید) 1980 میں چوہدری محمد بوٹا آرائیں کے گھر ننکانہ صاحب کے نواحی گاؤں چک نمبر 4 بھگوان پورہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے تین بھائی اور چار بہنیں (دو سگی اور دو سوتیلی) ہیں۔ آپ کے بھائیوں کے نام طارق محمود، خالد محمود اور محمد عارف ہیں۔ طارق محمود اور خالد محمود آپ سے بڑے جبکہ محمد عارف آپ سے چھوٹے اور سعودی عرب میں بسلسلہ روزگار گئے ہوئے ہیں۔ والد صاحب کی گاؤں میں اپنی ذاتی زرعی زمین ہے گاؤں کے مضبوط زمیندار ہیں۔ ایک بھائی اور تین بہنیں شادی شدہ ہیں جبکہ محمد مالک (شہید) کی ابھی تک شادی نہ ہوئی تھی۔ آپ نے پرائمری تک تعلیم گاؤں کے پرائمری سکول میں ہی حاصل کی۔ مڈل سکول چک نمبر 6 سے آٹھویں پاس کرنے کے بعد ہائی سکول چک نمبر 7 سینی بار میں نویں جماعت میں داخلہ لیا۔ اس سکول میں قادیانی لڑکے بھی زیر تعلیم تھے ایک دن قادیانی لڑکے نے جماعت میں قادیانی عقائد کی تبلیغ کی تو آپ نے اسے ٹوکا، بات بڑھ کر لڑائی تک پہنچ گئی۔ کئی دن بعد جب آپ کے والدین کو لڑائی کا علم ہوا تو انھوں نے آپ کو سکول چھڑوا دیا۔ اور آپ کو ویگن خرید کر دیدی جو آپ اپنے گاؤں سے دیگر دیہات تک لوکل چلاتے رہے۔ بعد ازاں گنے کی خرید و فروخت بھی کرتے رہے۔ آپ کا زیادہ وقت دینی و مذہبی امور کی انجام دہی میں گزرتا تھا۔ آپ کو بڑے بھائی خالد محمود اور امام مسجد سید اعجاز حسین شاہ کے بقول آپ باقاعدگی سے پانچ وقت نماز باجماعت مسجد میں ادا کرتے تھے۔ آپ کے بھائی فرماتے ہیں کہ کئی بار میری آپ سے صرف اس وجہ سے ناراضگی ہوئی کہ آپ کھیتوں میں ٹریکٹر چلا رہے ہوتے مسجد سے اذان کی آواز سنائی دیتی تو فوراً ٹریکٹر روک کر مسجد کو چل دیتے میں کہتا کہ کام بہت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

زیادہ ہے ادھر کھیتوں میں ہی نماز ادا کر لو لیکن آپ فرماتے جو اجر و ثواب مسجد میں نماز ادا کرنے کا ہے وہ کھیتوں میں کیسے مل سکتا ہے۔ مسجد میں نماز ادا کرنے کی برکت سے انشاء اللہ بقیہ کام خود بخود ہو جائیں گے۔ آپ مسجد کی خدمت اور صفائی کا اپنے گھر سے کہیں زیادہ خیال رکھتے تھے ہفتہ میں کم از کم ایک بار ضرور ساری مسجد کی صفائی کرتے اور مسجد کا صحن و فرش پانی سے دھوتے۔ آپ کی بیعت پیر سید جمیل الرحمٰن سجادہ نشین آستانہ عالیہ چشتیہ آباد کا مونکی ضلع گوجرانوالہ سے تھی اور اپنے پیرزادے علامہ پیر نبیل الرحمٰن سے آپ کو عشق کی حد تک محبت تھی۔ ان کی ہر بات کو بسر و چشم قبول کرنا اپنے لیے باعث فخر سمجھتے تھے۔ 17 مئی 2008ء کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب کے زیر اہتمام تحفظ عقیدہ ختم نبوت اور رد قادیانیت کے موضوع پر انعام گھر منعقد ہوا تو پیر نبیل الرحمٰن شاہ صاحب مہمان خصوصی کے طور پر مدعو کئے گئے۔ پیر صاحب پروگرام میں شرکت کیلئے ننکانہ صاحب آنے سے پہلے آپ کے پاس چک نمبر 4 چلے گئے۔ کچھ دیر آپ کے پاس قیام فرمانے کے بعد پروگرام تشریف لائے اور پیر صاحب نے اپنے خطاب کے دوران فرمایا کہ چک نمبر 4 میں قادیانی اپنی عبادت گاہ تعمیر کر رہے ہیں۔ عوام کو چاہیے کہ حکومت سے پرزور مطالبہ کریں کہ وہ قادیانیوں کی خلاف اسلام و خلاف آئین پاکستان سرگرمیوں پر پابندی لگائے۔ محمد مالک (شہید) پیر صاحب کے ساتھ ہی چک نمبر 4 سے ننکانہ صاحب آئے تھے۔ آپ نے بھی فرمایا کہ میرے گاؤں عام لوگ قادیانیوں سے مرعوب ہو چکے ہیں اگر کوئی میرے ساتھ تھوڑا سا بھی تعاون کرے تو میں قادیانیوں کی مکروہ سرگرمیوں کے آگے بند باندھ سکتا ہوں۔

10 جون 2008 کا واقعہ ہے کہ خطیب جامع مسجد رضوی علامہ قاری محمد اکرم صاحب نے ایک رنگین چھپا ہوا پوسٹر جس کی پیشانی پر جلی حروف "الصلوٰۃ والسلام

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

علیک یارسول اللہ ﷺ" لکھا ہوا تھا اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضلِ بریلویؒ کے ایک فتویٰ اور قادیانیوں کے چند کفریہ عقائد پر مشتمل تھا، اپنے شاگرد محمد نواز کو دیا کہ اسے شیشہ میں فریم کروا کر جامع مسجد میں آویزاں کردو۔ محمد نواز جسکی عمر سولہ سترہ برس ہے، فتویٰ کو فریم کروالایا اور ساتھ ہی اسکی فوٹو کاپیاں کروا کر گاؤں میں بجلی کے پولوں پر چسپاں کردیں۔

گاؤں میں اگرچہ قادیانیوں کے چند گھر ہیں لیکن دہشت گردی اور غیرقانونی سرگرمیوں کی وجہ سے پورا گاؤں قادیانیوں سے مرعوب رہتا تھا۔ جب قادیانیوں کے کفریہ عقائد اور اعلیٰ حضرت کے فتویٰ پر مبنی فوٹو کاپیاں گاؤں میں چسپاں ہوئیں تو قادیانی غنڈوں اصغر ولد عبدالرحمٰن، خالد، ندیم، پسران اصغر، راشد، ظفر، پسران سرور، اقبال ولد اکبر نے نو دس دیگر مسلح قادیانیوں کے ہمراہ گاؤں کا گشت لگایا اور جہاں جہاں پوسٹر لگے ہوئے تھے پھاڑ کر پھینک دیئے اور گاؤں کے چوکوں میں کھڑے ہو کر کھلے عام گالی گلوچ کیا اور دھمکیاں دیں کہ آئندہ اگر کسی نے گاؤں میں ہمارے خلاف کوئی لٹریچر تقسیم کیا یا کوئی بات کی تو اسے جان سے ماردیں گے۔ محمد نواز کے والد ماسٹر مقصود احمد اور بھائی فیصل کو بلا کر بھی دھمکیاں دیں کہ تمہارے لڑکے نے گاؤں میں اشتہارات لگائے ہیں ہم اسے جان سے ماردیں گے اس پر ماسٹر مقصود نے معذرت کر کے خلاصی کرائی۔ اسی دوران پولیس چوکی چک نمبر 5 گ ب کا قادیانی چوکی انچارج نبی احمد پولیس کی نفری لے کر گاؤں پہنچ گیا۔ اور گاؤں والوں کو ڈراتا دھمکاتا رہا۔ جو پوسٹر بچ گئے تھے اس نے اپنی موجودگی میں اتروادیئے۔ اور گاؤں کے معززین کو اکٹھا کر کے تحریری معافی نامہ لکھنے پر مجبور کرنے لگا۔ اس پر مسلمان نوجوانوں نے کہا کہ ہم نے کوئی جرم نہیں کیا جس کے بدلے میں ہمارے بزرگوں سے معافی نامہ طلب کیا جارہا ہے۔ چنانچہ مذکورہ چوکی انچارج بھی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مسلمانوں کو برے نتائج کی دھمکیاں دیتا ہوا واپس چوکی آ گیا۔ اور ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر ننکانہ صاحب ناصر اکبر کو اس انداز میں رپورٹنگ کی گویا کہ مسلمانوں نے قادیانیوں کے ساتھ بہت ظلم کر دیا ہے۔ D.P.O نے متعلقہ تھانہ صدر ننکانہ صاحب کے انچارج رضا کار حسین شاہ کو موقع پر جانے کا حکم دیا رضا کار حسین شاہ موقع پر گیا اور زبردستی گاؤں والوں سے صلح نامہ لکھوالایا۔ گاؤں کے مسلمانوں پر یہ بات بڑی شاق گزری کہ قادیانیوں نے ''الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ ﷺ'' لکھے ہوئے پوسٹر کو شہید کر کے توہین رسالت کا ارتکاب کیا ہے۔ اس کے باوجود پولیس ہمیں بلاوجہ مرعوب کر رہی ہے آیندہ جمعہ کے دن قاری محمد اکرم صاحب نے خطبہ جمعہ کے دوران ساری صورت حال سے گاؤں والوں کو مطلع کرتے ہوئے ایک منظم تنظیم بنا کر قادیانیوں کی غنڈہ گردی کا مقابلہ کرنے کی تجویز پیش کی۔ چنانچہ مسلمانوں نے پندرہ بیس افراد پر مشتمل ایک وفد تشکیل دیا جس میں علامہ قاری محمد اکرم، سید اعجاز حسین شاہ محمد سلیم، فیاض رحمانی اور محمد عارف وغیرہ شامل تھے اس وفد نے محمد مالک (شہیدؒ) کی سربراہی میں مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ کے امیر مہر محمد اسلم ناصر ایڈووکیٹ سے ملاقات کر کے ساری صورت حال سے آگاہ کیا اور اخلاقی وقانونی امداد طلب کی۔ اور قادیانیوں کے خلاف مقدمہ درج کروانے اور اسکی پیروی کے لیے محمد مالک (شہیدؒ) نے خود کو بطور مدعی پیش کیا۔ مہر محمد اسلم ناصر ایڈووکیٹ نے وکلاء کا ایک وفد تشکیل دے کر 4 چک سے آنے والے وفد کے ہمراہ D.P.O صاحب سے ملاقات کی۔ اور انہیں اصل صورتحال سے آگاہ کیا۔ D.P.O نے معاملہ کی سنگینی کو بھانپتے ہوئے D.S.P صدر اور S.H.O صدر ننکانہ صاحب پر مشتمل انکوائری کمیٹی تشکیل دے کر مبنی برحقائق تفتیش کرنے کا حکم دیا۔ انکوائری کمیٹی نے 20.06.08 کو فریقین کو شام 5 بجے تھانہ طلب کیا دونوں طرف سے بہت سے لوگ پیش ہوئے اور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

درخواست میں نامزد ملزم اصغر ولد عبدالرحمٰن نے ارتکاب جرم کا اقرار کر لیا۔ تو انکوائری کمیٹی نے ملزمان کے خلاف زیر دفعہ 295/C اندراج مقدمہ کا حکم دیا اور مقدمہ نمبر 351/08 بر خلاف اصغر، خالد، ندیم، راشد، ظفر اور اقبال درج ہو گیا۔ ملزم اصغر کو تھانہ میں موجود ہونے کی وجہ سے گرفتار کر لیا گیا جبکہ بقیہ ملزمان کی گرفتاری اور تفتیش کے لیے مثل مقدمہ رانا منور .S.I کے سپرد ہوئی۔ ملزمان کا تعلق راجپوت خاندان سے تھا اور تفتیشی افسر بھی راجپوت، نزدیکی گاؤں کا رہائشی اور ملزمان کا رشتہ دار تھا چنانچہ اس نے ملزمان کی گرفتاری کے لیے کوئی ریڈ نہ کیا بلکہ مدعی مقدمہ محمد مالک (شہیدؒ) کو ڈرا دھمکا کر مقدمہ واپس لینے پر مجبور کرتا اور محمد مالک شہید کے ہمراہ آنے والے گواہان کے ساتھ انتہائی ہتک آمیز زبان سے بات کرتے ہوئے انھیں محمد مالک شہید کے ساتھ آنے سے روکتا رہا۔ شروع شروع میں آپ کے والدین نے بھی آپ کو اس مقدمہ کی پیروی سے روکنے کی کوشش کی مگر نشہ عشق رسالت سے سرشار محمد مالک (شہیدؒ) اپنی حقیقی منزل کی طرف بڑھتے ہوئے استقامت کا پہاڑ بن گئے اور آپ نے فیصلہ کر لیا کہ قانونی و عدالتی چارہ جوئی سے کسی صورت پیچھے نہیں ہٹیں گے چنانچہ والدین بھی رضا مند ہو گئے اور مقدمہ کی پیروی کے لیے نئی موٹر سائیکل خرید کر دے دی۔ آپ نے مجلس تحفظ ختم نبوت کے عہدہ داران کے ہمراہ متعدد بار ڈی ایس پی صدر اور انچارج تھانہ صدر ننکانہ سے ملاقات کر کے معاملہ کی سنگینی کا احساس دلایا اور ملزمان کی گرفتاری کا مطالبہ کیا لیکن کسی کے کان پر جوں تک نہ رینگی۔ محمد مالک (شہیدؒ) نے ہر دفعہ اس خدشہ کا برملا اظہار کیا کہ گرفتاری نہ ہونے کی وجہ سے قادیانیوں کے حوصلے بہت بڑھ چکے ہیں اور وہ کسی بھی وقت مجھ پر حملہ کر کے مجھے قتل کر دینگے لیکن اسکی کسی بات پر ڈی ایس پی سمیت کسی پولیس افسر نے کان نہ دھرا۔ 10 ستمبر 2008ء قادیانیوں ملزمان کی عبوری ضمانت کی تاریخ تھی۔ پولیس

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نے روایتی سستی کا مظاہرہ کرتے ہوئے دانستہ طور پر نہ ہی کسی ذمہ دار پولیس آفیسر کے ذریعے مقدمہ کا ریکارڈ عدالت میں پیش کیا اور نہ ہی ضمانتیں خارج ہونے کی صورت میں ملزمان کی گرفتاری کیلئے مناسب پولیس کا بندوبست کیا۔ بلکہ ملزمان سے ملی بھگت کر کے انھیں فرار ہونے کا پورا پورا موقع فراہم کیا۔ چنانچہ ملزمان نے درخواست ضمانت واپس لے لی اور فرار ہو گئے۔ گاؤں میں جا کر ملزمان نے کھلے عام اسلحے کی نمائش کرتے ہوئے محمد مالک (شہید) اور اس کے ساتھیوں کو دھمکیاں دینا شروع کر دیں۔ اس پر محمد مالک (شہید) اور اس کے جانثار ساتھی علامہ محمد اکرم، سید محمد اعجاز حسین شاہ، طاہر محمود، محمد عارف اور محمد سلیم نے مہر محمد اسلم ناصر ایڈووکیٹ، لیاقت علی کھچی ایڈووکیٹ، چوہدری محمد ارشد ایڈووکیٹ، محمد اکرم ناز، صادق علی زاہد، محمد سرور اور مہر شوکت علی شاہد کے ہمراہ ضلعی پولیس آفیسر ننکانہ صاحب اکبر ناصر سے ملاقات کر کے پولیس کی نااہلی وسستی کا شکوہ کیا۔ لیکن D.P.O نے سیدھے منہ بات تک نہ کی جس سے صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ عدل وانصاف فراہم کرنے کا دعوے دار ضلعی پولیس آفیسر کسی انجانی قوت سے مرعوب ہو چکا ہے۔ مہر محمد اسلم ناصر ایڈووکیٹ نے D.P.O سے اپنے اس خدشے کا برملا اظہار کیا کہ قادیانی مدعی مقدمہ محمد مالک (شہید) کی جان کے درپے ہو چکے ہیں۔ اس کے باوجود D.P.O نے کوئی معقول بندوبست نہ کیا۔ اسی دن وفد نے D.S.P صدر سے بھی ملاقات کی۔ D.S.P نے بذریعہ فون S.H.O تھانہ صدر ننکانہ صاحب اور تفتیشی آفیسر رانا منور S.I کو اپنے دفتر طلب کیا۔ دو گھنٹے وفد بیٹھا رہا لیکن دونوں ہی نہ آئے اس پر D.S.P نے معذرت خواہانہ انداز میں وفد کو شام 6:00 بجے تھانہ صدر ننکانہ صاحب حاضر ہونے کیلئے کہا۔

شام 6:00 بجے پچاس کے قریب مسلمانوں کا وفد مہر محمد اسلم ناصر ایڈووکیٹ، حاجی عبدالحمید رحمانی اور محمد مالک (شہید) کی قیادت میں تھانہ صدر پہنچ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

گیا۔ جہاں پر D.S.P صدر اور S.H.O صدر موجود تھے۔ لیکن مقدمہ کا تفتیشی رانا منور S.I موجود نہ تھا۔ S.H.O کی ساری گفتگو کا محور مفرور قادیانی ملزمان کی بریت ثابت کرنا تھا۔ اور صاف نظر آ رہا تھا کہ S.H.O ملزمان کی وکالت کر رہا ہے اس پر لیاقت علی کچھی ایڈووکیٹ نے اس خدشہ کا اظہار کیا کہ S.H.O نے قادیانی ملزمان سے بھاری رشوت وصول کر لی ہے۔ جس پر D.S.P نے کہا کہ یہ توہین رسالت کا مقدمہ ہے کوئی مسلمان اس مقدمے میں رشوت لینے کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ اگر کسی پولیس آفیسر نے اس مقدمہ میں رشوت لی ہو تو ایسے ہی ہے جیسے اس نے اپنی بیوی یا بیٹی کی عزت کا سودا کیا ہے۔ جبکہ یہ کسی بھی غیرت مند انسان کیلئے نہ ممکن ہے۔ جب D.S.P یہ بات کر رہا تھا تو S.H.O کا رنگ زرد ہو گیا اور اسکی حالت قابل دید تھی وفد نے پرزور مطالبہ کیا کہ پولیس اپنی تفتیش اپنے وژن کے مطابق مکمل کرتے ہوئے جو ملزمان گناہگار ہیں انھیں گناہگار لکھے۔ جو بے گناہ ہیں انھیں بے گناہ لکھے۔ لیکن دونوں پولیس افسران بضد تھے کہ آپ ہی بتائیں کہ کتنے لوگ گناہگار اور کتنے بے گناہ ہیں۔ اس پر وفد نے کہا کہ ہم نے تو گناہگاروں کے خلاف ہی مقدمہ درج کرایا ہے کسی بے گناہ کے خلاف مقدمہ درج نہیں کرایا۔ چنانچہ کوئی نتیجہ نکلے بغیر وفد کو تھانہ سے فارغ کر دیا گیا۔ محمد مالک (شہید) نے D.S.P. کے سامنے متعدد بار کہا کہ .S.H.O اور تفتیشی افسر مجھے قادیانیوں کے ذریعے قتل کروانا چاہتے ہیں اگر میں قتل ہو گیا تو اسکی تمام تر ذمہ داری پولیس پر ہوگی جو کھلم کھلا قادیانیوں کی مکمل پشت پناہ بنی بیٹھی ہے اس پر .S.H.O نے کہا کہ ملزمان تو بھیگی بلی بنے پھر رہے ہیں وہ کیسے آپ پر حملہ کر سکتے ہیں۔ مگر دوسرے دن ہی آپ کا خدشہ سچ ثابت ہوا اور پولیس کی ملی بھگت سب پر آشکارا ہو گئی۔ اب تو یہ بات ننکانہ صاحب کے ہر پیرو جوان کی زبان پر ہے کہ پولیس نے ناموس رسالت اور محمد مالک (شہیدؒ) کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

زندگی کا سودا قادیانیوں سے پانچ لاکھ روپے میں طے کر کے مکمل رقم حاصل کر لی تھی تھانہ سے فارغ ہو کر محمد مالک (شہید) اور اس کے سب ساتھی دفتر ختم نبوت میں افطاری کرنے کے بعد اپنے گاؤں چلے گئے اگلے دن 11 ستمبر کو محمد مالک (شہیدؒ) قاری محمد اکرم اور محمد عارف دوبارہ ضلع کچہری ننکانہ صاحب آئے اور ایک اشٹام فروش سے وقت لیا کہ وہ اپنے گاؤں سے چالیس لوگوں کو ساتھ لے کر کل کو آئیں گے جو اس بات کی گواہی دیں گے کہ قادیانیوں نے توہین رسالت کا جرم کیا تھا اور جن ملزمان کے خلاف مقدمہ توہین رسالت درج ہے۔ یہ سب ارتکاب جرم توہین رسالت میں پوری طرح ملوث ہیں۔ آپ سب لوگوں سے بیانات حلفی تحریر کر دیں تاکہ میں ان کو شامل مثل کروا سکوں۔ دو بجے بعد از نماز ظہر محمد مالک (شہید) اپنے ساتھیوں کے ہمراہ ضلع کچہری ننکانہ سے اپنے گاؤں چلے گئے۔

گاؤں جا کر محمد مالک (شہیدؒ) نے ان لوگوں سے رابطہ کیا جو جرم توہین رسالت کے عینی شاہد تھے۔ ان سے شناختی کارڈز اکٹھے کیے اور انھیں اگلے دن ضلع کچہری ننکانہ صاحب جانے کیلئے پابند کیا۔ اسی دوران افطاری کا وقت ہو گیا تو محمد مالک (شہید) اپنے گھر سے افطاری کیلئے پر تکلف لوازمات لے کر اپنے سب سے پیارے دوست سید اعجاز حسین شاہ (امام مسجد) کے پاس چلا گیا۔ اور دونوں دوستوں نے مل کر افطاری کی اور نماز مغرب کے بعد دونوں نے آنے والے کل کا پروگرام فائنل کیا۔ اور محمد مالک (شہید) بڑی مسجد میں نماز عشاء و تراویح کیلئے چلا گیا مسجد میں بعد از نماز تراویح مقدمہ توہین رسالت کی نئی صورتحال پر غور و خوض کرنے کیلئے میٹنگ بھی بلائی گئی تھی۔ رات گیارہ بجے نماز اور میٹنگ سے فارغ ہو کر محمد مالک (شہید) مسجد سے اپنے گھر واپس جا رہا تھا۔ قاری محمد اکرم صاحب، محمد مالک (شہید) کا بھائی خالد محمود اور محمد ارشد اکٹھے مسجد سے نکلے قاری محمد اکرم صاحب کا گھر آ گیا تو وہ اپنے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

گھر داخل ہو گئے۔ جبکہ بقیہ تینوں اپنے اپنے گھروں کو چل دیے۔ جب تینوں محمد حفیظ ولد محمد لطیف کے گھر کے سامنے چوک میں پہنچے تو بلا نمبری دو موٹر سائیکلوں پر سوار قادیانی ملزمان ندیم ولد اصغر، افتخار ولد لیس، راشد ولد سرور اور عشرت ولد توکل مجید آتشیں اسلحہ سے مسلح سامنے سے آ گئے جبکہ تیسری موٹر سائیکل پر تین کس نامعلوم مسلح ملزمان تھوڑے فاصلے پر کھڑے ہوئے تھے۔ ملزم افتخار نے خالد محمود اور محمد ارشد کو اسلحہ کی نوک پر ایک طرف کر لیا۔ جبکہ ملزم عشرت نے محمد مالک (شہید) پر فائر کر دیا دوسرا فائر ملزم ندیم نے محمد مالک (شہید) پر کیا دونوں فائر محمد مالک (شہید) کے چہرہ اور گردن پر دائیں طرف لگے۔ جس سے محمد مالک (شہید) شدید زخمی ہو کر گر پڑے اور بغیر تڑپے بغیر کوئی آواز نکالے آپ کی روح پرواز کر گئی اس طرح 11 ستمبر 2008ء بروز جمعرات 10 رمضان المبارک 1429ھ گیارہویں شریف کی بابرکت رات 11 بجے آپ کو مرتبہ شہادت نصیب ہو گیا ملزمان تینوں موٹر سائیکلوں پر اسلحہ لہراتے ہوئے فرار ہو گئے۔ محمد مالک (شہید) کی شہادت کی خبر پورے ملک میں جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی۔ ننکانہ صاحب سے مجلس تحفظ ختم نبوت کے عہدہ داروں اور کارکنوں کی بھاری تعداد وقوعہ کا علم ہوتے ہی فوراً محمد مالک (شہید) کے گاؤں چک نمبر 4 (مالک شہید والا) پہنچ گئی۔ پولیس کی بھاری نفری پہلے ہی گاؤں میں پہنچ چکی تھی۔ محمد مالک شہید رحمۃ اللہ علیہ کا جسد خاکی قبلہ رو چارپائی پر جائے شہادت پر ہی پڑا ہوا تھا۔ کارکنان مجلس تحفظ ختم نبوت نے جائے وقوعہ پر پہنچ کر سب سے پہلے محمد مالک (شہید) کے قدم چومے اور ضروری قانونی کاروائی و پوسٹ مارٹم کیلئے شہید کے جسد خاکی کو ننکانہ صاحب لے آئے۔ محمد مالک (شہید) کے والد چوہدری محمد بوٹا صاحب صبر و استقامت کا پہاڑ بنے ہوئے تھے۔ نوجوان بیٹے کی جدائی کا غم کرتے ہوئے کبھی آنسو بہاتے اور کبھی اس کی شہادت پر فخر کرتے ہوئے ان کا سر فخر سے بلند

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہو جاتا۔ اپنے حواس پر مکمل کنٹرول رکھتے ہوئے آپ نے اپنے شہید بیٹے کی شہادت کا مقدمہ نمبر 618/08 بجرم 302/148/ 149 ت پ تھانہ صدر ننکانہ صاحب میں خود درج کرایا۔

جب محمد مالک شہید رحمۃ اللہ علیہ کا پوسٹ مارٹم کیا جا رہا تھا تو موقع پر موجود لوگوں نے دیکھا کہ محمد مالک شہید رحمۃ اللہ علیہ کے خون کی خوشبو سے فضا معطر ہو گئی۔ پوسٹ مارٹم کے بعد شہید کے جسد خاکی کو چک نمبر 4 (مالک شہید والا) لے جایا گیا۔ بعد از نماز جمعہ شہید کی نماز جنازہ کا اعلان ہو گیا نماز جمعہ تک قرب وجوار سے ہزاروں کی تعداد میں لوگ جوق در جوق چک نمبر 4 (مالک شہید والا) پہنچ گئے۔ نماز جمعہ جامع مسجد رضوی میں ادا کی گئی مسجد میں تل دھرنے کو جگہ نہ بچی لوگ قادیانیوں کے خلاف آتش زیر پا بنے ہوئے تھے اور ان کے گھروں کو صفحہ ہستی سے مٹانے پر تلے ہوئے تھے۔ اس پر قاری محمد اکرم خطیب مسجد، مہر محمد اسلم ناصر ایڈووکیٹ امیر مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب اور حاجی عبدالحمید رحمانی نے لوگوں کو صبر وتحمل اور استقامت و بردباری سے کام لیتے ہوئے کسی بھی غیر قانونی و غیر اخلاقی سرگرمی میں ملوث ہونے سے باز رہنے کی اپیل کی۔ اسی وقت حاجی عبدالحمید رحمانی نے گاؤں کا نام چکنمبر 4 بھگوان پورہ کی بجائے چک نمبر 4 مالک شہید والا رکھنے کا اعلا ۔ جب محمد مالک شہید رحمۃ اللہ علیہ کے آبائی گھر سے جنازہ اٹھا تو پورا گاؤں معطر ہو گیا۔ کم و بیش پندرہ سے بیس ہزار تک لوگوں کا ہجوم جنازہ میں شریک تھا۔ جنازہ کو کندھا دینے کیلئے لوگ دیوانہ وار بھاگ رہے تھے جو شخص شہید کی چارپائی کو ہاتھ لگانے میں کامیاب ہو جاتا وہ اپنے مقدر پر ناز کرتا۔ مڈل سکول چک نمبر 6 کی فٹ بال گراؤنڈ انسانوں کے ہجوم سے کھچا کھچ بھری ہوئی تھی۔ چند منٹ کیلئے مجاہد ختم نبوت بدیع الزمان بھٹی صاحب نے پر جوش خطاب فرماتے ہوئے محمد مالک شہید رحمۃ اللہ علیہ کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خدمت میں زبردست خراج تحسین پیش کیا اور محمد مالک شہید رحمۃ اللہ علیہ کے دست راست اور پیارے دوست علامہ سید اعجاز حسین شاہ صاحب نے نماز جنازہ کی امامت کرائی راقم الحروف کو تین دفعہ شہید ناموس رسالت کے قدم چومنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ پھر گلاب کے پھولوں میں لپٹا شہید ناموس رسالت کا جسد خاکی زمین کی گود میں سلا دیا گیا۔ اگلے دن ملک بھر کے اخبارات میں محمد مالک شہید رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت اور فقید المثال جنازہ کی خبریں شہ سرخیوں سے شائع ہوئیں۔

پولیس نے نامزد ملزمان کو گرفتار نہ کیا ہے۔ بلکہ اپنی روایتی کوتاہی اور سازش پر پردہ ڈالنے کیلئے پولیس نے تفتیش کا رخ موڑنا شروع کر دیا۔ اور چند روز قبل ایک اشتہاری ملزم حبیب کو گرفتار کر کے بذریعہ تشدد اس سے اقرار جرم کروانے کی کوشش کی کہ اس نے ثاقب نامی قادیانی جو کہ بیرون ملک مقیم ہے کے کہنے پر اسد قادیانی کے ہمراہ مسلح ہو کر یہ قتل کیا ہے۔ لیکن پولیس کی یہ کہانی اس وقت دم توڑ گئی جب 12-10-08 کو پولیس کی پریس کانفرنس میں ملزم حبیب کو پیش کیا گیا۔ تو اس نے اعلیٰ پولیس افسران کی موجودگی میں بھی پولیس کی تائید میں بیان نہ دیا۔ اور اگلے روز علاقہ مجسٹریٹ کے پاس پیش کیا گیا تو وہاں بھی ملزم نے ارتکاب جرم قتل سے انکار کر دیا۔ اسی رات پولیس نے یہ ڈرامہ رچا دیا کہ ملزم اشتہاری حبیب پولیس حراست سے فرار ہو گیا ہے اس طرح مقدمہ توہین رسالت کے ساتھ ساتھ مقدمہ قتل کو بھی دفن کرنے کی سازش کی جا رہی ہے۔

رضی اللہ عنہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سید محمد محفوظ مشہدی

(پ ۱۹۵۴ء)

بھکھی شریف ضلع منڈی بہاؤالدین کے علمی خانوادہ کے چشم و چراغ سید محمد محفوظ مشہدی صاحب یکم جنوری 1954ء کو آستانہ عالیہ بھکھی شریف کے آفتاب عالمتاب حضرت علامہ سید جلال الدین مشہدی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں بھکھی شریف میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم مقامی سکول میں حاصل کرنے کے بعد گورنمنٹ کالج جہلم سے ایف اے تک تعلیم حاصل کی بعدازاں تنظیم المدارس اور شھادۃ العالمہ تک علوم اپنے والدِ ماجد کے قائم کردہ مدرسہ بھکھی شریف میں اپنے والد صاحب، مولٰنا محمد نواز فاضلِ بریلی شریف اور حافظ نذیر احمد صاحب سے حاصل کیے۔ کالج میں تعلیم کے دوران کالج یونین کے سیکرٹری جنرل بھی رہے اور انجمن طلبہ اسلام راولپنڈی ڈویژن کے کنوینر کی حیثیت سے راولپنڈی ڈویژن میں A.T.I کو منظم کیا۔

تحریکِ ختم نبوت میں کردار

1974ء میں تحریکِ ختم نبوت شروع ہوئی تو اُس وقت آپ انجمن طلبہ اسلام کے ایک نہایت سرگرم عہدہ دار تھے۔ انجمن کا ایک صوبائی کنونشن چھانگا مانگا تحصیل چونیاں ضلع قصور میں منعقد ہوا جس میں فیصلہ کیا گیا کہ تحریکِ ختم نبوت میں منظم طور پر بھرپور شرکت کی جائے۔ آپ اس کنونشن میں شریک تھے۔ اس کنونشن میں صوبہ پنجاب کو تین انتظامی ڈویژنوں میں تقسیم کر کے تحریکِ ختم نبوت کو منظم کرنے کا فیصلہ کیا گیا اور سید محمد محفوظ مشہدی صاحب کو لاہور تا راولپنڈی اور اٹک وغیرہ علاقہ جات کا ناظم مقرر کر کے انتظامات سپرد کر دیئے گئے۔ آپ نے اپنے رفقاء کی جماعت کے ہمراہ دن رات پورے راولپنڈی ڈویژن میں دورے کئے۔ لوگوں کو تحریک میں شامل

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہو کر اپنے مطالبات کے حق میں مظاہرے کرنے اور اپنے مطالبات حکومت تک پہنچانے کے لیے شعور پیدا کیا۔ علمائے اہلسنت سے فرداً فرداً ملاقاتیں کر کے مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت و نزاکت کا احساس پیدا کیا۔ اس سارے عرصہ میں جناب امجد علی چشتی صاحب آپ کے دست راست کے طور پر آپ کے ہمراہ رہے۔ راولپنڈی ڈویژن میں تنظیم سازی مکمل کرنے کے بعد آپ نے جنوبی پنجاب کا دورہ بھی کیا جہاں سردار محمد خان لغاری، ارشاد جاوید صاحب، اور راؤ ارتضٰی حسین اشرفی صاحب طلباء و عوام کو تحریک میں شمولیت پر تیار کرنے پر دن رات مصروف عمل تھے۔

1984ء میں مجلسِ عمل کے پلیٹ فارم پر مفتی مختار احمد نعیمی صاحب کی معیت میں ضلع گجرات میں قابلِ قدر کام کیا، سعد اللہ پور نزد پاہڑیانوالہ کے قادیانی اکثر شرارت بازی کرتے ہوئے شعائرِ اسلام کی توہین کے مرتکب ہوتے تھے۔ مقامی لوگوں نے جب آپ سے رابطہ کیا تو آپ نے منڈی بہاؤالدین کے تمام اہم قصبوں اور علاقوں میں ختم نبوت کنونشن منعقد کروائے جن میں خود بھی خطاب فرماتے رہے اور اپنے دیگر اہلِ علم احباب کو مدعو کر کے مسئلہ کی نزاکت سے عوام کو آگاہ کیا۔ قادیانی اپنی مذموم حرکات سے پھر بھی باز نہ آئے تو آپ نے مقامی انتظامیہ کو مجبور کیا کہ وہ قادیانیوں کے خلاف قانونی کاروائی کرے چنانچہ 20 قادیانیوں کے خلاف 298/A کا مقدمہ درج کرا دیا گیا جن میں سے اکثر گرفتار ہوئے اور آپ کے دلائل و براہین سے متاثر ہو کر سعد اللہ پور کے ۱۱ قادیانی تائب ہو کر مسلمان ہو گئے۔

”تخت ہزارہ تھانہ مڈرانجھا ضلع سرگودھا کے قادیانی ڈش پر اپنی مکروہ تبلیغ کرنے کی غرض سے سادہ لوح عوام کو بہلا پھسلا کر اپنے مرزاڑے میں لے جایا کرتے تھے۔ مقامی علماء کرام جن میں سید شبیر حسین شاہ مشہدی (آپ کے بھانجے) بھی شامل تھے نے مرزائیوں کو اپنی غیر ذمہ دارانہ حرکتوں سے باز رہنے کی تلقین کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جس کا قادیانیوں پر کوئی اثر نہ ہوا بلکہ انھوں نے سید اطہر شاہ پر قاتلانہ حملہ کرنے کی کوشش کی۔ جس پر گاؤں میں فساد برپا ہو گیا اور مشتعل ہجوم نے قادیانیوں کے شرپسند عناصر جو سید اطہر شاہ پر حملہ آور ہونے کی غرض سے آئے تھے کو جہنم واصل کر دیا۔

4 قادیانی موقع پر ہی دم توڑ گئے اور قادیانی مسلم فسادات کا اندیشہ پیدا ہو گیا۔ آپ اپنے بھانجے سید شبیر حسین مشہدی کی دعوت پر فوراً تخت ہزارہ پہنچے سارا معاملہ خود ڈیل کیا۔ ختم نبوت کانفرنسیں منعقد کروا کر لوگوں کو مسئلہ ختم نبوت سے آگاہ کیا۔

ختم نبوت پر اہلسنت کے واحد علمی ترجمان ماھنامہ لانبی بعدی لاہور کے آپ سرپرستِ اعلیٰ ہیں۔ جو 2002 اور 2003 میں عظیم شہرہ آفاق ختم نبوت نمبر شائع کر چکا ہے۔

4 ستمبر 2003ء کو چک سکندر کے قادیانیوں نے ختم نبوت کے عظیم مجاہد ختم نبوت میاں محمد امیر کو شہید کر دیا تو آپ چک سکندر تشریف لے گئے۔ اور قادیانیوں کے خلاف سارے کیس کی پیروی کرتے ہوئے اسے منطقی انجام تک پہنچا کر دم لیا۔

صلی اللہ علیہ وسلم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

علامہ سید محمود احمد رضوی

(۱۹۲۴ء......۱۹۹۹ء)

محدث لاہوری، شارح بخاری علامہ سید محمود احمد رضوی رحمتہ اللہ علیہ کی ولادت 1924ء میں آگرہ میں مفتی اعظم ابوالبرکات سید احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں ہوئی علمی وروحانی ماحول میں آنکھیں کھولیں اوراسی میں نشوونما پائی۔ درسِ نظامی کی ابتدائی کتب اپنے جدِ امجد سید المحد ثین مولنا سید محمد دیدار علی شاہ الوری رحمتہ اللہ علیہ سے پڑھیں۔ بقیہ کتب مولنا مہر الدین بدھوی اور حضرت علامہ عطا محمد چشتی گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھیں۔ 1947ء میں جامعہ حزب الاحناف لاہور کے سالانہ جلسے میں آپ کی دستار بندی کرائی گئی۔ حضرت علامہ رضوی نے 7 جون 1947ء کو موقر جریدہ رضوان جاری کیا۔ 27 تا 30 اپریل 1946ء کو بنارس سنی کانفرنس میں پنجاب کے دینی مدارس کے طلباء کے وفد کی قیادت کرتے ہوئے شریک ہوئے اور تحریک پاکستان میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ 1953ء کی تحریک ختم نبوت میں اپنے تایا سید ابوالحسنات محمد احمد قادری کے ساتھ مل کر بھرپور کام کیا اور شاہی قلعہ میں قید بھی ہوئے۔ اسی طرح 1974ء کی تحریک ختم نبوت میں بھی آپ نے بھرپور قائدانہ کردار ادا کیا جس میں مرزائی غیر مسلم اقلیت قرار پائے، شہرہ آفاق سنی کانفرنس 1970ء کے آپ کنوینئر تھے۔ جمعیت علمائے پاکستان کے آپ عرصہ دراز تک سیکرٹری جنرل رہے۔ 1971ء میں برطانوی ڈاکٹر منہاس نے گستاخی رسول پر مبنی کتاب تحریر کی تو آپ نے اس کے خلاف تحریک چلائی۔ اجتماعی جلسے جلوس ہوئے اور آپ کو گرفتار کرلیا گیا۔ علامہ سید محمد احمد رضوی رحمتہ اللہ علیہ ایک سچے عاشق رسول اور پختہ ایمان والے مومن تھے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

1975ء میں آپ کو اعلیٰ ترین دینی و ملی خدمات کے اعتراف میں ملک کا اعلیٰ ترین سول اعزاز، ستارہ امتیاز، دیا گیا۔ آپ اسلامی نظریاتی کونسل کے رکن، ممبر وفاقی مجلس شوریٰ، چیئرمین زکوٰۃ و عشر کمیٹی لاہور، مشیر وفاقی شرعی عدالت، مشیر صدر اسلامی جمہوریہ پاکستان اور دیگر متعدد اہم عہدوں پر فائز رہے۔ آپ نے دینی، معاشی، معاشرتی موضوعات پر دوسو کے قریب کتب اور سینکڑوں مقالہ جات لکھے جو ملکی و بین الاقوامی سطح کی مختلف کانفرنسوں اور سیمنارز میں پڑھے گئے۔ مختلف رسائل و جرائد اور اشتہارات میں آپ مسلسل کالم لکھتے رہے۔ "فیوض الباری فی شرح بخاری" سات جلدوں میں شائع ہوئی اور آپ کی شہرت کو ابدی کر گئی۔ جامعہ حزب الاحناف لاہور کے آپ عرصہ دراز تک مہتمم رہے۔ آپ کے سینکڑوں شاگرد ملک و بیرونِ ملک اشاعت و تبلیغ اسلام میں مصروف عمل ہیں اور آپ نے خود بھی بیرونی ممالک کے کئی تبلیغی دورے کئے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو سات بیٹے اور تین بیٹیاں دی ہیں۔ 14 اکتوبر 1999 بروز جمعرات آپ کا وصال ہوا اور حزب الاحناف میں اپنے والد کے پہلو میں مدفون ہوئے۔

ردِ قادیانیت:

ردِ قادیانیت کے سلسلہ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے کردار کی جھلک ملاحظہ ہو۔

ا۔ ہفت روزہ رضوان کا ختم نبوت نمبر:

آپ کافی عرصہ سے ہفتہ وار رضوان شائع کر رہے تھے۔ 1952ء میں جب قادیانیت نے اپنی اوقات سے بڑھ کر کل پرزے نکالنے شروع کئے تو تمام مسلمان اپنے وسائل کو بروئے کار لا کر اپنا فرضِ منصبی ادا کر رہے تھے اسی دوران آپ نے بطورِ ایڈیٹر ہفتہ وار رضوان لاہور" 17 اگست 1952 کو 64 صفحات پر مشتمل "رضوان" کا ختم نبوت نمبر شائع کیا جس میں ردِ قادیانیت کے سلسلہ میں قابلِ قدر مواد کو نہایت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خوبصورتی کے ساتھ جمع کر دیا گیا تھا۔

۲۔ فتنہ قادیان:

16 صفحاتی اس پمفلٹ میں آپ نے مرزائیت کی الحاد و زندقہ سے بھرپور تعلیمات کی خوب خوب خبر لی ہے۔

۳۔ مسئلہ ختم نبوت:

1953ء میں جب تحریک ختم نبوت جاری تھی۔ آپ کے عم محترم علامہ ابوالحسنات سید محمد احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ تحریک کے قائد تھے اُس وقت آپ نے مسئلہ ختمِ نبوت" تحریر فرما کر شائع فرمائی۔ 120 صفحاتی اس کتاب میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن و سنت اور مرزا قادیانی کے اقوال سے ثابت کیا کہ مرزا قادیانی جھوٹا، دجال اور خارج عن الاسلام ہے۔ یہ کتاب شائع کرنے کے جرم میں تحریک ختم نبوت 1953ء کے دوران بدنام زمانہ، قاتلِ تحریک ختم نبوت جنرل اعظم خان نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو گرفتار کر کے شاہی قلعہ لاہور میں بند کر دیا۔ بعد ازاں سنٹرل جیل لاہور میں بھی قید رکھا گیا۔

تحریک ختم نبوت 1974ء میں قابلِ تقلید کردار

29 مئی 1974ء کو ربوہ ریلوے اسٹیشن پر قادیانیوں کی طرف سے نشتر میڈیکل کالج ملتان کے طلباء پر تشدد کا اندوھناک کے واقعہ رونما ہوا تو ملک بھر میں قادیانیت کے خلاف غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی اور زبردست احتجاج شروع ہو گیا۔ خواص و عوام اپنے مسلکی و گروہی اختلافات ختم کر کے یک جان ہو گئے۔ مولانا سید محمود احمد رضوی رحمۃ اللہ علیہ جمعیت علمائے پاکستان کے نمائندے کی حیثیت سے جمعیت کی نمائندگی کرتے رہے بعد ازاں جب مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کا باضابطہ قیام عمل میں آیا تو آپ مجلس عمل کے مرکزی سیکرٹری جنرل مقرر ہوئے۔ اخبارات و رسائل پر اگرچہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سنسر کی پابندی تھی تاہم کچھ نہ کچھ خبریں آتی ہی رہیں انھیں اخبارات و رسائل کی مدد سے جو معلومات میسر آسکی ہیں ان کی روشنی میں علامہ صاحب کے کردار کی ایک جھلک خدمت ہے۔

مورخہ 3 جون 1974ء کو قائدین علما کرام کا ایک اہم اجلاس اندرون شیرانوالہ گیٹ لاہور بر مکان مولٰنا عبید اللہ انور منعقد ہوا جس میں آپ نے جمعیت علمائے پاکستان کی نمائندگی کی۔ اس اجلاس میں طے پایا کہ قادیانیوں سے متعلق اپنے مطالبات حکومت تک پہنچانے کی غرض سے ایک احتجاجی جلسہ مورخہ 4 جون کو پانچ بجے شام جامع مسجد وزیر خان میں منعقد کیا جائے۔ چنانچہ احتجاجی جلسہ کا اعلان کر دیا گیا۔ 1953ء کی تحریک ختم نبوت میں بھی جامع مسجد وزیر خان کو مرکزی حیثیت حاصل رہی تھی اور تحریک کو ناکام بنانے کیلئے حکومت کو بہت مشکلات کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ اسی وجہ سے حکومت کو اب پھر تحریک کو کنٹرول کرنے میں جو دشواریاں پیش آنیوالی تھی سب نظر آرہی تھیں چنانچہ حکومت نے فوراً دفعہ 144 نافذ کر کے جلسہ و جلوس پر پابندی عائد کر دی۔ جلسہ سے قبل ساڑھے تین بجے دفتر ''چٹان'' سے قائدین کو گرفتار کر لیا گیا ان گرفتار شدگان میں مولٰنا محمود احمد رضوی رحمۃ اللہ علیہ بھی شامل تھے۔ اگلے دن ان سب کو رہا کر دیا گیا۔ (۱)

مسٹر منظور قادر بیرسٹر نے قادیانیوں کی وکالت شروع کی تو طلبہ نے اس کے خلاف ایک احتجاجی مظاہرہ 9 جون 1974ء کو اس کی رہائش گاہ کے باہر کیا۔ اس احتجاجی مظاہرہ کی قیادت سید مظفر علی شمسی اور مولٰنا محمود احمد رضوی رحمۃ اللہ علیہ نے کی۔ ان مظاہرین نے روزنامہ نوائے وقت کے تحریک کے حق میں بہترین کردار کو سراہتے ہوئے دفتر نوائے وقت کے سامنے نوائے وقت زندہ باد کے نعرے بھی لگائے۔

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کا قیام مورخہ 9 جون 1974 کو عمل میں آیا عہدہ

---

(۱) روزنامہ امروز۔ 5 جون 1974

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

داروں کی باقاعدہ تقسیم و تقرری کے لیے 16 جون 1974 کو فیصل آباد میں اجلاس طے کیا گیا۔ اس اجلاس سے قبل مورخہ 14 جون 1974ء کو جامع مسجد وزیر خان لاہور میں بعد از نماز جمعہ ایک بھرپور احتجاجی جلسہ منعقد کرنے کا اعلان کیا گیا جس میں قادیانیوں سے متعلق مسلمانوں کے جذبات و مطالبات حکومت تک پہنچائے جائیں گے۔ چنانچہ حکومت کی طرف سے ہر طرح کی رکاوٹوں کے باوجود یہ جلسہ عام کامیاب طریقے سے منعقد ہوا جس میں قادیانیوں کے سوشل بائیکاٹ کا اعلان بھی کیا گیا۔ اس جلسہ عام میں علامہ محمود احمد رضوی رحمۃ اللہ علیہ صاحب نے شرکت فرمائی اور قادیانیوں کے سوشل بائیکاٹ پر زور دیا۔ (۱)

مورخہ 16 جون 1974ء کو ماڈل ٹاؤن فیصل آباد کے ایک بنگلہ میں مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے قائدین کا اہم اجلاس مولانا محمد یوسف بنوری کی زیرِ صدارت منعقد ہوا اجلاس میں باہمی افہام و تفہیم سے مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے عہدہ داراں کا چناؤ کیا گیا جن میں سید محمود احمد رضوی ناظم اعلیٰ حزب الاحناف لاہور کو مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کا سیکرٹری جنرل مقرر کیا گیا۔ اس اجلاس میں اپنے مطالبات کے حق میں مجلس عمل نے متعدد قراردادیں پاس کیں جو پریس کو جاری کر دی گئیں۔ ان قراردادوں میں حکومت پاکستان سے پرزور انداز میں مطالبہ کیا گیا کہ قادیانی مسئلہ کو معمولی یا غیر اہم نہ سمجھا جائے بلکہ اسے عوام کی امنگوں کے مطابق جلد از جلد حل کیا جائے۔

23 جون 1974ء کو آپ کا مندرجہ ذیل بیان اخبارات کی زینت بنا۔

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری جنرل علامہ محمود احمد رضوی نے پھر اعلان کیا ہے کہ مجلس عمل کے تمام مطالبات پورے ہونے تک تحریک ختم نبوت جاری رہے گی انھوں نے کہا کہ مجلس عمل کا ایک اجلاس 30 جون کو منعقد ہوگا جس میں حالات و واقعات کا جائزہ لیا جائے گا علامہ رضوی صاحب نے یہ بھی کہا کہ بعض افراد مجلس عمل

(۱) روزنامہ امروز 15 جون 1974ء

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تحفظ ختم نبوت کے نام پر فنڈز اکھٹا کر رہے ہیں حالانکہ فنڈز اکھٹا کرنے کا کوئی فیصلہ نہیں کیا گیا۔انھوں نے فرمایا کہ اس سلسلہ میں اگر کوئی فیصلہ ہوگا تو اس کا فوری طور پر اعلان کر دیا جائے گا۔(۱)

ملتان سے یہ خبر شائع ہوئی۔ مجلس عمل تحفظ ختم نبوت ملتان کے زیر اہتمام 23 جون بروز اتوار ایک روزہ کنونشن کا پہلا اجلاس دس بجے صبح دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت میں ہوگا جبکہ دوسرا اجلاس بعد نمازِ عشا پھول بٹ چوک بازار میں ہوگا۔اس میں مولٰنا عبدالستار خان نیازی رحمۃ اللہ علیہ، مفتی محمود ایم این اے، سید محمود احمد رضوی رحمۃ اللہ علیہ، نوابزدہ نصر اللہ خاں، سید مظفر علی شمسی اور دیگر قائدین خطاب فرمائیں گے۔

24 جون کے اخبارات میں خبر آئی کہ مجلس عمل کے قائدین نے ملتان میں جلسہ عام سے خطاب کیا جن میں سید محمود احمد رضوی سیکرٹری جنرل مجلس عمل نے عوام کو مرزائیوں کے سماجی بائیکاٹ کی تحریک سے آگاہ کرنے کے لیے کارکنوں پر زور دیا کہ مجلس عمل کا پیغام گھر گھر پہنچایا جائے۔

مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان کے دفتر میں کارکنوں سے خطاب کرتے ہوئے آپ نے فرمایا مرزائیوں کو اقلیت قرار دلانے کے سلسلہ میں ہماری تمام تر جدوجہد قانون کے دائرہ کے اندر رہے گی۔ اگر تقریروں پر پابندی عاید کی گئی تو ہم اشاروں سے بھی پیغام پہنچائیں گے اور اللہ تعالیٰ ان میں اثر پیدا کرے گا۔ہم کسی صورت بھی اس موقف سے پیچھے ہٹنے کے لیے تیار نہیں اور تحریک اس وقت تک جاری رہے گی جب تک مرزائیوں کو اقلیت قرار نہیں دیا جاتا۔انھوں نے کارکنوں پر زور دیا کہ ختم نبوت کے جذبہ کو سرد نہ ہونے دیں"۔(۲)

29 جون 1974ء کو مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کا اجلاس لاہور میں منعقد ہوا۔

---

(۱) تحریک ختم نبوت 1974 جلد سوم صفحہ 368 از مولٰنا اللہ وسایا صاحب
(۲) تحریک ختم نبوت 74 جلد سوم صفحہ 494 از مولانا اللہ وسایا صاحب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اجلاس پانچ گھنٹے جاری رہا۔اس میں ایک قرارداد منظور کی گئی جس میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے، انھیں کلیدی عہدوں سے ہٹایا جائے، ربوہ کو کھلا شہر قرار دیا جائے۔حکومت پرزور عوامی مطالبہ کے باوجود بڑی سرد مہری سے کام لے رہی ہے جو کہ ٹھیک نہیں مزید برآں یہ بھی مطالبہ کیا گیا کہ قومی اسمبلی کا رواں اجلاس قادیانی مسئلہ حل کئے بغیر ہرگز ملتوی نہ کیا جائے۔اجلاس کے بعد مجلس عمل کے سیکرٹری جنرل علامہ محمود احمد رضوی رحمۃ اللہ علیہ نے پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ دو انتظامی مطالبات ایسے ہیں جنہیں اسمبلی میں پیش کرنے کی ضرورت ہیں اور وہ حکومت خود کر سکتی ہے۔ان میں سے ایک کلیدی آسامیوں سے مرزائیوں کو ہٹانا اور ربوہ کو کھلا شہر قرار دینا ہے مگر مرزائیوں نے اپنی تبلیغ کو موثر اور منظم طور پر شروع کر دیا ہے۔لاہور اور بعض دوسرے شہروں میں مرزائیوں نے اس کام کے لیے لڑکیاں مقرر کی ہیں، ارکان اسمبلی، تاجروں صحافیوں صنعتکاروں کے گھروں میں مرزائیت کا لٹریچر پھینک کر اشتعال پھیلایا جا رہا ہے۔ آپ نے مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کی عسکری تنظیم پر پابندی لگائی جائے اور ان کے تمام فنڈز ضبط کئے جائیں۔آپ نے یہ بھی بتایا کہ قائدین مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کراچی سے پشاور تک بذریعہ ٹرین ملک گیر دورہ کریں گے۔

30 جون 1974ء کو حزب اختلاف کی طرف سے مولانا شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ علیہ ایم این اے نے 26 ارکان اسمبلی کی دستخط شدہ ایک قرارداد قومی اسمبلی میں پیش کی جس میں حکومت سے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے کا مطالبہ کیا گیا تھا۔اس قرارداد کے پیش کئے جانے اور اسے برائے بحث منظور کئے جانے کے بعد مجلس عمل تحفظِ ختم نبوت کا ایک انتہائی اہم اجلاس مورخہ 30 جون کو راولپنڈی میں منعقد ہوا۔جس میں اس قرارداد پر اظہار اطمینان کیا گیا اور حکومت سے پرزور مطالبہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کیا گیا کہ اس قرارداد کو جلد از جلد قانونی شکل دے کر ملک میں لاگو کر دیا جائے۔ اس اجلاس میں مجلس عمل کے سیکرٹری جنرل علامہ سید محمود احمد رضوی نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ مجلس عمل کے قائدین کل سے سارے ملک میں پھیل جائیں گے اور اس دورہ کے دوران تحریکِ ختم نبوت کو منظم کریں گے، شہروں، بازاروں اور گلی کوچوں میں بینر اور پوسٹر لگائے جائیں گے اور مجلس عمل کو ضلعی سطح پر منظم کیا جائے گا۔ آپ نے تحریک کے لیے کام کرنے والے طلباء کے خلوص و محبت کو سراہا اور امید ظاہر کی کہ طلباو علما کرام مطالبات کی منظوری تک تحریک جاری رکھیں گے۔(۱)

مورخہ 6 جولائی 1974ء کو روزنامہ نوائے وقت میں انجمن نوجوانانِ اسلام شاد باغ لاہور کی جانب سے ایک جلسہ عام کا اشتہار شائع ہوا جس کی صدارت علامہ سید محمود احمد رضوی صاحب نے فرمانا تھی۔ 8 جولائی 1974ء کو جامع مسجد نیلا گنبد لاہور میں بعد از نمازِ عشاء جلسہ عام منعقد ہوا جس میں آپ نے ختم نبوت پر ایمان افروز خطاب فرمایا۔

مورخہ 20 جولائی 1974 کو جامع مسجد رحمانیہ قلعہ لچھمن سنگھ راوی روڈ لاہور میں ایک جلسہ عام بعد نمازِ عشاء زیرِ صدارت صاحبزادہ فیض القادری صدر مجلس عمل لاہور منعقد ہوا۔ جس میں علامہ سید محمود احمد رضوی صاحب نے بھی ایمان افروز اور قادیانیت سوز خطاب فرمایا۔

جب تحریک زور پکڑنے لگی تو حکومت نے قائدین اور کارکنوں کی گرفتاریاں شروع کر دیں۔ ان گرفتاریوں کے خلاف 22 جولائی بروز پیر بعد نماز عشاء مسجد چینیانوالی نزد کوچہ چابک سواراں رنگ محل لاہور میں ایک احتجاجی جلسہ عام منعقد ہوا جس میں آپ نے معرکۃ الآراء خطاب فرمایا جو 21 جولائی کے اخبارات میں بھی شائع ہوا۔

22 جولائی 1974ء کو مجلس عمل کے اجلاس میں حکومت کی طرف سے

(۱) تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء جلد سوم صفحہ 474 از مولانا اللہ وسایا صاحب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اخبارات پر پابندی اور ختم نبوت سے متعلق ہر قسم کا لٹریچر شائع کرنے پر پابندی کے اعلان پر اظہار افسوس اور شدید مذمت کی گئی۔ اس اجلاس میں بھی آپ بطور سیکرٹری جنرل مجلس عمل تحفظ ختم نبوت شریک ہوئے اور خطاب فرمایا۔

29 جون 1974ء کو راولپنڈی میں آپ نے اعلان فرمایا کہ قائدین مجلس عمل تحفظ ختم نبوت ملک بھر میں عوامی بیداری کی غرض سے دورے کریں گے۔ اس سلسلہ میں آپ نے بھی مجلس عمل کے دیگر عہدہ داران کے ہمراہ ملک بھر کا دورہ کیا۔ ایک رپورٹ ملاحظہ ہو۔

قومی اسمبلی اپنا کام کر رہی تھی ادھر ملک بھر میں مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے راہنما طوفانی دورے کر رہے تھے۔ 25 جولائی کو سرگودھا میں دن کے وقت عظیم الشان کنونشن ہوا اور رات کو جلسہ عام منعقد ہوا دوسرے دن سرگودھا سے لالیاں، چنیوٹ ہوتے ہوئے فیصل آباد تشریف لائے، تیسرے دن فیصل آباد سے کھڑیانوالہ، شاہ کوٹ، مانانوالہ شیخوپورہ، کوٹ عبدالمالک میں خطاب کرتے ہوئے لاہور، وہاں سے اگلے روز شاہدرہ، مریدکے اور کامونکی سے گوجرانوالہ کے لیے روانہ ہوئے۔ 29 جولائی کو گوجرانوالہ میں صبح دس بجے کنونشن کا اعلان ان الفاظ میں کیا گیا۔ مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے صدر مولٰنا محمد یوسف بنوری۔ سیکرٹری جنرل علامہ سید محمود احمد رضوی، نوابزادہ نصر اللہ خاں، حافظ عبدالقادر روپڑی، سید مظفر علی شمسی اور دیگر قائدین 29 جولائی بروز پیر گوجرانوالہ آ رہے ہیں پروگرام کے مطابق صبح دس بجے ضلعی مجلس عمل کے کنونشن میں شریک ہوں گے اور رات نو بجے جلسہ عام سے خطاب فرمائیں گے"۔(۱)

سانحہ ربوہ کی تحقیقات کے لیے حکومت پنجاب نے جسٹس صمدانی پر مشتمل یک رکنی بنچ مقرر کیا۔ تمام دینی و سیاسی جماعتوں نے ٹربیونل کے سامنے اپنے نقطہ

(۱) تحریک ختم نبوت 1974 جلد سوم صفحہ 572 مرتبہ مولٰنا اللہ وسایا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہائے نظر کی وضاحت کی غرض سے اپنے نمائندے اور وکلاء مقرر کیے۔ مجلس عمل تحفظ ختم نبوت نے بھی اپنے نمائندے مقرر کیے لیکن جب ٹربیونل نے کاروائی یک طرفہ طور پر اور اپنی مرضی سے چلانے کی کوشش کی تو مجلس عمل نے اپنے نمائندگان کو واپس بلا لیا۔ اس سلسلہ میں مجلس عمل کے سیکرٹری جنرل کی ایک پریس کانفرنس ملاحظہ کریں۔

متحدہ مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری جنرل علامہ سید محمود احمد رضوی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک پریس کانفرنس میں بتایا کہ مرکزی مجلس عمل کے وکلاء کو صمدانی ٹربیونل کی کاروائی سے دستبردار ہونے کی ہدایت کی گئی ہے اور وکلاء تحقیقات سے دستبردار ہوگئے ہیں۔ انھوں نے بتایا کہ آج فاضل جج کی عدالت میں وکلاء نے درخواست پیش کی تھی کہ مرزا ناصر احمد پر اس کے سابقہ بیان کی روشنی میں وکلاء کو جرح کی اجازت دی جائے، مختلف وکلاء نے گواہوں کی جو فہرست دی ہے انھیں بطورِ گواہ طلب کیا جائے، جماعتوں کو اپنا نقطہ نظر پیش کرنے اور جرح کی اجازت دی جائے مزید برآں بند کمرے کے بیانات شائع کیے جائیں لیکن فاضل عدالت نے یہ درخواست مسترد کر دی جس پر وکلاء کو دستبردار ہونے کی ہدایت کی گئی ہے۔

سیکرٹری جنرل علامہ سید محمود احمد رضوی نے ایک پریس کانفرنس میں کہا ہے کہ تحریکِ ختم نبوت کے سلسلے میں حکومت کا رویہ غیر جمہوری اور ظالمانہ ہے اور ہر جگہ تحریک کو دبانے کی کوشش کی جارہی ہے۔ اوکاڑہ، سرگودھا، راولپنڈی، ننکانہ اور لاہور میں وسیع پیمانہ پر گرفتاریاں کی جارہی ہیں۔ متحدہ مجلس عمل نے مطالبہ کیا ہے کہ اس قسم کی تشدد آمیز حرکتوں سے گریز کیا جائے۔ انھوں نے بتایا کہ قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی میں بھی اس مسئلے کو حل کرنے کے ضمن میں اسی قسم کے تاخیری حربے استعمال کیے جارہے ہیں۔ متحدہ مجلس عمل اس سلسلہ میں اپنے موقف کا واضح اظہار کرے گی۔ آپ نے مزید فرمایا کہ قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی سے اگر یہ مسئلہ ہماری توضیحات کے مطابق

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حل نہیں ہوتا تو مجلس عمل واک آؤٹ کرے گی۔ آپ نے مطالبہ کیا کہ تمام پابندیاں ختم کی جائیں اور تمام گرفتار شدگان کو رہا کیا جائے۔(۱)

منظم طور پر جاری رہنے والی تحریک کو تشدد کی راہ پر ڈالنے کی غرض سے حکومت نے بلا اشتعال وسیع پیمانے پر گرفتاریوں کا سلسلہ شروع کر دیا۔ اوکاڑہ میں کارکنانِ تحریک ختم نبوت پر حکومت نے بلا جواز بے پناہ مظالم ڈھائے اور سینکڑوں مجاہدین کو گرفتار کر لیا اور مسجد کی بے حرمتی کی تو مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان کنونشن منعقد ہوا اس کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے آپ نے حکومت کو متنبہ کیا کہ وہ جان بوجھ کر عوامی جذبات سے نہ کھیلے اور تحریک کو تشدد کی راہ پر ڈالنے سے گریز کرے ورنہ حالات کی تمام تر ذمہ داری حکومت پر ہوگی اسی دن بعد نمازِ عصر آپ نے جامع مسجد عیدگاہ اوکاڑہ میں بھی ایک بہت بڑے جلسہ عام سے خطاب کیا۔ 9 اگست 1974ء کو آر۔اے بازار لاہور میں بھی ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا جس میں علامہ سید محمود احمد رضوی، صاحبزادہ فیض القادری، ملک محمد قاسم اور دیگر اراکینِ مجلس عمل نے خطاب کرتے ہوئے ملک بھر میں اندھا دھند گرفتاریوں اور پولیس کی زیادتیوں پر شدید احتجاج کیا۔ مورخہ 10 اگست 1974ء کو مرید کے میں جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے حکومت کی طرف سے اٹھائے جانے والے نامناسب اقدامات، کارکنوں کی گرفتاری، جھوٹے مقدمات لاؤڈ سپیکر کی ضبطی کی پرزور الفاظ میں مذمت کی۔ 13 اگست کو قائدین مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کا کارواں سرگودھا پہنچا۔ سرگودھا میں فقید المثال استقبال ہوا دن دس بجے سے عصر تک گول چوک کی جامع مسجد میں کنونشن منعقد ہوا، عوام کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر تھا اور قائدین تحریک ختم نبوت اپنے اپنے ایمانی و وجدانی خطابات میں عوام کو حوصلہ اور ہمت سے صبر و ضبط کے ساتھ تحریک کو منزل کی طرف کشاں کشاں لے جانے کی نصیحتیں کر رہے تھے۔ قادیانیت کی

(۱) تحریکِ ختم نبوت 1974 جلد سوم صفحہ 582 از مولانا اللہ وسایا صاحب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہولنا کیوں سے پردہ اٹھا رہے تھے۔ اس تاریخی کنونشن میں علامہ سید محمود احمد رضوی رحمۃ اللہ علیہ نے تاریخی خطاب فرمایا۔ بھٹو حکومت نے قادیانی مسئلہ کے حل کیلئے 7 ستمبر 1974ء کی تاریخ طے کی تو علامہ سید محمود احمد رضوی رحمۃ اللہ علیہ نے مجلس عمل تحفظِ ختم نبوت کی طرف سے اس کا خیر مقدم کرتے ہوئے پریس کانفرنس فرمائی۔ اس کی اخباری رپورٹ ملاحظہ ہو۔

مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت نے وزیر اعظم بھٹو کی طرف سے قادیانی مسئلہ کے سلسلہ میں قطعی فیصلہ کے لیے 7 ستمبر کی تاریخ مقرر کرنے کا خیر مقدم کیا ہے۔ مجلس عمل کے سیکرٹری جنرل علامہ سید محمود احمد رضوی نے ایک پریس کانفرنس میں کہا ہے کہ قادیانی مسئلہ کو طے کرنے کے لیے تاریخ کے تعین سے ظاہر ہوتا ہے کہ حکومت نے محسوس کرلیا ہے کہ قوم کیا چاہتی ہے۔ انھوں نے کہا کہ اس تاریخ سے پہلے حکومت کو ایک ترمیمی بل پارلیمنٹ میں پیش کر کے اسے منظور کرالینا چاہیے انھوں نے مطالبہ کیا کہ وفاقی وزیرِ قانون، وزیر اعلیٰ پنجاب اور حزب اختلاف کے اراکین اسمبلی کے درمیان طے پانے والے معاہدہ کے تحت قادیانی مسئلہ کے سلسلہ میں گرفتار ہونے والے تمام افراد کو فوراً رہا کر دینا چاہیے۔(۱)

22 اگست 1974ء کو بہاولنگر میں ایک عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس میں آپ نے خطاب فرمایا آپ نے اعلان کیا کہ یہ ملک اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے نام پر حاصل کیا گیا ہے۔ لہٰذا یہاں کوئی ایسی بات نہ ہونی چاہیے جو عقیدہ ختم نبوت کے منافی ہو۔ آپ نے فرمایا وزیرِ اعظم بھٹو عوام کے ووٹوں سے منتخب ہوئے ہیں اور انھیں اپنا سیاسی اقتدار قائم رکھنے کے لیے عوام کی بات کو بھی تسلیم کرنا چاہیے۔ آپ نے اعلان کیا کہ اگر سات ستمبر کو حکومت نے عوام کو مایوس کیا تو مرکزی مجلس عمل عوام کو

(۱) تحریکِ ختم نبوت 1974ء جلد سوم صفحہ 661 از مولانا اللہ وسایا صاحب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مایوس نہیں کرے گی اور تحریک چلائے گی۔ اسی روز آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ملک محمد قاسم کی رہائش گاہ پر بھی تحریک کے کارکنون کے ایک اجتماع سے خطاب کیا۔(۱)

31 اگست کو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مجلس عمل پنجاب کے کنونشن سے خطاب فرمایا جبکہ 30 اگست کو آپ نے ملتان کنونشن میں بحیثیت سیکرٹری جنرل مجلس عمل تحفظ ختم نبوت شرکت کرتے ہوئے تاریخی خطاب فرمایا۔ مورخہ یکم اگست 1974ء کو بادشاہی مسجد لاہور میں ایک عظیم الشان جلسہ عام منعقد ہوا تو اس میں بھی آپ نے نہ صرف شرکت کی بلکہ پر جوش واثر انگیز خطاب فرمایا۔ 31 اگست کو ملتان میں مجلس عمل کا ڈویژنل کنونشن منعقد ہوا۔ اس میں خطاب کرتے آپ نے فرمایا مجلس عمل نے پورے ملک میں اپنی تنظیمیں قائم کر رکھی ہیں اور وطن عزیز کا کوئی حصہ ایسا نہیں جہاں عوام نے اس کی آواز پر لبیک نہ کہا ہو۔ اسی روز بہاولپور میں ختم نبوت کانفرنس کے بعد ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ ملک کو اندرونی و بیرونی خطرات سے بچانے کے لیے موجودہ دینی مسئلہ کو فوری طور پر حل کیا جائے آپ نے مزید فرمایا کہ ہم کوئی ایسا اقدام نہیں اٹھائیں گے جو ملکی سالمیت کے خلاف ہو۔ آپ نے فرمایا کہ ختم نبوت پر ایمان نہ رکھنے والے لوگ امریکہ و برطانیہ کے ایجنٹ ہیں اور اسلام کا لبادہ اوڑھ کر اسلام کے خلاف کام کر رہے ہیں۔ آپ نے یہ پریس کانفرنس نوابزادہ نصر اللہ خاں، مولٰنا گلزار احمد مظاہری اور مظفر علی شمسی کی موجودگی میں کی اور یہ بھی اعلان کیا کہ آئندہ کے حالات وواقعات سے نبرد آزما ہونے کی غرض سے مورخہ 6 ستمبر کو مجلس عمل کا ایک انتہائی اہم ہنگامی سربراہی اجلاس راولپنڈی میں منعقد ہو رہا ہے۔

7 ستمبر 1974ء حکومت نے فیصلہ کا دن مقرر کر رکھا تھا چھ ستمبر کو مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کا ایک انتہائی اہم اجلاس راجہ بازار راولپنڈی میں منعقد ہوا جس میں آپ

(۱) تحریکِ ختم نبوت 1974 جلد سوم صفحہ 672 از مولٰنا اللہ وسایا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

شریک ہوئے اور اپنے قیمتی مشوروں اور صائب رائے سے آنے والے حالات کا مقابلہ کرنے کی منصوبہ بندی کرنے میں مدد دی۔ اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا آپ سمیت دیگر تمام قائدین تحریکِ ختم نبوت کی دن رات کی محنت اور دعائیں رنگ لائیں۔ حکومت نے عوامی امنگوں کے مطابق فیصلہ کرتے ہوئے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا۔ اس طرح حق کی فتح اور باطل کی شکست ہوئی اور ملک ایک عظیم خانہ جنگی اور تباہی سے محفوظ رہ گیا۔ علامہ محمد منشا تابش قصوری آپ کی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے رقمطراز ہیں۔

آپ کی ذات بابرکات کسی تعارف کی محتاج نہیں تحریکِ ختم نبوت 1974 میں کراچی سے پشاور تک لاہور سے کوئٹہ تک جگہ جگہ دورے کئے مجلس عمل کے سیکرٹری جنرل کی حیثیت سے دن رات آپ نے ایک کر رکھا تھا آخر اللہ تعالیٰ نے کامیابی و کامرانی سے ہمکنار کیا۔ آپ نے ردِ مرزائیت میں قلمی جہاد بھی فرمایا خصوصاً ردِ مرزائیت میں ہفت روزہ رضوان'' لاہور کا ختم نبوت نمبر تاریخی اہمیت کا حامل ہے۔ 1953ء کی تحریکِ ختم نبوت میں حصہ لینے پر آپ تین ماہ تک شاہی قلعہ میں بھی محبوس رہے۔(۱)

(۱) ردِ مرزائیت میں علمائے اہلِ سنت کا حصہ از منشا تابش قصوری مطبوعہ ماہنامہ ضیائے حرم ختم نبوت نمبر 1974

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مولانا محمد مظہر الدین رمداسی

(۱۹۱۴ـ۱۹۸۱)

حافظ محمد مظہر الدین چشتی صابری رحمۃ اللہ 1914ء میں رمداس ضلع امرتسر انڈیا میں پیدا ہوئے۔آپ کے والد گرامی کا نام مولٰنا نواب دین رمداسی تھا جو اپنے وقت کے جید عالم دین اور شہرہ آفاق مناظر اسلام تھے انہوں نے قادیانی نبوت کے بودے قلعہ پر کئی بار کامیاب حملے کئے اور مرزا قادیانی کو کئی بار للکارا ملک کے گوشے گوشے میں مرزائیوں سے مناظرے کئے اور انہیں شکست پر شکست دیتے گئے۔مولٰنا نواب الدین رمداسی نے اپنے ہونہار طالبعلم بیٹے کو بچپن میں ہی اپنے پیرومرشد مولٰنا سراج الحق رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے پیش کر کے دعا کی التجا کی تو پھر مولٰنا سراج الحق رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہ بچہ حافظ بنے گا عالم دین بھی ہوگا اور سخن ور بھی، چنانچہ مرشد پاک کی دعا قبول ہوئی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ سب خوبیوں کے مظہر اتم بنے۔دینی علوم کی تحصیل کی غرض سے آپ کو مدرسہ نعمانیہ امرتسر میں داخل کرا دیا گیا جہاں پر مولٰنا محمد عالم آسی رحمۃ اللہ علیہ (مصنف الکاویہ علی الغاویہ) سے اکتساب علم کیا بعد ازاں 1931ء میں آپ دارالعلوم حزب الاحناف لاہور میں داخل ہوئے تو علامہ ابوالحسنات محمد احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ (قائد تحریک ختم نبوت 1953)مولٰنا ابوالبرکات سید احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ اور مولٰنا محمد بشیر کوٹلی لوہاراں آپ کے ہم درس تھے جبکہ مولٰنا سید دیدار علی شاہ الوری رحمۃ اللہ علیہ آپ کے عظیم و شفیق استاد تھے دوران تعلیم تلون میں آپ کا غیر مقلدین کے ساتھ مناظرہ ہوا اس میں آپ کی فتح نے دینی حلقوں میں آپ کی دھوم مچا دی۔آپ ایک علمی خانوادے کے گل سرسبد اور دارالعلوم حزب الاحناف سے سند یافتہ تھے اہل سخن و اہل قلم خانوادہ میں بلند مقام رکھتے تھے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آپ کی نگارشات قلم نے بے شمار قارئین کے دل و دماغ کو عشق رسول کی روشنی بخشی، نعت گوئی میں آپ کامل و یکتا تھے احسان دانش، پیر محمد کرم شاہ الازہری اور حفیظ جالندھری جیسے نامور اہل سخن نے آپ کی نگارشات کو ہدیہ تحسین و توصیف پیش کیا، مولانا محمد بشیر کوٹلی لوہاراں آپ کے بہنوئی تھے۔ آپ 23 مئی 1981ء بمطابق 19 رجب 1401ھ کو راولپنڈی میں فوت ہوگئے اور راولپنڈی میں ہی فیض آباد کے قریب مری روڈ پر آپ کا مزار مرجع خلائق ہے۔

ردِ قادیانیت:

آپ کے والد گرامی مولانا نواب دین رمداسی ایک شہرہ آفاق مناظر و خطیب تھے۔ آپ کے رد قادنیت کے سلسلہ میں کام کا ایک زمانہ معترف ہے اس طرح قادیانیت کی سرکوبی آپ کو ورثہ میں ملی، زمانہ تعلیم میں ہی آپ اپنے والد محترم کے ہمراہ مجالس وعظ، بزگان دین کے آستانوں اور مرزائیوں کے خلاف مناظروں میں شریک ہوتے اور اپنے والد محترم کے مناظرانہ استدلال کو نوٹ کر لیتے آپ اپنی ڈائری میں لکھتے ہیں۔

میرے عنفوان شباب میں والد صاحب کے مرزائیوں سے جو مناظرے ہوئے تھے اس کے نتیجہ میں مجھے تمام سوالات اور جوابات یاد ہو گئے میں انہیں قلمند کرتا گیا اور انہیں اپنی کتاب خاتم المرسلین کی شکل میں شائع کر دیا۔ یہ میری پہلی تصنیف تھی جس پر میرے استاد علامہ ابولبرکات سید احمد قادری' مولانا مرتضی احمد خاں میکش' میرے والد مکرم نواب دین رمداسی ستکوہی اور مولانا مہر الدین جماعتی نے تقاریظ لکھیں سن شعور کو پہنچا تو والد صاحب نے جتنے مناظرے کیئے ان کے دلائل ابھی تک میرے حافظہ کے صفحات پر محفوظ تھے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اثباتِ ختم نبوت پر خطابات اور قادیانیوں سے مناظرہ جات و مباحثات کے علاوہ آپ نے کم عمری میں (23 سال کی عمر میں) ایک علمی کتاب خاتم المرسلین تحریر فرمائی جسے اہل علم حلقوں میں از حد پذیرائی نصیب ہوئی اپنے وقت کے اساتذہ علم نے اس کتاب پر جو تبصرے تحریر کیے وہ اس کی اہمیت اجاگر کرنے کیلئے کافی ہیں۔

1) مرزا قادیانی کو بازو سے پکڑ کر اپنی طرف متوجہ کرتے ہوئے یہ الفاظ کہنے والے کہ خدا تجھ جیسے بجو کو کس طرح نبی بنا سکتا ہے آپ کے والد مولٰنا نواب دین رمداسی ہی تھے آپ اس کتاب پر تقریظ لکھتے ہو رقم طراز ہیں۔

''الحمد اللہ عزیز نے مذکور مسئلہ ختم نبوت کو براہین قاطعہ اور حجج ساطعہ سے ثابت کر کے مرزائیوں کے مابہ الافتخار دلائل کے دندان شکن جوابات تحریر کیے ہیں جن پر قادیانی مرزا کی نبوت کا عنکبوتی قصر تعمیر کرتے ہیں''

2) روزنامہ احسان سمیت کئی اخبارات کے ایڈیٹر' تحریک ختم نبوت 1953ء کے ہیرو' پاکستان میں مرزائیت، البرز شکن گرز عرف مرزائی نامہ، محاسبہ اور قادیانی سیاست کے مصنف مولٰنا مرتضی احمد خاں میکش تقریظ تحریر فرماتے ہیں۔

جناب مظہر صاحب نے اس رسالہ میں مسئلہ ختم نبوت کے مختلف پہلوؤں پر معقولات و منقولات دونوں قسم کے دلائل کی شمع سے روشنی ڈالی ہے اور ان اعتراضات کے نہایت مسکت جواب لکھے ہیں جو مرزائیوں کی طرف سے اسلامی عقائد پر کیے جاتے ہیں نیز ان تاویلات کی قلعی کھولی ہے جن کے بل پر مرزائی لوگ باطل عقائد کا عنکبوتی قصر تعمیر کرتے ہیں رسالہ کا انداز بیان مناظرانہ ہے لہٰذا اس رسالہ کا مطالعہ ہر پڑھے لکھے مسلمان کیلئے بہت مفید ہوگا۔

3) حیات مسیح پر مدلل و شہرہ آفاق کتاب حیات عیسٰی علیہ السلام کے مؤلف اور حزب الاحناف لاہور کے صدر المدرسین مولٰنا مہر الدین تحریر فرماتے ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مولانا مولوی محمد مظہر الدین رمداسی دام فیوضہم نے ایک ایسا رسالہ تالیف فرمایا ہے جو کہ نا صرف دلائل نقلیہ بلکہ دلائل عقلیہ سے بھی لبریز ہے مدعی کے ثبوت میں ایسی طرز عجیب اختیار فرمائی ہے۔ کہ تعبیر عنوانات سے مفاہیم حقیقیہ اور مطالب دقیقہ پیش تر ذہن نشین ہو جاتے ہیں اور ادلہ کے حضور نے تمام تر تقریب کو اس اہتمام سے مطمع نظر بنایا ہے کہ نور علی نور کی صدا آتی ہے یہ رسالہ انیقہ عجالہ رشیقہ اپنی جملہ خوبیوں کا خود نمونہ ہے اور اپنی بے نظیری کا ثبوت ہے۔

"آفتاب آمد دلیل آفتاب"

4) دار العلوم حزب الاحناف کے ناظم شیخ الحدیث والتفسیر مولانا الحاج ابو البرکات سید احمد قادری جو کہ مولانا مظہر الدین رمداسی کے ہم مکتب بھی تھے اور بعد ازاں استاد بھی بن گئے تحریر فرماتے ہیں۔

"میرے خیال میں مرزائیوں کے جملہ دلائل کا ردّ وابطال بدلائل معقول و منقول کیا گیا ہے یہ رسالہ ہر مسلمان کو اپنے پاس رکھنا چاہیے جس طرح مرزائی پاکٹ بک احمدیہ سے لاطائل عبارتیں پڑھکر سناتے ہیں اس طرح مسلمانوں کو بھی چاہیے کہ قرآن وحدیث پڑھ کر ان کے باطل اوہام وشکوک کا ازالہ کریں"۔

خاتم المرسلین کی پہلی طباعت مئی 1937 کو ہوئی اپنی اہمیت کے پیش نظر جلد ہی اسکا ایڈیشن ختم ہو گیا لیکن عرصہ دراز تک اس کی طبع ثانی نہ ہو سکی 63 سال بعد مئی 2000ء میں ادارہ فروغ تجلیات صابریہ فیصل آباد وا ٹک نے اسے افادہ عام کی غرض سے اٹک سے شائع کیا۔ طبع ثانی کیلئے ندز صابری نے کوشش کی جو بار آور ثابت ہوئی جبکہ فروری 2001ء میں عمر حیات قادری نے مولانا عبد الحکیم شرف قادری کی تحریک پر صفہ پبلی کیشنز لاہور سے تیسرا ایڈیشن شائع کیا۔ یہ تیسرا ایڈیشن ظاہری حسن و جمال کا مرقع ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مولانا محمد علی چشتی ؒ

(1905-1976)

اعوان قبیلہ کے چشم و چراغ حضرت مولانا محمد علی چشتی ؒ سجادہ نشین آستانہ عالیہ سرکی شریف ضلع سرگودھا ۱۹۰۵ء کو سرکی شریف میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام خواجہ محمد شریف چشتی ؒ تھا جو جید عالم دین اور ولی کامل تھے۔ آپؒ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد ماجد سے ہی حاصل کی۔ حفظ قرآن کے بعد آپؒ کے والد محترم کا انتقال ہوگیا تو مولانا غلام مرشد انگویؒ کے زیر سایہ تعلیم جاری رکھی بعد ازاں مولانا غلام مرشد انگویؒ کا تقرر دارالعلوم ضیاء شمس الاسلام سیال شریف، پھر دارالعلوم نعمانیہ لاہور میں ہوا تو آپؒ بھی مولانا صاحب کے ساتھ ہی ان مدارس میں حصول تعلیم کیلئے منتقل ہوتے رہے ۱۹۲۴ء میں نعمانیہ سے ہی سند فراغت حاصل کی۔ آپ کے دیگر اساتذہ میں مولانا تاج الدین احمد لاہوریؒ، مولانا شاہ رسولؒ اور مولانا حبیب نوازؒ کے نام نامی نمایاں ہیں۔ والد ماجد کے حکم پر حضرت خواجہ محمد الدین سیالویؒ کے دست حق پرست پر بچپن میں ہی بیعت کرلی۔ خواجہ صاحب کی رحلت کے بعد خواجہ محمد ضیاء الدین سیالویؒ سے مضبوط تعلق قائم رکھا۔ یہاں تک کہ خواجہ محمد ضیاء الدین سیالویؒ نے آپ کو خلافت سے نوازا۔ آپ انتہائی باوقار اور مخلص انسان تھے۔ پوری زندگی اطاعت الٰہی واطاعت رسول ﷺ میں گزاری۔ آپ متوکل اور عاشق درویش، قوم کا درد سینہ میں رکھنے والے، عوام الناس کے ہمدرد اور خیر خواہ اور بہادری وشجاعت کے پیکر تھے۔ اجل حافظ قرآن ہونے کے ساتھ ساتھ آپ بہترین مدرس اور مستجاب الدعوات بزرگ تھے۔ رفاہی وفلاحی کاموں کی بھرپور سرپرستی فرماتے تھے انہی کارناموں سے متاثر ہوکر ڈی سی سرگودھا نے آپ کو اعلیٰ کارکردگی کی سند امتیاز عطا کی۔ مضبوط سیاسی اور مذہبی پس منظر کے حامل تھے تحریک پاکستان، تحریک کشمیر، تحریک ختم نبوت، میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سرگرمی سے حصہ لیا۔ آپ کے پاس حرمین طیبین اور آپ کے پیرو مرشد و خاندانی بزرگوں کے بہت سے تبرکات تھے اور ایک وسیع لائبریری بھی آپ کی ملکیت تھی ۲ مارچ ۱۹۷۶ء کو بروز منگل اپنے خالق حقیقی جا ملے۔ خواجہ محمد قمرالدین سیالوی ؒ نے آپؒ کی نماز جنازہ پڑھائی اور سرکی شریف میں آپ کا مزار مرجع خلائق ہے۔

ردِ قادیانیت:

آپؒ نے تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء اور ۱۹۷۴ء میں بڑھ چڑھکر حصہ لیا۔ خواجہ قمرالدین سیالویؒ کی زیر قیادت وسیادت ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت میں تو تاریخی جلسوں سے خطاب فرماتے ہوئے قادیانیت کے مکروہ عزائم کا پردہ چاک کیا۔ جب آپ تعلیم سے فراغت حاصل کر کے سرکی شریف میں واپس آئے تو گاؤں کے سکول میں ایک مرزائی ماسٹر تعینات تھا جو اپنی بدفطرتی کی وجہ سے زیر تعلیم طلباء اور انکے والدین کو مرزائیت کی تبلیغ کرتا رہتا تھا۔ جب آپ کو علم ہوا تو آپ نے اسے طلب کر کے اپنی روش سے باز آنے کی ہدایت فرمائی۔ اس پر مرزائی ماسٹر نے قادیان میں اطلاع کر دی کہ مولوی محمد علی صاحب مجھے میرے مذہب کے پرچار سے زبردستی روک رہے ہیں۔ لہذا ان کا بندوبست کیا جائے۔ اس پر قادیان سے چند مبلغ سرکی شریف آ گئے اور آپکو مناظرہ کی دعوت دی۔ آپ نے انکی دعوت مناظرہ قبول کر لی لیکن ابھی تک مناظرہ کی نوبت نہ آئی تھی کہ اہالیان سرکی میں مرزائیت کے خلاف غیض و غضب شدت اختیار کر گیا لوگ مرزائی مبلغین کو زدوکوب کرنے پر تل گئے۔ آپ نے فرمایا کہ لڑائی ٹھیک نہیں۔ ان کے ساتھ دلائل سے بات کی جائے گی۔ جبکہ مرزائی مبلغین جان بچا کر بھاگ گئے بعد ازاں مذکورہ مرزائی استاد نے بھی سرکی سے تبادلہ کرا لیا۔ اس طرح سرکی اور اسکے گردونواح کا علاقہ آپ کی کوششوں سے مرزائیت کی دست برد سے محفوظ ہو گیا۔(۱)

(۱) فوز المقال فی خلفائے پیر سیال جلد سوئم صفحہ ۴۱۸ تا ۴۲۰ مرتبہ محمد مرید احمد چشتی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سید نور الحسن کیلیانوالے

(۱۸۸۹ء ۱۹۵۲ء)

اعلیٰ حضرت شرقپوری حضرت میاں شیر محمد رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ مجاز اور عارف باللہ قبلہ حضرت سید نور الحسن شاہ المعروف حضرت کیلیانوالے مورخہ 30 جنوری 1889ء بمطابق 27 جمادی الاول 1306 ہجری بروز بدھ کو احمد نگر چٹھہ تحصیل وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ میں پیدا ہوئے۔(۱) آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والدِ محترم کا نام سید غلام علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ تھا جو کہ ساکن احمد نگر چٹھہ میں اول مدرس تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد محترم کے ساتھ احمد نگر میں ہی قیام پذیر رہے۔ جب والد صاحب ریٹائر ہو کر واپس کیلیانوالہ شریف تشریف لے آئے تو آپ بھی والد صاحب کے ساتھ ہی تھے۔ بقیہ عمر کا اکثر حصہ کیلیانوالہ شریف میں ہی بسر کیا۔ اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ سے ارادت و بیعت کے بعد آپ کے واردات قلبی یکسر بدل گئی اور مرشد کامل کی نگاہِ فیض سے آپ خود بھی مردِ کامل بن گئے۔ بھٹکے ہوئے دلوں کو راہِ راست پر لانے والا یہ نور زندگی کی تقریباً چونسٹھ بہاریں دیکھنے اور کثیر تعداد میں گم کردہ راہوں کو صراطِ مستقیم کی طرف ہدایت فرما کر بالآخر 21 نومبر 1952 بمطابق 3 ربیع الاول 1372 ہجری بروز جمعہ اپنے خالقِ حقیقی سے جاملا۔(۲)

ردِ قادیانیت:

ردِ قادیانیت کے سلسلہ میں آپ کی خدمات کے بارے میں زیادہ علم نہیں ہو سکا۔ البتہ انشراح الصدور میں جو واقعات موجود میں درج کئے جاتے ہیں۔

(۱) انشراح الصدور صفحہ 41 مولفہ سید منیر حسین شاہ صاحب
(۲) انشراح الصدور صفحہ 450 مولفہ سید منیر حسین شاہ صاحب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ایک دفعہ میاں غلام حسین صاحب ایڈیٹر اخبار المنیر ایک تحصیل دار انکم ٹیکس کو ہمراہ لے کر حضور کی خدمت میں تشریف لائے جو مرزائی تھا۔ گرمیوں کا موسم تھا۔ حضور نے ان کے لیے باہر ہی چارپائیاں ڈلوا دیں اور خود بھی باہر ہی تشریف لے آئے۔ جب ان کے پاس تشریف فرما ہوئے تو جیسا کہ مرزائیوں کا عام دستور ہے تحصیلدار نے بات چیت شروع کر دی اور دریافت کیا کہ آپ کے پاس کتنے مبلغ ہیں؟ کتنے مدرسے ہیں؟ حضور نے فرمایا کہ ویسے تو ہمارا ہر فرد مجسم تبلیغ ہے لیکن جس طرح کے مبلغ سے آپ کا مفہوم ہے' ایسا کوئی نہیں۔

آخر تحصیل دار صاحب نے حرف مدعا چھیڑا اور حضور سے سوال کیا "آپ کے نزدیک صراط المستقیم کون سی ہے؟ تو حضرت نے فرمایا کہ جو قرآن مجید کے معانی کو صحیح طور پر سمجھ سکتا ہے وہی صراط مستقیم پر ہے۔ یہ سن کر وہ بڑے خوش ہوئے اور کہنے لگے کہ جو مسلک آپ کا میں نے دیکھا ہے' وہ بہت ہی اعلیٰ ہے۔ واقعی جو قرآن شریف کے معانی کو صحیح سمجھ سکے' وہی صراط المستقیم پر ہے۔ اس کے بعد حضور نے یہ آیات شریف تلاوت فرما کر ان کا ترجمہ کیا:

اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِيْ عَلَيْكَ وَعَلٰى وَالِدَتِكَ اِذْ اَيَّدْتُّكَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ تُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَاِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَاِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّيْنِ كَهَيْـَٔةِ الطَّيْرِ بِاِذْنِيْ فَتَنْفُخُ فِيْهَا فَتَكُوْنُ طَيْرًا بِاِذْنِيْ وَتُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ بِاِذْنِيْ وَاِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتٰى بِاِذْنِيْ۔(۱)

"اس روز خدا (عیسیٰ علیہ السلام) سے فرمائے گا کہ اے عیسیٰ ابن مریم! میرے ان احسانوں کو یاد کرو جو میں نے تم پر اور تمہاری والدہ پر کیے جب میں نے روح القدس یعنی جبریل سے تمہاری مدد کی۔ تم جھولے میں اور جوان ہو کر لوگوں سے

(۱) سورۃ المائدہ آیت نمبر ۱۱۰

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

گفتگو کرتے تھے اور جب میں نے تم کو کتاب اور دانائی اور تورات اور انجیل سکھائی اور جب تم میرے حکم سے مٹی کا جانور بنا کر اس میں پھونک مار دیتے تھے تو وہ میرے حکم سے اڑنے لگتا اور مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو میرے حکم سے چنگا کر دیتے تھے اور مردے کو زندہ کر کے نکال کھڑا کرتے تھے"۔

اور فرمایا کہ "مادر زاد اندھے سے مراد کافر ہیں جن کے کفر کی اہمیت دور کر کے بیان کی روشنی اور اسلام کی بصارت عطا فرمائی، کوڑھی کو اچھا کرنے سے مراد بھی دل کے کفر کو درست کرنا ہے۔ اسی طرح مردے کو زندہ کرنے سے مراد مردہ دل کو اسلام کی زندگی عطا فرماتا ہے" چونکہ مرزائی معجزات کے منکر ہیں اس لیے اتنا سن کر وہ صاحب بہت خوش ہوئے اور حضور کو داد دینے لگے۔ آپ نے فرمایا "یہ سب تاویلیں تو کر لیں، لیکن سمجھ نہیں آتی کہ مٹی سے پرندے کی تصویر بنا کر پھونک مارنے سے سچ مچ کا پرندہ بن جانا اس کی کیا تاویل کی جائے" اس وقت تحصیل دار صاحب کو آپ کے مفہوم کی سمجھ آئی۔ لیکن چونکہ ان کے پاس اس کا کوئی جواب نہ تھا لہٰذا **فبهت الذی کفر** کے مطابق مبہوت اور دم بخود ہو کر اٹھا اور یہ کہتے ہوئے کہ عیسیٰ علیہ السلام کوئی خدا تھے؟ گھوڑے پر سوار ہو کر چلا گیا۔

ایک دفعہ حضور رحمتہ اللہ علیہ مکان شریف عرس مبارک پر تشریف فرما تھے۔ ختم شریف ہو جانے کے بعد آپ دربار شریف سے مشرق کی جانب آم کے درختوں کے نیچے نماز ادا فرما رہے تھے کہ وہاں پر ایک آدمی آ گیا جو دھرم کوٹ کا باشندہ تھا۔ بی۔اے تک تعلیم تھی اور انگریزی فیشن بنائے ہوئے تھا۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد حضور کے قریب آ بیٹھا اور مرزائیوں کے اعتقادات وغیرہ کے متعلق گفتگو شروع کر دی۔ آپ نے یہی مندرجہ بالا آیات مبارک پڑھ کر یہی تبصرہ فرمایا تو بفضلہٖ تعالیٰ اس نے صاف لفظوں میں کہہ دیا کہ "میں مرزائی ہونے کو تیار تھا لیکن آپ کی رہنمائی سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میرا ایمان درست ہو گیا ہے۔ اب میں انشاء اللہ ان کے پھندے میں نہیں آسکوں گا"۔

ایک دن حضور رحمتہ اللہ علیہ نے بیان فرمایا کہ لاہور میں ایک لڑکا تھا۔ چھوٹی عمر میں ہی اس کو درود شریف پڑھنے کا شوق پیدا ہو گیا تو اس کو نبی اکرم ﷺ کا اکثر حضور حاصل ہوا کرتا۔ ہمارے احباب کو اس کے متعلق علم ہوا تو چونکہ ان دنوں مرزائی تحریک زوروں پر تھی' اس لیے برادرم محمد اسحاق' مہر جلال الدین' بابا الہ دین اور شیخ مظفر الدین وغیرہ کو خیال آیا کہ اس لڑکے سے کہیں کہ حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں عرض کر کے دریافت کرے کہ مرزا قادیانی کے متعلق آپ کا کیا فرمان مبارک ہے؟ چنانچہ یہ تمام صاحبان اس لڑکے کے پاس اسلامیہ پریس میں گئے جہاں وہ کام کرتا تھا اور عرض کیا کہ ہم آپ کی خدمت میں اس لیے حاضر ہوئے ہیں کہ آپ کو نبی اکرم ﷺ کا حضور ہے۔ آپ حضور کی خدمت اقدس میں عرض کریں کہ مرزا قادیانی کے متعلق کیا ارشاد مبارک ہے؟ اس نے جواب دیا کہ یہ میرے بس کی بات نہیں۔ کسی وقت تو جب حضور ہوتا ہے جس بات کے دریافت کرنے کا خیال ہو یاد رہتی ہے اور کبھی نہیں یاد رہتی۔ حضور اکرم ﷺ خود ہی جس بات کا جواب دینا منظور ہوتا ہے' دے دیتے ہیں ورنہ از خود میں عرض نہیں کر سکتا۔ اگر خدا کو منظور ہوا تو کسی وقت فرما دیں گے۔ چنانچہ ایک دو دفعہ اس لڑکے کو ملے تو اس نے یہی جواب دیا کہ حضور تو ہوا لیکن اس کے متعلق کوئی بات نہیں ہوئی۔

کچھ عرصہ کے بعد ایک دن اتفاقاً بازار ہی میں اس لڑکے سے ملاقات ہو گئی تو کہنے لگا کہ وہ آپ کی بات ہو گئی ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے کہ مرزا قادیانی کے متعلق جس کو اتنا بھی خیال ہو کہ شاید سچا ہے یا جھوٹا' میں اس کی بھی شفاعت نہیں کروں گا۔ بلکہ جو اس کو مسلمان سمجھے' وہ بھی دائرہ اسلام سے خارج ہے۔(۱)

(۱) انشراح الصدور۔ صفحات 158 تا 160 مصنفہ سید منیر حسین شاہ صاحب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

علامہ مفتی محمد ہدایت اللہ پسروری

(پ۔۱۹۴۳ء)

جامعہ غوثیہ ہدایت القرآن ملتان کے بانی مولٰنا ہدایت اللہ پسروری 1943ء میں میاں غلام مصطفٰے صاحب کے ہاں پسرور میں پیدا ہوئے۔ مڈل تک سکول کی تعلیم پسرور میں حاصل کی بعد ازاں جامعہ حزب الرسول شرقپور شریف، جامعہ نظامیہ اندرون لوہاری گیٹ لاہور، جامعہ نظامیہ وزیر آباد، جامعہ انوار العلوم ملتان، جامعہ اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور سے تعلیم مکمل کی۔ 1964ء میں جامعہ انوار القرآن ملتان میں غزالی دوراں حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی رحمتہ اللہ علیہ کے حکم پر بحیثیت مدرس پڑھانے کا آغاز کیا۔ 1975ء میں جامعہ غوثیہ ہدایت القرآن ملتان کی بنیاد رکھی اور آج یہ مدرسہ اہلسنت کی عظیم درسگاہوں میں سے ایک ہے جس میں حفظ، تجوید، ناظرہ، قرآن سے لے کر درسِ نظامی تک تعلیم دی جاتی ہے۔ آپ اس عظیم الشان درسگاہ کے مہتمم ہیں۔

ردِ قادیانیت:

1974ء میں تحریک ختم نبوت چلی تو آپ مجلس عمل تحفظِ ختم نبوت ضلع ملتان کے نائب صدر منتخب ہوئے۔ ملتان میں ہونے والے اکثر جلسے جلوس آپ ہی کی قیادت وسیادت میں ہوتے رہے۔ چونکہ نشتر میڈیکل کالج ملتان کے طلبہ پر ربوہ میں قادیانیوں کی طرف سے تشدد تحریک کی وجہ بنی تھی اس لیے ملتان میں تحریک کا مزاج ملک کے دیگر علاقوں کی نسبت سخت تھا لیکن آپ نے دیگر اکابرین اہلسنت کے ساتھ مل کر تحریک کو بڑے ہی احسن طریقہ سے انجام تک پہنچایا۔ عیدگاہ ملتان میں ہونے والے مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے عظیم الشان جلسے میں قومی لیڈروں نواب زادہ نصر اللہ خاں، علامہ شاہ احمد نورانی، سید احمد سعید

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کاظمی (۱) رحمۃ اللہ علیہم کی موجودگی میں شعلہ بار تقریر کر کے لوگوں کو زیادہ سے زیادہ منظم اور ہمت و حوصلہ سے تحریک جاری رکھنے کی ہدایت فرمائی۔

تیس سال سے قادیانیت کی تبلیغ پر متعین مشہور قادیانی مبلغ میاں عزیز الدین نے برادرانہ ماحول میں آپ کے ساتھ تفصیلی علمی گفتگو کی اور نتیجتاً پورے خاندان سمیت مسلمان ہو گیا۔ تاحیات نمازِ جمعہ آپکی اقتداء میں ادا کی اور وفات سے قبل جنازہ بھی آپ ہی سے پڑھوانے کی وصیت کر کے فوت ہوئے۔ اسی طرح مختار شیخ کے بارے میں قادیانیت نوازی کا الزام تھا لیکن اس نے آپ کے روبرو کانفرنس میں شرکت کر کے اپنے سچے اور پکے دل سے مرزائیت پر لعنت بھیج کر مسلمان ہونے کا اعلان کیا۔

صلی اللہ علیہ وسلم

(۱) علامہ سید احمد سعید کاظمی کی خدمات کے سلسلہ میں راقم کی کتاب علمائے حق اور رد فتنہ مرزائیت مطبوعہ 2001ء صفحات ۳۹ تا ۴۸ ملاحظہ کریں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

انجمن طلباء اسلام کا کردار

ختم نبوت پر مر مٹنے کا جذبہ انجمن طلباء اسلام کو اپنے اسلاف سے ملا ہے۔ جب 1953ء میں پاکستان میں پہلی مرتبہ قادیانیت کے خلاف تحریک چلی تو انجمن طلباء اسلام کے اکابر علماءِ کرام نے اس تحریک میں بھرپور حصہ لیا اس تحریک کے دوران انجمن کے فکری سرپرست اور تحریکِ پاکستان کے ممتاز رہنما مولانا عبدالستار خان نیازی (متوفی 2 مئی 2001ء) کو پھانسی کی سزا سنائی گئی تو انھوں نے اس سزا کو اپنی خوش نصیبی سمجھا اور اس سلسلے میں حکومت کو کوئی بھی معافی نامہ پیش کرنے سے انکار کر دیا۔

مئی 1974ء میں جب تحریک ختم نبوت دوبارہ شروع ہوئی تو احمد عبدالشکور انجمن کے مرکزی صدر اور انور کمال راجپوت سیکرٹری جنرل تھے۔ تحریک ختم نبوت میں انجمن طلباء اسلام نے علماء کرام کے شانہ بشانہ بھرپور حصہ لیا اور تحریک کو جلا بخشی جس کے نتیجے میں کارکنان انجمن کو قید و بند کی صعوبتیں بھی جھیلنی پڑیں۔ تحریک کے دوران تحریک کو جلا بخشنے کیلئے انجمن نے مقررین کی کمانڈو ٹیمیں تشکیل دیں۔ کمانڈو مقررین جگہ جگہ جا کے اچانک تقریریں کرتے اور تقریر کے فوراً بعد دیگر جگہوں پر تقریر کرنے کیلئے اس طرح غائب ہو جاتے کہ خفیہ ادارے ان کو ڈھونڈتے رہ جاتے۔ اس سلسلے میں جب 21 اگست 1974ء کو لاہور ہائی کورٹ نے کارکنان انجمن طلباء اسلام کی رہائی کی ضمانت پر یہ حکم صادر کیا کہ کارکنان انجمن طلباء اسلام رہائی کے بعد ختم نبوت پر تقریریں نہیں کریں گے تو کارکنان نے اس مشروط عدالتی حکم کو ماننے اور جیل سے رہا ہونے سے انکار کر دیا۔ تحریک ختم نبوت کے دوران انجمن نے ملک بھر میں تقریباً 1375 جلسے منعقد کئے جبکہ "مرکزی مجلسِ تحفظِ ختم نبوت" کے سیکرٹری جنرل بھی انجمن طلباء اسلام کے سرپرست علامہ سید محمود احمد رضوی رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ 30 جون 1974ء کو قومی اسمبلی میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی قرارداد پیش

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کرنے کا سہرا انجمن طلباء اسلام کے سرپرست علامہ شاہ احمد نورانی کے سر بندھا۔ اس سلسلے میں جب مولانا کوثر نیازی نے یہ چیلنج دیا کہ علمائے کرام خود ''مسلمان'' کی کسی ایک تعریف پر متفق نہیں ہو سکتے تو انجمن کے ایک اور سرپرست اور قومی اسمبلی کے ممبر شیخ الحدیث علامہ عبدالمصطفیٰ ازہری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس چیلنج کو قبول کیا اور مسلمان کی ایسی مسلمہ تعریف پیش کی جو بعد میں پاکستان کے آئین کا حصہ بنی۔ تحریکِ ختم نبوت میں سب سے پہلے گرفتاری کا شرف انجمن طلباء اسلام کراچی کے اس وقت کے ناظم حافظ محمد تقی کو حاصل ہوا اور سب سے آخری گرفتاری 6 ستمبر 74ء کو انجمن کے بانی رکن اور سابق صدر محمد حنیف طیب کی ہوئی جو آرام باغ کراچی میں ختم نبوت کے سلسلے میں منعقدہ ایک مظاہرے میں انجمن کے کارکن عبدالمجید گاڈت اور محمد افضال جنرل سیکرٹری کراچی کو پولیس سے چھڑاتے ہوئے دی گئی۔ اس کے اگلے روز ہی قومی اسمبلی نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا۔ تحریکِ ختم نبوت کے دوران انجمن کے متعدد کارکنان گرفتار ہوئے جن میں علامہ محمد اقبال اظہری، قاری عطاءاللہ، پروفیسر راؤ ارتضٰی حسین اشرفی، محمد خان لغاری، حاجی محمد امین، شوکت علی وحید، رضوان، حافظ حنیف، سید لیاقت علی، صاحبزادہ سیّد محمد محفوظ مشہدی، رانا لیاقت علی، حافظ منظور الحق، افضال ڈپٹی اور چھانگا مانگا کے کمسن کارکن ارشاد جاوید تو بار بار پابند سلاسل کئے گئے۔ ختم نبوت پر انجمن نے متعدد پمفلٹوں اور پوسٹروں کے علاوہ ناظم پنجاب علامہ محمد اقبال اظہری کے تحریر کردہ تین کتابچے، قادیانی کفریات، مرزا کی کہانی خود ان کی زبانی، قادیانی مسئلہ اور قادیانیوں سے سوشل بائیکاٹ کا شرعی جواز شائع کر کے پورے ملک میں تقسیم کئے۔ جبکہ اس سلسلے میں شائع کردہ خصوصی پوسٹر ''ثابت ہو چکا ہے'' پورے ملک میں چسپاں کیا گیا۔ 2 ستمبر تا 8 ستمبر 1977ء ہفتہ تحفظِ ختم نبوت منایا گیا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

13 اکتوبر 1999ء میں جنرل پرویز مشرف نے مارشل لاء نافذ کیا اور آئین معطل کرنے کا اعلان کیا، جس سے یہ محسوس ہوا کہ قادیانیوں سے متعلق آئینی شق بھی معطل ہوگئی ہے تو انجمن طلبہ اسلام وعلماء اہلِ سنت نے اس امر پر شدید احتجاج کیا۔ اس سلسلے میں 11 مئی 2000ء کو لاہور میں بھرپور جلوس نکالا گیا۔ جو اس مارشل لاء حکومت کے خلاف پہلا احتجاجی پروگرام تھا۔ جس کے بعد پرویز مشرف نے ٹیلی ویژن کے ذریعے قانونِ امتناعِ قادیانیت اور قانونِ تحفظِ ناموسِ رسالت کو برقرار رکھنے کا اعلان کیا۔ انجمن طلباء اسلام وقتاً فوقتاً ختم نبوت کے عنوان پر ملک بھر میں مختلف جلسوں کا اہتمام کرتی رہتی ہے۔

تمام بحمد اللہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مآخذ

1	قرآن مجید	کلام اللہ
2	الصحیح البخاری	محمد اسماعیل بخاریؒ
3	مشکوٰۃ المصابیح	امام ولی الدین محمد بن عبداللہؒ
4	قادیانیت ہماری نظر میں	محمد متین خالد
5	قادیانیت سے اسلام تک	محمد متین خالد
6	قادیانیت ایک دہشت گرد تنظیم	محمد متین خالد
7	ثبوت حاضر ہیں	محمد متین خالد
8	قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ	پروفیسر محمد الیاس برنیؒ
9	عقیدۂ ختم نبوت اور حضرت مجدد الف ثانی	پروفیسر شبیر حسین شاہ زاہدؔ
10	انوار علمائے اہلسنت سندھ	محمد زین العابدین شاہ راشدی
11	تذکرہ اولیائے پوٹھوار (دو جلد)	صاحبزادہ مقصود احمد صابری
12	تذکرہ علمائے اہلسنت لاہور	پیرزادہ اقبال احمد فاروقی
13	علمائے حق اور رد فتنہ مرزائیت	صادق علی زاہدؔ
14	رپورٹ تحقیقاتی عدالت	جسٹس منیر
15	مشعل راہ	عبدالحکیم خاں اختر شاہجہانپوریؒ
16	تذکرہ محدث ابدالویؒ	عبدالستار عاصم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

17	تذکرہ مجاہدین ختم نبوت	مولانا اللہ وسایا
18	تحریک ختم نبوت 1953ء	مولانا اللہ وسایا
19	تحریک ختم نبوت 1974ء (تین جلد)	مولانا اللہ وسایا
20	مقدمہ مرزائیہ بہاولپور (تین جلد)	اسلامک بک فاؤنڈیشن لاہور
21	اکابر تحریک پاکستان	محمد صادق قصوری
22	سیرت صدر الشریعۃ	علامہ عطاء الرحمٰن
23	تذکرہ اکابر اہلسنت	علامہ عبدالحکیم شرف قادریؒ
24	تقویم ہجری و عیسوی	ابوالنصر محمد خالدی
25	قادیانی فتنہ اور علمائے حق	محمد سعید احمد
26	قادیانیت کے خلاف قلمی جہاد	مولنا اللہ وسایا
27	عقیدہ ختم نبوۃ اور فتنہ قادیانیت (سوالاً جواباً)	صادق علی زاہد
28	عقیدہ ختم نبوۃ (چھ جلد)	مفتی محمد امین قادریؒ
29	تجلیات مہر انور	شاہ حسین گردیزی
30	مولانا غلام علی اوکاڑویؒ	علامہ کوکب نورانی
31	صابری انسائیکلوپیڈیا	صاحبزادہ مقصود احمد صابری
32	تحریک ختم نبوت	شورش کاشمیری
33	مولنا عبدالغفور ہزارویؒ	محمد آصف ہزاروی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

34	حضرت شیخ القرآن	رانا منظور احمد
35	انسائیکلوپیڈیا پاکستانیکا	سید قاسم محمود
36	الکاویہ علی الغاویہ (دو جلد)	مولانا محمد عالم آسیؒ
37	استنکاف المسلمین	مولانا محمد عالم آسی
38	حق الکلام من آیات القرآن	حافظ عبدالرحمان قادری
39	غازیان وشہیدان ناموس رسالت	محمد متین خالد
40	لا نبی بعدی	سید محمد امین علی نقویؒ
41	محدث اعظم پاکستان (جلد اول)	مولانا جلال الدین قادریؒ
42	فتاویٰ محدث اعظم	مولانا سردار احمدؒ
43	محدث اعظم پاکستان	مولانا ابوداؤد محمد صادق
44	مسئلہ ختم نبوت	سیّد محمود احمد رضویؒ
45	انشراح الصدور	سیّد منیر حسین شاہ
46	مقیاس نبوت	علامہ محمد عمر اچھرویؒ
47	اکرام الٰہی بجواب انعام الٰہی	مفتی عزیز احمد بدایونیؒ
48	عقیدہ ختم نبوت	پروفیسر حبیب اللہ چشتی
49	عقیدہ ختم نبوت	پروفیسر ڈاکٹر علامہ طاہر القادری
50	جو ختم نبوت پہ فدا تھے	محمد طاہر عبدالرزاق

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الکوحل کی شرعی حیثیت

محمد انوار الحق جنید

مکتبہ جمال کرم

042-7324948,0321-4300441

اسلام تلوار سے نہیں خلق مصطفوی سے پھیلا

نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

توہین آمیز خاکے شائع کرنیوالوں پر اللہ کی لعنت

ابوالعرفان فتح محمد نسیم

مکتبہ جمال کرم

042-7324948,0321-4300441

شاہکار صداقت

سیدنا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

ابوالعرفان فتح محمد نسیم

مکتبہ جمال کرم

042-7324948,0321-4300441

سیرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

شیخ الحدیث حضرت علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی

مکتبہ جمال کرم 9 مرکز الاویس، دربار مارکیٹ لاہور 7324948

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

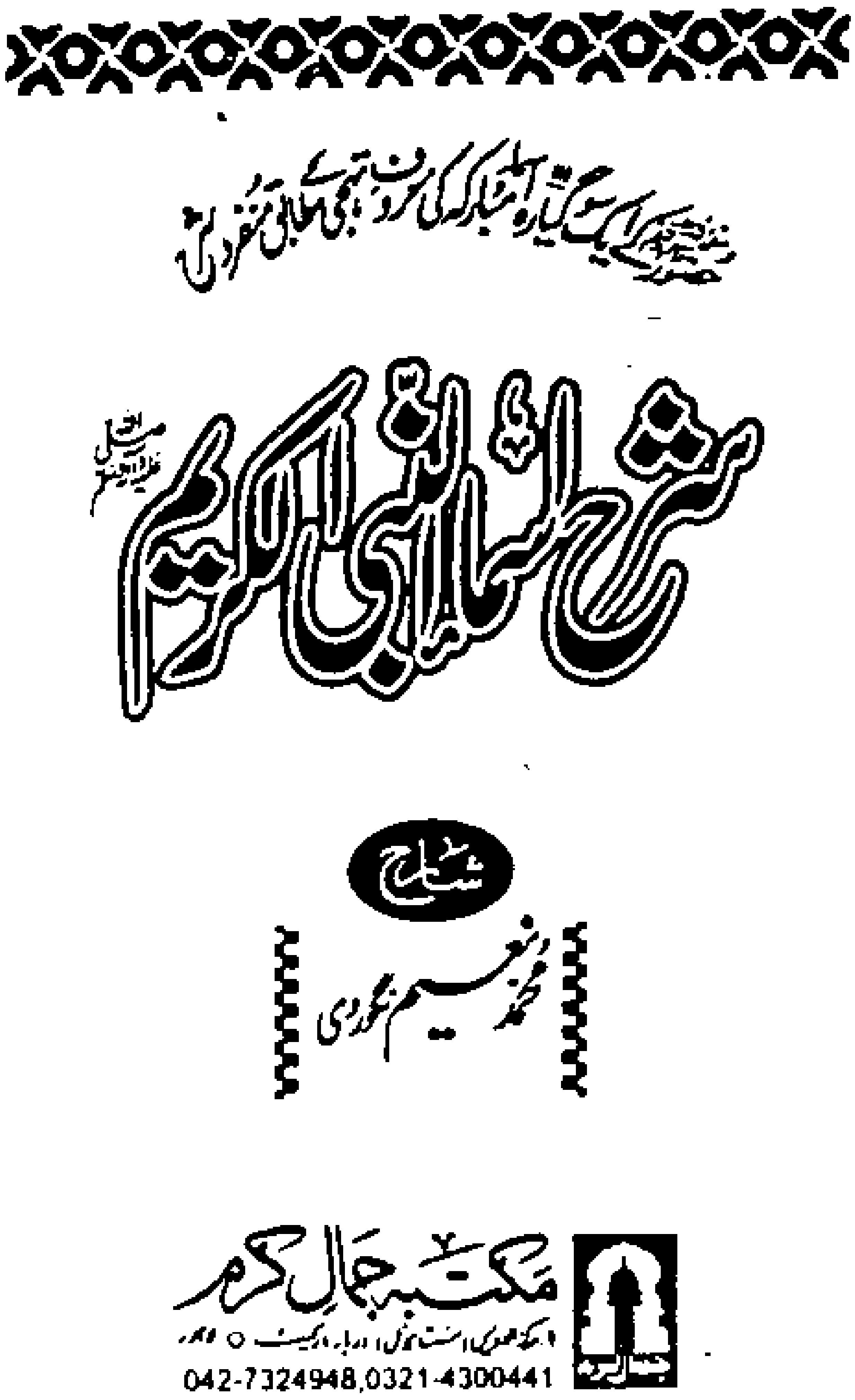

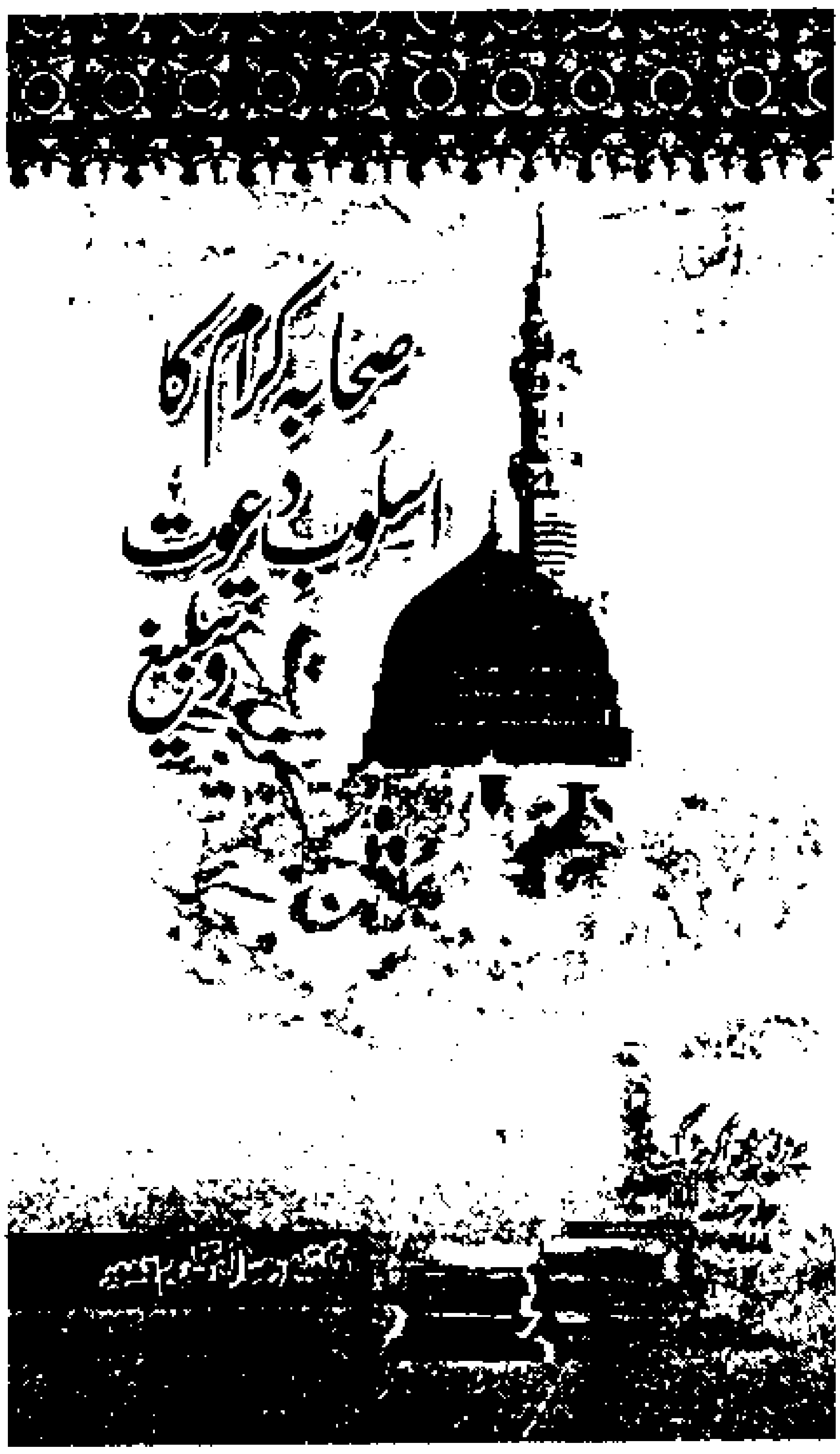

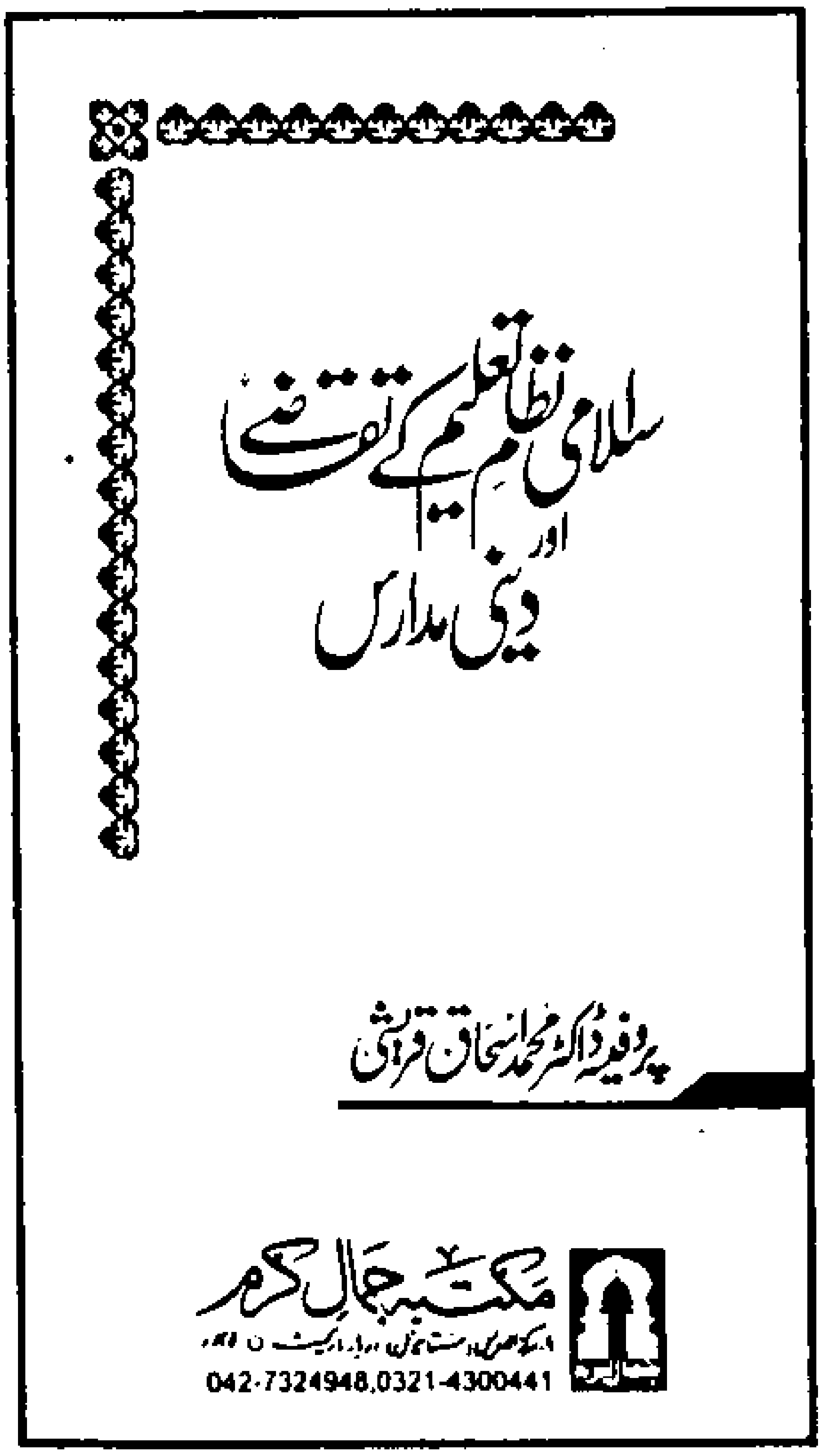

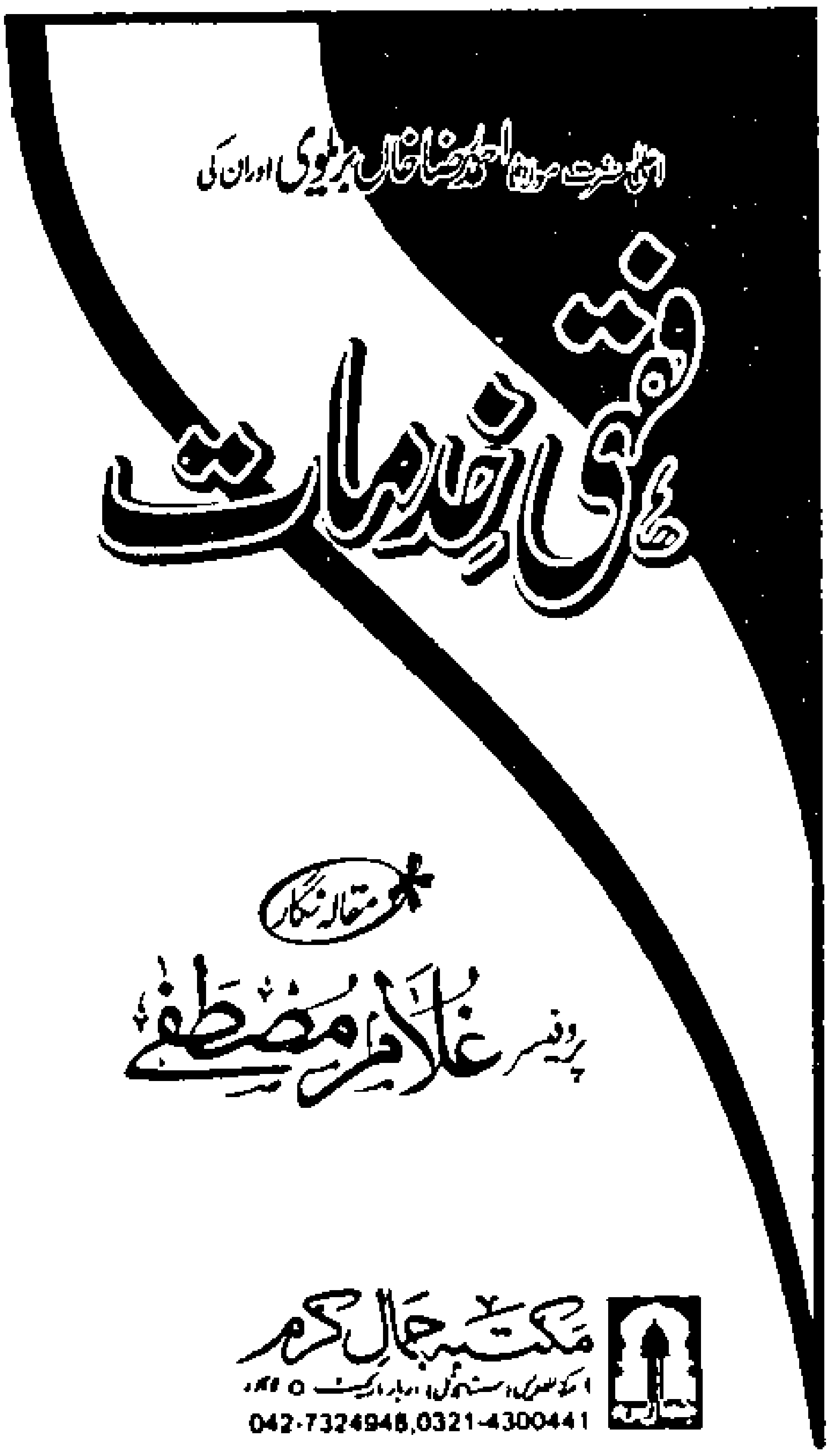

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مکتبہ جمال کرم کی چند یادگار تصانیف

مکتبہ جمال کرم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari